وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ نبیہ کہ کتاب مستطاب کنوز احادیث برائے افادۂ عامہ مسلمانان و ہدایت کافۂ اہل ایمان مسمّٰی بہ

الهدى المحمود

ترجمہ

سنن ابی داؤد

از تالیف لطیف یگانۂ زمان مولوی وحید الزمان صاحب ابن مسیح الزمان صاحب مرحوم باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب

در مطبع نفع رفاہ عام ضلع لاہور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً دَائِمَۃً قَائِمَۃً لَّا انْقِطَاعَ فِیْھَا **بعد** حمد اور صلوۃ کے فقیر حقیر کمترین زمان **وحید الزمان** خدمت مین متبعین کتاب وسنت کے عرض کرتا ہے کہ شروع سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین اللہ جل جلالہ کے فضل اور انعام سے منجملہ صحاح ستہ ترجمہ موطا اور ترمذی شریف سے فراغت حاصل ہوئی ہرچند دل یہہ چاہتا تہا کہ اب ترجمہ صحیح بخاری علیہ الرحمہ کا شروع کیا جاوے کیونکہ حیات مستعار کا اعتبار نہین ہے معلوم نہین کہ عمر میری ان کتابون کے ترجمہ کے لئے مکتفی ہوتی ہے یا نہین اور جناب نواب فیضمآب قامع بدعت مروج سنت نواب الاجاہ امیر الملک **بہادر** کا بہی یہی منشا تہا لیکن چونکہ ان دنون مین مین قطع نظر صعوبات سفر کے اونکا گونا گون مین مبتلا تہا اور منجملہ کتب ضروری کے کوئی کتاب ہمراہ نرکہتا تہا اور صحیح بخاری علیہ الرحمہ کے ترجمہ کے واسطے بہت سامان شروح اور حواشی کا درکار تہا اور دل نے نہ مانا کہ اس کتاب عزیز القدر کا ترجمہ یون ہی بطور سرسری کر دیا جاوے اسواسطے حسب اجازت نواب صاحب ممدوح سنن ابو داؤد کا ترجمہ شروع کیا اور سنن ابو داؤد ایک ایسی کتاب ہے جو عامل با حدیث کے لئے گوہر بے بہا ہے گویا خزینۃ الفقہ ہے تمام احادیث متعلقہ مسائل ضروریہ موجود ہین یہانتک کہ ابن الاعرابی نے کہا اگر کسیکو اللہ جل جلالہ کی کتاب کا علم ہو جاوے اور سنن ابو داؤد کا تو اوسکو کفایت کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ منصف حق پرست کو ایک اللہ کی کتاب اور ایک سنن ابو داؤد کافی ہے پہر تیسری کتاب کی احتیاج نہین ہے اور فی الواقع یہ کتاب تمام صحاح ستہ مین احادیث فقہیہ کی جمع مین ممتاز ہے سنن ابو داؤد کے نسخے قلمی اور مطبوع اسقدر آپس مین اختلاف رکہتے ہین اور تقدیم و تاخیر کہ دیکہنے والے کو ایک حیرت ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ ابو داؤد علیہ الرحمہ سے اس کتاب کو مشہور چار آدمیون نے روایت کیا ہے ایک حافظ ابو بکر بن محمد بن بکر بن عبد الرزاق تمار بصری نے جو ابن داسہ کے نام سے معروف ہین یہ روایت

اور روایتون کی نسبت بہت کمل اور جامع ہے دوسرے ابوعلی محمد بن احمد بن عمر ولولوئی بصری ان کا نسخہ ابن داسہ
کے نسخہ سے قریب قریب ہی مگر تقدیم وتاخیر اور قلیل کمی بیشی بہی ہی تیسرے ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر جو ابن
اعرابی معروف ہین انکا نسخہ بہت صغیر ہے اور ابن داسہ اور لولوئی کے نسخے سے کم ہے چنانچہ کتاب الفتن اور ملاحم اور
حروف اور خاتم اور قریب لنصف کتاب اللباس اور بہت سے احادیث متعلقہ وضو اور صلوۃ اور نکاح اس نسخے مین ندارد ہین
چوتہی ابوعیسی اسحاق بن موسی بن سعید رملی کاتب ابی داؤد یہ نسخہ رائج نہین ہے اور نہ نظر مین آیا البتہ پہلے تین نسخے
پائے جاتے ہین لیکن نسخہ ابن داسہ کا تو بلاد مغرب مین زیادہ رائج ہے اور نسخہ لولوئی بلاد ہند اور عرب مین مروج ہے
اور ہندوستان مین جو سنن ابوداؤد مطبوع ہوا ہے وہ بہ روایت لولوئے ہے مگر کہین کہین اختلاف روایت ابن داسہ کا
حاشیے پر چڑہا دیا ہے اور مطبوعہ مصر بہی بروایت لولوئی ہے - اس کتاب کے ترجمہ کی وقت تین نسخے سنن ابوداؤد کے
میرے پاس موجود تہے ایک نسخہ مطبوعہ دہلی جو اغلاط سے چندان محفوظ نہین ہے دوسرے نسخہ مطبوعہ مصر جو بہ نسبت
اوسکے زیادہ صحیح ہے اور اکثر مقامات مین اس ترجمہ مین اوسی پر اعتماد کیا ہے تیسرے نسخہ قلمی مصحح حافظ عبد الغنی
بن اسمعیل بن نابلسے جسکا مقابلہ دس بارہ نسخون سے سنہ ۱۰۹۹ ہجری مین کیا گیا یہ نسخہ بہ نسبت اون دونون نسخون کے
زیادہ تر صحیح اور جامع تہا - ہر چند شروح سنن ابوداؤد کی شہر حیدرآباد مین تلاش کئے گئے پر افسوس کوئی شرح
دستیاب نہین ہوئی سب سے عمدہ اور معتبر اور قدیم شرح اس کتاب کی معالم السنن ہی خطابی علیہ الرحمہ کی اور ایک
شرح ہے شیخ محی الدین نووی کی اور ایک حاشیہ ہی حافظ زکی الدین منذری کا اور ایک حاشیہ ہی علامہ ابن
القیم کا جو تحقیقات لائقہ سے بہرا ہوا ہے لیکن مختصر ہے اور ایک شرح ہے حافظ مغلطائی کی اور ایک شرح ہے
شیخ ولی الدین عراقی کی مگر یہہ دونون کامل نہین ہوئین اور ایک شرح ہے جلال الدین سیوطی کی اسکے مرقاۃ الصعود
وہ بڑی تلاش سے دستیاب ہوئی بعض مقامات مین اوسی سے نقل کیا ہے - بہرحال ترجمہ شروع ہوتے وقت
ہے انشاء اللہ تعالے اگر اثناے ترجمے مین کچہ اور حواشی اور شروح ملجاوینگے تو اون سے بہی نقل کیا جاویگا - اس
کتاب کے ترجمے مین مینے اختصار کے رعایت بہت رکہی اور حتی المقدور تطویل کلام سے بڑا پرہیز کیا ہے اسی وجہ سے
اختلاف مذاہب اور اقوال مجتہدین بالکل متروک کیئے الا ماشاء اللہ اگر کہین ہونگے تو قلیل قلیل ہونگے صرف ترجمہ
محاورے کے زبان مین حدیث کا کیا ہے اگر اوسمین کہین اغلاق یا اشکال ہے تو فائدہ لکہکر اوسکو رفع کر دیا ہے
اور میری نظر مین تو کوئی مقام مینے ایسا نہین چہوڑا جسمین اشکال رہگیا ہو اور اوسکو رفع نہین کیا ہو جہانتک
ہوسکا آسانی عبارت اور مطلب مین کی گئی کہ ہر عامی ناواقف حدیث کے مضمون اور مطلب کو سمجہ جاوے اور
بلا دقت اوسپر عمل کر سکے - خداوند کریم سے امید ہے کہ اس کتاب کے ترجمے سے عمل بالحدیث بہت رائج ہوگا
اور حالت قدیمہ جو صحابہ اور تابعین کے عہد مین تہی اور اب نسیا منسیا ہوگئی اوسکا پہر ظہور ہوگا اوسکے ظہور سے

متعصبانہ تقلید کی ظلمت اور تاریکی بالکل دور ہو جاویگی کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے
تمام اہل ہند کی معمول بہ کسی زمانے مین یہی کتابین ہو جاوین علی الخصوص زمانہ امام مہدی علیہ السلام مین جو آب
بلحاظ کیفیت اور حالت اعمال کی نہایت قریب معلوم ہوتا ہے - ایک روز مین سر جہکا کر عالم خلوت مین تصور
ذات الٰہی مین مصروف تہا دفعۃً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت مین نہایت مقبول ہوگا اور اہل
اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاویگا - اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات مین
پیدا ہون تو ان ترجمون کو دیکہکر بہت خوش ہونگے اور نہایت پسند کرینگے اور اگر ہماری موت کی بعد ظاہر
ہون تو اور مسلمانون کو ہماری یہہ وصیت ہے کہ ان کتابون کو حضرت کے ملاحظہ مین لیجاوین انشاء اللہ تعالیٰ
مطبوع طبع ہونگی اور حضرت ممدوح اپنی دعای مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرماوینگے
واللہ الموفق والمعین اب کچہہ تہوڑا سا احوال اس کتاب کے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے **امام ابوداؤد**
کا حال کنیت انکی **ابوداؤد** ہے اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشر بن شداد بن عمرو بن
عمران ازدی سجستانی ہے سجستان معرب ہے سیستان کا جو ایک ملک ہے درمیان سندہ اور ہرات
کے متصل قندہار کے اس زمانے مین اوسکو بلوچستان کہتے ہین - ابن خلکان نے جو لکہا ہے کہ سجستان یا
سجستانہ ایک قریہ ہی بصرے کی قریون مین سے یہہ غلط ہے اور خطا ہی اون سے اون کا تولد سنہ دو سو ہجری
مین ہوا یعنی امام بخاری کے تولد سے چہہ سال بعد اور علم حدیث کی حاصل کرنیکے لیے بلاد مصر اور شام اور حجاز اور عراق
اور خراسان وغیرہ مین پہرتے رہے اور خوب حاصل کیا اس علم کو حفظ حدیث اور اتقان روایت اور عبادت اور
تقوی اور صلاح و احتیاط مین بہت بلند پایہ رکہتے تھے - بعضون نے کہا ہے کہ ابوداؤد ایک دامن بڑا رکہتے تہے اور
ایک چہوٹا لوگون نے اسکی وجہ پوچہی اونہون نے کہا ایک دامن کشادہ مین نے حدیث کی اجزا کے واسطے رکہا
ہے اور دوسرے دامن کا کشادہ رکہنا کیا ضرور ہے بالکل اسراف ہی بڑی بڑی شیخ ابوداؤد کے امام احمد بن حنبل
اور ابو الولید طیالسی اور عبد اللہ بن سلمہ قعنبی اور موسی بن اسمعیل اور مسدد بن مسرہد اور مسلم بن ابراہیم اور یہنا
اور یحیی بن یہانت اور قتیبہ بن سعید اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم ہین اور ائمہ ستہ مین سے ترمذی اور نسائی نے
انسے روایت کی ہے ابوداؤد نے اس کتاب کو پانچ لاکھہ حدیثون مین سے انتخاب کیا - اس کتاب مین چار ہزار
آٹھہ سو حدیثین درج کین جو صحیح ہین یا حسن اور جو اونمین سے منکر تھے یا ضعیف اوسکو بیان کر دیا ہے اور جس
حدیث سے ابوداؤد نے سکوت کیا ہے وہ مقبول ہے - ابوداؤد نے اس کتاب کو تصنیف کرکے امام احمد
[illegible]

عمدہ جی کی کتاب ہے کہ علم دین مین اوسکے مثل کوئی کتاب تب نہین ہوئی اور بہت لوگون نے اسکو قبول کیا اور تمام
فقہا اور اہل مذاہب کے دلائل اس کتاب مین موجود ہین اور اسی کتاب پر اعتماد ہی اہل عراق اور مصر اور مغرب کا
اور قبل سنن ابو داؤد کے جو اور کتابین تصنیف ہوئین تہین اونمین سنن اور احکام اور اخبار اور قصص اور مواعظ
سب موجود تھے مگر یہہ کتاب بالکل سنن اور احکام سے مالامال ہے ابن اعرابی نے کہا کہ کلام اللہ اور سنن ابو داؤد کے
بعد پھر تیسری کتاب کی احتیاج نہین ہے خطابی نے کہا اسمین کچھہ شک نہین ہے اس کتاب مین اصول
علم اور دلائل مسائل اور احکام فقہ اسقدر موجود ہین جو کسی کتاب مین نہین ہین نہ متقدم کی نہ متاخر کی نووی
نے کہا جو مسائل فقہیہ کو حاصل کیا چاہے اوسکو سنن ابو داؤد دیکھنا چاہیے کیونکہ اکثر احادیث احکام
اوسمین موجود ہین ابو العلا نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواب مین آپنے فرمایا جو سنن
سیکھا چاہے تو ابو داؤد کی کتاب دیکھے حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن مندہ نے کہا ابو داؤد اور
نسائی کی شرط یہہ ہے اون لوگون سے روایت کرتے ہین جن کے ترک پر لوگون نے اجماع نہین کیا اور حدیث
صحیح ہو باتصال سند نہ اوسمین قطع ہو نہ ارسال - خطابی نے کہا ابو داؤد کی کتاب جامع ہے صحیح اور حسن
کو اور سقیم مین سے موضوع اور مقلوب اور مجہول سے ابو داؤد کی کتاب خالی ہے ابو داؤد نے کہا مین
نے اس کتاب مین ایسی حدیث نہین لکھی جسکے ترک پر لوگون نے اجماع کیا ہو - چونکہ بعض اقسام حدیث
کا ذکر اس مقام پر آگیا اور آگے ابو داؤد بھی بعض حدیثون کے بعد اوسکی صحت اور سقم سے بحث کرتے ہین
اس لیے مجملا کچھہ تعریف چند اقسام حدیث کی لکھی دیتا ہون تاکہ پڑھنے والی کو اوسکے سمجھنے مین دقت نہو اور
مفصل رسالہ اس باب مین انشاء اللہ تعالی جداگانہ بزبان اردو تالیف کیا جاویگا **تعریفات اقسام**
حدیث صحیح وہ حدیث ہے جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی
چھوٹ نہ گیا ہو اور اوسکے سب راوی سچے اور یاد کے پکے ہون اور اوسمین شذوذ یعنی لوگون کے روایت کا
خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہون اور یہہ اعلی مرتبہ ہے **ضعیف** وہ حدیث ہے
جسکے راویون مین سے کوئی راوی دروغ گو یا فاسق یا اور کسی طرح سے مطعون ہو **حسن** وہ حدیث
ہے جسکے راویون مین کسی پر تہمت جھوٹھہ کی نہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کی دوسری طرح سے
بھی مروی ہون اسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے **مرفوع** وہ ہی جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
یا فعل یا مقرر کیا ہو **متصل** وہ حدیث ہے جسکے سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چھوٹا نہو **مسند**
وہ حدیث ہے جسکے راویونکے نام مذکور ہون **مشہور** وہ حدیث ہے جسکے لیے طریقے دو سے زیادہ ہون اور حد تواتر کو نہ پہونچی ہو -
متواتر وہ حدیث ہے کہ اوسکے راوی اس کثرت سے ہون کہ اونکا اتفاق جھوٹ پر عادۃ محال ہو

موقوف وہ قول و فعل ہے جو کسی صحابی سی روایت کیا جاوے خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو **مرسل** وہ حدیث ہی جو تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے کہ آپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنی ذکر صحابی کا نکرے **منقطع** وہ حدیث ہے جسکے اسناد برابر نہو شروع مین سے یا بیچ مین سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو مگر اکثر اوس حدیث کو کہتے ہین جو تبع تابعی صحابی سے روایت کرے **غریب** وہ حدیث ہے جسکا راوی کسی جگہہ روایت مین اکیلا ہو اور اگر ہر زمانہ مین ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہے **عزیز** وہ حدیث ہی جسکے راوی ہر جگہہ دو ہون **شاذ** وہ حدیث ہی جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگون کی روایت کے خلاف بیان کرے اور مقابل اوسکے ہی محفوظ **تعلیق** اوس فعل کو کہتی ہین جسکے اسناد کی شروع مین ایک یا زیادہ راویون کو چھوڑ دیا جاوے **تدلیس** حدیث مین اوس فعل کو کہتے ہین کہ راوی جس شخص سی روایت کرے اوس سی ملاقات کی ہو یا وہ اوسکا ہمعصر ہو مگر اوس سے اوس روایت کو سنا نہو اور ایسی لفظون سی بیان کرے کہ جس سی یہ وہم ہو کہ سنا ہوا کہتا ہے **معلل** وہ حدیث ہی کہ ظاہر مین تو عیوب سی پاک معلوم ہوتی ہو مگر اوسمین پوشیدہ سبب طعن کے پائے جاتے ہون **موضوع** وہ حدیث ہے جسمین طعن ساتھ کذب راوی کی ہو **آحاد** اوسکو کہتے ہین جسکے روایت مین اسقدر کثرت نہو اور آحاد تین قسم ہے مشہور اور غریب اور عزیز آحاد مین بعضے روایت مقبول ہے اور بعضے مردود اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے **معضل** اوسکو کہتے ہین جسمین دو راوی برابر ساقط ہون **متروک** وہ ہے جسکے راوی پر تہمت جھوٹ کی لگے ہو **مضطرب** وہ ہے جسمین راویون نے اختلاف کیا ہو سند یا متن مین **مدرج** وہ ہے جسمین راویون نے کچھ اپنا کلام بھی حدیث مین شامل کر دیا ہووے **مقطوع** وہ ہے جسکے اسناد تابعی تک پہنچے **معنعن** وہ ہے جو برابر ایک ان دوسرے سے روایت کی ہو **منکر** وہ ہے کہ روایت کرے اوسکو راوی ضعیف مخالف اوس کسیکی کہ ضعف اوسکا کمتر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہی **مقلوب** وہ حدیث ہے جسکے اسناد یا متن مین اولٹ پلٹ ہوا ہو

تتمہ احوال ابو داؤد

ابراہیم حربی نے کہا کہ ابو داؤد کے لئے حدیث نرم ہوگئی تھی جیسے لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم ہوگیا تھا - یحیے ابن زکریا ساجی نی کہا اصل دین اسلام کی کتاب اللہ ہے اور ستون اسلام کا سنن ابی داؤد ہے - لوگون کا اختلاف ہے کہ ابو داؤد شافعی تھے یا حنبلی بعض شافعی کہتے ہین اور بعض حنبلی اور تاریخ ابن خلکان مین ہے کہ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے طبقات الفقہا مین اونکو امام احمد کے اصحاب مین سے ذکر کیا ہے - حق یہ ہے کہ اوس زمانی مین اس قسم کی تقلید اندہا دہند جیسے اس زمانی مین مروج ہے نہ تھی اگر کوئی مقلد تھا وہ بھی برای نام ایک مذہب کے طرف منسوب تھا لیکن ہر بات مین خواہ حدیث کے خلاف ہو یا موافق پابند اپنی مذہب کا ہوتا بلکہ جو حق

معلوم ہوتا اوسکا اتباع کرنا سنہ ۲۰۰ ہجری تک یہی حال رہا بعد اوسکے لوگون نے یہ تقلید اختیار کی اور جدا جدا ہوگئی اور حدیث سی استدلال کرنا چہوڑ دیا وفات ابوداؤد کے سولہوین شوال سنہ ۲۷۵ دوسو پچہتر ہجری مین ہوئی اور بصری مین دفن ہوئے عمر اونکے تہتر سال کی تہی **مصطلحات مترجم** اس کتاب کے ترجمے مین چند باتون کا التزام کیا گیا ایک اختصار عبارت کا دوسرے بامحاورہ زبان کا ترجمہ لفظی کی رعایت نہین ہے تیسرے رفع اشکال اور اجمال کے لئے فواید ضروری کا بڑہانا جو تہے مذاہب فقہا سے کہین تعرض نہین کیا مگر کسی کسی جگہہ شاذ نادر پانچوین اختلاف روایات مین اگر بہت کہلم کہلا اختلاف ہو تو اون روایات کی الفاظ نقل کرکے ترجمہ کیا ہے ورنہ صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اختلاف اسانید کو بالکل چہوڑ دیا ہے کیونکہ اس سے کچہ مقصود نہین ہے اگر کسی لفظ کی تفسیر منظور ہوتی ہے یا کوئی عبارت اثنای ترجمہ مین بڑہائی ہوتی ہے کبہی **ف** لکہکر اوسکو بڑہا دیا ہے بعد اوسکے پہر ترجمہ **ت** لکہکر شروع کیا ہے اور کبہی دو خط تفسیری اس طرح سے ( ) کہکے اونکے مابین مین لکہہ دیا ہے تاکہ دیکہنے والے کو معلوم ہوجاوے کہ یہہ عبارت حدیث کی نہین ہے حل مطلب یا اور کسی ضرورت سے بڑہائی گئی ہے۔ اس کتاب کے بتیس ۳۲ پارے حافظ ابوبکر خطیب نے کیے ہین ہمنے ہر ایک پارے کو علحدہ علحدہ کر دیا اور ہر ایک پارہ کی فہرست مکمل جامع ابواب اوسکے آخر مین شامل کر دی تاکہ کسی مطلب کے نکالنے مین دقت نہو۔ ہر حدیث کا مطلب ٹہیک ٹہیک لکہکر کمال آزادی سے اوسکے حکم پر بحث کی ہے کسی کے مذہب کی رعایت نہین کی نہ کسی مذہب کی مخالفت مضر سمجہی ہے اگر ائمہ اربعہ نے کسی حدیث کے خلاف کیا ہے تو وہان لکہدیا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسپر عمل نہین کیا مگر حدیث ہر طرح سے جائز العمل ہے اوسپر عمل نہ کرنے سے وہ حدیث غلط نہین ہوسکتی نہ عمل کرنیوالی پر کچہ طعن ہوسکتا ہے اسواسطے کہ سب امام اور علما خطا سے معصوم نہین ہین گو کیسی ہی ماہر اور واقف ہون پر غلطی کا ہونا اون سے بعید نہین برخلاف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے کامون مین آپ ہرگز غلطی پر قایم نہین رہ سکتے تہے اللہ جل جلالہ اوسیوقت مطلع کر دیتا اور غلطی اور بہول چوک کی اصلاح فرماتا یہہ رتبہ کسی امام یا مجتہد کو عطا نہین ہوا جو شخص کسی مجتہد کے ہر قول یا فعل کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول فعل کیطرح واجب الاتباع جانے اور اوسکے پیروی ضرور سمجہے اوسنی رسالت اور اجتہاد مین تمیز نہین کی اور پیغمبر کے درجے اور مرتبہ کو نہ سمجہا اللہ جل جلالہ سب مسلمانون کو حق کی پیروی عطا فرماوے اور حدیث و قرآن کی محبت دل مین ڈالے وما علینا الا البلاغ۔

سند کتاب

ہرچند اسانید اس کتاب کی چارون نسخون کے علحدہ علحدہ ہین اور تحویلات بہت ہین مگر یہان پر ابوعلی لولوی کے نسخے کی سند جسطرح سے مترجم کو حاصل ہے لکہدی جاتی ہے کیونکہ اب وہ ہی نسخہ مروج ہے اور اوسیکا ترجمہ

ہوا ہے اور اوسکے بہی سندون مین سے صرف ایک سند عالی مرقوم ہوتی ہے تفصیل کے گنجائش نہین ہے اجازت
دی مجھکو سنن ابی داؤد کی میری شیخ عالم علامہ شیخ احمد بن عیسیٰ بن ابراہیم شرقی حنبلی نے اونکو اجازت دی شیخ علامہ
عبد اللطیف بن عبد الرحمن بن حسن نے اونکو اجازت دی شیخ محمد بن محمود جزایری نے اونکو اجازت دی اونکی دادا
محمد بن حسین عنابی نے اونکو اجازت دی اونکے باپ حسین بن محمد نے اونکو اجازت دی مصطفی بن رمضان عنانی
نے اونکو اجازت دی ابو عبد اللہ محمد بن شقرون مقری نے اونہون نے ابو الحسن علی الاجہوری انہون نے عمر بن الجائی
الحنفی سے انکو اجازت دی شیخ الاسلام زکریا انصاری نے اونکو اجازت دی حافظ شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر
عسقلانی نے اس سند مین مترجم سے حافظ ابن حجر تک دس واسطے ہین پہر علامہ ابن حجر نے روایت کیا اوسکو
ابو علی محمد بن احمد بن علی بن عبد العزیز سے جو ابن المطرز مشہور ہین اونکو خبر دی ابو المحاسن یوسف بن عمر بن حسین
نے اونکو خبر دی حافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری نے اور ابو الفضل محمد بن محمد بکری نے اون دونون
نے کہا خبر دی ہمکو ابو حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی نے اونکو خبر دی شیخ ابو بدر ابراہیم بن محمد بن منصور
کرخی نے اور شیخ ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد رومی نے ان دونون کو خبر دی حافظ شیخ الاسلام ابو بکر احمد بن علی
بن ثابت نے جو خطیب بغدادی مشہور ہین انہون نے سنا ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی سے
اونہون نے سنا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولوی سے انہون نے سنا امام ہمام شیخ الاسلام
زین المحدثین ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جو مؤلف ہین اس
کتاب کے حافظ ابن حجر سے ابو داؤد تک آٹھہ واسطے ہین۔
اور مترجم کتاب سے ابو داؤد علیہ الرحمہ
تک اٹھارہ واسطے ہین اللہ راضی
ہوا ان سب بزرگوارون سے
اور ہمارا حشر اونکی ساتہہ کرے
آمین یا رب العلمین
فقط

پارۂ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الطهارة کتاب طہارت کے بیان مین **ف** چونکہ نماز افضل ترین اعمال اور نہایت اہم ہے اور طہارت اسکی شرط ہے اسلئے پہلے طہارت کی کتاب کو رکھا **باب** التخلی عند قضاء الحاجة حاجت کیواسطے تنہائی کی جگہہ مین جانا **عن** المغيرة بن شعبة ان النبي صلی الله عليه وسلم كان اذا ذهب المذهب ابعد ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جاتے تو دور جاتے **ف** تاکہ لوگون کی نظر نہ پڑے۔ **عن** جابر بن عبد الله ان النبي صلی الله عليه وسلم كان اذا اراد البراز انطلق حتی لا يراه احد ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کا ارادہ کرتے تو چلے جاتے اتنی دور تک کہ کوئی انکو نہ دیکھتا **باب** الرجل يتبوأ لبوله پیشاب کے لئے جگہہ ڈھونڈھنے کا بیان **عن** ابی التياح حدثني شيخ قال لما قدم عبد الله بن عباس البصرة فكان يحدث عن ابی موسی فكتب عبد الله الی ابی موسی يسأله عن اشياء فكتب اليه ابو موسی انی كنت مع رسول الله صلی الله عليه وسلم ذات يوم فاراد ان يبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال صلی الله عليه وسلم اذا اراد احدكم ان يبول فليرتد لبوله ترجمہ عبد اللہ بن عباس جب بصرے کو آئے تو حدیث نقل کرتے تھے ابو موسی سے ایکبار عبد اللہ نے ابو موسی کو لکھا چند مسئلون کا سوال کیا ابو موسی نے جواب مین لکھا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھا ایک روز آپ نے پیشاب کا ارادہ کیا تو آپ زمین نرم مین ایک دیوار کی جڑ مین آئے اور پیشاب کیا پھر فرمایا جب تم مین سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو ایک جگہہ ڈھونڈلے پیشاب کیواسطے **ف** جو نرم ہو سخت نہو ورنہ چھینٹین اٹھینگی اور ڈھلوان ہو کہ پیشاب ادھر بہہ جاوے ادھر نہ آوے ورنہ کپڑے یا بدن گندے ہونگے **باب** ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء پاخانہ مین جاتے وقت آدمی کیا کہے **عن** انس بن مالك قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء قال عن حماد قال اللهم انی اعوذ بك وقال عن عبد الوارث قال اعوذ بالله من الخبث والخبائث ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کو جاتے تو حماد نے روایت کیا یون فرماتے اللهم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث اور عبد الوارث نے کہا یون فرماتے اعوذ بالله من الخبث والخبائث **ف** پناہ مانگتا ہون مین اللہ سے شیطانون اور شیطانیون سے یعنی چڑیلون سے یا برائی سے اور شیاطین سے یا شیاطین سے اور پلیدیون سے۔ کہا ابو داؤد نے روایت کی ہمسے حسن بن عمر سدوسی نے انہون نے وکیع سے اونہون نے شعبہ سے انہون نے عبد العزیز بن صہیب سے انہون انس سے اسی حدیث کو اور اسمین اللهم انی اعوذ بك ہے اور شعبہ نے کہا کبھی انس رض نے اعوذ بالله کہا ہے اور وہیب نے عبد العزیز بن صہیب سے جو روایت کیا اسمین فليتعوذ بالله ہے **عن** زيد بن ارقم عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ان هذه الحشوش محتضرة فاذا اتی احدكم الخلاء فليقل اعوذ بالله من الخبث والخبائث ترجمہ زید بن ارقم

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پاخانوں میں اکثر شیاطین آیا کرتے ہیں تو جب تم میں سے کوئی پاخانے
کو جاوے کہے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة** پاخانہ یا
پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف منہہ کرنا مکروہ ہے **ف** یا پیٹھ کرنا جنگل میں ہو خواہ شہر میں بعضوں کے نزدیک یہ کراہت جنگل
میں ہے شہر میں نہیں بعضوں کے نزدیک صرف منہہ کرنا منع ہے پیٹھ کرنا درست ہے بعضوں کے نزدیک سب درست ہے **عن**
سلمان قال قيل له قد علمكم نبيكم كل شيء حتى الخراءة قال اجل لقد نهانا صلى الله عليه وسلم ان
نستقبل القبلة بغائط او بول وان لا يستنجي باليمين ولا يستنجي احدنا باقل من ثلاثة احجار او يستنجي
برجيع او عظم **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے کسی نے ان سے کہا تمہارے نبی نے تمکو سب چیزیں سکھا دیں یہاں تک پاخانہ
پھرنا بھی سلمان نے کہا ہاں البتہ منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاخانے یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنے سے
اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے اور تین ڈھیلوں سے کم لینے سے استنجے میں اور گوبر یا ہڈی سے استنجا کرنے سے **عن** ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا لكم بمنزلة الوالد اعلمكم فاذا اتى احدكم الغائط
فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها ولا يستطب بيمينه وكان يأمر بثلاثة احجار وينهى عن الروث والرمة
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تمہارے واسطے مثل باپ کے ہوں تمکو سکھاتا ہوں
جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جاوے تو قبلہ کیطرف مونہہ نکرے نہ پیٹھ کرے نہ استنجا کرے داہنے ہاتھ سے اور آپ حکم کرتے
تھے تین ڈھیلے لینے کا اور منع کرتے تھے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے **عن** ابي ايوب رواية قال اذا اتيتم الغائط
فلا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولكن شرقوا او غربوا فقدمنا الشام فوجدنا مراحيض قد
بنيت قبل الكعبة فكنا ننحرف عنها ونستغفر الله **ترجمہ** ابی ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم آؤ پاخانہ میں تو مونہہ مت کرو قبلہ کیطرف پاخانہ پھرتے وقت یا پیشاب کرتے وقت لیکن پورب
کی طرف مونہہ کرو یا پچھاں کیطرف **ف** یہ حکم آپنے مدینے والوں کےلئے فرمایا تھا جنکا قبلہ دکھن کیطرف ہے اور جن لوگوں کا
قبلہ پورب یا پچھاں کیطرف ہو انکو دکھن یا اوتر کی طرف مونہہ کرنا چاہئے (خطابی) **ف** ابو ایوب نے کہا جب ہم شام میں
آئے تو وہاں ہمنے دیکھا کہڈیاں قبلہ رخ بنی ہوئی ہیں ہم اس رخ سے پھر جاتے تھے (کہڈی پر بیٹھتے وقت) اور استغفار
کرتے تھے اللہ سے **عن** معقل بن ابي معقل الاسدي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان نستقبل القبلتين ببول او غائط **ترجمہ** معقل بن ابی معقل اسدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا کعبہ شریف اور بیت المقدس کیطرف مونہہ کرنے سے **ف** خطابی نے کہا بیت المقدس کی حرمت اسواسطے ہے کہ
ایک مدت تک قبلہ اہل اسلام کا اسکی طرف رہا بعضوں نے کہا کہ بیت المقدس کیطرف منہہ کرنیکی ممانعت اسوجہ سے تھی کہ
مدینہ میں جب کوئی بیت المقدس کیطرف مونہہ کرتا ہے تو کعبہ کیطرف پشت ہوتی ہے نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے

بطور ادب کے نہ تحریمی باتفاق علما احمد بن حنبل نے کہا یہہ ممانعت منسوخ ہے حدیث عبد اللہ بن عمر کی حدیث سے جو آگے آتی ہے
بعضون نے کہا یہہ ممانعت اسوقت تہی جب بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے تہے بعضون نے کہا یہہ ممانعت خاص ہے اہل مدینہ سے کیونکہ مدینہ مین بیت المقدس کیطرف مونہہ کرنیسے کعبہ کیطرف
پشت ہوتی ہے (مرقاۃ الصعود) عن مروان الاصفر قال رایت ابن عمر اناخ راحلته مستقبل القبلة ثم جلس
یبول الیها فقلت یا ابا عبد الرحمن الیس قد نهی عن هذا قال بلی انما نهی عن ذلك فی الفضاء فاذا کان بینك
وبین القبلة شئ یسترك فلا باس ترجمہ مروان الاصفر سے روایت ہے مینے ابن عمر کو دیکہا اونہون نے
اپنا اونٹ بٹہایا پہر اسکے آڑ مین قبلہ کیطرف مونہہ کرکے پیشاب کرنے لگے مین نے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا یہہ منع نہین ہے
اونہون نے کہا ہان منع ہے خالی میدان مین اور جب تیرے اور قبلہ کے بیچ مین کچہہ آڑ ہو تو کچہہ قباحت نہین

باب الرخصة فی ذلك پاخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنیکی اجازت عن عبد الله بن عمر قال لقد ارتقیت
علی ظهر البیت فرایت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی لبنتین مستقبل بیت المقدس لحاجته ـ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا مین کوٹہری کی چہت پر چڑہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا دو اینٹون پر پاخانہ
پہرتے ہوے بیت المقدس کیطرف مونہہ کئے تہے عن جابر بن عبد الله قال نهی نبی الله صلی الله علیه وسلم ان
نستقبل القبلة ببول فرایته قبل ان یقبض بعام یستقبلها ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف پیشاب کرنیسے پہر مینے ایک سال پہلے وفات سے آپکو دیکہا آپ قبلہ کیطرف مونہہ کرتے تہے
(پیشاب یا پاخانہ کیوقت)

باب کیف التکشف عند الحاجة پاخانہ کے واسطے ستر کسوقت کہولے عن
ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اراد حاجة لا یرفع ثوبه حتی یدنو من الارض ـ
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ پہرنیکا قصد کرتے تو کپڑا نہ اوٹہاتے جبتک زمین سے نزدیک
نہ ہو جاتے ف تاکہ ستر کسیکو دکہلائی نہ دے ـ کہا ابو داؤد نے عبد السلام بن حرب نے اس حدیث کو روایت کیا اعمش سے
اونہون نے انس بن مالک سے مگر وہ روایت ضعیف ہے

باب کراهیة الکلام عند الخلاء پاخانہ مین باتین کرنا
مکروہ ہے عن ابی سعید قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یخرج الرجلان یضربان
الغائط کاشفین عن عورتهما یتحدثان فان الله عز وجل یمقت علی ذلك ترجمہ ابی سعید نے کہا سنا مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جب دو مرد پاخانہ پہرنے کو نکلین ستر کہولے ہوے باتین کرتے ہوئے تو اللہ
عز وجل غصے ہوتا ہے ان پر کہا ابو داؤد نے نہین اسناد کیا اس حدیث کو مگر عکرمہ بن عمار نے

باب فی الرجل یرد السلام وهو یبول پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب نہ دینا عن ابن عمر قال مر رجل علی النبی صلی الله علیه وسلم
وهو یبول فسلم علیه فلم یرد علیه ترجمہ ابن عمر نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرا اور آپ پیشاب کر رہے
تہے اوسنے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا ـ کہا ابو داؤد نے ابن عمر وغیرہ سے روایت ہے کہ آپنے تیمم کیا پہر سلام کا جواب دیا عن المهاجر بن قنفذ

قال انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه حتى توضأ ثم اعتذر اليه فقال
اني كرهت ان اذكر الله تعالى ذكره الا على طهر او قال على طهارة **ترجمہ** مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور سلام کیا آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا یہانتک کہ وضو کیا بعد وضو کے آپ نے عذر کیا انسے اور فرمایا
مجھے برا معلوم ہوا کہ مین اللہ کا ذکر کرون بغیر طہارت کے **باب** فی الرجل یذکر اللہ تعالی علی غیر طہر بغیر طہارت
کے ذکر الہی کا بیان **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الله عز وجل على كل احيانه
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الہی کرتے تھے سب وقتون مین **باب** الخاتم فيه
ذكر الله يدخل به الخلاء جس انگوٹھی پر اللہ کا نام ہو پائخانہ مین اسکو لیجاوے **عن** انس قال كان النبي صلى الله
عليه وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمه **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے اپنی
انگوٹھی نکال لیتے کہا ابو داود نے یہہ حدیث منکر ہے (یعنی روایت ثقات کے برخلاف ہے) یہہ حدیث انس سے اس طرح معروف
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی چاندی کی بنائی پھر اسکو نکال ڈالا وہم کیا اس حدیث مین ہمام نے اور نہین روایت کیا
اسکو مگر ہمام نے **باب** الاستبراء من البول پیشاب سے پاکی کا بیان **عن** ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم
على قبرين فقال انهما يعذبان وما يعذبان في كبير اما هذا فكان لا يستنزه من البول واما هذا فكان
يمشي بالنميمة ثم دعا بعسيب رطب فشقه باثنين ثم غرس على هذا واحدا وعلى هذا واحدا وقال لعله
يخفف عنهما ما لم ييبسا قال هناد يستتر مكان يستنزه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دو قبرون پر گذرے آپ نے فرمایا ان دونون کو عذاب ہو رہا ہے اور کوئی بڑے گناہ پر عذاب نہین ہوتا ایک شخص تو پیشاب سے
طہارت نہین کرتا تھا اور ایک شخص چغلخوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تازی ٹہنی کھجور کی منگوائی اور بیچ مین سے چیر کر آدھی اس قبر
پر گاڑی اور آدھی اس قبر پر گاڑدی اور فرمایا شاید انکا عذاب کم رہے جبتک یہہ ٹہنیان نہ سوکھین ہناد نے کہا پیشاب
سے پردہ نہین کرتا تھا یعنی کشف عورت کرتا تھا **عن** عبد الرحمن بن حسنة قال انطلقت انا وعمرو بن العاص الى
النبي صلى الله عليه وسلم فخرج ومعه درقة ثم استتر بها ثم بال فقلنا انظروا اليه يبول كما تبول المرأة
فسمع ذلك فقال الم تعلموا ما لقي صاحب بني اسرائيل كانوا اذا اصابهم البول قطعوا ما اصابه البول منهم فنهاهم
فعذب في قبره **ترجمہ** عبد الرحمن بن حسنہ سے روایت ہے مین اور عمرو بن العاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے
آپ نکلے اور ایک ڈھال تھی جو آپکے ساتھ تھی آڑ کر کے استنجا کرنے لگے ہم لوگون نے کہا دیکھو آپ ایسے پیشاب کرتے ہین جیسی
عورتین پیشاب کرتی ہین (چھپ چھپا کر) آپ نے یہہ سنکر فرمایا کیا تم نہین جانتے جو بنی اسرائیل کے ایک شخص کا حال ہوا
بنی اسرائیل مین سے جب کسیکو پیشاب لگ جاتا تو وہ اس مقام کو کاٹ ڈالتے تھے اس شخص نے منع کیا انسے تو عذاب دیا گیا قبر مین
ف بنی اسرائیل کی شریعت مین یہی حکم ہوگا اس شخص نے خلاف شرع انسے ممانعت کی اسوجہ سے قبر مین اسکو عذاب ہوا

حاصل حدیث یہ ہے کہ پیشاب سے جہانتک ہو سکے احتیاط کرنا چاہیے **باب** البول قائما کھڑے ہو کر پیشاب کرنیکا بیان

عن حذیفة قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم سباطة قوم فبال قائما ثم دعا بماء فمسح علی خفیه

قال ابو داؤد قال مسدد قال فذهبت اتباعد فدعانی حتی کنت عند عقبه **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے

رسول الله صلی الله علیه وسلم ایک گھوڑے پر آئے آپنے کھڑے کھڑے پیشاب کیا **ف** کیونکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے

بعضوں نے کہا آپکے گھٹنوں میں کوئی بیماری تھی جسکی وجہہ سے بیٹھہ نہ سکے تھے حاکم اور بیہقی نے ایسا ہی روایت کیا ابو ہریرہ سے

بعضوں نے کہا وہ مکان نجاست سے بھرا ہوا تھا بیٹھنے میں احتمال تھا نجاست سے ملوث ہونیکا ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت

کیا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا مگر ایک بار **ت** پھر پانی منگوایا اور مسح کیا موزوں پر

میں درد ہونے لگا آپ نے مجھے بلایا یہانتک کہ میں آپکی ایڑیوں کے پاس تھا **باب** فی الرجل یبول باللیل فی الاناء ثم

یضعه عنده رات کو کسی برتن میں پیشاب کرکے اپنے پاس رہنے دے تو کیسا ہے **عن** امیمة بنت رقیقة انها قالت

کان للنبی صلی الله علیه وسلم قدح من عیدان تحت سریره یبول فیه باللیل **ترجمہ** امیمہ بنت رقیقہ سے روایت

ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا لکڑی کا آپکے تخت کے نیچے رہتا تھا آپ اسمیں رات کو پیشاب کر لیا کرتے

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر سردی کی وجہہ سے یا اور کسی عذر سے آدمی رات کو پیشاب کے لئے باہر نہ جا سکے تو کسی برتن میں پیشاب

کر لیوے صبح کو پھینکدے **باب** المواضع التی نهی عن البول فیها جن مقاموں میں پیشاب کرنا منع ہے انکا بیان

عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول الله

قال صلی الله علیه وسلم الذی یتخلی فی طریق الناس او ظلهم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول الله

صلی الله علیه وسلم نے فرمایا بچو دو لعنت کے کاموں سے صحابہ نے کہا وہ کون سے کام ہیں آپنے فرمایا جو آدمی لوگوں کی راہ میں

پاخانہ پھرے یا سایہ کی جگہہ میں **ف** راہ میں اور سایہ دار درخت کے تلے پاخانہ پھرنے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے لوگ

اسپر لعنت کرتے ہیں اور برا کہتے ہیں تو یہ فعل سبب ہوئی لعنت کا اسواسطے آپنے منع کیا **عن** معاذ بن جبل قال

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتقوا الملاعن الثلاثة البراز فی الموارد وقارعة الطریق والظل

ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے بچو تین لعنت کے کاموں سے اترنیکے مقاموں میں

اور سڑک میں اور سایہ کی جگہہ میں پاخانہ پھرنے سے **عن** عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

لا یبولن احدکم فی مستحمه ثم یغتسل فیه قال احمد ثم یتوضا فیه فان عامة الوسواس منه **ترجمہ** عبد الله

ابن مغفل سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے اپنے نہانے کی جگہہ میں پھر

غسل کرے اسجگہہ یا وضو کرے اسلئے کہ اکثر وسوسہ اسی سے پیدا ہوتا ہے **ف** کیونکہ نہانے والے کو یا وضو کرنیوالے کو

اسجگہہ وہم ہوتا ہے شاید پیشاب پڑ گیا ہو یہہ جب ہے کہ وہاں پیشاب بہنے کی کوئی جگہہ نہ ہو **عن** حمید الحمیری

وهو ابن عبد الرحمن قال لقد لقيت رجلا صحب النبي صلى الله عليه وسلم كما صحبه ابو هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمتشط احدنا كل يوم او يبول في مغتسله **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے ہمینے ایک شخص سے ملاقات کی جو صحبت مین رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (اسکا نام معلوم نہین ہوا) جیسے ابو ہریرہ رہی تہے وہ کہتا تہا منع کیا آنحضرت صلعم نے ہر روز کنگہی کرنیسے یا یہ کہ بول کرین اپنے نہانیکی جگہ مین **ف** یہہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ترمذی نے شمایل مین روایت کیا حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر مین تیل ڈالتے تہے اور اکثر داڑہی مین کنگہی کرتے تہے مگر اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ ہر روز کرتے ہون اور یہہ جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اپنی داڑہی مین کنگہی دوبار کرتے تہے حدیث کی کتابون مین نہین ملا البتہ غزالی نے احیاء العلوم مین اسکو نقل کیا ہے و ظاہر ہے کہ احیاء مین بے سند حدیثین ہین

عن عبد الله بن سرجس قال ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يبال في الجحر قالوا لقتادة ما يكره من البول في الجحر قال كان يقال انها مساكن الجن **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنیسے سوراخ مین لوگون نے قتادہ سے کہا کیا سبب ہے کہ پیشاب کرنا سوراخ مین مکروہ ہے قتادہ نے کہا لوگ کہا کرتے تہے کہ سوراخون مین جن رہا کرتے ہین **ف** یہان جن سے مراد سانپ ہین

باب ما يقول الرجل اذا خرج من الخلاء پاخانہ سے نکلکر کیا کہے

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج من الغائط قال غفرانك **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے غفرانک یعنی چاہتا ہون بخشش تیری

باب كراهية مس الذكر باليمين في الاستبراء استنجے کیوقت ذکر کو داہنے ہاتہہ سے نہ چہونا

عن عبد الله ابن ابي قتادة عن ابيه قال قال نبي الله صلى الله عليه وسلم اذا بال احدكم فلا يمس ذكره بيمينه واذا اتى الخلاء فلا يتمسح بيمينه واذا شرب فلا يشرب نفسا واحدا **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیشاب کرے کوئی تم مین سے تو نہ چہلوے ذکر کو داہنے ہاتہہ سے اور جب پاخانہ کو جاوے تو داہنے ہاتہہ سے ڈہیلے نہ لیوے اور آبدست نہ کرے اور جب پانی پیوے تو غٹ غٹ ایک گہونٹ مین نہ چڑہا جاوے

عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يجعل يمينه لطعامه وشرابه وثيابه ويجعل شماله لما سوى ذلك **ترجمہ** حضرت حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتہہ کو کہانے اور پینے اور کپڑون کے لئے رکہتے تہے اور بائین ہاتہہ کو اور کامون کے لئے

عن عائشة قالت كانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليمنى لطهوره وطعامه وكانت يده اليسرى لخلائه وما كان من اذى **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتہہ وضو اور کہانیکے واسطے تہا اور بایان ہاتہہ پاخانے اور نجاست کیواسطے تہا

باب الاستتار في الخلاء پاخانہ کیوقت پردہ پوشی کرنا —

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اكتحل فليوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج

ومن اکل فما تخلل فلیلفظ وما لاك بلسانه فلیبتلع من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبره فان الشیطان یلعب بمقاعد بنی ادم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگا دے تو طاق بار لگا وے جو شخص کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور جو ڈھیلے لے تو طاق لیوے جو شخص کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو حرج نہیں اور جو شخص کھانا کھاوے پھر خلال سے کچھ نکلے تو اسکو پھینک دے اور جو زبان سے لگا رہے اسکو نگل جاوے جو ایسا کرے تو اچھا ہے جو نہ کرے تو کچھ حرج نہیں۔ جو شخص پاخانے کو جاوے تو آڑ میں جاوے اگر کچھ بھی آڑ نہ ملے تو ریتے کا ایک ڈھیر لگا کر اسی کے آڑ میں بیٹھ جاوے اسلئے کہ شیطان آدمی کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے **ف** شیطان کے کھیلنے سے یہ مقصود ہے کہ اگر آڑ نہ ہوگی تو پیچھے سے کوئی جانور آن کر ایذا پہنچاوے گا یا کوئی آدمی آ کر ٹھٹھے ماریگا **ت** جو شخص ایسا کریگا تو بہتر ہے نہ کریگا تو کچھ حرج نہیں

باب ماینهی عنه ان یستنجی به
جن چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے انکا بیان

عن شیبان القتبانی قال ان مسلمة ابن مخلد استعمل رویفع بن ثابت علی اسفل الارض قال شیبان فسرنا معه من کوم شریك الی علقماء او من علقماء الی کوم شریك یرید علقام فقال رویفع ان کان احدنا فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم لیاخذ نضو اخیه علی ان له النصف مما یغنم ولنا النصف وان کان احدنا لیطیر له النصل والریش وللاخر القدح ثم قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا رویفع لعل الحیاة ستطول بك بعدی فاخبر الناس انه من عقد لحیته او تقلد وترا او استنجی برجیع دابة او عظم فان محمدا منه بریٔ **ترجمہ** شیبان قتبانی سے روایت ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے عامل کیا رویفع بن ثابت کو نیچے کی زمین پر (یعنے اس زمین پر جو نشیب میں واقع تھی) شیبان نے کہا ہم بھی انکے ساتھ چلے کوم شریک سے علقما تک یا علقما سے کوم شریک تک علقام جانیکو (کوم شریک اور علقما اور علقام مقاموں کے نام ہیں ملک مصر میں) رویفع نے کہا ہم میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دوسرے شخص کا اونٹ لیتا اس شرط سے کہ جو فائدہ ہوگا اسکا نصف تجھے دونگا اور نصف میں لونگا اور ایک کی ہم میں سے تیر کی لکڑی ہوتی اور دوسرے کا پیکان اور پر ہوتا پھر رویفع نے کہا مجھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید تیری زندگی دراز ہو میرے پیچھے تو لوگوں سے کہدینا جس نے گرہ لگائی اپنی ڈاڑھی میں یا گھوڑے کے گلے میں تانت کا حلقہ ڈالا یا جانور کے گوہ سے یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد اس سے بیزار ہے **ف** ڈاڑھی کو گرہ دینا یا بالوں کو موڑ کر گھونگر دینا یا نظر نہ لگنے کے لئے جانوروں کے گلوں میں تانت کا گنڈا ڈالنا جاہلیت میں مروج تھا آپ نے اس سے منع فرمایا کہا ابوداود نے شیبن بن بیان نے اس حدیث کو ابی سالم جیشانی سے بھی روایت کیا ہے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے سنا وہ بیان کرتے تھے اس حدیث کو جب وہ قلعے پر الیون کے محاصرہ کئے ہوئے تھے اور قلعہ الیون ایک شہر میں سے پہاڑ پر اور شیبان قتبانی کے باپ کا نام امیہ ہے اور کنیت انکی ابوحذیفہ ہے قلعہ الیون ملک مصر میں تھا۔

عن جابر بن عبد الله يقول نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتمسح بعظم او ببعر ترجمہ
جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں منع فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی یا مینگنی سے استنجا کرنیسے عن عبد الله بن مسعود
قال قدم وفد الجن على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا محمد انه امتك ان يستنجوا بعظم او روثة
او حممة فان الله تعالى جعل لنا فيها رزقا قال فنهى النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے جب
جماعت جنون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تو انہون نے کہا یا رسول اللہ منع کیجئے اپنی امت کو ہڈی یا گوبر یا کوئلہ
سے استنجا کرنیسے کیونکہ اللہ تعالی نے ہماری روزی انمین بنائی ہے ف یعنی ہڈی خود انکی اور لید انکے جانورون کی خوراک
ہے اور کوئلے سے روشنی کرتے ہونگی یا جلاتے ہونگے یا اور کوئی فایدہ ہوگا اسواسطے اسکو بھی روزی مین داخل کیا ت
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا **باب الاستنجاء بالحجارة** پتھرون سے استنجا کرنیکا بیان عن
عايشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ذهب احدكم الى الغائط فليذهب معه بثلاثة احجار
يستطيب بهن فانها تجزئ عنه ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی
تم مین سے پاخانہ کو جاوے تو تین پتھر اپنے ساتھ لیجاوے ان سے استنجا کرے وہ کافی ہین ف یعنی پھر پانی لینا ضرور
نہین البتہ مستحب ہے عن خزيمة ابن ثابت قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاستطابة
فقال بثلاثة احجار ليس فيها رجيع ترجمہ خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
استنجے کا آپ نے فرمایا استنجا تین پتھرون سے کرنا چاہیے جن مین گوبر نہ ہو **باب فی الاستبراء** پاکی کا بیان عن
عايشة قالت بال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام عمر خلفه بكوز من ماء فقال ما هذا يا عمر
فقال هذا ماء توضأ به قال ما امرت كلما بلت ان اتوضأ ولو فعلت لكانت سنة ترجمہ حضرت عایشہ
سے روایت ہے پیشاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر ایک کوزہ پانی کا پیچھے لیکر کھڑے ہوئے آپ نے پوچھا کیا ہے اے عمر
حضرت عمر نے کہا پانی ہے وضو کے لئے آپ نے فرمایا مجھے ایسا حکم نہین ہوا کہ جب پیشاب کرون وضو بھی کرون اگر مین ایسا کرون
تو واجب ہو جاوے **باب فی الاستنجاء بالماء** پانی سے استنجا کرنیکا بیان عن انس بن مالك ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل حائطا ومعه غلام معه ميضاة وهو اصغرنا فوضعها
عند السدرة فقضى حاجته فخرج علينا وقد استنجى بالماء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم باغ مین گئے اور آپکے ساتھ ایک لڑکا تھا جو پانی کا بدھنا لئے تھا اور ہم سب مین کم سن تھا اس لڑکے نے وہ پانی
درخت کے پاس رکھ دیا آپ حاجت سے فارغ ہو کر نکلے اور استنجا کیا تھا آپ نے پانی سے عن ابی هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال نزلت هذه الاية في اهل قباء فيه رجال يحبون ان يتطهروا قال كانوا يستنجون بالماء
فنزلت فيهم هذه الاية ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت مسجد قبا کے

لوگون کے شان مین اُتری ہے فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین یعنی اُس مسجد مین وہ لوگ ہین جو چاہتے ہین
خوب پاکی کرنا اور اللہ چاہتا ہے خوب پاکی کرنیوالون کو۔ مسجد قبا کے لوگ پانی سے آبدست کیا کرتے تھے جب انکی شان مین آیت
اُتری **باب** الرجل یدلک یدہ بالارض اذا استنجی بعد استنجا کے اپنے ہاتہ کو زمین پر رگڑ دینا **عن**
ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ
علی الارض ثم اتیتہ باناء اخر فتوضاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو
جاتے تو مین پانی لیکر آتا پیالے یا چھاگل مین آپ استنجا کرتے پھر اپنا ہاتہ زمین پر رگڑتے بعد اسکے مین دوسری برتن مین پانی
لاتا آپ وضو کرتے **باب** السواک باب سواک کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ یرفعہ قال لولا ان اشق علی
المؤمنین لامرتہم بتاخیر العشاء والسواک عند کل صلاۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی اُمت پر البتہ حکم کرتا انکو عشاء کے تاخیر کرنے کا اور ہر نماز کے واسطے مسواک
کرنیکا **عن** زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق
علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلاۃ قال ابو سلمۃ فرایت زیدا یجلس فی المسجد وان السواک
من اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب فکلما قام الی الصلاۃ استاک **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت
ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ اگر شاق نہ ہوتا میری اُمت پر تو مین حکم کرتا انکو ہر نماز پر مسواک
کرنیکا **ف** اکثر احادیث مین اسی طرح ہے اسواسطے ہر نماز پر مسواک کرنا مستحب ہے بعضون کے نزدیک ہر وضو پر مستحب ہے
ت ابو سلمہ نے کہا مینے دیکھا زید کو مسجد مین بیٹھے رہتے تھے اور مسواک انکے اُس مقام پر لگی رہتی تہی جہان پر قلم لگا رہتا ہے
کاتب پاس (یعنی کان پر) جب نماز کو اُٹھتے مسواک کر لیتے **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر قال قلت ارایت
توضی ابن عمر لکل صلوۃ طاہرا وغیر طاہر عم ذلک فقال حدثتنیہ اسماء بنت زید بن الخطاب ان
عبد اللہ بن حنظلۃ بن ابی عامر حدثہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالوضوء لکل صلوۃ
طاہرا وغیر طاہر فلما شق ذلک علیہ امر بالسواک لکل صلوۃ فکان ابن عمر یری ان بہ قوۃ وکان لا یدع
الوضوء لکل صلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان نے اُن سے کہا کیا وجہ ہے جو
عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہین خواہ باوضو ہون یا بے وضو عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھے نقل کیا اسماء بنت
زید بن خطاب نے کہ عبد اللہ بن حنظلہ نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ
وضو ہو یا نہ ہو جب یہہ لوگون پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا مسواک کا ہر نماز کے وقت عبد اللہ بن عمر اپنے مین طاقت پاکر ہر نماز
کے لئے وضو کرتے تھے **ف** پہلے حکم ہوا ہر نماز کے لئے وضو کرو پھر دشواری کے سبب سے اوس مین تخفیف ہوئی اور صرف
مسواک ہر نماز کے لئے کافی ٹھہری **باب** کیف یستاک کس طرح مسواک کرے **عن** ابی بردۃ عن ابیہ

الاشعری

قال مسدد قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم نستحمله فرأيته يستاك على لسانه قال
ابوداؤد وقال سليمان قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يستاك وقد وضع السواك
على طرف لسانه وهو يقول اه اه يعني يتهوع **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے یعنی ابو موسی
اشعری رض سے روایت کی ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سواری مانگنے کو میں نے دیکھا آپ مسواک کر رہے
تھے اپنے زبان پر یہ مسدد کی روایت ہے اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کو اپنی زبان کے کنارہ پر رکھکر فرماتے تھے اخ اخ جیسے کوئی قی کرتا ہے **ف** جب مسواک
کو زبان پر یا حلق کی رطوبت نکالنے کو تو اسی قسم کی آواز نکلتی ہے **باب** فی الرجل يستاك بسواك غيره
ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستن و
عنده رجلان احدهما اكبر من الآخر فاوحي اليه في فضل السواك ان كبر اعط السواك اكبرهما
قال احمد هو ابن حزم قال لنا ابو سعيد هو ابن الاعرابي هذا مما تفرد به اهل المدينة **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو شخص تھے ایک بڑا
ایک چھوٹا آپ پر وحی آئی مسواک کی فضیلت میں اور حکم ہوا بڑے کو مسواک دینے کا **ف** شاید یہ قصہ خواب میں ہو جیسے ابن
عمر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا اپنے تئیں مسواک کرتے ہوئے اتنے میں
دو آدمی میرے پاس آئے ایک بڑا تھا دوسرا چھوٹا میں نے مسواک چھوٹے کو دی حکم ہوا بڑے کو دینے کا میں نے بڑے کو دیدی
کہا ابو داؤد نے کہا احمد بن حزم نے کہا ہم سے ابو سعید بن اعرابی نے اس حدیث کو صرف اہل مدینہ نے نقل کیا ہے
باب غسل السواك مسواک دھونے کا بیان **عن** عائشة انها قالت كان نبي الله صلى الله عليه
وسلم يستاك فيعطيني السواك لاغسله فابدأ به فاستاك ثم اغسله وادفعه اليه **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے مجھکو دیدیتے دھونے کو میں اس سے مسواک کرتی پھر
دھو کر آپ کو دیدیتی **باب** السواك من الفطرة مسواک پیدایشی سنت ہے **عن** عائشة قالت قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواك والاستنشاق بالماء
وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء يعني الاستنجاء بالماء
قال زكريا قال مصعب ونسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزیں پیدایشی سنت ہیں ایک تو خوب مونچھ کترانا دوسری داڑھی
چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا۔ پانچویں ناخن کاٹنا۔ چھٹی انگلیوں
کے جوڑوں کو دھونا تا کہ میل نہ جم رہے۔ ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں

پیشاب کی بعد پانی سے استنجا کرنا مصنف نے کہا کہ مین دسویں چیز بہول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو **عن** عمار بن یاسر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ زاد والختان قال والانتضاح ولم یذکر انتقاص الماء یعنی الاستنجاء **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدائشی سنتون سے کلی کرنا ہے اور ناک مین پانی ڈالنا اور بیان کیا حدیث عایشہ کی مانند جو ابھی گزری مگر عمار نے ڈاڑہی چہوڑنے کو ذکر نہین کیا اور ختنے کو ذکر کیا اور پانی چہڑکنے کو ازار پر بعد استنجا کے تاکہ وسوسہ اس قطرے کا نہ رہے اور استنجے کو بیان نہین کیا۔ کہا ابوداؤد نے اسی کی مانند ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے پانچ سنتین بیان کین ہین سب سر مین ہین ان مین سے ایک مانگ نکالنا ہے اور ڈاڑہی چہوڑنا اسمین نہین ہے۔ کہا ابوداؤد نے طلق بن حبیب اور مجاہد اور ابوبکر بن عبداللہ مزنی سے یہ حدیث منقول ہے انہین کا قول اسمین ڈاڑہی چہوڑنا نہین ہے اور محمد بن عبداللہ بن ابی مریم کی روایت مین ابو سلمہ سے انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈاڑہی چہوڑنا موجود ہے اور ابراہیم نخعی سے بہی ایسا ہی مروی ہے اسمین ڈاڑہی چہوڑنا ہے اور ختنہ کرنا **ف** ان چیزون کو پیدائشی سنت اس لئے فرمایا کہ یہ سنت قدیمی ہے اور انبیا سے چلی آتی ہے اور اُن کے طریقے پہ چلنے کا ہمکو حکم ہوا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا فبہداہم اقتدہ اُن کے راہ کی پیروی کر بعضون نے کہا یہ سنتین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہین **باب** السواك لمن قام باللیل جو رات کو بیدار ہو مسواک کرے **عن** حذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواك **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹہتے اپنا مونہہ دہوتے مسواک سے **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوضع لہ وضوءہ وسواکہ فاذا قام من اللیل تخلی ثم استاك **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے وضو کا پانی اور مسواک رکہدی جاتی جب آپ رات کو اُٹہتے استنجے کو جاتے پہر مسواک کرتے **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرقد من لیل ولا نہار فیستیقظ الا یتسوك قبل ان یتوضاء **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اُٹہتے تہے سو کر رات کو یا دن کو مگر مسواک کرتے تہے وضو سے پہلے **ف** پہر وضو کیوقت نہ کرتے تہے یا وضو کے وقت پہر کر لیتے تہے کیونکہ پہلی مسواک بیداری کی تہی جب نیند سے ہوشیار ہو تو مسواک کرنا مسنون ہے **عن** عبداللہ بن عباس قال بت لیلۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما استیقظ من منامہ اتی طہورہ فاخذ سواکہ فاستاك ثم تلا ہذہ الایات ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایات لاولی الالباب حتی قارب ان یختم السورۃ او ختمہا ثم توضا فاتی مصلاہ فصلی رکعتین

ثم رجع الى فراشه فنام ماشاء الله ثم استيقظ ففعل مثل ذلك ثم رجع الى فراشه فنام ثم استيقظ
ففعل مثل ذلك كل ذلك يستاك ويصلي ركعتين ثم اوتر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں ایک
رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا حضرت میمونہ کے مکان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی
اور عبداللہ بن عباس کی خالہ تھین آپ سو کر بیدار ہوے اور وضو کا پانی لیکر مسواک کرنے لگے پھر آپنے یہ آیتین
پڑہنا شروع کین ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار یہان تک کہ قریب ہوا
سورت ختم ہوجاوے یا ختم کردی بعد اُسکے آپنے وضو کیا اور نماز پڑہنے کی جگہ پر آئے اور دو رکعتین پڑہین
پھر اپنے بچھونا پر جاکر سو رہے جبتک کہ خدا کو منظور تہا پھر جاگے اور ایسا ہی کیا بعد اسکے اپنے بچھونے پر سو رہے
پھر جاگے اور ایسا ہی کیا ہر بار مسواک کرتے تھے اور دو رکعتین پڑہتے تھے بعد اسکے آپنے وتر پڑہا - کہا ابو داؤد
نے اس حدیث کو ابن فضیل نے حصین سے روایت کیا اسمین یہ ہے آپنے وضو کیا اور مسواک کی اور آپ یہ آیتین
پڑہ رہے تھے یہانتک کہ سورت کو ختم کیا **عن** شريح بن هانی قال قلت لعايشة باي شيء كان يبدء
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل بيته قالت بالسواك **ترجمہ** شریح ابن ہانی سے روایت ہے
مینے حضرت عایشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گہر مین تشریف لاتے تو پہلے کیا کرتے حضرت عایشہ نے
کہا پہلے مسواک کرتے **باب** فرض الوضوء وضو کا فرض ہونا **عن** ابی المليح عن ابيه عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقبل الله صدقة من غلول ولا صلوة بغير طهور
ترجمہ ابو الملیح نے روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قبول
کرتا ہے اللہ صدقہ چوری کے مال سے اور نہین قبول کرتا ہے نماز بغیر طہارت کے **عن** ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلوة احدكم اذا احدث حتى يتوضأ **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ نماز کسی کے تم مین سے جب وہ
بیوضو ہو یہانتک کہ وضو کرے **ف** اگر پانی موجود ہو اور کوئی عذر نہ ہو ورنہ تیمم کرے **عن** علي رضي الله
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها
التسليم **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اور
تحریم اسکی تکبیر ہے یعنی جب تکبیر تحریمہ کہی تو جتنے افعال نماز کے منافی ہین نادرست ہوگئے اور تحلیل اسکی سلام ہے
یعنی جب سلام پہیرا تو سب افعال درست ہوگئے **باب** الرجل يجدد الوضوء من غير حدث
وضو پر وضو کرنیکا بیان **عن** ابي غطيف الهذلي قال كنت عند عبد الله بن عمر فلما نودي بالظهر
توضأ فصلى فلما نودي بالعصر توضأ فقلت له فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من

توضأ على طهر كتب الله له عشر حسنات ترجمہ ابی غطیف ہذلی نے کہا میں عبداللہ بن عمر کے پاس تھا
ظہر کی اذان ہوئی انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر عصر کی اذان ہوئی پھر انہوں نے وضو کیا میں نے ان سے کہا اب نیا
وضو کرنے کا کیا سبب ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو پر وضو کرے تو اللہ جل جلالہ
اسکے لیے دس نیکیاں لکھے گا **باب** ما ینجس الماء پانی کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر قال سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما ینوبہ من الدواب والسباع فقال صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث **ف** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
جو پانی ایسا ہو جس پر جانور اور درندے آتے جاتے ہوں اسمیں سے پیتے ہوں اور اسمیں پیشاب کرتے ہوں اسکا
حکم کیا ہے آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کے برابر ہو وہ ناپاکی نہ اٹھاویگا **ف** یعنی ناپاک نہ ہوگا دوسری
روایت میں اسی کتاب کے یہ ہے اذا کان الماء قلتین فانہ لا ینجس جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو نجس ہوگا
اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے بھی روایت کیا مگر اختلاف کیا محدثین نے اسکی صحت و ضعف
میں اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث صحیح واجب العمل ہے امام شافعی کا مذہب یہی ہے۔ قلہ بڑے مشکے کو کہتے ہیں جسمیں
اڑہائی مشک پانی آتا ہے دو قلوں میں پانچ مشکیں پانی ہوا وزن کے حساب سے سوا پانچ من پانی ہے تفصیل
اس حدیث کی حاشیہ ابن قیم میں جو اس کتاب پر موجود ہے **باب** ما جاء فی بئر بضاعۃ بیر بضاعہ کا بیان
عن ابی سعید الخدری انہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ من بئر بضاعۃ وھی
بئر یطرح فیھا الحیض ولحم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء طھور لا
ینجسہ شیء ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا کیا وضو کریں
ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایسا کنواں ہے جسمیں ڈالے جاتے ہیں حیض کے لتے اور کتے اور گندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی **ف** قلیل ہو یا کثیر جبتک اسکے اوصاف بدلیں یعنی رنگ بو مزہ یہی
مذہب صحیح ہے اور اسکو اختیار کیا ہے محققین علماء نے اور یہ حدیث پانی کے باب میں سب حدیثوں سے بہتر ہے +
عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقال لہ انہ یستقی
لک من بئر بضاعۃ وھی بئر یلقی فیھا لحوم الکلاب والحائض وعذر الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ
ان الماء طھور لا ینجسہ شیء ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے
کہا آپ کے لیے پانی لایا جاتا ہے بیر بضاعہ سے حالانکہ اس کنوئیں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے لتے اور گوہ غلیظ پڑتا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی کہا ابو داؤد نے میں نے
قتیبہ بن سعید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے بیر بضاعہ کے متولی سے پوچھا اسمیں کہاں تک پانی ہے اس نے کہا بہت ہوتا

تو زیر ناف تک مینے کہا جب کم ہوتا ہے تو اُس نے کہا ستر سے کم (یعنی گھٹنون تک یا اُس سے کم) کہا ابو داود نے
مینے بیر بضاعہ کو اپنی چادر سے ناپا تو چہہ ہاتہہ اُسکا عرض نکلا اور مینے باغ والے سے پوچھا کیا اس کنوئین کا حال کچہہ بدل گیا
ہی پہلے کی نسبت اُس نے کہا نہین اور مینے دیکہا اُسکے پانی کا رنگ بدلا ہوا تہا **ف** اس سے معلوم ہوا جن لوگون
نے یہ توجیہ کی ہی کہ بیر بضاعہ کا پانی جاری تہا یا دہ در دہ تہا تو انہون نے غلطی کی **باب** الماء لا یجنب
پانی جو بچ رہے غسل جنابت کے بعد وہ نجس نہین ہی **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلے الله علیه وسلم
فی جفنة فجاء النبی صلے الله علیه وسلم لیتوضأ منها او یغتسل فقالت له یا رسول الله انی
کنت جنبا فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم ان الماء لا یجنب **ترجمہ** عبد الله بن عباس سے روایت
ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم کی ایک بی بی (میمونہ) نے غسل کیا ایک لگن سے (یعنی چلو سے پانی لیکر) اتنے مین
رسول الله صلی الله علیه وسلم نے قصد کیا بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کرنیکا وہ بی بی بول اُٹہین یا رسول الله مین
جنب تھی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا پانی جنب نہین ہوتا **ف** یعنی جو پانی بچ رہا بعد غسل جنابت کے وہ پاک ہے
اُس سے وضو یا غسل درست ہے دوسری حدیث مین جو اسکی ممانعت آئی ہی وہ تنزیہا ہی **باب** البول فی الماء
الراکد ٹہرے ہوئے پانی مین پیشاب کرنیکا بیان **عن** ابی هریرة عن النبی صلے الله علیه وسلم قال
لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل منه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے
فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے ٹہرے ہوئے پانی مین پہر اسمین غسل کرے **ف** ہر چند وہ پانی نجس نہ ہوگا جبتک
اُسکے اوصاف نہ بدل جاوین مگر یہ نہی کراہتہ ہے باتفاق علماء **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ولا یغتسل فیه من الجنابة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
الله صلی الله علیه وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے ٹہرے ہوئے پانی مین اور نہ غسل کرے اسمین جنابت کا **ف** یعنی پانی کے
اندر اُتر کر بلکہ باہر کہڑا ہو کر نہا لے یہ ممانعت بہی بطور ادب اور تنزیہ کے ہی **باب** الوضوء بسور الکلب کتے کے
جہوٹے کا بیان **عن** ابی هریرة عن النبی صلے الله علیه وسلم قال طهور اناء احدکم اذا ولغ فیه
الکلب ان یغسل سبع مرات اولیهن بالتراب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه
وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی برتن مین کتا منہ ڈالکر اپنی زبان سے پانی پیئے تو اُس برتن کی پاکی یون ہوگی کہ سات
بار دہویا جاوے پہلے بار مٹی سے **ف** اکثر علماء کا عمل ظاہر حدیث پر ہی جب کتا کسی برتن کو چاٹ جاوے یا اُس مین پانی
پی جاوے تو اُسکو سات بار دہونا چاہیئے یہی قول ہی شافعی اور مالک اور احمد کا مگر ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دہونا
کافی ہے **عن** ابی هریرة بمعناه ولم یرفعاه وزاد واذا ولغ الهرة غسل مرة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے ایسا ہی روایت کیا
اور لوگون نے مگر اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ جب بلی پی جاوے تو ایک بار دہونا کافی ہے **ف** یہ ایکبار بہی

دہونا استحباباً ہے نہ وجوباً کیونکہ بلی کا جہوٹا پاک ہے جیسا آگے آویگا **عن** ابی ہریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات السابعۃ بالتراب **ترجمہ** ابو ہریرۃ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا کسی برتن مین موہنہ ڈالکر زبان کہنگہولے تو اسکو سات بار
دہوؤ ساتوین بار مٹی لگاکر دہوو **عن** ابن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب
ثم قال ما لہم ولہا فرخص فی کلب الصید وفی کلب الغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع
مرار والثامنۃ عفروہ بالتراب **ترجمہ** ابن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون
کے قتل کا پہر فرمایا وہ کیا بگاڑتے ہین اور رخصت دی آپ نے شکاری کتے مین اور گلہ کے کتے کی اور فرمایا آپ نے
جب برتن مین کتا مونہ ڈالے تو اسکو سات بار دہوڈالو اور آٹھوین بار سو کی مٹی سے پانچوان **باب** سور الہرۃ
بلی کے جہوٹہے کا بیان **عن** کبشۃ بنت کعب بن مالک وکانت تحت ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ
دخل فسکبت لہ وضوء فجاءت ہرۃ فشربت منہ فاصغی لہا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ
فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال انہا لیست بنجس انہا من الطوافین علیکم او الطوافات **ترجمہ** کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت
ہے وہ ابن ابی قتادہ کے نکاح مین تہین کہ ابو قتادہ آئے مین نے انکے واسطے وضو کا پانی رکہا بلی آکر اسمین سے
پینے لگی ابو قتادہ نے برتن جہکا دیا کبشہ کہتی ہین ابو قتادہ نے مجہکو دیکہا مین انکو دیکہہ رہی تہی تو ابو قتادہ نے
کہا کیا تو تعجب کرتی ہے ای بہتیجی میری بیٹے کہا ہان ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی
نجس نہین ہے تو پہرا کرتی ہے تمہارے اوپر **ف** یعنی شب و روز آتی جاتی رہتی ہے اُس سے احتیاط کہان ہو سکتی
ہے اسواسطے اُسکا جہوٹہا پاک ہوا **عن** داؤد بن صالح بن دینار التمار عن امہ ان مولاتہا ارسلتہا
بہریسۃ الی عایشۃ رضی اللہ عنہا فوجدتہا تصلی فاشارت الی ان ضعیہا فجاءت ہرۃ فاکلت
منہا فلما انصرفت اکلت من حیث اکلت الہرۃ فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال انہا لیست بنجس انما ہی من الطوافین علیکم وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتوضأ بفضلہا **ترجمہ** داؤد بن صالح بن دینار التمار سے روایت ہے اُس نے نقل کی اپنی مان سے کہ اُن کی
مولاۃ نے آزاد کرنیوالی نے انکو ہریسہ دیکر ہریسہ ایک کہانا ہوتا ہے حضرت عایشہ پاس بہیجا جب وہ گئین
تو دیکہا حضرت عایشہ نماز پڑہ رہی ہین انہون نے اشارہ سے کہا رکہدو اتنے مین بلی آئی اور اسمین سے کہایا جب
حضرت عایشہ نماز سے فارغ ہوئین تو جہان سے بلی نے کہایا تہا وہین سے کہانے لگین بعد کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہین ہے وہ تو پہرتی رہتی ہے تمپر اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھا آپ وضو کرتے تھے بلی کے جوٹھے سے **باب** الوضوء بفضل المرأة عورت کے بچے ہوئے پانی سے
وضو کرنے کا بیان **عن** عائشة قالت کنت اغتسل انا و رسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء
واحد و نحن جنبان **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں ملکر نہاتے تھے ایک برتن سے اور دونوں جنب ہوتے تھے **ف** یعنی اس برتن سے دونوں آدمی پانی لیتے
جاتے تھے **عن** عائشة قالت اختلفت یدی و ید رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الوضوء
من اناء واحد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا میرا ہاتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک برتن میں پڑتا
تھا وضو کیواسطے **عن** ابن عمر قال کان الرجال والنساء یتوضئون فی زمان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال مسدد من الاناء الواحد جمیعا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں مرد اور عورت ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے سب ملکر **عن** عبد الله بن عمر قال کنا
نتوضأ نحن والنساء علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد ندلی فیه ایدینا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم اور عورتیں ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وضو کرتے تھے
ایک برتن سے سب اپنے ہاتھ اسی برتن میں ڈالتے تھے **باب** النهی عن ذلک اسکی ممانعت کا بیان **عن**
حمید الحمیری قال لقیت رجلا (لم یعرف اسمه ١٢) صحب النبی صلی الله علیه وسلم اربع سنین کما صحبه ابو هریرة
قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تغتسل المرأة بفضل الرجل و یغتسل الرجل
بفضل المرأة زاد مسدد ولیغترفا جمیعا **ترجمہ** حمید حمیری سے روایت ہے میں نے ایک شخص سے سنا جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رہے تھے وہ کہتا تھا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس بات سے کہ غسل کرے عورت اس پانی سے جو مرد کے غسل سے بچ رہے یا مرد غسل کرے اس پانی سے
جو عورت کے غسل سے بچ رہے مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے دونوں ایک ساتھ چلو لیتے جاویں **ف** یعنی جورو
اور خاوند اگر دونوں ملکر نہاویں تو ایک ہی برتن سے انہیں ہاتھ ڈال ڈالکر پانی لیتے جانا درست ہے **عن**
الحکم بن عمرو و هو الاقرع ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یتوضأ الرجل بفضل طهور
المرأة **ترجمہ** حکم بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس امر سے کہ وضو کرے مرد اس
پانی سے جو عورت کے وضو یا غسل سے بچ رہا ہو **ف** کہا خطابی نے اہل حدیث کے نزدیک ممانعت کی روایات صحیح نہیں
ہیں اگر ہوں بھی تو منسوخ ہیں **باب** الوضوء بماء البحر سمندر کے پانی سے وضو کا بیان **عن**
ابی هریرة یقول سأل رجل النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انا نرکب البحر و
نحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر فقال رسول الله صلی الله

علیه وسلم هو الطهور ماؤه الحل میتته ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ ہم سمندر مین سوار ہوا کرتے ہین اور پینے کے لئے تہوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھ لیتے ہین اگر
اُس سے وضو کرین تو پیاسے مرین کیا ہم وضو کرین سمندر کے پانی سے آپ نے جواب دیا سمندر کا پانی پاک ہی اور مردہ اُسکا
حلال ہے **ف** اُن لوگون نے صرف پانی کا سوال کیا تہا آپ نے کہانیکی بہی آسانی کردی بسبب کمال شفقت اور رحمت کے
شاید جیسے سمندر مین پانی تمام ہو جاتا ہی کہانا بہی اخیر ہو جاوی تو سمندر کے جانور کہاوی۔ بعض علما کے نزدیک یہہ مچھلی سے
خاص ہے دریا کے جانورون مین صرف مچھلی درست ہی باقی جانور درست نہین ہین اور بعض علما کے نزدیک دریا کے تمام جانور
درست ہین کیونکہ یہہ حدیث عام ہی اور کلام اللہ مین بہی لفظ عام مذکور ہی احل لکم صید البحر وطعامہ حلال ہے تمہارے
واسطے شکار دریا کا اور کہانا دریا کا **باب** الوضوء بالنبیذ نبیذ سے وضو کرنیکا بیان **ف** نبیذ کہتے ہین کہجور کے شربت
کو یعنی کہجورین پانی مین بہگو دی جاوین ایک رات ایک دن اور وہ پانی رنگین اور شیرین ہو جاوے اسمین شدت اور تیزی
نہ ہو نبیذ سے وضو کرنا اکثر علما کے نزدیک درست نہین ہی مگر ابو حنیفہ رح کے نزدیک درست ہی **عن** عبد اللہ بن مسعود
ان النبي صلی الله علیه وسلم قال له لیلة الجن ما في اداوتك قال نبیذ قال تمرة طیبة وماء طهور
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اُن سے لیلۃ الجن مین **ف** لیلۃ الجن
وہ رات ہی جسمین آپ جنون کی تعلیم اور ہدایت کے لئے شہر کے باہر تشریف لیگئے تہے صحیح یہ ہے کہ یہ رات کئی بار
واقع ہوئی مگر عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ ہونے مین اختلاف ہی مسلم نے روایت کیا عبد اللہ بن مسعود سے کہ مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تہا لیلۃ الجن کو **ف** تمہاری چہاگل مین کیا ہے اونہون نے کہا نبیذ
ہے آپ نے فرمایا کہجور پاک ہی اور پانی پاک کرنیوالا ہے **ف** احمد اور ترمذی کی روایت مین ہے پہر آپ نے
اُس سے وضو کیا مگر اس حدیث کی اسناد مین ابو زید ہے جو محدثین کے نزدیک مجہول ہی اور اسوجہ سے یہ حدیث
قابل عمل کے نہین ہے علی الخصوص جب ابن مسعود سے بسند صحیح معارضہ اسکا ثابت ہو جیسا کہ آگے آتا ہے **عن**
علقمة قال قلت لعبد الله بن مسعود من كان منكم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة الجن فقال
ما كان معه منا احد **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہی مین نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تم مین سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ کون تہا لیلۃ الجن مین اُنہون نے کہا ہم مین سے کوئی نہ تہا آپ کے ساتھ **ف** اس
روایت سے اُس حدیث کا ضعف ثابت ہوا مگر ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن مسعود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ہونا لیلۃ الجن مین روایت کیا ہی اور ابن شاہین نے بہی ایسا ہی نقل کیا ہے **عن** عطاء انه كره الوضوء باللبن
والنبیذ وقال ان التیمم اعجب الی منه **ترجمہ** عطاء مکروہ جانتے تہے وضو کرنیکو دودہ سے اور نبیذ سے
اور کہتے تہے تیمم اس سے بہتر ہے **عن** ابی خلدة قال سالت ابا العالیة عن رجل اصابته جنابة ولیس

عنده ماء وعنده نبيذ ايغتسل به قال لا **ترجمه** ابو خلدہ سے روایت ہے کہ مین نے ابوالعالیہ سے پوچھا ایک شخص کو نہانیکی حاجت ہوئی اُسکے پاس پانی نہین ہے مگر نبیذ ہے کیا اُس سے غسل کرے کہا نہین **باب** ایصلی الرجل وهو حاقن پیشاب یا پاےخانہ کی حاجت ہو اور اِس حالت مین آدمی نماز پڑہے تو کیا حکم ہے ۔

عن عبد الله بن ارقم انه خرج حاجا او معتمرا ومعه الناس وهو يؤمهم فلما كان ذات يوم اقام الصلوة صلوة الصبح ثم قال ليتقدم احدكم وذهب الخلاء فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اراد احدكم ان يذهب الخلاء وقامت الصلوة فليبدأ بالخلاء **ترجمه** عبد اللہ بن ارقم سے روایت ہے وہ حج کو نکلے یا عمرے کو اور اُن کے ساتھ لوگ تھے وہ انکی امامت کیا کرتے تھے ایکدن نماز ہونے لگی صبح کی اونہون نے کہا کوئی اور تم مین سے امامت کرے اور وہ پاخانہ کو گئے اور کہا مینے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کسی کو تم مین پاخانہ کی حاجت ہو اور نماز کھڑی ہو تو چاہیے پہلے پاخانہ کو جاوے **عن** عبد الله بن محمد بن ابي بكر اخي القاسم بن محمد قال كنا عند عائشة فجيء بطعامها فقام القاسم يصلي فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يصلي بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه الاخبثان **ترجمه** عبد اللہ بن محمد سے جو بہائی ہین قاسم بن محمد کے روایت ہے کہ ہم تھے حضرت عائشہ رض پاس اِتنے مین اُنکا کہانا آیا تو قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑہنے لگے حضرت عائشہ نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب کہانا حاضر ہو تو نماز نہ پڑہی جاوے کھانا چھوڑ کر اور نہ پڑہی جاوے نماز جس حالت مین آدمی کو پاےخانہ یا پیشاب لگتا ہو **عن** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا يحل لاحد ان يفعلهن لا يؤم رجل قوما فيخص نفسه بالدعاء دونهم فان فعل فقد خانهم ولا ينظر في قعر بيت قبل ان يستاذن فان فعل فقد دخل ولا يصلي وهو حقن حتى يتخفف **ترجمه** ثوبان سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتین کسی آدمی کو کرنا درست نہین ایک تو جب امام ہو تو خاص اپنے واسطے دعا کرنا دوسرون کے واسطے نہ کرنا اگر ایسا کریگا تو اُن کی خیانت کی (بلکہ چاہیے کہ اپنے واسطے اور مقتدیون کے واسطے بہی دُعا کرے) دوسری کسی کے گہر مین جہانکنا بغیر اُسکی اجازت کے اگر ایسا کیا تو گویا اُسکے گہر مین گہس گیا بغیر اجازت کے تیسری نماز پڑہنا پاےخانہ یا پیشاب روکے ہوئے جب تک ہلکا نہ ہو جاوے پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہو کر **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لرجل يؤمن بالله واليوم الآخر ان يصلي وهو حقن حتى يتخفف ثم ساق نحوه على هذا اللفظ قال ولا يحل لرجل يؤمن بالله واليوم الآخر ان يؤم قوما الا باذنهم ولا يختص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم **ترجمه** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین درست ہے اُس شخص کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور قیامت کے دن پر کہ نماز پڑہے پیشاب یا پاخا

روکے ہوئی اور نہین درست ہے اُس شخص کو جو ایمان لاوی اللہ اور پچھلے دن پر کہ امامت کرے کسی قوم کی مگر اُسکے
اذن سے یا خاص کرے اپنے تئین دعا مین اگر ایسا کریگا تو گویا اُن کی چوری کی۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث
شام والون کی ہے اور کوئی اسمین شریک نہین **باب** ما یجزی من الماء فی الوضوء وضو کیواسطے
کتنا پانی کافی ہے **عن** عایشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بالصاع ویتوضأ
بالمد **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے
اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **ف** صاع چار مد کا ہوتا ہے اور مد دو طرحکا ہے ایک اہل حجاز کا وہ ایک رطل اور
ثلث رطل ہوتا ہے قریب تین پاؤ کے دوسری اہل عراق کا وہ دو رطل ہوتا ہے یہ بھی اسی حساب سے صاع کو بھی سمجھنا
چاہیے تو صاع بحساب حجاز کا قریب تین سیر کے ہوا۔ اس حدیث سے یہ غرض ہے کہ اڑھائی تین پاؤ پانی وضو کے لیے اور تین
چار سیر پانی غسل کے لیے کافی ہے اگر اسمین نہ سکے تو کچھ زیادہ بھی ہو مگر بہت پانی بہانا اور وسواس دل مین رکھنا ممنوع ہے۔
عن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بالصاع ویتوضأ بالمد **ترجمہ** جابر رض
روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **عن** ام عمارة ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فاتی باناء فیہ ماء قدر ثلثی المد **ترجمہ** ام عمارہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک برتن سے جسمین دو ثلث مد پانی تھا **ف** یعنی قریب ڈیڑھ پاؤ پانی کے اسی روپیہ کے
سیر سے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ باناء یسع رطلین ویغتسل بالصاع ٭
ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے جسمین دو رطل پانی آتا تھا اور غسل
کرتے تھے ایک صاع پانی سے۔ کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو شعبہ نے اُنہون نے عبداللہ بن جبر سے اونہون
نے انس سے مگر اسمین یہ ہے کہ وضو کرتے تھے آپ ایک مکوک سے **ف** مکوک بفتح میم اور تشدید کاف ایک پیمانہ ہے جسمین
ڈیڑھ صاع آتا ہے بغوی نے کہا یہان مراد مکوک سے ایک مد ہے اور صاحب نہایہ نے بھی یہی کہا اور قرطبی نے اسکو
صحیح رکھا بدلیل دوسری روایت کے جسمین صراحةً مد مذکور ہے **ت** کہا ابوداؤد نے روایت کیا اسکو یحیی بن آدم
نے شریک سے مگر اس روایت مین بجائے عبداللہ بن جبر کے ابن جبر بن عتیک ہے اور روایت کیا اسکو سفیان نے
عبداللہ بن عیسی سے اسمین جبر بن عبداللہ ہے کہا ابوداؤد نے مین نے امام احمد رض سے سنا کہتے تھے صاع پانچ رطل کا
ہوتا ہے (یعنی صاع حجازی اور وہی مراد ہے احادیث مین) کہا ابوداؤد نے یہی صاع تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا **باب** الاسراف فی الوضوء وضو مین پانی ضرورت سے زیادہ بہانیکا بیان **عن** ابی نعامة ان عبد اللہ
بن مغفل سمع ابنہ یقول اللہم انی اسئلک القصر الابیض عن یمین الجنة اذا دخلتہا فقال ای بنی سل اللہ
الجنة وتعوذ بہ من النار فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی ہذہ الامة

قوم یعتدون فی الطہور والدعاء ترجمہ ابی نعامہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل نے سنا اپنے بیٹے کو کہہ رہا تھا اے پروردگار مین تجھسے سفید محل چاہتا ہون بہشت کی داہنی طرف عبداللہ بن مغفل نے کہا بیٹا اللہ سے جنت مانگ اور جہنم سے پناہ مانگ کیونکہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے اس امت مین وہ لوگ پیدا ہونگے جو طہارت مین حد سے زیادہ مبالغہ کرینگے اسیطرح دعا مین **ف** طہارت مین مبالغہ یہ ہے جو اس زمانہ مین عام اور خاص مین مروج ہے پیشاب کے بعد ضرور بالضرور ڈھیلا لینا گھڑیون ڈھیلا سکھاتے ہوے کھڑے پھرنا کھنگارنا الٹ پلٹ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ صحابہ کرام سے بعد پیشاب ڈھیلا لینا منقول ہے صرف پانی سے استنجا کرنا ثابت ہے البتہ ابن ابی شیبہ نے باسناد ضعیف ایک اثر حضرت عمر سے نقل کیا ہے جسمین یہ عبارت ہے کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او حجر ولم یمسہ ماء اس سے صرف دیوار یا پتھر پر رگڑ دینا ثابت ہوتا ہے نہ یہ کہ گھنٹون ڈھیلا لئے ہوئے پھرنا یا پانی ہوتے ہوے ڈھیلا لینا ضرور جاننا - وضو مین پانی حد سے زیادہ بہانا اسی طرح غسل مین یا آبدست مین - جو مد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تین پاو پانی وضو کے لئے اور اڑھائی سیر پانی غسل کے لئے کافی ہے اس سے زیادہ بے ضرورت اسراف کرنا بدعت اور ممنوع ہے - دعا مین مبالغہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائین چھوڑکر اور لوگون کی دعائین جو تکلفات سے اور تحسین عبارات سے بھری ہوئی ہین پڑہنا **باب** فی اسباغ الوضوء وضو پورا کرنیکا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای قوما واعقابہم تلوح فقال ویل للاعقاب من النار **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک قوم کو جنکی ایڑیان وضو مین سوکھی رہتی تھین آپ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیون کی جہنم کی آگ سے **ف** یعنی ایڑیان وضو مین اگر سوکھی رہ جاوینگی تو جہنم مین جلائی جاوینگی اسبغوا الوضوء پورا کرو وضو کو **باب** الوضوء فی آنیۃ الصفر کانسی کے برتن مین وضو کا بیان **عن** عایشۃ قالت کنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تور من شبہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک کھڑے سے جو کانسی کا تھا **عن** عبداللہ بن زید قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجنا لہ ماء فی تور من صفر فتوضاء **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے روایت ہے ہمارے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمنے پانی نکالا آپکے واسطے ایک پیتل کے پیالہ مین آپنے اسی سے وضو کیا **باب** فی التسمیۃ علی الوضوء وضو کے شروع مین بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اسکی جسکو وضو نہین ہے اور وضو نہوگا اسکا جس نے اللہ کا نام نہ لیا اس پر **ف** یعنی شروع مین بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہے - ظاہر حدیث سے فرضیت

بسم اللّٰہ کہنی کی ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت علما کا اور بعض کے نزدیک مسنون ہے۔
ربیعہ نے اس حدیث کی تفسیر یون کی ہے کہ جس وضو یا غسل مین نیت نہ کیجاوے وہ درست نہین ہوتا۔ مگر یہ تفسیر
ظاہر حدیث سے کچھ تعلق نہین رکھتی نیت کی فرضیت دوسری حدیث سے ثابت ہے **باب في الرجل يدخل
يده في الاناء قبل ان يغسلها** جو شخص سو کر اوٹھے وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن مین نہ ڈالے جبتک اسکو دہو لیوے

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم من الليل فلا يغمس يده
في الاناء حتى يغسلها ثلاث مرات فانه لا يدري اين باتت يده **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی رات کو سو کر بیدار ہو تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن مین نہ ڈبووے جبتک
اسکو تین بار نہ دہو لیوے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا ہاتھ اسکا **ف** یہ حکم امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک وجوبا
ہے اوس شخص کے لیے جو رات کو سو کر بیدار ہو اور باقی آیمہ کے نزدیک استحبابا ہے اب اگر بغیر دہوے ہاتھ پانی مین ڈالیگا تو
اسحاق اور داود اور طبری کے نزدیک اور ایک روایت مین امام احمد سے وہ پانی نجس ہوجاویگا اوسکو بہا دینا چاہئے
کیونکہ ایک روایت مین ہے اگر ڈبو دیا اوس نے ہاتھ اپنا دہونے سے پہلے تو بہا دے اوس پانی کو روایت کیا اوس کو ابن عدی نے
مگر یہ زیادت منکر ہے محفوظ نہین ہے۔ نووی نے کہا کہ اکثر عرب پاخانہ پہر کر ڈہیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اسواسطے
آپ نے ہاتھ دہونیکو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بہی ہو سکتا ہے کہ رات کو احتلام ہو اور ہاتھ بہر جاوے۔
زرقانی نے کہا کہ یہ ممانعت چہوٹے برتن مین ہے اگر بڑا حوض ہو تو اوس مین ہاتھ ڈالنا ممنوع نہین ہے **عن**
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث قال مرتين او ثلاثا ولم يذكر ابا رزين **ترجمہ**
ایک روایت مین ابوہریرہ کے یہ ہے جب تک اسکو تین بار یا دو بار نہ دہو لیوے شک کے طور پر **عن** ابي هريرة
يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يدخل يده في
الاناء حتى يغسلها ثلاث مرات فان احدكم لا يدري اين باتت يده او اين كانت تطوف يده **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم مین سے جاگے سو کر (یہ روایت مطلق ہے
رات کو ہو یا دن کو) تو اپنا ہاتھ برتن مین نہ ڈالے جبتک اسکو تین بار نہ دہولے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا
ہاتھ اسکا یا کدہر پہرتا رہا ہاتھ اسکا **باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وضو کا بیان **عن** حمران بن ابان مولى عثمان بن عفان قال رايت عثمان بن عفان توضا فافرغ
على يديه ثلاثا فغسلهما ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا وغسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا
ثم اليسرى مثل ذلك ثم مسح راسه ثم غسل قدمه اليمنى ثلاثا ثم اليسرى مثل ذلك ثم قال رايت
رسول الله صلى الله عليه وسلم توضا مثل وضوئي هذا ثم قال من توضا مثل وضوئي هذا ثم صلى ركعتين

لا یحدث فیہما نفسہ غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** حمران ابن ابان سے روایت ہے میں نے
حضرت عثمان کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور اون کو دہویا پھر کلی
کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر مونہہ کو تین بار دہویا اور داہنے ہاتھہ کو کہنی تک تین بار دہویا پھر بایاں ہاتھہ کو اسی طرح پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا
پانوں تین بار دہویا پھر بایاں پانوں اسیطرح پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسیطرح آپ نے وضو کیا بعد اسکے فرمایا جو شخص اسطرح وضو کرے پھر
دو رکعتیں (تحیۃ الوضو) پڑہے اُن میں کچہہ دنیا کا خیال و وسوسہ نہ آوے تو بخشدیگا اللہ جل جلالہ اُسکے اگلے گناہوں کو
عن حمران قال رایت عثمان بن عفان توضاء فذکر نحوہ ولم یذکر المضمضۃ والاستنشاق وقال فیہ
ومسح راسہ ثلاثا ثم غسل رجلیہ ثلاثا ثم قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ہکذا وقال
من توضأ دون ہذا کفاہ ولم یذکر امر الصلوٰۃ **ترجمہ** دوسری روایت میں حمران سے ہے کہ میں نے حضرت
عثمان کو وضو کرتے دیکھا پھر ویسا ہی بیان کیا مگر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس روایت میں نہیں ہے اور اس روایت
میں یہ ہے کہ مسح کیا آپ نے سر پر تین بار پھر دونوں پانوں تین بار دھوئے بعد اسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا اور آپ نے فرمایا جو اس سے کم وضو کریگا (یعنی ایک ایک بار اعضا کو دہو دیگا یا دو دو بار)
تو بھی کافی ہے اور نماز کا ذکر نہیں کیا **عن** عثمان بن عبد الرحمن التیمی قال سئل ابن ابی ملیکۃ عن الوضوء فقال
رایت عثمان بن عفان سئل عن الوضوء فدعا بماء فاتی بمیضاۃ فاصغاہا علی یدہ الیمنی ثم ادخلہا فی الماء
فتمضمض ثلاثا واستنثر ثلاثا وغسل وجہہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا وغسل یدہ الیسریٰ ثلاثا ثم ادخل
یدہ فاخذ ماء فمسح براسہ واذنیہ فغسل بطونہما وظہورہما مرۃ واحدۃ ثم غسل رجلیہ ثم قال این السائلون
عن الوضوء ہکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ **ترجمہ** عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے
کہ ابن ابی ملیکہ سے سوال ہوا وضو سے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا اُن سے کسی نے وضو کو پوچھا اُنہوں نے پانی منگوایا
ایک بدہنا آیا پہلے اُنہوں نے اُس بدہنی کو اپنے داہنے ہاتھہ پر جھکایا (یعنی داہنا ہاتھہ دہویا) پھر داہنے ہاتھہ کو اُس برتن
کے اندر ڈالکر پانی لیا اور تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار مُنہ دہویا پھر داہنا ہاتھہ تین بار دہویا اور
بایاں ہاتھہ تین بار دہویا پھر ہاتھہ پانی کے اندر ڈالکر پانی لیا اور اپنے سر اور کانوں پر مسح کیا اندر باہر ایک بار پھر کہا
کہاں ہیں پوچھنے والے وضو کے میں نے اسی طرح دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے۔ **کہا** ابوداؤد نے
حضرت عثمان سے جو صحیح حدیثیں وضو کے باب میں مروی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایکبار ہے کیونکہ سب کے مسح میں
کوئی عدد بیان نہیں کیا جیسے اور ارکان میں بیان کیا **عن** ابی علقمۃ ان عثمان دعا بماء فتوضأ فافرغ بیدہ
الیمنی علی الیسریٰ ثم غسلہما الی الکوعین قال ثم مضمض واستنشق ثلاثا وذکر الوضوء ثلاثا قال ومسح براسہ
ثم غسل رجلیہ وقال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مثل ما رایتمونی توضأت ثم ساق نحو حدیث الزہری

واحد ترجمہ ابو علقمہ سے روایت ہے حضرت عثمان نے پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونون ہاتھون کو پہونچون تک دہویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور بیان کیا وضو تین تین بار اور مسح کیا سر پر پھر پانون دہوئے اور کہا مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کیا آپنے جسطرح تمنے مجھے دیکھا وضو کرتے ہوئے اور بیان کیا تمام مثل روایت زہری کے پورا پورا **عن** شقیق بن سلمۃ قال رایت عثمان بن عفان غسل ذراعیہ ثلاثا ثلاثا ومسح راسہ ثلاثا ثم قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ھذا **ترجمہ** شقیق بن سلمہ سے روایت ہے مینے حضرت عثمان کو دیکھا انہون نے دونون ہاتھ وضو مین تین تین بار دہوئے اور سر پر مسح کیا تین بار پھر کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کرتے دیکھا **عن** عبد خیر قال اتانا علی رضی اللہ عنہ وقد صلی فدعا بطھور فقلنا ما یصنع بالطھور وقد صلی ما یرید الا ان یعلمنا فاتی باناء فیہ ماء وطست فافرغ من الاناء علی یمینہ فغسل یدیہ ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثلاثا فمضمض ونثر من الکف الذی یاخذ فیہ ثم غسل وجھہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا وغسل یدہ الشمال ثلاثا ثم جعل یدہ فی الاناء فمسح براسہ مرۃ واحدۃ ثم غسل رجلہ الیمنی ثلاثا ورجلہ الشمال ثلاثا ثم قال من سرہ ان یعلم وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو ھذا **ترجمہ** عبد خیر سے روایت ہے ہمارے پاس حضرت علی رض آئے اور آپ نماز پڑھ چکے تھے پانی منگوایا ہم لوگون نے کہا اب پانی کیا کرینگے نماز تو پڑھ چکے ہین شاید ہمکو سکھانا مقصود ہے خیر ایک برتن مین پانی آیا اور ایک طشت آیا تو برتن سے پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونون ہاتھون کو پہونچون تک تین بار دہویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار لیکن ایک ہی چلو سے آدہے مین کلی کرتے اور آدہا ناک مین ڈالتے

ف ایک ہی چلو سے کلی بھی کرنا اور بقیہ پانی ناک مین ڈالنا جائز ہے اور علحدہ علحدہ چلو لینا ہر ایک کے لئے افضل ہے

ف پھر تین بار منہ دہویا پھر تین بار داہنا ہاتھ دہویا اور بایان ہاتھ بھی تین بار دہویا پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر سر پر ایکبار مسح کیا پھر داہنا پانون تین بار دہویا اور بایان پانون تین بار دہویا پھر کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ معلوم کرنیسے خوش ہو تو وہ یہی ہے ۔ دوسری روایت مین یون ہے کہ حضرت علی رض صبح کی نماز پڑھ کر رحبہ مین گئے (جو ایک مقام ہے کوفے مین) اور آپ نے پانی منگوایا ایک لڑکا پانی کا برتن اور طشت لیکر آیا آپ نے پانیکا بدہنا داہنے ہاتھ مین لیا اور بائین ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونون پہونچونکو تین بار دہویا پھر داہنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر پانی لیا اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پھر بیان کیا قریب قریب پہلی روایت کے پھر مسح کیا اپنے سر پر آگے اور پیچھے ایکبار پھر اسی طرح حدیث کو نقل کیا ۔ تیسری روایت مین یون ہے عبد خیر نے کہا مینے دیکھا ایک کرسی آئی حضرت علی رض اس پر بیٹھے پھر ایک کوزہ پانی کا آیا آپنے تین بار اپنا ہاتھ دہویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے اور ذکر کیا آخر حدیث تک ۔ چوتھی روایت مین یون ہے کہ حضرت علی رض سے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح وضو کرتے تھے

پہرہی حدیث بیان کی اور کہا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایسا کہ پانی ٹپکنے کو تہا اور دونون پاؤن تین بار دہوئے پہر
کہا ایسا ہی تہا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پانچوین روایت مین عبد الرحمن ابن ابی لیلی سے یون ہے مینے حضرت
علی رضہ کو دیکہا انہون نے وضو کیا تو موتہہ کو تین بار دہویا اور ہاتہون کو تین بار اور مسح کیا سر پر ایک بار پہر کہا کہ
ایسا ہی وضو کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہٹی روایت مین ابی حیہ سے یہ ہے مینے حضرت علی کو دیکہا انہون نے
وضو کیا تو سارا وضو تین تین بار بیان کیا پہر مسح کیا سر پر پہر دہوئے دونون پاؤن ٹخنون تک پہر کہا مجہے منظور تہا کہ
مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکہلاؤن **عن** ابن عباس قال دخل علی علی یعنی ابن ابی طالب وقد
اہراق الماء فدعا بوضوء فاتیناہ بتور فیہ ماء حتی وضعناہ بین یدیہ فقال یا ابن عباس الا اریک کیف کان یتوضأ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت بلی قال فاصغی الاناء علی یدہ فغسلہا ثم ادخل یدہ الیمنی فافرغ بہا علی الاخری ثم غسل کفیہ
ثم تمضمض واستنثر ثم ادخل یدیہ فی الاناء جمیعا فاخذ بہما حفنۃ من ماء فضرب بہا علی وجہہ ثم القم ابہامیہ
ما اقبل من اذنیہ ثم الثانیۃ ثم الثالثۃ مثل ذلک ثم اخذ بکفہ الیمنی قبضۃ من ماء فصبہا علی ناصیتہ
فترکہا تستن علی وجہہ ثم غسل ذراعیہ الی المرفقین ثلاثا ثلاثا ثم مسح راسہ وظہور اذنیہ ثم ادخل
یدیہ جمیعا فاخذ حفنۃ من ماء فضرب بہا علی رجلہ وفیہا النعل ففتلہا بہا ثم الاخری مثل ذلک قال قلت وفی
النعلین قال وفی النعلین قال قلت وفی النعلین قال وفی النعلین قال قلت وفی النعلین قال وفی النعلین **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے میرے پاس حضرت علی رضہ تشریف لائے اور استنجا کر چکے تہے انہون نے وضو کے لئے پانی مانگا ہم ایک پیالہ مین پانی لیکر آئے
اور انکے سامنے رکہہ دیا انہون نے کہا اے ابن عباس مین تمہین بتلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تہے مینے کہا ہان حضرت
علی نے برتن کو جہکا کر ہاتہہ پر پانی ڈالا اور اسکو دہویا پہر داہنا ہاتہہ پانی کے برتن مین ڈالکر پانی لیا اور بائین ہاتہہ پر
ڈالکر دونون پہونچون کو دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر دونون ہاتہہ ملاکر برتن کے اندر ڈالے اور چلو بہر کر
پانی لیا اور اپنے موتہہ پر مارا **ف** پانی موتہہ پر زور سے مارنا منع ہے شاید یہان مراد پانی ڈالنا ہو (مرقاۃ) **ت**
پہر دو انگہوٹہون کو کانون کے اندر پہرایعنے سامنے کے رخ پر **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ موتہہ کے
ساتہہ کانون کے اندر کا رخ دہولیوے پہر بعد مسح سر کے ان کے باہر کے رخ پر مسح کرے **ت** پہر دوسری بار ایسا ہی
کیا پہر تیسری بار ایسا ہی کیا پہر داہنے ہاتہہ مین ایک چلو پانی لیکر پیشانی پر ڈالا **ف** نووی نے کہا اسکا مطلب
معلوم نہین ہوتا کیونکہ جب تین بار موتہہ دہو چکے پہر چوتہی بار پیشانی پر پانی ڈالنا کیا معنی اگر یہ کہا جاوے کہ موتہہ کو
چار بار دہویا تو یہ خلاف اجماع کے ہے شاید کوئی مقام پیشانی مین سوکا رہگیا ہوگا اسوجہہ سے اسکو تر کر لیا۔ مترجم کہتا ہے
کہ یہ تاویل بالکل غلط ہے اور لایق التفات نہین ہے حق یہ ہے کہ بعد تین بار موتہہ دہونیکے یہ بہی ایک سنت ہے کہ تہوڑا سا
پانی لیکر ماتہے پر بہا لیوے **ت** اور اسکو چہوڑ دیا وہ بہ رہا تہا موتہہ پر پہر دونون ہاتہہ دہوئے کہنیون تک تین تین بار

١٤ والفاظ عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی قال رأیت علیا توضأ فغسل وجہہ ثلثا وغسل ذراعیہ ثلثا ومسح برأسہ واحدۃ ثم قال ہکذا توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ١٢

١٥ والفاظ عن ابی حیۃ قال رأیت علیا توضأ فذکر وضوءہ کلہ ثلثا ثلثا قال ثم مسح رأسہ ثم غسل رجلیہ الی الکعبین ثم قال انما احببت ان اریکم طہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ١٢

پہر مسح کیا سر پر اور کانوں کی پشت پر پہر دونوں ہاتہہ پانی مین ڈالکر ایک چلو بہر لیا اور اپنے پاؤن پر مارا اور پاؤن
مین چپل پہنے تہے **ف** عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا ہے جسکو چپل کہتے ہین جب پانی پاؤن پر مارا تو وہ سب طرف
پہنچ گیا ہوگا **ف** پہر دوسرے پاؤن پر بہی اسی طرح مارا۔ مینے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے مینے
کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے مینے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے **کہا**
ابو داؤد نے روایت ابن جریج کی شیبہ سے مشابہ ہے حضرت علی کی حدیث سے اُس روایت مین حجاج نے ابن جریج
سے نقل کیا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایک بار اور ابن وہب نے ابن جریج سے نقل کیا کہ مسح کیا تین بار **عن** عمرو بن یحیی
المازنی عن ابیہ انہ قال لعبد اللہ بن زید وھو جد عمرو بن یحیی ھل تستطیع ان تریني کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یتوضأ فقال عبد اللہ بن زید نعم فدعا بوضوء فافرغ علی یدیہ فغسل یدیہ ثم تمضمض واستنثر ثلاثا ثم
غسل وجہہ ثلاثا ثم غسل یدیہ مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بھما وادبر بدأ
بمقدم راسہ ثم ذھب بھما الی قفاہ ثم ردھما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منہ ثم غسل رجلیہ **ترجمہ**
عمرو بن یحیی مازنی سے روایت ہے اُنہون نے اپنے باپ سے سُنا اُنہون نے عبد اللہ بن زید سے کہا جو دادا تہے عمرو بن
یحیی کے کیا تم مجہے دکہا سکتے ہو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تہے عبد اللہ بن زید نے کہا ہان اُنہون نے
پانی منگوایا اور اپنے دونون ہاتہون پر پانی ڈالا پہر اُن کو دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پہر مونہہ کو دہویا
تین بار پہر دونون ہاتہہ دو دو بار دہوئے کہنیون تک پہر سر پر مسح کیا دونون ہاتہون سے آگے سے لیگئے پیچہے کو اور پیچہے
سے لائے آگے کو پہلے شروع کیا مسح سامنے سے اور لیگئے ہاتہون کو گدی تک پہر لوٹا لائے جہان سے لیگئے تہے پہر دونون
پاؤن دہوئے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم بھذا الحدیث قال فمضمض واستنشق من کف واحد یفعل
ذلک ثلثا ثم ذکر نحوہ **ترجمہ** دوسری روایت مین یون ہے عبد اللہ بن زید نے کلی کی اور ناک مین پانی
ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا ہی کیا باقی حدیث پہلی کی سی ہے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم المازنی یذکر
انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر وضوءہ قال ومسح راسہ بماء غیر فضل یدیہ وغسل رجلیہ حتی
انقاھما **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے ایک روایت یون ہے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کیا
تو مسح کیا سر پر نیا پانی لیکر اُس پانی سے نہ کیا جو ہاتہہ دہونے کے بعد لگا رہ گیا تہا اور دونون پاؤن کو دہویا یہان تک کہ
اُن کو صاف کیا (یعنی میل کچیل سے) **عن** المقدام بن معدیکرب الکندی قال اُتي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بوضوء فتوضأ فغسل کفیہ ثلثا ثم تمضمض واستنشق ثلثا وغسل وجہہ ثلثا ثم غسل ذراعیہ ثلثا ثلثا ثم
مسح براسہ واذنیہ ظاھرھما وباطنھما **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا
پانی لایا آپ نے وضو کیا تو دونون پہونچے دہوئے تین بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور مونہہ تین بار دہویا پہر دونون

ہاتھ دہوئے تین تین بار پھر مسح کیا سر پر اور کانوں کے باہر اور اندر ف باہر وہ رخ ہے جو سر سے ملا ہوا ہے
اور اندر وہ رخ جو منھ سے ملا ہوا ہے عن المقدام ابن معدیکرب قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
توضأ فلما بلغ مسح راسہ وضع کفیہ علی مقدم راسہ فامرھما حتی بلغ القفاء ثم ردھما الی المکان الذی
بدأ منہ ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے بینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہوئے جب آپ
مسح کرنے لگے تو دونوں ہتیلیوں کو پیشانی پر رکھہ کر انکو لے چلے گئے گدی تک پھر وہین لے آئے جہاں سے لیگئے تھے
وبھذا الاسناد قال قال ومسح باذنیہ ظاھرھما وباطنھما زاد ھشام وادخل اصابعہ فی صماخ اذنیہ ترجمہ
دوسری روایت مین یہ ہے کہ مسح کیا آپ نے کانوں کے باہر اور اندر اور ہشام کی روایت مین یہ ہے کہ انگلیوں کو کان
کے سوراخ مین ڈالا عن المغیرۃ بن فروۃ ویزید بن ابی ملک ان معاویۃ توضأ للناس کما رای رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یتوضأ فلما بلغ راسہ غرف غرفۃ من ماء فتلقاھا بشمالہ حتی وضعھا علی وسط راسہ حتی قطر الماء
او کاد یقطر ثم مسح من مقدمہ الی موخرہ ومن موخرہ الی مقدمہ ترجمہ مغیرہ ابن فروہ اور یزید بن ابی ملک
سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے وضو کیا لوگوں کو دکہانے کے لئے جیسے دیکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
وضو کرتے ہوئے جب سر کے مسح تک پہنچے تو ایک چلو پانی لیکر بائین ہاتھہ سے چندیا پر ڈالا یہاں تک کہ پانی بہنے لگا یا قریب
بہنے کے ہوا پھر مسح کیا آگے سے پیچھے تک اور پیچھے سے آگے تک عن الولید بھذا الاسناد قال فتوضأ ثلاثا
ثلاثا وغسل رجلیہ بغیر عدد ترجمہ ولید سے روایت ہے اسی حدیث مین کہ معاویہ رض نے وضو کیا تین تین بار
اور دونوں پاؤں دہوئے گنتی عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یاتینا فحدثتنا انہ قال اسکبی لی وضوءا فذکرت وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فیہ فغسل کفیہ
ثلاثا ووضأ وجہہ ثلاثا ومضمض واستنشق مرۃ ووضأ یدیہ ثلاثا ثلاثا ومسح براسہ مرتین یبدأ بموخر راسہ
ثم بمقدمہ وباذنیہ کلتیھما ظھورھما وبطونھما ووضأ رجلیہ ثلاثا ثلاثا ترجمہ ربیع بنت معوذ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے ایک بار آپ نے کہا وضو کے واسطے پانی لاؤ انہوں نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دونوں پہونچے دہوئے تین بار اور مونہہ کو دہویا تین بار اور کلی کی اور ناک
مین پانی ڈالا ایک بار اور دہوئے دونوں ہاتہہ تین تین بار اور مسح کیا سر پر دو بار پہلے پیچھے سے شروع کیا پھر آگے سے
پھر دونوں کانوں پر مسح کیا اوپر اور اندر اور دونوں پاؤں تین تین بار دہوئے۔ دوسری روایت مین یوں ہے
کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار عن الربیع بنت معوذ بن عفراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ
عندھا فمسح الراس کلہ من قرن الشعر کل ناحیۃ لمنصب الشعر لا یحرک الشعر عن ھیئتہ ترجمہ ربیع بنت معوذ
بن عفراء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اُن کے پاس تو سارے سر پر مسح کیا اوپر سے سر کے

مسح شروع کرتے تھے اور پھر کو نے مین پیچھے تک لیجاتے تھے یا بالون کی روش پر اور نہین حرکت دیتے تھے بالون کو اپنی شکل
ف یعنی ہر ایک جانب مین اوپر سے نیچے تک مسح کیا اور بالون کو اپنی جگہ پر اولٹ پلٹ نہین کیا **عن** الربیع بنت معوذ
بن عفراء قالت رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ قالت فمسح رأسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر وصدغیه
واذنیه مرة واحدة **ترجمہ** ربیع بنت معوذ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہوئے
آپ نے مسح کیا سر پر آگے اور پیچھے اور کنپٹیون پر اور کانون پر ایکبار **عن** الربیع ان النبي صلی الله علیه وسلم مسح برأسه
من فضل ماء کان فی یده **ترجمہ** ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر پر اُس تری سے جو بچی تھی
اُن کے ہاتھ مین **عن** الربیع بنت معوذ ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ فادخل اصبعیه فی جحری اذنیه
ترجمہ ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیون کو کانون کے سوراخ مین ڈالا
عن طلحة بن مصرف عن ابیه عن جده قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح رأسه مرة واحدة
حتی بلغ القذال وهو اول القفا وقال مسدد مسح رأسه من مقدمه الی مؤخره حتی اخرج یدیه من تحت اذنیه
ترجمہ طلحہ بن مصرف نے روایت کی اپنے باپ سے (مصرف سے) اُنہون نے اُن کے دادا سے (عمرو بن کعب یا کعب
بن عمرو) کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تھے سر کا ایکبار یہان تک کہ گردن کے شروع تک پہونچ
جاتے تھے اور مسدد کی روایت مین یون ہے کہ مسح کیا آپ نے اپنے سر کا آگے سے پیچھے تک یہانتک کہ نکالا اپنے دونو
ہاتھون کو کانون کے تلے سے **ف** بعض لوگون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے گردن کے مسح پر اور یہ استدلال
درست نہین کیونکہ جو لوگ اس مسح کے استحباب کے قایل ہین وہ یہ کہتے ہین کہ سر کے مسح سے فارغ ہو کر کانون کے مسح کر
بعد گردن پر مسح کرے اور یہ کیفیت اس حدیث سے ثابت نہین ہے نہ گردن کا مسح ثابت ہے بلکہ جب سر کا مسح پورا ہو گا
تو ہاتھ گردن کے شروع تک آ جاویگا علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے طلحہ بن مصرف کے دادا کا حال معلوم نہین کہ وہ
صحابی تھے عبد الحق اور ابن القطان اور ابن ابی حاتم اور ابو زرعہ نے اس اسناد کو غیر قابل اعتبار بیان کیا ہے اور ابن الہمام
نے فتح القدیر مین جو حدیث مسح گردن کی ترمذی سے نقل کی ہے وہ نقل صحیح نہین ہے بعد تلاش کے معلوم ہوا کہ یہ حدیث
جامع ترمذی مین نہین پائی جاتی سوا اسکے جو اور احادیث ہین وہ سب ضعیف بلکہ قریب بہ موضوع ہین **کہا** مسدد نے مین نے یہ
حدیث یحیی سے بیان کی اُنہون نے اُسکو منکر کہا کہا ابو داؤد نے مین نے امام احمد سے سنا وہ کہتے تھے ابن عیینہ نے
اس حدیث کا انکار کیا اور کہا یہ کیا ہے طلحة عن ابیه عن جده **ف** یعنی طلحہ کے باپ اور دادا دونون مجہول الحال ہین
شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا کہ گردن کے مسح کے باب مین حضرت سے کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی ہے اور اسلیے جمہور علماء نے
مانند شافعی و مالک و احمد کے اسکو مستحب نہین جانا ہے اور جس نے مستحب کہا ہے اوس نے اسباب مین اعتماد کیا ہے ابو ہریرہ کے
اثر پر یا حدیث ضعیف پر کہ وہ یہ ہے انه مسح رأسه حتی بلغ القذال اور یہ دونون امر دلیل ہونیکی صلاحیت نہین رکھتے ہین کذا فی تمادی

ماہتن ابن عباس رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فذكر الحديث كله ثلثا ثلثا قال ومسح برأسه
واذنيه مسحة واحدة **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے تو ساری
حدیث بیان کی تین تین بار اور سر کا مسح کیا ایک بار **عن** ابي امامة ذكر وضوء النبي صلى الله عليه وسلم
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح الماقين قال وقال الاذنان من الرأس **ترجمہ** ابو امامہ نے
ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تو کہا کہ آپ ملتے تھے آنکھوں کے کویوں کو اور کہا دونوں کان سر میں
داخل ہیں۔ کہا حماد نے نہیں جانتا میں کہ کان ہی سر میں ہیں سے ہیں یہ قول ابی امامہ کا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا **باب** الوضوء ثلثا ثلثا تین تین بار وضو کرنیکا بیان **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال
ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف الطهور فدعا بماء في اناء فغسل كفيه ثلثا ثم
غسل وجهه ثلثا ثم غسل ذراعيه ثلثا ثم مسح برأسه وادخل اصبعيه السباحتين في اذنيه ومسح بابهاميه
على ظاهر اذنيه وبالسباحتين باطن اذنيه ثم غسل رجليه ثلثا ثلثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا او نقص
فقد اساء وظلم او ظلم واساء **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے (شعیب بن محمد
بن عبداللہ بن عمرو بن العاص سے) انہوں نے اپنے دادا سے (عبداللہ بن عمرو بن عاص سے)۔ بہت محدثین نے اس روایت
کو ضعیف کیا ہے اور بعضوں نے مقبول رکھا ہے۔ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کی یا رسول اللہ
وضو کیونکر کرنا چاہئے آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور دونوں پہونچوں کو تین بار دھویا پھر منھ کو تین بار دھویا
پھر دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر سر پر مسح کیا اور دونوں کلمے کی انگلیوں کو کانوں کے اندر کیا اور انگوٹھوں
سے انکے ظاہر کا مسح کیا (یعنی کانوں کے اندر کلمے کی انگلی ڈالکر مسح کیا اور باہر انگوٹھوں سے مسح کیا) پھر دونوں
پانوں تین تین بار دھوئے بعد اسکے فرمایا وضو اس طرح ہے جو اس سے بڑھاوے یا گھٹاوے اس نے برا کیا اور حد سے گذرا
یا حد سے گذرا اور برا کیا **ف** شیخ ولی الدین نے کہا تین بار سے زیادہ بڑھانا تو مکروہ ہے مگر گھٹانا کیونکر برا ہوگا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دو بار اور ایک ایک بار اعضا کا دھونا ثابت ہے اور سب علماء نے اجماع کیا ہے ایکبار کے
جواز پر اور طحاوی اور بزار اور طبرانی نے باسناد صحیح اسکو عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک ایک بار وضو کیا جواب اسکا یہ ہے کہ گھٹانیکا لفظ وہم ہے راوی سے احمد اور نسائی اور ابن ماجہ کی روایت
میں اسی قدر ہے جو اس سے بڑھاوے اس نے برا کیا اور ظلم کیا اور یہ نہیں ہے جو اس سے گھٹاوے اس نے برا کیا۔ بعضوں نے
کہا گھٹانے سے یہ مراد ہے کہ کسی عضو کو نہ دھووے یا پورا نہ دھووے **باب** الوضوء مرتين مرتين دو دو بار وضو کرنیکا بیان
عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار **عن** عطاء بن يسار قال قال لنا ابن عباس اتحبون ان اريكم كيف

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فدعا باناء فيه ماء فاغترف غرفة بيده اليمنى فتمضمض واستنشق
ثم اخذ اخرى فجمع بها يديه ثم غسل وجهه ثم اخذ اخرى فغسل بها يده اليمنى ثم اخذ اخرى فغسل بها
يده اليسرى ثم قبض قبضة من الماء ثم نفض يده ثم مسح بها راسه واذنيه ثم قبض قبضة اخرى من الماء
فرش على رجله اليمنى وفيها النعل ثم مسحها بيديه يد فوق القدم ويد تحت النعل ثم صنع باليسرى مثل ذلك
ترجمہ عطا ابن یسار سے روایت ہے ابن عباس نے کہا کیا مین تمکو دکہلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو
کرتے تہے پہر ایک برتن منگوایا جسمین پانی تہا اور ایک چلو پانی داہنے ہاتہہ سے لیکر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا
پہر ایک اور چلو دونون ہاتہون مین لیکر منہہ دہویا پہر ایک چلو لیکر داہنا ہاتہہ دہویا پہر ایک چلو لیکر بایان ہاتہہ دہویا
پہر ایک مٹہی مین پانی لیکر اسکو ڈالدیا اور سر اور کانون کا مسح کیا پہر ایک مٹہی پانی لیکر داہنے پانون پر چہڑک لیا اور
جوتا پہنے ہوئے تہے پہر ایک ہاتہہ پانون کے اوپر پہیر دیا اور ایک جوتے کے نیچے پہر بائین پانون سے بہی ایساہی
کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسح کرنا پانون پر درست ہے شاید یہ اُس حالت مین ہو جب وہ موزے پہنے ہوئے
تہے ایسی ہی تاویل کی ہے بعض عُلما نے اور حضرت علی کی بہی حدیث اسی قسم کی اوپر گذر چکی **باب** الوضوء مرة
ایک ایکبار وضو کرنے کا بیان **عن** ابن عباس قال الا اخبركم بوضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم
فتوضأ مرة مرة **ترجمہ** عبد اللہ ابن عباس نے کہا کیا مین تمکو بتاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو
کیونکر تہا تو وضو کیا اُنہون نے ایک ایکبار **باب** فی الفرق بین المضمضة والاستنشاق کلی اور ناک مین
پانی ڈالنے مین جدائی کرنا یعنی پہلے کلی کرنا پہر نیا پانی لیکر ناک مین پانی ڈالنا حنفیہ کے نزدیک یہی اولی ہے
مگر اکثر علما اسکے مخالف ہین اُنکے نزدیک ایک ہی چلو لیکر آدہے سے کلی کرے اور آدہا ناک مین ڈالے اور روایات
صحیحہ اسی کے موید ہین **عن** طلحة عن ابيه عن جده قال دخلت يعني على النبي صلى الله عليه وسلم
وهو يتوضأ والماء يسيل على وجهه ولحيته على صدره فرايته يفصل بين المضمضة والاستنشاق **ترجمہ**
طلحہ نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے اُنکے دادا سے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ وضو کر رہے تہے اور
پانی آپ کی ڈاڑہی اور منہہ سے سینے پر بہہ رہا تہا اور آپ جدائی کرتے تہے کلی مین اور ناک مین پانی ڈالنے مین **ف** یہ حدیث
ضعیف ہے کیونکہ طلحہ کے باپ اور دادا مجہول الحال ہین **باب** فی الاستنثار ناک چہنکنے کا بیان **عن** ابي هريرة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا توضأ احدكم فليجعل في انفه ماء ثم لينثر **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے وضو کرے تو اپنے ناک مین پانی ڈالکر ناک چہنکے
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استنثروا مرتين بالغتين او ثلاثا **ترجمہ**
عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک چہنکو دو بار اچہی طرح سے یا تین بار **عن**

لقیط بن صبرة قال کنت وافد بنی المنتفق او فی وفد بنی المنتفق الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فلما قدمنا علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم نصادفه فی منزله وصادفنا عائشة ام المؤمنین قال فامرت لنا
بخزیرة فصنعت لنا قال واتینا بقناع ولم یقل قتیبة القناع والقناع الطبق فیه تمر ثم جاء رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال هل اصبتم شیئا او امر لکم بشیء قال فقلنا نعم یا رسول الله قال فبینا نحن
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم جلوسا اذ دفع الراعی غنمه الی المراح ومعه سخلة تیعر فقال ما ولدت
یا فلان قال بهمة قال فاذبح لنا مکانها شاة ثم قال لا تحسِبن ولم یقل لا تحسَبن انا من اجلک ذبحناها
لنا غنم مائة لا نرید ان تزید فاذا ولد الراعی بهمة ذبحنا مکانها شاة قال قلت یا رسول الله ان لی امراءة وان
فی لسانها شیئا یعنی البذاء قال فطلقها اذا قال قلت یا رسول الله ان لها صحبة ولی منها ولد قال فمرها
یقول عظها فان یک فیها خیر فستفعل ولا تضرب ظعینتک کضربک اُمَیَّتَک فقلت یا رسول الله اخبرنی عن الوضوء
قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما **ترجمہ** لقیط بن صبرہ سے
روایت ہے میں سردار تھا اُن لوگوں کا جو بنی منتفق (ایک قوم ہے) میں سے آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس یا اُن لوگوں میں تھا جب ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیکھا تو آپ اپنی جگہہ میں نہیں ہیں مگر ام
المومنین عائشہ رض ہیں اُنہوں نے حکم کیا ہمارے لئے خزیرہ تیار کرنیکا **ف** خزیرہ اُسکو کہتے ہیں گوشت کے چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے کرکے چڑھا دیں بہت سا پانی ڈالکر جب وہ پک جاوے تو اوپر سے آٹا ڈالیں اگر نرا آٹا ہو گوشت نہ ہو تو
اسکو عصیدہ کہتے ہیں بعضوں نے کہا خزیرہ ایک قسم کا حریرہ ہے بعضوں نے کہا اگر آٹا اور گھی کا بنا دیں تو حریرہ ہے
اگر بھوسی کا بنا دیں تو خزیرہ ہے **ت** وہ تیار کیا گیا اور ہمارے سامنے ایک طبق کھجور کا لایا گیا بعد اسکے رسول اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا تم لے کچھ کھایا یا یہہ فرمایا تمہارے کھانیکے واسطے کچھ تیار کیا گیا ہمنے کہا ہاں
یا رسول اللہ لقیط نے کہا ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یکایک چرواہا بکریاں مراح کیطرف لیکر
چلا (مراح اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں بکریاں رات کو رہتی ہیں) اور اُسکے پاس ایک بچہ تھا جو چلا رہا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا پیدا ہوا ہے وہ بولا بچی پیدا ہوئی (آپنے یہہ پوچھا کہ نر پیدا ہوا یا مادہ پیدا ہوئی اُس نے
جواب دیا مادیان ہوئی) آپنے فرمایا تو اُسکے بدلے ایک بکری ہمارے لئے ذبح کر پھر فرمایا لَا تَحْسِبَنَّ نہ لَا تَحْسَبَنَّ **ف**
مطلب یہہ ہے کہ راوی نے اِس حدیث کو لفظاً لفظاً نقل کیا ہے بدون کسی قسم کے تصرف کے یہانتک کہ اعراب میں
بھی فرق نہیں کیا **ت** یعنی تو یہہ نہ سمجھ کہ ہم اِس بکری کو تیرے لئے ذبح کرتے ہیں بلکہ ہمارے پاس سو بکریاں
ہیں ہم بڑھانا نہیں چاہتے تو جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اُسکے عوض میں ایک بکری کاٹ ڈالتے ہیں لقیط نے
کہا یا رسول میرے ایک بی بی ہے جسکی زبان دراز ہے آپ نے فرمایا اُسکو طلاق دیدے لقیط نے کہا ایک مدت تک

میرا اسکا ساتہہ رہا اور میری اولاد بہی ہے اُس سے آپ نے فرمایا اسکو نصیحت کر اور سمجھا اگر اسمین بھلائی ہے تو سمجھ جاویگی اور مت مار اپنی جورو کو جیسے تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ ضرب خفیف زوجہ کو درست ہی اگر کہنے اور سمجہانے سے نہ سمجھے **ت** مینے کہا یا رسول اللہ خبر کیجیے مجہہ کو وضو سے آپ نے فرمایا پورا کر وضو کو اور خلال کر انگلیون مین (تا کہ انگلیون کے اندر سوکھا نہ رہ جاوے) اور خوب پہنچا پانی ناک مین مگر یہہ کہ تو روزہ دار ہو (اُسوقت ناک مین آہستہ پانی ڈال تا دماغ مین نہ پہونچے)۔ دوسری روایت مین یہہ ہے کہ لقیط بن صبرہ سردار تہے بنی المنتفق کے وہ آئے حضرت عایشہ پاس آخر حدیث تک تہوڑی دیر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاے آگے کو جہکتے ہوئے **ف** یعنی جلد چلتے ہوے آئے بعضون نے یہہ کہا ہے کہ چلنے مین دامنے بائین جہکتے جاتے تہے مگر یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ یہہ مغرورون کی چال ہے **ت** اِس روایت مین خزیرہ کی جگہہ عصیدہ ہے **ف** یعنی عصیدہ تیار کرنیکا حکم دیا عصیدہ کے معنی اوپر گزر چکے **ت** تیسری روایت مین ابن جریج سے یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو کلی کر **باب** تخليل اللحية ڈاڑہی کے خلال کا بیان **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا توضاء اخذ كفا من ماء فادخله تحت حنكه فخلل به لحيته وقال هكذا امرني ربي **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لیکر اُسکو ٹہوڑی کے نیچے لیجاتے اور خلال کرتے ڈاڑہی کا اور فرماتے ایسا ہی حکم کیا مجہکو میرے پروردگار نے **باب** المسح على العمامة عمامہ پر مسح کرنیکا بیان **ف** اکثر علما کے نزدیک مسح عمامہ پر درست نہین جبتک سر پر مسح نہ کرے مگر امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک درست ہے **عن** ثوبان قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فاصابهم البرد فلما قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم ان يمسحوا على العصائب والتساخين **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا سا لشکر بہیجا انکو سردی ہوگئی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آسے تو آپ نے اُنکو حکم کیا مسح کرنیکا عامون اور موزون پر **عن** انس بن مالك قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضاء وعليه عمامة قطرية فادخل يده من تحت العمامة فمسح مقدم راسه فلم ينقض العمامة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے دیکہا وضو کرتے ہوے اور آپکے سر مبارک پر عمامہ قطریہ کا تہا (قطر ایک بستی ہے وہان کا بنا ہوا) تو آپنے اپنا ہاتہہ عمامہ کے نیچے لیجا کر سر کے سامنے کیجانب مسح کیا اور عمامہ کو نہ توڑا **باب** غسل الرجل پاؤن دہونیکا بیان **عن** المستورد بن شداد قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضا يدلك اصابع رجليه بخنصره **ترجمہ** مستورد ابن شداد سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا جب وضو کرتے تہے تو اپنی پاؤن کی انگلیون کو ملتے تہے

چھنگلیا سے **ف** امام احمد کی روایت مین ہی خلال کرتے تہے **باب** المسح علی الخفین **ف** موزون پر مسح کرنیکا بیان - اہلسنت نے اسکے جواز پر اتفاق کیا ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ مین نے کسی سے اسکا انکار نہین دیکہا مگر امام مالک سے ایک روایت مین انکار منقول ہے پر وہ روایت صحیح نہین ہے اور احادیث مسح علی الخفین کی متواتر ہین کرخی نے کہا جو اسکے جواز کا قایل نہ ہوا سپر کفر کا خوف ہی - امام مالک کے نزدیک اس مسح کی کوئی مدت مقرر نہین ہے جبتک موزی نہ اتارے مسح کرتا چلا جاوے اور جمہور علماء کے نزدیک مسافر کیواسطے تین دن رات اور مقیم کے واسطے ایک دن رات تک درست ہی پہر اتار کر پانون دہونا چاہیے **عن** المغيرة بن شعبة يقول عدل رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه في غزوة تبوك قبل الفجر فعدلت معه فاناخ النبي صلى الله عليه وسلم فتبرز ثم جاء فسكبت على يده من الاداوة فغسل كفيه ثم غسل وجهه ثم حسر عن ذراعيه فضاق كما جبته فادخل يديه فاخرجهما من تحت الجبة فغسلهما الى المرفق ومسح براسه ثم توضا على خفيه ثم ركب فاقبلنا نسير حتى نجد الناس في الصلوة قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلى بهم حين كان وقت الصلوة ووجدنا عبد الرحمن وقد ركع بهم ركعة من صلوة الفجر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصف مع المسلمين فصلى وراء عبد الرحمن بن عوف الركعة الثانية ثم سلم عبد الرحمن فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوته ففزع المسلمون فاكثروا التسبيح لانهم سبقوا النبي صلى الله عليه وسلم بالصلوة فلما سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهم قد اصبتم او قد احسنتم **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چہوڑ کر ایک طرف کو چلے غزوہ تبوک مین قبل فجر کے مین بہی آپ کے ساتہہ چلا آپنے اونٹ بٹہلایا اور پاخانہ پہرا پہر آئے تو مین نے چہاگل سے پانی ڈالا آپکے ہاتہہ پر آپنے دونون پہونچون کو دہویا پہر منہہ کو دہویا پہر آپ نے دونون ہاتہہ آستین سے نکالنا چاہے مگر آستینین تنگ تہین اسواسطے آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتہہ نکال لئے اور دونون ہاتہون کو دہویا کہنیون تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزون پہ پہر سوار ہوئے اور ہم چلے جب ہم آئے تو ہم نے لوگون کو نماز پڑہتے ہوئے پایا اور اُنہون نے امام بنایا تہا عبد الرحمن بن عوف کو اور عبد الرحمن نے نماز شروع کردی تہی معمولی وقت پر (یعنی جسوقت آپ نماز فجر کی پڑہا کرتے تہے وہ وقت آیا تو صحابہ نے نماز شروع کردی) اور ایک رکعت پڑہ چکے تہے فجر کی دو رکعتون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کے ساتہہ صف مین شریک ہوئے اور ایک رکعت عبد الرحمن بن عوف کے پیچہے پڑہی پہر عبد الرحمن نے سلام پہیرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت جو باقی رہ گئی تہی پڑہنے کو کہڑے ہوئے مسلمان گہبرا گئے اسوجہ سے کہ اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نماز پڑہ لی تو اُنہون نے تسبیح کہنی شروع کی **ف** اس خیال سے کہ شاید ہماری نماز نہ ہوئی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کردین ہم پہر آپ کے پیچہے پڑہ لیوین **ق**

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہیرا تو فرمایا تم نے ٹہیک کیا یا تمہنے اچہا کیا **ف** اس حدیث
سے بہت سے مسایل معلوم ہوئے ایک یہ کہ جب نماز کا وقت ہو جاوے تو امام کا انتظار لازم نہین ہے
دوسری افضل کی اقتدا اکمتر کے پیچہے درست ہی تیسری پیغمبر کی اقتدا اپنے امتی کے پیچہے درست ہی بزار نے
ابوبکر صدیق سے مرفوعا روایت کیا کہ کوئی نبی نہین مرا جبتک اسکا امام ایک امتی اسکا نہوگیا چوتہی مسبوق جب
اُٹہے کہ امام سلام پہیر چکے علی ہذا۔ سوا اس مقام کے اور ایک امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور کہین ثابت نہین
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے پیچہے نماز پڑہی ہو **عن** المغیرة بن شعبة ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم توضأ ومسح ناصیته وذکر فوق العمامة وفی روایة اخری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان
یمسح علی الخفین وعلی ناصیته وعلی عمامته **ترجمہ** مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور اوپر عمامے کے دوسری روایت مین ہے کہ مسح کرتے تہے آپ موزون
اور پیشانی پر اور عمامے پر **عن** المغیرة بن شعبة قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رکب ومعی
اداوة فخرج لحاجته ثم اقبل فتلقیته بالاداوة فافرغت علیه فغسل کفیه ووجهه ثم اراد ان یخرج ذراعیه
وعلیه جبة من صوف من جباب الروم ضیقة الکمین فضاقت فادرعهما ادراعا ثم اهویت الی الخفین لا
نزعهما فقال لی دع الخفین فانی ادخلت القدمین الخفین وهما طاهرتان فمسح علیهما **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ہم تہے چند سوارون مین میرے ساتہہ ایک چہاگل تہی
آپ حاجت کو جاکر آئے مین چہاگل لیکر پہونچا اور پانی ڈالا آپ نے دونون پہنچون کو اور منہ کو دہویا پہر بانہین نکالنا چاہین
اور آپ ایک اونی جبہ روم کے جبون مین سے پہنے ہوئے تہے جسکی آستینین تنگ تہین تو ہاتہہ آپکے نہین سے نکال سکے
آپ نے نیچے نکال لئے پہر مین جہکا موزے آپکے پانون سے اتارنے کو آپنے فرمایا چہوڑ دے موزون کو
مینے انکو طہارت پر پہنا ہے **ف** موزون پر مسح اُسوقت درست ہی جب پورا وضو کرکے باوضو انکو پہنے **ت** پہر
آپ نے موزون پر مسح کیا **عن** المغیرة بن شعبة قال تخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر هذه القصة
قال فاتینا الناس وعبد الرحمن بن عوف یصلی بهم الصبح فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یتاخر
فاومی الیه ان یمضی قال فصلیت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفه رکعة فلما سلم قام النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فصلی الرکعة التی سبق بها ولم یزد علیها شیئا قال ابو داود ابو سعید الخدری وابن الزبیر وابن عمر
یقولون من ادرک الفرد من الصلوة علیه سجدتا السهو **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اکیلے پیچہے رہ گئے جماعت سے پہر بیان کیا یہی قصہ بعد اسکے کہا جب ہم آئے تو دیکہا عبد الرحمن بن عوف
لوگون کی امامت کر رہے ہین فجر کی نماز مین جب انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا پیچہے ہٹنا چاہا آپ نے اشارہ

گیا تھا ہائے جاؤ مغیرہ نے کہا پھر مین نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے ایک رکعت
پڑھی جب عبد الرحمن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رکعت ادا کی جو عبد الرحمن پہلے پڑھ چکے تھے
اور کچھ زیادہ نہین کیا - ابوداؤد نے کہا جو شخص امام کے ساتھ طاق رکعتین پاوے (مثلا ایک رکعت یا تین رکعتین)
تو ابوسعید خدری اور ابن الزبیر اور ابن عمر کہتے تھے وہ دو سجدے کرے سہو کے) مگر اکثر علماء کے نزدیک سجدہ سہو
اس صورتین لازم نہین آتا **عن** عبد الرحمن بن عوف یسال بلالا عن وضوء النبی صلی الله علیه وسلم فقال كان
یخرج یقضی حاجته فآتیه بالماء فیتوضأ ويمسح علی عمامته وموقیه **ترجمہ** عبد الرحمن ابن عوف پوچھتے
تھے بلال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا حال بلال نے کہا پہلے نکلتے تھے حاجت کو جب حاجت سے
ہو چکتے پھر مین پانی لاتا آپ وضو کرتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزون پر **عن** ابی زرعة بن عمرو بن جریر ان
جریرا بال ثم توضأ فمسح علی الخفین وقال ما یمنعنی ان امسح وقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح
قالوا انما كان ذلك قبل نزول المائدة قال ما اسلمت الا بعد نزول المائدة **ترجمہ** ابوزرعہ بن عمرو سے
روایت ہی کہ جریر بن عبد اللہ بجلی نے پیشاب کیا پھر وضو کیا تو مسح کیا موزون پر اور کہا کیا وجہ ہے جو مین مسح نہ کرون
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکھا لوگون نے کہا یہ فعل آپکا قبل سورہ مایدہ کے اُترنے کے ہوگا
ف کیونکہ سورہ مایدہ آخر مین اُتری ہے اور اسمین پانون دھونیکا حکم ہے **ت** جریر نے کہا مین تو اسلام لایا
بعد اُترنے سورہ مایدہ کے **ف** تو یہ فعل آپ کا لا محالہ بعد سورہ مایدہ کے نزول کے ہوا - اِس سے معلوم ہوا
کہ سورہ مایدہ مین جو آیت پانون دھونیکی ہے وہ خاص اُس صورت سے جب پانون مین موزے نہ ہون اگر موزے
ہونگے تو موزون پر مسح درست ہی بدلیل احادیث صحیحہ متواترہ کے - ابو زرعہ عمرو کے بیٹے ہین او عمرو جریر بن
عبد اللہ بجلی کے بیٹے ہین نام ابو زرعہ کا ہرم ہے یا عمرو یا عبد اللہ یا عبد الرحمن یا جریر ثقہ ہین تابعین مین سے اور انکے
دادا جریر بن عبد اللہ بجلی صحابی مشہور ہین ۵۱ھ مین انکا انتقال ہوا یا بعد اسکے **عن** بریدة بن الحصیب الاسلمی
ان النجاشی اهدی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسهما ثم توضأ ومسح علیهما
ترجمہ بریدہ سے روایت ہی کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے ہدیہ بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے
سادے سیاہ آپ نے اُنکو پہنا پھر وضو کیا اور مسح کیا اُن موزون پر - کہا ابوداؤد نے اِس حدیث کو صرف بصرہ والون
نے نقل کیا ہے **عن** المغیرة بن شعبة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مسح علی الخفین فقلت یا رسول الله
انسیت قال بل انت نسیت بهذا امرنی ربی **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسح کیا موزون پر مین نے کہا یا رسول اللہ آپ بھول گئے آپ نے فرمایا تو بھول گیا مجھکو تو ایسا ہی حکم کیا میرے
مالک نے **باب** التوقیت فی المسح مسح کی مدت کا بیان **عن** خزیمة بن ثابت ان النبی صلی الله علیه وسلم

قال المسح على الخفين للمسافر ثلثة ايام وللمقيم يوم وليلة قال ابوداؤد رواه منصور بن معتمر عن ابراهيم التيمي باسناده قال فيه ولو استزدناه لزادنا ترجمہ خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون کے مسح کی مدت مسافر کو تین دن کی دی اور مقیم کو ایک دن کی دوسری روایت مین یون ہے کہ اگر ہم آپ سے زیادہ مدت مانگتے تو آپ زیادہ دیتے عن ابی بن عمارة قال يحيى بن ايوب وكان قد صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم القبلتين انه قال يا رسول الله امسح على الخفين قال نعم قال يوما قال يوما قال ويومين قال ويومين قال وثلاثة قال نعم وما شئت ترجمہ ابی بن عمارہ سے روایت ہے یحیی ابن ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اور انہون نے دونون قبلون کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑہی تہی) یا رسول اللہ مین مسح کرون موزون پر آپ نے فرمایا ہان پہر یحیی نے کہا ایکدن تک آپنے کہا ایکدن تک پہر یحیی نے کہا دو دن تک آپنے کہا دو دن تک پہر یحیی نے کہا تین دن تک آپنے کہا ہان تین دن تک اور جہانتک تو چاہے کہا ابوداؤد نے دوسری روایت مین یہہ ہے کہ یحیی نے سات روز تک کہا اور آپ ہان فرماتے گئے اور یہی کہے گئے جہانتک تو چاہے لیکن اس حدیث کی اسناد مین اختلاف ہی اور یہہ روایت قوی نہین ف بلکہ صحیح وہی ہے جو مسلم نے شریح بن ہانی سے روایت کیا کہ مینے حضرت علی رضی سے پوچہا موزون پر مسح کرنیکو انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین راتین مسافر کیواسطے مقرر کین اور ایکدن رات مقیم کے لئے اور روایت کیا اثرم نے سنن مین اور ابن خزیمہ اور دارقطنی نے ابو بکرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی مسافر کے لئے مسح کرنیکی تین دن تین رات تک اور مقیم کو ایکدن ایک رات تک جب وضو کرکے موزے پہنے ہون خطابی نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے۔ ترمذی اور نسائی نے صفوان بن عسال سے روایت کیا کہ جب ہم سفر مین ہوتے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے موزے نہ اتارینگے تین دن تین رات تک مگر جنابت سے لیکن پاخانہ یا پیشاب یا سونیسے موزے نکالنے کا حکم نہ کرتے کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے

باب المسح على الجوربين

جراب پر مسح کرنیکا بیان ف قاموس مین ہے جورب کہتے ہین پاؤن کے لفافہ کو جسکو ہندی مین جراب کہتے ہین مقصود اس سے یہہ ہوتا ہے کہ پاؤن سردی سے بچے عن المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الجوربين والنعلين ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا جرابون پر اور جوتون پر ف مثلاً جوتا جراب کے اوپر ہوگا تو مسح کیا ان دونون پر یا مراد یہہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ مسح کیا کبہی جرابون پر مسح کیا کبہی جوتون پر۔ کہا ابوداؤد نے عبدالرحمن بن مہدی اس حدیث کو بیان نہین کرتے تہے (اس لئے کہ یہہ منکر ہے) مشہور مغیرہ سے یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا

موزون پر اور ابو موسی اشعری سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا جرابون پر مگر اسناد
اسکی متصل نہین ہے نہ قوی ہے البتہ جرابون پر مسح کیا ہے علی ابن ابی طالب اور ابن مسعود اور براء ابن عازب اور انس
بن مالک اور ابو امامہ و سہل ابن سعد و عمرو بن حریث نے اور منقول ہے حضرت عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن عباس سے
عن اوس بن ابی اوس الثقفی انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی کظامة قوم فتوضأ ومسح
علی نعلیه وقدمیه وقال عباد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی کظامة قوم یعنی المیضاة ولم
یذکر مسدد المیضاة والکظامة ثم اتفقا فتوضأ ومسح علی نعلیه وقدمیه **ترجمہ** اوس بن ابی اوس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کظامہ پر آئے (کظامہ اُن کنوؤن کو کہتے ہین جو ایک کے
پاس ایک کہودے جاوین اور ہر ایک مین سے پانی جانیکی راہ دوسرے مین پہوڑ دی جاوے یہانتک کہ اخیر مین
پانی زمین کے اوپر آجاوے) آپنے وضو کیا اور مسح کیا جوتون پر اور پانون پر مسدد کی روایت مین کظامہ کا ذکر
نہین ہے صرف اتنا ہے کہ وضو کیا اور مسح کیا دونون جوتون اور دونون پانون پر **ف** بخاری نے کتاب الوضو
مین ایک باب منعقد کیا ہے اور اسکا ترجمہ اس لفظ سے کیا ہے باب غسل الرجلین فی النعلین ولا یمسح علی النعلین
اور اسمین حدیث عبد اللہ بن عمر کی لایا ہے حافظ ابن حجر فتح الباری مین اس ترجمہ کے تحت مین لکھتے ہین اشارہ کیا
بخاری نے اسکے ساتھ اُس چیز کیطرف جو روایت کی گئی ہے حضرت علی وغیرہ صحابہ سے کہ اُنہون نے چپلون پر مسح
کیا پھر نماز پڑھی اور روایت کی گئی ہے اس باب مین حدیث مرفوع تخریج کی اسکی ابو داؤد وغیرہ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ
سے لیکن ضعیف کہا ہے اسکو عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے ایمہ مین سے انتہی مافی الفتح یہان سے ثابت ہوا کہ حدیث
باب ضعیف ہو لایق احتجاج نہین **باب** کیف المسح موزون پر کس طرح مسح کرنا چاہیے **عن** المغیرة بن شعبة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یمسح علی الخفین وفی روایة علی ظهر الخفین **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تھے موزون پر دوسری روایت مین یون ہے مسح کرتے تھے موزون
کی پشت پر **ف** یعنی ظاہر پر نہ باطن پر ظاہر موزیکا وہ جانب ہے جو پانون کی پشت پر ہے اور باطن موزیکا وہ جانب ہے
جو تلوے کے نیچے ہے **عن** علی رضی الله عنه قال لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاه
وقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح علی ظاهر خفیه **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے اُنہون
نے فرمایا اگر دین قیاس پر ہوتا تو موزی کے نیچے کیطرف مسح کرنا بہتر ہوتا اوپر کیطرف سے حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکہا مسح کرتے تھے موزون کے ظاہر پر۔ دوسری روایت مین یون ہے کہ مین ہمیشہ تلوون کا دہونا
مقدم سمجہتا تہا یہانتک کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا موزون کے ظاہر پر مسح کرتے ہوئے۔ تیسری روایت
مین یون ہے اگر دین قیاس پر ہوتا تو تلوون کا مسح پانون کے اوپر کے مسح سے مقدم ہوتا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مسح کیا موزون کے ظاہر پر۔ چوتہی روایت مین یون ہے مین تو دونون کا مسح پانون کے اوپر سے کہ مسح سے
بہتر جانتا ہون یہانتک کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے اوپر مسح کرتے دیکہا وکیع نے کہا یعنی موزون کے
اوپر پانچوین روایت مین عبد خیر سے یون ہے مینے حضرت علی کو دیکہا اُنہون نے وضو کیا تو دونو پانون کے اوپر
کی جانب دہوئے اور کہا اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکہا ہوتا آخر حدیث تک **عن**
المغیرۃ بن شعبۃ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فمسح اعلی الخفین واسفلہما **ترجمہ**
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مینے وضو کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین تو آپ نے مسح کیا موزون
کے اوپر اور نیچے کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث منقطع ہے ثور نے اس حدیث کو رجاء بن حیوۃ سے نہین سنا
ف ترمذی نے کہا یہہ حدیث معلول ہے اور کہا پوچہا مینے ابازرعہ اور محمد ابن اسمعیل بخاری سے اس حدیث کا
حال اُن دونون نے کہا یہہ حدیث صحیح نہین ہے **باب** فی الانتضاح شرمگاہ پر پانی چہڑکنے کا بیان
ف وضو کے بعد تہوڑا سا پانی پاجامہ کے میانی پر چہڑک لیوے تاکہ تری کا وسواس جاتا رہے یہہ وسوسہ
کی عمدہ تدبیر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکہلائی **عن** سفیان بن الحکم الثقفی
او الحکم بن سفیان الثقفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ وینتضح **ترجمہ** سفیان
بن حکم یا حکم بن سفیان سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے وضو کرتے پانی چہڑک دیتے
اپنی شرمگاہ پر کہا ابو داؤد نے بعضون نے حکم بن سفیان کہا ہے بعضون نے سفیان بن حکم
کہا ہے **ف** ابن حبان نے کہا اُسکے دونون نام ہین اور راوی جو شک کرتے ہین اُسکے نام مین اور اسکے باپ کے
نام مین منذری نے کہا اختلاف ہو کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو یا نہین ابن عبد البر نے کہا
سے ایک ہی حدیث مروی ہے وہ بہی مضطرب الاسناد ہے خطابی نے کہا مراد یہان پانی چہڑکنے سے یہہ ہو کہ پانی
سے استنجا کرنا کیونکہ صحابہ اکثر ڈہیلون پر اکتفا کرتے تہے بعضون نے کہا مراد یہہ ہو کہ بعد استنجے کے تہوڑا سا پانی
شرمگاہ پر چہڑک لینا وسوسہ دور کرنیکے لئے نووی نے کہا جمہور علماء نے یہی مراد لیا ہے **عن** مجاہد عن رجل
من ثقیف عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بال ثم نضح فرجہ **ترجمہ** مجاہد نے روایت
کیا ایک شخص ثقفی سے وہ حکم بن سفیان ہے اُس نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتا تہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکہا آپ نے پیشاب کیا پہر پانی چہڑکا اپنی شرمگاہ پر **عن** الحکم او ابن الحکم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بال ثم توضأ ونضح فرجہ **ترجمہ** حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت ہو اُنہون نے اپنے باپ سے
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پہر وضو کیا اور پانی چہڑکا شرمگاہ پر **ف** احمد اور دارقطنی نے روایت
کیا زید بن حارثہ سے کہ اوایل زمانہ وحی مین جبرئیل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور وضو سکہایا اور نماز سکہائی

توجب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لیکر شرمگاہ پر چھڑک لیا **باب** ما یقول الرجل اذا توضأ وضوئے بعد کیا دعا پڑہے **عن** عقبة بن عامر قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خدام انفسنا نتناوب الرعاية رعاية ابلنا فكانت علي رعاية الابل فروحتها بالعشي فادركت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس فسمعته يقول ما منكم من احد يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقوم فيركع ركعتين يقبل عليهما بقلبه ووجهه الا فقد اوجب فقلت بخ بخ ما اجود هذه فقال رجل من بين يدي التي قبلها يا عقبة اجود منها فنظرت فاذا هو عمر بن الخطاب فقلت ما هي يا ابا حفص قال انه قال آنفا قبل ان تجئ ما منكم من احد يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقول حين يفرغ من وضوءه اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية يدخل من ايها شاء **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنا کام آپ کرتے تھے باری باری اونٹ چراتے تھے یعنی اپنے اونٹوں کو ایکدن میری باری تھی میں انکو لیکر چلا تیسرے پہر کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھ رہے ہیں میں نے سنا آپ فرماتے تھے کوئی تم میں ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اچھی طرح (تمام آداب و سنن سے) پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑہے دل لگا کر نگاہ نیچے کئے ہوئے **ف** یعنی دل کو بھی متوجہ رکھے اور مونہہ کو بھی ادہر اُدہر نہ پہیرے نیچے دیکھتا رہے غرض یہ ہے کہ قلب سے بھی خشوع و خضوع ہو اور اعضا سے بھی **ت** مگر جنت اُسکے واسطے واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا واہ واہ کیا اچھا نسخہ ہے ایک شخص میرے سامنے تہا وہ بولا اے عقبہ اس سے پہلے جو آپ نے بیان کیا وہ اس سے بھی بڑھ کے تہا میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے میں نے پوچھا وہ کیا ہے اے ابا حفص (کنیت ہے حضرت عمرؓ کی) اُنہوں نے کہا ابھی تیرے آنے سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اچھی طرح پھر وضو سے فارغ ہو کر کہے اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله **ف** اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين ترمذی **ت** مگر قیامت کے روز اسکے واسطے آٹھوں دروازے جنت کے کہلے ہوں گے جس دروازے سے چاہے جاوے **ف** نسائی اور حاکم کی روایت میں اتنا اور ہے سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك پوری دعا کے معنے یہ ہیں۔ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سچا سوائے اللہ جل جلالہ کے وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں (نہ ذات میں نہ صفات میں نہ اوسکا سا کسی کو علم ہے نہ اُسکی سی کسیکو قدرت ہے نہ اُسکی طرح کوئی سنتا ہے نہ اُسکی طرح کوئی دیکھتا ہے) اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے ہیں اور اسکے بھیجے ہوئے ہیں اے خدا تو مجھ کو توبہ کرنیوالوں میں سے کر اور پاک ہونیوالوں میں سے کر تو خود پاک ہے ہر عیب سے اے میرے مالک شکر ہے تیرا میں گواہی دیتا ہوں اس بات

کی سوا تیرے کوئی سچا معبود نہین ہے اور تجہسے معافی چاہتا ہون اور توبہ کرتا ہون تجہ سے - دوسری روایت
مین ابو داؤد کے اونٹون کے چرانیکا ذکر نہین ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرے پہر اپنی آنکھہ
آسمان کیطرف اُٹہاوے اور کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ آخر تک **ف** آنکہہ آسمان کیطرف اُٹہاوے کیونکہ ہمارا مالک
اور مولا اللہ جل جلالہ آسمانون کے اوپر عرش پر ہے اُسکی طرف توجہہ ہو جاوے **باب** الرجل یصلی الصلوات
بوضوء واحد کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہنے کا بیان **عن** ابی اسد محمد بن عمرو قال سالت انس بن
مالک عن الوضوء فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوۃ وکنا نصلی الصلوات بوضوء
واحد **ترجمہ** محمد بن عمرو نے پوچھا انس بن مالک رض سے وضو کا حال اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تہے اور ہم لوگ کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہا کرتے تہے **عن** بریدۃ الحبیب
[illegible] قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح خمس صلوات بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال
له [illegible] صنعت شیئا لم تکن تصنعہ قال عمدا صنعتہ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز پانچ نمازون کو ایک وضو سے پڑہا اور مسح کیا موزون پر حضرت عمر رض نے اُن سے
کہا مینے آج آپکو وہ کام کرتے دیکہا جو کبہی آپ نہین کرتے تہے (یعنی ایک وضو سے کئی نماز پڑہنا حالانکہ ہمیشہ آپ ہر ایک
نماز کے لئے وضو کرتے تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے جان بوجہہ کر یہہ کام کیا ہے (تاکہ میری
اُمت پر آسانی ہو) **باب** تفریق الوضوء وضو مین کہین خشک رہ جانیکا بیان **عن** انس ان رجلا جاء
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد توضأ وترک علی قدمہ مثل موضع الظفر فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فاحسن وضوءک **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کئے اور ایک ناخون برابر اُس نے سوکہا چہوڑ دیا تہا اپنے پاؤن مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جا اچھی طرح وضو کر **کہا** ابو داؤد نے یہہ حدیث معروف نہین ہے صرف ابن وہب
نے اُسکو روایت کیا اور حضرت عمر رض سے بہی ایسا ہی مروی ہے اُسمین یہہ ہے لوٹ جا اچھی طرح وضو کر
عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی وفی ظہر قدمہ
لمعۃ قدر الدرہم لم یصبہا الماء فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید الوضوء والصلوۃ
ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا نماز پڑہتے ہوئے
اور اُسکے پاؤن مین ایک درم بہر سوکہا رہ گیا تہا آپ نے اُسکو حکم کیا وضو اور نماز لوٹانے کا **ف** اس حدیث کی
اسناد ضعیف ہے **باب** اذا شک فی الحدث جب وضو ٹوٹنے مین شک ہو تو کیا کرے **عن** عبد اللہ
بن زید بن عاصم المازنی شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یجد الشیء فی الصلوۃ حتی یخیل الیہ

فقال لا ینفتل حتی یسمع صوتا او یجد ریحا **ترجمہ** عبد اللہ بن زید نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آدمی کو کبھی نماز مین ایسا شبہ ہوتا ہے گویا وضو اسکا ٹوٹ گیا ہے آپ نے فرمایا نماز نہ توڑے جب
تک آواز نہ سُنے یا بو نہ سونگھے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم
فی الصلوۃ فوجد حرکۃ فی دبرہ احدث اولم یحدث فاشکل علیہ فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکو نماز مین
سرین کے اندر کچھ حرکت معلوم ہو پھر یقین نہ ہو کہ وضو ٹوٹا یا نہ ٹوٹا تو وہ نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سُنے یا بو نہ سونگھے

باب الوضوء من القبلۃ عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہین ٹوٹتا **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قبلہا ولم یتوضأ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا
پھر وضو نہین کیا۔ کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث منقطع ہے ابراہیم تیمی نے حضرت عایشہ سے نہین سُنا **عن**
عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل امراۃ من نسائہ ثم خرج الی الصلوۃ ولم یتوضأ قال عروۃ
فقلت لہا من ہی الا انت فضحکت **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی کسی بی بی کو بوسہ دیا پھر نماز کو نکلے اور وضو نہین کیا عروہ نے کہا مینے حضرت عایشہ سے کہا وہ بی بی
کون ہوگی سوا تمہارے تو وہ ہنسنے لگین۔ کہا ابو داؤد نے یحیی بن سعید القطان نے ایک شخص سے
کہا تو مجھہ سے نقل کر دونون حدیثین ضعیف ہین ایک تو یہہ حدیث اعمش کے حبیب سے بوسہ کے باب مین دوسری
مستحاضہ کے باب مین ثوری نے کہا حبیب نے ہم سے صرف عروہ مزنی سے حدیث بیان کی یعنی عروہ بن
زبیر سے کوئی حدیث بیان نہین کی۔ کہا ابو داؤد نے لیکن حمزہ زیات نے حبیب سے انہون نے عروہ بن الزبیر سے
انہون نے عایشہ سے ایک حدیث صحیح نقل کی ہے

باب الوضوء من مس الذکر ذکر کے چھونے سے
وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن** عروۃ بن الزبیر یقول دخلت علی مروان بن الحکم فذکرنا ما یکون منہ الوضوء
فقال مروان ومن مس الذکر فقال عروۃ ما علمت ذلک فقال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انہا
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مس ذکرہ فلیتوضأ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے
روایت ہے مین مروان بن الحکم (جو حاکم تہا مدینہ کا پہر آخر مین خلیفہ ہوگیا بنی امیہ مین سے تہا) پاس گیا اور ہم نے
بیان کیا ان چیزون کو جن سے وضو ٹوٹتا ہے مروان نے کہا مس ذکر سے بہی عروہ نے کہا یہہ مجھے معلوم نہین
مروان نے کہا مجہے بسرہ بنت صفوان نے خبر دی اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے
آپ جو مس کرے اپنے ذکر کو وہ وضو کرے **ف** یہی قول ہے احمد اور شافعی اور مالک کا اور حق یہہ ہے
کہ یہہ حکم استحبابا ہے نہ وجوبا اور وضو نہ کرنا رخصت ہے

باب الرخصۃ فی ذلک ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان

عن طلق بن علی قال قدمنا علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل کانہ بدوی فقال یا نبی اللہ
ما تری فی مس الرجل ذکرہ بعد ما یتوضأ فقال ہل ہو الا مضغۃ منہ او قال بضعۃ منہ **ترجمہ**
طلق بن علی سے روایت ہے کہ ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے مین ایک شخص آیا گویا بدو تھا اور بولا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ای نبی اللہ کے کیا کہتے ہو تم جب کوئی شخص چھوے اپنے ذکر کو بعد وضو کے
آپنے فرمایا نہین ہے ذکر مگر ایک مضغہ یا ٹکڑا اسکے بدن کا **ف** یعنی جیسے اور بدن چہونیسے وضو نہین جاتا ایسے
ہی ذکر کے بھی چہونیسے وضو نہین جاتا۔ محدثین نے اختلاف کیا ہے اس مقام پر بعضون نے بسرہ کی حدیث
کو ترجیح دی ہے بعضون نے طلق کے حدیث کو (وللناس فیما یعشقون مذاہب) ہر ایک آدمی کا جدا جدا مسلک
اور طریقہ ہے عامل بالحدیث کو گنجایش ہے وسعت ور راحت کیوقت بسرہ کی حدیث پر عمل کرے وقت اور
ضرورت کیوقت طلق کی حدیث پر چلے ۔ صحابہ بھی مختلف رہے اس مسئلے مین بعض قایل تھے اس امر کے کہ مس ذکر
سے وضو لازم ہے جیسے جابر اور ابو ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبد اللہ بن عمر اور زید بن خالد اور ابن عباس وغیرہم بعض
کہتے تھے وضو لازم نہین آتا جیسے حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ اور عمار اور حذیفہ وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین

باب الوضوء من لحوم الابل اونٹ کا گوشت کہانیسے وضو لازم ہونیکا بیان **عن** البراء بن عازب
قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضأوا منہا وسئل عن لحوم الغنم
فقال لا توضأوا منہا وسئل عن الصلوۃ فی مبارک الابل فقال لا تصلوا فی مبارک الابل فانہا من الشیاطین
وسئل عن الصلوۃ فی مرابض الغنم فقال صلوا فیہا فانہا برکۃ **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا اونٹ کا گوشت کہا کر وضو کرنیسے آپ نے فرمایا وضو کرو اس سے
اور سوال ہوا بکری کے گوشت کہا کر وضو کرنیسے آپ نے فرمایا نہ وضو کرو اس سے اور سوال ہوا اونٹون کے
بیٹھنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپنے فرمایا نہ نماز پڑہو اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ مین وہ شیطانون کی جگہہ ہے
ف یعنی اونٹ شریر ہوتے ہین ایسا نہ ہو یہ نماز پڑہتا ہو وہ اٹھین حرکت کرین یہ دب جاوے یا مارا کہاوے **ق**
اور سوال ہوا بکریون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپ نے فرمایا نماز پڑہو وہان وہ برکت کی جگہہ ہے

باب الوضوء من مس اللحم النیء وغسلہ کچے گوشت چہونیسے یا کچے گوشت دہونیسے وضو لازم نہ ہونیکا بیان
عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بغلام وہو یسلخ شاۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تنح حتی اریک فادخل یدہ بین الجلد واللحم فدحس بہا حتی توارت الی الابط ثم مضی فصلی للناس ولم یتوضأ
قال ابو داؤد زاد عمرو فی حدیثہ یعنی لم یمس ماء **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک لڑکے
پر جو کہال کھینچ رہا تھا ایک بکری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہٹ جا مین بتاتا ہون آپ نے اپنا ہاتہ

کہال اور گوشت کے اندر ڈالا اتنا کہ بغل تک چلا گیا پہر آپ چلے اور نماز پڑہائی اور وضو نہ کیا عمرو کی روایت مین اتنا زیادہ ہے یعنی پانی سے نہ دہویا **باب** ترک الوضوء من مس المیتة مُردے کو چہوکر وضو نہ کرنیکا بیان

عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیة والناس کنفتیه فمر بجدی اسک میت فتناوله فاخذ باذنیه ثم قال ایکم یحب ان هذا له وساق الحدیث **ترجمہ** جابر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین گئے آرہے تہے عالیہ کے دیہات سے **ف** عالیہ وہ گانو مین جو مدینہ کے اطراف مین ہین بلندی کیطرف **ف** اور دونون طرف لوگ آپ کے ساتہہ تہے راہ مین ایک بکری کا بچہ دونون کان پیوستہ ملا آپنے اسکے کان پکڑکر اسکو اٹہایا اور فرمایا کون شخص تم مین سے اسکو لینا چاہتا ہے اور بیان کیا آخر حدیث تک **ف** صحیح مسلم مین پوری حدیث یون ہے حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ یہ بکری کا بچہ مردہ چہوٹے کان والا اسکو ایک درم کے بدلے مین ملے صحابہ نے کہا ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کسی چیز کے بدلے مین ملے اور ہم کیا کرین گے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تہا کہ اسکے کان نہایت چہوٹے ہین یا ملے ہوے ہین یا مفقود ہین یا کٹے ہوئے ہین تو پہلا اب کیا حال ہوگا جب وہ مُردہ ہے اسمین جان نہین حضرت نے فرمایا خدا کی قسم بقدر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہے یعنی اگر تم مُردار سے پرہیز کرتے ہو تو دُنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مُردار سے بہی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہے ٭ تمام ہوا پارہ پہلا سنن ابو داؤد کے بتیس پارون مین سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہی پارہ دوسرا اُسکے

فضل اور انعام پر اعتماد کرکے ٭

تم الجزء الاول ویتلوه الجزء الثانی من تجزیة الخطیب رحمه الله

فہرست ابواب پارۂ اول سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

الجزء الثانی (پارہ دوسرا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی ترک الوضوء مما مست النار آگ کی پکی ہوئی چیز کہانیسے وضو لازم نہ آنا **ف** ابتداے اسلام مین یہہ حکم تہا کہ آگ سے جو چیز پکے اُسکے کہانیسے وضو جاتا رہتا تہا بعد اُسکے یہہ حکم منسوخ ہوگیا مگر اونٹ کے گوشت کہانیسے وضو بعض علماء کے نزدیک لازم آتا ہے امام احمد کا مذہب یہی ہے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال ضفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فامر بجنب فشوی واخذ الشفرۃ فجعل یحزّ لی بہا منہ قال فجاء بلال فآذنہ بالصلوۃ قال فالقی الشفرۃ وقال ما لہ تربت یداہ وقام یصلی زاد الانباری وکان شاربی وفی فقصہ لی علی سواک او قال اقصہ لک علی سواک **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مین مہمان گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک رات آپ نے حکم کیا بکری کی ایک ران بہوننے کا وہ بہونی گئی اور آپ چہری لیکر میرے لئے گوشت کاٹ رہے تہے اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا آپنے چہری ڈالدی اور کہا کیا ہوگیا اُسکو خاک آلودہ ہون ہاتہ اُسکے اور کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے انباری کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ میری موچہین بڑہ گئی تہین آپ نے ایک مسواک ہونٹہون کے تلے رکہہ کر انکو کتر دیا **عن** ابن عباس قال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتفا ثم مسح یدہ بمسح کان تحتہ ثم قام فصلی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت پہر پونچہہ لیا اپنا ہاتہہ ٹاٹ سے جو اُسکے نیچے بچہا ہوا تہا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہش من کتف ثم صلی ولم یتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دست مین سے کچہہ گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول قربت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خبزا ولحما فاکل ثم دعا بوضوء فتوضأ بہ ثم صلی الظہر ثم دعا بفضل طعامہ فاکل ثم قام الی الصلوۃ ولم یتوضأ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپ نے کہایا بعد اُسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پہر نماز پڑہی ظہر کی بعد نماز کے جو کہانا تہا اُسکو منگایا اور کہایا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہی اور وضو نہین کیا **عن** جابر قال کان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما غیرت النار **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر فعل یہہ تہا کہ آگ کی

ابو داؤد ۳ ... ابن ماجہ ... ترمذی ...

پکی ہوئی چیزون سے وضو نہین کرتے تہے کہا ابو داؤد نے یہہ خلاصہ ہے حدیث اول کا **عن** عبید
بن ثمامۃ المرادی قال قدم علینا مصر عبد اللہ بن الحارث بن جزء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فسمعتہ یحدث فی مسجد مصر قال لقد رایتنی سابع سبعۃ او سادسۃ ستۃ مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی دار رجل فمر بلال فناداہ بالصلاۃ فخرجنا فمررنا برجل وبرمتہ علی النار فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطابت برمتک قال نعم بابی انت وامی فتناول منہا بضعۃ فلم یزل یعلکہا
حتی احرم بالصلاۃ وانا انظر الیہ **ترجمہ** عبید بن ثمامۃ المرادی سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن حارث
بن جزء مصر مین ہمارے پاس آئے وہ حدیث بیان کر رہے تہے مسجد مین انہون نے کہا مجہہ سمیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سات آدمی تہے یا چہہ ایک گہر مین اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا ہم جب نکلے
راستہ مین ایک شخص پر گذرے جسکی ہانڈی آگ پر چڑہی ہوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا تیری ہانڈی پک گئی وہ بولا ہان میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون آپ نے اس گوشت مین سے
ایک بوٹی لیا اور اسکو چباتے رہے یہان تک کہ تکبیر کہی نماز کی اور مین دیکہہ رہا تہا **باب** التشدید فی ذلک
آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الوضوء مما انضجت النار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو لازم
ہوتا ہے اس کہانے سے جو آگ سے پکایا جاوے **عن** ابی سفیان بن سعید بن المغیرۃ انہ دخل علی
ام حبیبۃ فسقتہ قدحا من سویق فدعا بماء فتمضمض فقالت یا ابن اختی الا توضا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال توضؤا مما غیرت النار او قال مما مست النار **ترجمہ** ابی سفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت ہے
وہ ام المومنین ام حبیبہ پاس گئے انہون نے ایک پیالہ ستو کا انکو پلایا پہر ابو سفیان نے پانی منگا کر کلی
کی ام حبیبہ نے کہا وضو کیون نہین کرتا اے بہانجے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان
کہانون سے جو آگ سے پکے ہون **باب** فی الوضوء من اللبن دودہ پی کر کلی کرنیکا بیان **عن** ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فدعا بماء فتمضمض ثم قال ان لہ دسما **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر پانی منگا کر کلی کی اور فرمایا اسمین چکنائی ہوتی ہے
باب الرخصۃ فی ذلک اس باب مین رخصت کا بیان **عن** انس بن مالک یقول ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فلم یمضمض ولم یتوضا وصلی قال زید دلنی شعبۃ علی ہذا الشیخ **ترجمہ**
انس بن مالک کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر نہ کلی کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑہی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودہ پیکر کلی کر ڈالنا بہتر ہے اگر نہ کرے تو بہی درست ہے -

باب الوضوء من الدم خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** جابر قال خرجنا مع رسول الله
صلی الله علیه وسلم یعنی فی غزوة ذات الرقاع فاصاب رجل امرأة رجل من المشرکین فحلف ان لا انتهی
حتی اهریق دما فی اصحاب محمد فخرج یتبع اثر النبی صلی الله علیه وسلم فنزل النبی صلی الله علیه وسلم
منزلا فقال من رجل یکلؤنا فانتدب رجل من المهاجرین ورجل من الانصار فقال کونا بفم الشعب قال فلما
خرج الرجلان الی فم الشعب اضطجع المهاجری وقام الانصاری یصلی واتی الرجل فلما رأی شخصه
عرف انه ربیئة للقوم فرماه بسهم فوضعه فیه فنزعه حتی رماه بثلاثة اسهم ثم رکع وسجد
ثم انتبه صاحبه فلما عرف انهم قد نذروا به هرب ولما رأی المهاجری ما بالانصاری من الدم
قال سبحان الله الا انبهتنی اول ما رمی قال کنت فی سورة اقرؤها فلم احب ان اقطعها **ترجمہ**
جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے غزوہ ذات الرقاع میں ایک
شخص نے کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا اُس نے قسم کھائی میں باز نہ آؤں گا جبتک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے کسی صحابی کو قتل نہ کروں گا تو وہ ڈھونڈھنے نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان پر اور آپ ایک منزل
میں اُترے اور فرمایا کون ہماری حفاظت کریگا ایک شخص مہاجر اور ایک انصاری مستعد ہوئے آپنے فرمایا جاؤ
گھاٹی کے سرے پر رہو دونوں آدمی گھاٹی کے سرے پر پہنچے وہاں جاکر مہاجر لیٹ رہا اور انصاری کھڑے
ہوکر نماز پڑھنے لگے وہ شخص آیا اور اُس نے دیکھ کر پہچانا یہ محافظ ہے قوم کا اُس نے ایک تیر مارا وہ اُنکو
لگا اونہوں نے نکال لیا یہاں تک کہ اُس نے تین تیر مارے اُسوقت اونہوں نے رکوع اور سجدہ کر کے
اپنے ساتھی کو ہوشیار کیا جب اُس شخص کو معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ ہوشیار ہوگئے تو وہ بھاگ گیا مہاجر نے انصاری
سے پوچھا تو نے پہلے تیر میں کیوں مجھے ہوشیار نہیں کیا انصاری بولا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا میرا جی
نہ چاہا توڑنے کو **ف** سبحان اللہ نماز میں اگر خضوع خشوع ہو تو ایسا ہو جب ادنی ادنی صحابیوں کا یہ حال تھا
تو اجلہ صحابہ کی نماز کیسی ہوگی - اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی نہ وضو
ٹوٹتا ہے **باب** فی الوضوء من النوم سونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم شغل عنها لیلة فاخرها حتی رقدنا فی المسجد ثم استیقظنا ثم رقدنا
ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم خرج علینا فقال لیس احد ینتظر الصلوة غیرکم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن دیر کی عشا کی نماز میں یہانتک کہ ہم سو رہے مسجد میں
پھر جاگے پھر سو رہے پھر جاگے پھر سو رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سوا تمہارے اور کوئی
نماز کا انتظار نہیں کرتا **ف** پھر آپنے نماز پڑھی عشا کی اور صحابہ نے بھی پڑھی مگر وضو نہ کیا **عن** انس قال کان

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء الآخرۃ حتی تخفق رؤسھم ثم یصلون ولا یتوضأون
ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کا یہانتک
کہ جھک جاتے تھے سر اونکے (یعنی بیٹھے بیٹھے سوجاتے تھے) پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے
عن انس بن مالک قال اقیمت صلوۃ العشاء فقام رجل فقال یا رسول اللہ ان لی حاجۃ فقام یناجیہ
حتی نعس القوم او بعض القوم ثم صلی بھم ولم یذکر وضوءا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
کہ عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اتنے مین ایک شخص کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے اور آپ سے
سرگوشی کرنے لگا یہانتک کہ بعض لوگ سو گئے پھر آپنے نماز پڑھی اُن لوگون کے ساتھہ اور وضو کا ذکر نہین
کیا عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسجد وینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ
قال فقلت لہ صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال انما الوضوء علی من نام مضطجعا زاد عثمان وھناد فانہ اذا
اضطجع استرخت مفاصلہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے
تھے اور سوجاتے تھے یہانتک کہ خراٹون کی آواز آتی تہی پہر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے ایک بار
مینے کہا آپنے نماز پڑہی اور وضو نہین کیا حالانکہ آپ سو گئے تہے آپ نے فرمایا وضو اُس شخص پر لازم آتا ہے جو
کروٹ لیکر سو جاوے عثمان اور ہناد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کیہ کہ جب کروٹ پر لیٹ کر سوویگا تو اُسکے
جوڑ ڈھیلے ہو جاوینگے ف اور احتمال ہوگا وضو ٹوٹ جانیکا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے سے وضو نہین ٹوٹتا
مگر چونکہ سونے مین احتمال ہے حدث ہو جانیکا اسواسطے وضو لازم آتا ہے یہ جب ہی کہ کروٹ پر سووے لیٹ کر یا بے حرکت
سووے۔ اگر بیٹھے بیٹھے یا کہڑے کہڑے یا رکوع یا سجدے مین سوجاوے تو وضو نہ ٹوٹیگا۔ کہا ابو داؤد نے وضو
اُس شخص پر ہے جو کروٹ لیکر سوجاوے یہہ حدیث منکر ہے ف یعنی اور ثقات نے ایسا نقل نہین کیا ت
نہین روایت کیا اُسکو مگر یزید دالانی نے قتادہ سے اور حدیث مین سے اول عبارت ایک جماعت نے ابن عباس
سے روایت کی مگر اُنمین یہہ مضمون نہین ہے ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ تھے اُس خواب سے
جیسا لوگ خواب کرنے مین ف یعنی جسطرح لوگون کو غفلت ہو جاتی ہے سونے مین ویسی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہوتی تھی ت اور حضرت عایشہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دونون آنکھین سوتی
مین پر دل نہین سوتا شعبہ نے کہا قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف چار حدیثین سنی ہین ایک حدیث یونس بن
متی دوسری حدیث ابن عمر صلوۃ مین تیسری حدیث القضاۃ ثلثۃ چوتھی حدیث ابن عباس حدثنی رجال مرضیون
منھم عمر وارضاھم عندی عمر ف اور یہہ حدیث بہی قتادہ عن ابی العالیہ سے ہے تو یہہ دوسرا نقص ہوا اس حدیث
[illegible] کہا ابو داؤد نے مینے یہہ حدیث یزید دالانی کی احمد بن حنبل سے بیان کی اُنہون نے

مجہے جہڑک دیا اس معلّمے کو بڑا سمجہہ کر **ف** اس خیال سے کہ یہہ حدیث موضوع نہ ہو تو اسکے بیان مین گناہ لازم
آوے **ف** اور کہا یزید والانی کو کیا ہوا جو اصحاب قتادہ پاس گیا اور کچہہ اعتبار نہین کیا اس حدیث کا **عن**
علی بن ابیطالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وکاء السه العینان فمن نام فلیتوضأ **ترجمہ**
علی ابن ابیطالب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقعد کا ڈانٹ گویا آنکہین ہین (یعنی جبتک
آدمی جاگتا ہے تو خبردار رہتا ہے اور مقعد اپنے اختیار مین رہتا ہے) جو شخص سو جاوے وہ وضو کرے
باب فی الرجل یطاء الاذی برجله آدمی نجاست پر چلکر جاوے تو کیا حکم ہے **عن** شقیق قال قال
عبد الله کنا لا نتوضا من موطئ ولا نکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا
ہم نہین وضو کرتے تہے پاؤن رستے مین چلکر (یعنی اسی طرح نماز پڑہ لیتے پاؤن نہ دہوتے سبحان اللہ ہمارے دین مین
کیا آسانی ہے) اور نہین سمیٹتے تہے بالون کو اور نہ کپڑون کو نماز مین (گرد و غبار سے بچانیکے لیے) **باب** ما جاء فی الحدث
فی الصلاة نماز مین وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن** علی بن طلق قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا فسا احدکم فی الصلاة فلینصرف فلیتوضأ ولیعد الصلاة **ترجمہ** علی بن طلق سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہسکی مارے کوئی تم مین سے نماز مین تو چاہیئے کہ لوٹے اور وضو کرے
اور اعادہ کرے نماز کا **باب** فی المذی مذی کے بیان مین **ف** منی وہ پانی ہے جو انزال کے
وقت نکلتا ہے اور اُس سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور مذی وہ رطوبت ہے جو بوسہ و کنار اور دواعی جماع
کے وقت سر ذکر پر ظاہر ہوتی ہے اور اس سے شہوت تیز ہو جاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو
بعد پیشاب کے یا قبل پیشاب کے کبہی نکل آتا ہے **عن** علی قال کنت رجلا مذاء فجعلت اغتسل حتی تشقق
ظہری فذکرت ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم او ذکر له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تفعل اذا رایت
المذی فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلاة فاذا فضخت الماء فاغتسل **ترجمہ** حضرت علی سے روایت
ہے میری مذی بہت نکلا کرتی تہی تو مین غسل کیا کرتا یہانتک کہ پیٹ پہٹ گئی (یعنی پانی کی سردی سے
نہاتے نہاتے پشت کی کہال تڑخ گئی جیسے ہاتہہ پاؤن سردی مین پہٹ جاتے ہین) تو مین نے یہہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا کسی اَور نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا نہ کر جب مذی نکلے تو ذکر کو دہو ڈال اور وضو کر لے
جیسے نماز کیواسطے وضو کرتے ہین اور جب منی نکلے تو البتہ غسل کر **عن** المقداد بن الاسود ان علی بن
ابیطالب رضی الله عنه امره ان یسال له رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الرجل اذا دنا من اهله
فخرج منه المذی ماذا علیه فان عندی ابنته وانا استحیی ان اساله قال المقداد فسالت رسول
الله صلی الله علیه وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلینضح فرجه ولیتوضأ وضوءه للصلاة

ترجمہ حضرت علی رض نے مقداد بن اسود کو حکم کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر
کوئی شخص اپنی بی بی پاس جاوے اور مذی نکل آوے تو کیا کرے کیونکہ میرے نکاح مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہین (حضرت فاطمہ زہرا رضہ) اسوجہ سے مجھے شرم آتی ہے آپ سے یہہ مسئلہ پوچھنے
مین مقداد نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب کسیکو تم مین سے
ایسا ہو (یعنی مذی نکل آوے) تو اپنی شرمگاہ کو دہو ڈالے اور وضو کرے جیسا نماز کے لئے وضو ہوتا
ہے دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دہو ڈالے اور ابن اسحاق
کی روایت مین فوطون کا ذکر نہین ہے عن سهل بن حنيف قال كنت القى من المذى شدة وكنت اكثر منه الاغتسال
فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال انما يجزيك من ذلك الوضوء قلت يا رسول الله فكيف بما
يصيب ثوبى منه قال يكفيك بان تأخذ كفا من ماء فتنضح بها من ثوبك حيث ترى انه اصابه ترجمہ
سہل بن حنیف سے روایت ہے مجھے مذی سے بڑی تکلیف ہوتی تہی مین اکثر نہایا کرتا تہا اخر مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا آپ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو کرنا کافی ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کپڑے مین
جو لگ جاوے اسکو کیا کرون آپ نے فرمایا ایک چلو پانی لیکر اس پر چہڑک دے جہان پر تجہے معلوم ہو
مذی لگ گئی ہے عن عبد الله بن سعد الانصارى قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عما يوجب
الغسل وعن الماء يكون بعد الماء فقال ذاك المذى وكل فحل يمذى فتغسل من ذلك فرجك وانثييك
وتوضأ وضوءك للصلاة ترجمہ عبد اللہ بن سعد الانصاری سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے اور جو پانی بعد نہانے کے ذکر مین سے نکل آوے تو کیا کرے آپ نے
فرمایا اسی کو مذی کہتے ہین ہر نر کی مذی نکلتی ہے جب مذی نکلے تو اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دہو ڈال اور
وضو کر لے جیسے نماز کیواسطے وضو ہوتا ہے عن حرام بن حكيم عن عمه انه سأل رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما يحل لى من امرأتى وهى حائض قال لك ما فوق الازار وذكر مؤاكلة الحائض ايضا وساق الحديث
ترجمہ حرام بن حکیم نے اپنے چچا سے روایت کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب
میری بی بی حائضہ ہو تو مجھے کیا درست ہے آپ نے فرمایا تہہ بند سے اوپر تجھے درست ہے ف یعنی بوسہ
اور کنار اور مساس چہاتیون وغیرہ کا درست ہے جماع درست نہین ہے ف اور بیان کیا حائضہ کو ساتہہ کہلانے کا
اور ذکر کیا آخر حدیث تک عن معاذ بن جبل قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عما يحل للرجل
من امرأته وهى حائض قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلك افضل ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے
کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مرد کو عورت سے کیا فائدہ اٹہانا درست ہے جب عورت حائضہ ہو تو آپ نے فرمایا ازار سے

اوپر منزہ اوٹھانا درست ہی اور اس سے بہی بچنا افضل ہے کہا ابوداؤد نے یہہ حدیث قوی نہین ہی
راسکی اسناد مین بقیة بن الولید ہے اور وہ ضعیف ہی) **باب** فی الاکسال ذکر کو فرج کے اندر ڈالنے
سے غسل واجب ہوتا ہی یا نہین **عن** ابی بن کعب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل ذلك
رخصة للناس فی اول الاسلام لقلة الثیاب ثم امر بالغسل ونهی عن ذلك **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے
ابتدائے اسلام مین یہ رخصت تہی کہ اگر کوئی دخول کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہ ہوتا تہا کپڑون کی
کمی کیوجہہ سے پہر حکم ہوا غسل کا دخول سے اور منع کیا گیا غسل نہ کرنیسے **ف** پہلے یون کہا کرتے تہے انما الماء
من الماء غسل جب ہے کہ منی نکلے بعد اسکے یہہ حکم منسوخ ہوا یا خاص ہوا احتلام سے بیداری کی حالت مین
دخول ہوتی ہی غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور حدیث مذکور مین جو رخصت مذکور کی علت قلت ثیاب
بیان کی گئی ہے وہ سمجہہ مین نہین آتی ہے فلیتامل فیہ **عن** ابی بن کعب ان الفتیا التی کانوا یفتون ان الماء
من الماء کانت رخصة رخصها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بدء الاسلام ثم امر بالاغتسال بعد
ترجمہ ابی بن کعب کہتے تہے یہہ جو فتوی دیا کرتے تہے نہانا واجب ہوتا ہی کہ منی نکلے ایک رخصت تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ابتدائے اسلام مین پہر آپنے حکم کیا غسل کرنیکا بعد اسکے بمجرد دخول کے اگرچہ
انزال نہ ہو) **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قعد بین شعبها الاربع والزق الختان
بالختان فقد وجب الغسل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بیٹہہ
جاوے عورت کی چارون شاخون مین (یعنی دو پنڈلیان اور دو رانون کے درمیان) اور مرد کا ختنہ عورت
کے ختنہ سے ملجاوے (یعنی حشفہ فرج کے اندر چلا جاوے) تو غسل واجب ہوگیا **عن** ابی سعید الخدری
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الماء من الماء وکان ابو سلمة یفعل ذلك **ترجمہ** ابو سعید خدری
سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہی (یعنی غسل واجب ہوتا ہے پانی نکلنے سے
اور ابو سلمہ ایسا ہی کرتے تہے **ف** انکے نزدیک اس حکم کا نسخ ثابت نہین ہوا اور بعض صحابہ اسی طرف گئے ہین
جیسے سعد بن ابی وقاص وغیرہ **باب** فی الجنب یعود جنب غسل سے پہلے دوسرا جماع کر سکتا ہی **عن** انس
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم طاف ذات یوم علی نسائه فی غسل واحد **ترجمہ** انس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی تمام عورتون کے پاس ہوکر آئے ایک ہی غسل سے **باب**
الوضوء لمن اراد ان یعود جو شخص جنب ہو اور پہر جماع کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے **عن** ابی رافع ان النبی
صلی الله علیه وسلم طاف ذات یوم علی نسائه یغتسل عند هذه وعند هذه قال فقلت یا رسول الله الا تجعله غسلا
واحدا قال هذا ازکی واطیب واطهر **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اپنی

تمام عورتوں پاس گئے ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ سب سے فارغ ہو کر ایک بار
غسل کیون نہین کر لیتے آپ نے فرمایا یہہ پاکیزہ ہے اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہے یعنی ہر ایک جماع کے بعد
غسل کرنا - کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث انس کی اِس سے زیادہ صحیح ہے **عن** ابي سعيد الخدري عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال اذا اتى احدكم اهله ثم بدا له ان يعاود فليتوضا بينهما وضوءا **ترجمہ** ابو سعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی بی بی سے صحبت کرے
پہر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لیوے **باب** الجنب ينام جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے
عن عبد الله بن عمر انه قال ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه تصيبه الجنابة
من الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے حضرت عمر رض نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانے کی حاجت ہوتی ہے آپ نے
فرمایا وضو کر لیا کر اور شرمگاہ دہو لیا کر پہر سو رہا کر **باب** الجنب يأكل جنب کہانا کہاوے **عن** عائشة
قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکا قصد فرماتے حالت جنابت
مین تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہین . دوسری روایت مین یون ہے واذا اراد ان يأكل وهو جنب
غسل يديه جب ارادہ فرماتے کہانیکا حالت جنابت مین تو دونون ہاتہہ دہو ڈالتے **باب** من قال الجنب
يتوضأ جنب کو کہاتے وقت یا سوتے وقت وضو کرنا چاہئے **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان اذا اراد ان يأكل او ينام توضأ تعني وهو جنب **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانیکا یا سونیکا قصد کرتے تو وضو کر لیتے یعنی حالت جنابت مین **عن** عمار بن
ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للجنب اذا اكل او شرب او نام ان يتوضأ **ترجمہ** عمار بن یاسر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کہاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی **ف**
یعنی اگر غسل نہ ہو سکے تو وضو کر کے کہانا یا پینا یا سو رہنا درست ہے - کہا ابوداؤد نے اِس اسناد منقطع ہے یحیی
بن یعمر اور عمار بن یاسر کی بیچ مین ایک شخص اور ہے اور حضرت علی رض اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو
کہتے تہے جنب جب کہانیکا قصد کرے تو وضو کر لیوے **باب** في الجنب يؤخر الغسل جنب نہانے
مین دیر کر سکتا ہے **عن** غضيف بن الحارث قال قلت لعائشة ارأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يغتسل من الجنابة في اول الليل او في آخره قالت ربما اغتسل في اول الليل وربما اغتسل في آخره قلت الله اكبر
الحمد لله الذي جعل في الامر سعة قلت ارأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر اول الليل ام في آخره

قالت ربما اوتر فی اول اللیل و ربما اوتر فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة قلت ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجہر بالقران ام یخفت به قالت ربما جہر به وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة

ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے مین نے حضرت عایشہ سے کہا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے جنابت کا غسل کرتے ہوئے اول شب مین یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبہی آپ غسل کرتے اول شب مین اور کبہی غسل کرتے آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب مین وتر پڑہتے یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبہی آپ وتر پڑہتے تہے اول شب مین اور کبہی آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قران پکار کر پڑہتے یا آہستہ پڑہتے حضرت عایشہ نے کہا کبہی پکار کر پڑہتے اور کبہی آہستہ پڑہتے مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا عن علی بن ابی طالب رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکة بیتا فیه صورة ولا کلب ولا جنب ترجمہ علی ابن ابی طالب رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو یا کتا یا جنب ہو ف خطابی نے کہا مراد فرشتون سے رحمت اور برکت کے فرشتے ہین نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت مین جدا نہین ہوتے۔ اس حدیث سے جنب کو غسل مین دیر کرنا ممنوع ہوا اگر مراد یہہ ہے جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنون تک جنب رہا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل مین تاخیر کی ہے۔ اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہو اور جانورون اور کہیتون کے محافظت کے ہی نہو ورنہ درست ہے اور صورت سے مراد وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چہت یا کپڑے پر اور بعضون نے خاص کیا ہے مجسم سے عن عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام وهو جنب من غیر ان یمس ماء ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہتے جنابت کی حالت مین بغیر نہائے۔ دوسرے کہا ابو داؤد نے مجہسے حسن بن علی واسطی نے بیان کیا کہا سنا مین نے یزید بن ہارون سے وہ کہتے تہے حدیث وہم ہے ابی اسحاق سے ف ترمذی نے کہا من غیر ان یمس آب یہہ غلطی ہے ابی اسحاق سبیعی کی

باب فی الجنب یقرا جنب کلام اللہ نہ پڑہے

عن عبد اللہ بن سلمة قال دخلت علی علی رض انا ورجلان رجل منا ورجل من بنی اسد احسب فبعثهما علی وجها وقال انکما علجان فعالجا عن دینکما ثم قام فدخل

المخرج ثم خرج فدعا بماء فاخذ منه حفنة فتمسح بها ثم جعل يقرأ القران فانكر واذلك فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من الخلاء فيقرئنا القران وياكل معنا اللحم ولم يكن يحجبه وقال يحجزه عن القران شئ ليس الجنابة **ترجمہ** عبد اللہ بن سلمہ سے روایت ہی مین حضرت علیؓ پاس گیا اور دو آدمی میری ساتھہ اور تھے ایک بنی اسد مین سے شاید اور ایک ہم مین سے حضرت علی نے ان دونو آدمیون کو ایک طرف بہیجا اور کہا تم قوی ہو زور آور تو قوت کرو اپنی دین کی لیئے بعد اوسکے پایخانہ کو گئے پھر وہان سے آن کر پانی منگوایا اور ایک چلو سے منہ پونچھہ کر قران پڑہنے لگی لوگون نے اسکو برا جانا جب حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پایخانہ سے نکلکر ہمکو قرآن پڑہاتے اور ہمارے ساتھہ گوشت کہاتے اور کوئی امر آپ کو نہ روکتا قران سے سوا جنابت کے **باب** فی الجنب یصافح جنب مصافحہ کرے عن حذیفة ان النبی صلی الله علیه وسلم لقیه فاهوی الیه فقال انی جنب فقال ان المسلم لا ینجس **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے ملے تو اونکے طرف جھکے یعنے مصافحہ کرنے کو یا ملنے کو۔ حذیفہ نے کہا مین جنب ہون آپ نے فرمایا مسلمان نجس نہین ہوتا یا مسلمان نجس نہین ہے **ف** یعنی جنابت نجاست حکمی ہے اوس سے آدمی کا بدن یا پسینا نجس نہین ہو سکتا اسی واسطے جنب کے ساتھہ ملنا بیٹھنا کہانا درست ہی عن ابی هریرة قال لقینی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی طریق من طرق المدینة وانا جنب فاختنست فذهبت فاغتسلت ثم جئت فقال این کنت یا اباهریرة قال قلت انی کنت جنبا فکرهت ان اجالسك علی غیر طهارة فقال سبحان الله ان المسلم لا ینجس قال وفی حدیث بشر ثنا حمید حدثنی بکر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے راہ مین مدینہ کے اور مین جنب تہا تو مین پیچھی ہٹ گیا اور چلا گیا غسل کرکے پھر آیا آپنے پوچھا تو کہان تہا ای ابو ہریرہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین جنب تہا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ آپ پاس بیٹھون بغیر طہارت کر آپنے فرمایا سبحان اللہ مسلمان نجس نہین ہوتا **ف** اور کافر نجس ہے لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری بدلیل قول اللہ جل جلالہ کے انما المشرکون نجس کیونکہ اگر نجس حقیقی ہوتا تو اللہ یون فرماتا فلا تمسوہم یعنے اون سے مس نکرو حالانکہ یہہ فرمایا وہ قریب نہون گے مسجد حرام کے جیسے دوسری آیت مین بتون کو نجس فرمایا فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور اور خمر اور قمار اور انصاب اور ازلام کو رجس کہا میسری آیت مین فرمایا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه۔ اگر کافر نجس حقیقی ہوتا تو بدون دہوتے سے بہی پاک نہوتا حالانکہ وہ صرف اسلام سے پاک ہو جاتا ہے

باب الجنب یصافح

پر بعض علما کے نزدیک مشرک حقیقۃ نجس ہے جیسے سور ابن عباس سے بہی ایسا ہی منقول ہے اور حسن بصری سے مروی ہے جو مشرک سے مصافحہ کرے وہ وضو کرے بخاری مسلم نے روایت کیا عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحابون نے وضو کیا ایک مشرکہ عورت کے پکہال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت کہائی یہودیہ کی اور آپ قبول کرتے تہے کافرون کی دعوت اور تحفون کو واللہ اعلم **باب** الجنب یدخل المسجد جنب مسجد مین نجاوے **عن عائشۃ** تقول جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووجوہ بیوت اصحابہ شارعۃ فی المسجد فقال وجہوا ہذہ البیوت عن المسجد ثم دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یصنع القوم شیئا رجاء ان ینزل فیہم رخصۃ فخرج الیہم بعد فقال وجہوا ہذہ البیوت عن المسجد فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے دیکہا اصحاب کے گہرون کے رخ مسجد کے طرف ہین - یعنی دروازے اون گہرون کے مسجد کی طرف ہین تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جا سکین اور ایک رخ والے دوسری رخ والے مکانون مین مسجد سے ہو کر چلے جاوین - آپ نے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد سے پہیر دو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگون نے ابہی تک کچہہ نہین کیا تہا اس امید سے کہ شاید اون کے باب مین رخصت نازل ہو جب آپ دوبارہ آئے تو آپ نے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد کے طرف سے پہیر دو کیونکہ مسجد کو مین حلال نہین کرتا حایضہ اور جنب کی واسطے **ف** اور جب گہرون کا رخ مسجد کے طرف ہوگا تو لوگ خواہ مخواہ اور عورتین مسجد مین سے ہو کر ایک گہر سے دوسرے گہرون کو جاوینگی **باب** فی الجنب یصلی بالقوم وہو ناس جنب بہولسے نماز پڑہانے کو کہڑا ہو جاوے تو کیا کرے **عن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فی صلوۃ الفجر فاومی بیدہ ان مکانکم ثم جاء وراسہ یقطر فصلی بہم **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز شروع کردی پہر ہاتہہ سے اشارہ کیا تم سب اپنی جگہہ پر رہو (اور آپ چلی گئی گہر مین) پہر آئے اور بالون سے آپ کے پانی ٹپک رہا تہا - آپ نہانا بہول گئے تہے اسواسطے نہا کر آئے - بعد اوسکے آپ نے نماز پڑہائی - دوسری روایت مین یہہ ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہہ چکے تہے پہر جب آپ نے دوبارہ آنکر نماز پڑہائی اور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا مین بہی آدمی ہون مجہے نہانے کی حاجت تہی تیسری روایت مین یون ہے ابو ہریرہ سے کہ آپ کہڑے ہوئے مصلی مین اور ہمنے انتظار کیا تکبیر کا اتنے مین آپ چلے اور فرمایا تم اسی طرح جمے رہو

چوتھی روایت مین یون ہے کہ آپ نے تکبیر کہہ لی پھر اشارہ کیا لوگون کو بیٹھہ جاؤ آپ گئے اور غسل کر کے آئے اور امام مالک نے اس حدیث کو عطا ابن یسار سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز کی تکبیر کہی آخر حدیث تک عن ابی هريرة قال اقيمت الصلوة وصف الناس صفوفهم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا قام في مقامه ذكر انه لم يغتسل فقال للناس مكانكم ثم رجع الى بيته فخرج علينا ينطف رأسه قد اغتسل ونحن صفوف وهذا لفظ ابن حرب قال عياش في حديثه فلم نزل قياما ننتظره حتى خرج علينا وقد اغتسل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نماز کہڑی ہوئی اور لوگون نے صفین باندہ لین اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جب اپنے مقام مین کہڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا مین نے غسل نہین کیا آپ نے لوگون سے کہا تم یہین جمے رہو پھر آپ گھر مین گئے جب گھر سے آئے تو نہا کر آئے آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تہا اور ہم صف باندہے کہڑے تھے یہہ ابن حرب کی روایت ہے عیاش کی روایت مین یون ہے ہم اوسیطرح کہڑے کہڑے آپ کا انتظار کرتے رہے جبتک آپ نکلے تو غسل کر کے نکلے **باب في الرجل يجد البلة في منامه** آدمی سو کر جب اوٹھے اور ازار مین تری دیکھے تو غسل کرے **عن عائشة** قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما قال يغتسل وعن الرجل يرى انه قد احتلم ولا يجد البلل قال لا غسل عليه فقالت ام سليم المرأة ترى ذلك اعليها غسل قال نعم انما النساء شقائق الرجال **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے پوچہے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ایک شخص بیدار ہو کر تری دیکہے اور خواب یاد نہو آپ نے فرمایا غسل کرے اور ایک شخص کو خواب یاد ہو مگر تری نہ دیکہے آپ نے فرمایا اوسپر غسل نہین ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر عورت بہی مثل مرد کے دیکہے (یعنے اوسکو بہی احتلام ہو اور تری پاوے) کیا غسل اوسپر لازم ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان عورتین تو جوڑا ہین مردون کی **ف** یعنی مثل مردون کے ہین خلقت اور طبیعت مین کیونکہ عورت مرد ہی سے پیدا ہوئی ہے اصل خلقت اور ابتدای آفرینش مین **باب المرأة ترى ما يرى الرجل** عورت کو احتلام ہونیکا بیان **عن ام سليم** الانصارية وهي ام انس بن مالك قالت يا رسول الله ان الله عز وجل لا يستحيي من الحق ارأيت المرأة اذا رأت في النوم ما يرى الرجل اتغتسل ام لا قالت عائشة فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم فلتغتسل اذا وجدت الماء قالت عائشة فاقبلت عليها فقلت اف لك وهل ترى ذلك المرأة فاقبل علي رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت یمینک یا عایشة ومن این یکون الشبہ ترجمہ ام سلیم نے جو ماں ہین انس بن مالک کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک اللہ جل جلالہ نہین شرم کرتا ہے حق سے کیا اگر عورت بھی سوتے مین ایسا دیکھے جیسا مرد دیکھتا ہے وہ غسل کرے یا نہیں آپ نے فرمایا ہان ضرور غسل کرے جب پانی موجود ہو حضرت عایشہ نے کہا مین ام سلیم پاس آئی اور کہا اوی ہے تجھکو کیا عورت کو بھی مثل مرد کی احتلام ہوتا ہی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے (میرا کہنا سنکر) فرمایا مٹی لگی تیرے داہنے ہاتہہ کو ای عایشہ **ف** یہہ کلمہ زبان عرب مین موضوع ہی بددعا کی لیئے یعنی تجہپر محتاجی آوی اور فقیری مگر یہان پر مراد بددعا نہین ہے بلکہ تعجب ہے **ت** پہر کہان سے مشابہت ہوتی ہے (بچے کو ماں سے) **ف** یعنی کبہی بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہی کبہی باپ کے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں کا نطفہ اوسمین شریک ہوتا ہے جو غالب ہوا بچہ اوسیکے مشابہ ہوا یہہ مضمون مسلم کی روایت مین مصرح ہے **باب** مقدار الماء الذی یجزی بہ الغسل جتنا پانی غسل کے لیئے کافی ہے اوس کا بیان **عن** عایشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء واحد ھو الفرق من الجنابة **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے وہ فرق ہے جنابت سے **ف** فرق وہ برتن ہے جسمین سولہ رطل پانی آتا ہی اہل حجاز کے تین صاع اوسمین آتے ہین یا بارہ مد قریب ساڑہے سات سیر پانی کے ہوا انثی روپیہ کے سیر سے - اس حدیث سے مراد یہہ ہے کہ آپ ایسی برتن سے غسل کیا کرتے جسمین اتنا پانی آتا یہ مقصود نہین کہ اوسے بہر کر پانی سے نہاتے یعنے وہ کل پانی غسل مین صرف کرتے ورنہ منافی ہوگا دوسرے حدیث کی کہ آپ ایک صاع سے غسل کیا کرتے اور ایک مد سے وضو کیا کرتے یا اکثر آپ ایک صاع سے نہاتے ہوں گے کبہی کسی وجہ سے ایک فرق سے بہی غسل کرتے ہوں گے یا حضرت عایشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر ایک فرق سے نہاتے ہوں گے - جیسے کہا ابوداؤد نے معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا اوسمین یہ ہے کہ مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر ایک برتن پانی سے غسل کرتے جو فرق کے برابر تہا کہا ابوداؤد نے ابن عیینہ نے بہی مثل امام مالک کے روایت کیا ہی - کہا ابوداؤد نے مین نے احمد بن حنبل سے سنا کہتے تہے فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور صاع ابن ابی ذیب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تہا (یہی صاع ہی اہل حجاز کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مراد ہے صاع سے تمام احادیث مین)

اور جسنے کہا صاع آٹھہ رطل ہے وہ غیر محفوظ ہے۔ ابوداؤد نے کہا مین نے امام احمد سے سنا کہتے تھے جس شخص نے صدقہ فطر ہمارے رطلون سے پانچ رطل اور ثلث رطل دیا اوسنے پورا دیا لوگون نے کہا صیحانی (ایک قسم کی کھجور ہے مدینے مین) بھاری ہوتی ہے کہا صیحانی بہتر ہے کہا مجھے معلوم نہین

باب في الغسل من الجنابة غسل جنابت کیونکر کرے **عن** جبير بن مطعم انهم ذكروا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم الغسل من الجنابة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انا فافيض على راسي ثلاثا واشار بيديه كلتيهما **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا غسل جنابت کا آپ نے فرمایا مین تو تین چلو اپنے سر پر ڈالتا ہون اور دونون ہاتھون سے اشارہ کیا **عن** عايشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشيء نحو الحلاب فاخذ بكفه فبدا بشق راسه الايمن ثم الايسر ثم اخذ بكفيه فقال بهما على راسه **ترجمہ** ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ایک برتن منگواتے جیسے دودہ نچوڑنے کا برتن پھر پانی اپنے ہاتہہ میں لیکر سر کے داہنے جانب پر پانی ڈالتے پھر بائین جانب پر پھر دونون ہاتھون سے پانی لیکر بیچ سر پر ڈالتے **ف** حلاب اس حدیث مین حای حطی سے ہے جو ایک ظرف کا نام ہے جسمین اونٹنی کا دودہ نچوڑا جاتا ہے بعضون نے اس سے خوشبو مراد لی ہے چنانچہ بخاری نے ترجمہ باب مین یہہ بھی ذکر کیا ہے بعضون نے اسکو جلاب جیم سے کہا ہے واللہ اعلم **عن** جميع بن عمير احد بني تيم الله بن ثعلبة قال دخلت مع امي وخالتي على عايشة رض فسالتها احدهما كيف كنتم تصنعون عند الغسل فقالت عايشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضا وضوءه للصلوة ثم يفيض على راسه ثلاث مرات ونحن نفيض على رؤسنا خمسا من اجل الضفر **ترجمہ** جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ مین اپنی مان اور خالہ کے ساتھہ حضرت عایشہ پاس گیا ان مین سے ایک نے حضرت عایشہ سے پوچھا تم کیونکر غسل کرتی تہین اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہین پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے اور ہم پانچ بار ڈالتے تھے چوٹیون کے سبب سے **ف** یعنی ہمارے سر پر بال زیادہ ہوتے تھے اور چوٹیان بندہی رہتین تہین اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتی تھے تاکہ پانی خوب بالون کی جڑون مین پہونچ جاوے **عن** عايشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة قال سليمان يبدأ فيفرغ من يمينه على شماله وقال مسدد غسل يديه يصب الاناء على يده اليمنى

ثم اتفقا فيغسل فرجه قال مسدد يفرغ على شماله وربما كنت عن الفرج ثم يتوضأ وضوءه
للصلوة ثم يدخل يده في الاناء فيخلل شعره حتى اذا رأى انه قد اصاب البشرة او انقى البشرة
افرغ على رأسه ثلاثا فاذا فضل فضلة صبها عليه ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا یا غسل شروع کرتے تو پہلے داہنے ہاتھہ سے
بائین پر پانی ڈالتے مسدد کی روایت مین ہے دونو ہاتھہ دہوتے برتن کو داہنے ہاتھہ پر ڈالتے پہر شرمگاہ
دہوتے مسدد کی روایت مین ہے بائین کی ہاتھہ پر پانی ڈالتی کبھی حضرت عایشہ نے شرمگاہ کو کنایہ
کے طور پر بیان کیا ہے پہر وضو کرتے تہے جیسے نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پہر دونو ہاتھہ برتن مین
ڈالکر بالون کا خلال کرتے جب آپ کو معلوم ہوجاتا کہ پانی تمام بدن پر پہونچ گیا یا بدن صاف
ہوگیا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے پہر جسقدر پانی بچ رہتا اوسکو اپنے اوپر بہا لیتے عن
عايشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدأ بكفيه فغسلهما
ثم غسل مرافغه وافاض عليه الماء فاذا انقاهما اهوى بهما الى الحائط ثم يستقبل الوضوء
ويفيض الماء على رأسه (بالغين المعجمة) ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے پہلے دونو پہونچون کو دہوتے پہر جوڑون کو دہوتے (جیسے
چڈہی اور کہنیان اور بغلین جہان اکثر میل جم جاتا ہے یہ اوس صورت مین ہے جب حدیث مین
مرافغہ ہو جو جمع ہے رفغ کی اور بعض نسخون مین مرافقہ ہے یعنے کہنیون کو دہوتے مگر پہلا نسخہ صحیح
ہے اور اون پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہوجاتے تو اونکو دیوار پر ملتے پہر وضو شروع کرتے اور
اپنے سر پر پانی ڈالتے عن عايشة قالت لئن شئتم لأريتكم اثر يد رسول الله صلى الله عليه
وسلم في الحائط حيث كان يغتسل من الجنابة ترجمہ حضرت عایشہ نے کہا اگر تم چاہو تو
مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ کا نشان تبلادون دیوار مین جہان آپ غسل
کیا کرتے تہے جنابت کا عن ميمونة قالت وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا يغتسل
به من الجنابة فاكفأ الاناء على يده اليمنى فغسلها مرتين او ثلاثا ثم صب على فرجه فغسل
فرجه بشماله ثم ضرب بيده الارض فغسلها ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه ويديه
ثم صب على رأسه وجسده ثم تنحى ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل فلم يأخذه
وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرت ذلك لابراهيم فقال كانوا لا يرون بالمنديل بأسا
ولكن كانوا يكرهون العادة ترجمہ ام المومنین میمونہ رض سے روایت ہے مین نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے نہانے کا پانی رکہا جنابت سے نہانے کے واسطے آپنے برتن کو جہکا کر داہنے
ہاتہہ پر پانی ڈالا دوبار یا تین بار اوسکو دہویا پہر اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور بایئن ہاتہہ سے شرمگاہ
کو دہویا پہر اپنا بایان ہاتہہ زمین پر ملکر دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور منہہ اور ہاتہہ دہوئے
پہر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی بہایا بعد اوسکے اوس مقام سے جدا ہوکر اپنے پانوٗن دہوئے
مین نے کپڑا دیا بدن پہونچنے کو آپ نے نہ لیا ف اس لیئے کہ پونچہنا افضل ہے یا جلدی کی لیئے
یا وقت گرمی کا تہا تراوت اوس وقت اچہی معلوم ہوتی ہوگی یا اوس کپڑے مین کچہہ شبہہ ہوگا نجاست
کا اسی سے پونچہنے کی ممانعت ثابت نہین ہوتی ف اور اپنے بدن سے پانی جہاڑنے لگے
اعمش کہتے ہین مین نے ابراہیم سے یہہ بیان کیا انہون نے کہا صحابہ کپڑے سے بدن پونچہنا برا
نہین سمجہتے تہے لیکن اسکی عادت کرلینا برا جانتے تہے عن شعبۃ قال ان ابن عباس کان اذا اغتسل
من الجنابۃ یفرغ بیدہ الیمنی علی یدہ الیسری سبع مرار ثم یغسل فرجہ فنسی مرۃ کم افرغ فسالنی
کم افرغت فقلت لا ادری فقال لا ام لک وما یمنعک ان تدری ثم یتوضاء وضوءہ للصلاۃ
ثم یفیض علی جلدہ الماء ثم یقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتطھر ترجمہ شعبہ
سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس جب غسل کرتے جنابت کا داہنے ہاتہہ سے پانی ڈالتے بایئن ہاتہہ پر
سات بار پہر شرمگاہ دہوتے ایک بار وہ بہول گئے کئی بار پانی ڈالا تو مجہہ سے پوچہا مین نے کتنے بار پانی
ڈالا مین نے کہا مجہے یاد نہین ہے انہون نے کہا تیری ماں نہو ف یہہ ایک کلمہ ہے عرب مین
تعجب کے وقت کہا کرتے ہین لاام لک لااب لک ف تو نے کیون یاد نہ رکہا پہر وضو کرتے تہے
جیسے نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پہر اپنے بدن پر پانی بہاتے تہے پہر کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسیطرح طہارت کرتے تہے عن عبداللہ بن عمر قال کانت الصلاۃ خمسین والغسل من الجنابۃ
سبع مرار وغسل البول من الثوب سبع مرار فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسال
حتی جعلت الصلاۃ خمسا والغسل من الجنابۃ مرۃ وغسل البول من الثوب مرۃ ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے کہ پہلے پچاس نمازین فرض ہوئین تہین اور جنابت سے سات بار غسل کرنیکا حکم ہوا
اسیطرح پیشاب کپڑے مین لگ جاوے تو سات بار دہونیکا حکم تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی امت پر تخفیف چاہتے رہے) یہانتک کہ نمازین پانچ
رہ گیئن اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور پیشاب سے کپڑا دہونا ایک بار رہ گیا ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اگر کپڑے مین پیشاب لگ جاوے تو ایک بار دہو ڈالنا کافی ہے عن ابی ہریرۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشر ترجمہ ابی ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے تلے جنابت ہے تو دہو بالون کو اور صاف کرو بدن کو۔ کہا ابوداؤد نے حارث بن وجیہ اسکے اسنا دین ضعیف ہے اور حدیث اوسکی منکر ہے عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک موضع شعرۃ من جنابۃ لم یغسلہا فعل بہا کذا وکذا من النار قال علی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی وکان یجز شعرہ رضی اللہ عنہ ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل جنابت مین اوسکو جہنم کا ایسا ایسا عذاب ہوگا حضرت علی رض نے کہا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا وہ اپنے بال کترایا کرتے تھے راضی ہوا اللہ جل جلالہ اونسے باب الوضوء بعد الغسل بعد غسل کے وضو کرنے کا بیان

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل ویصلی الرکعتین وصلوۃ الغداۃ ولا اراہ یحدث وضوءا بعد الغسل ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور دو رکعتین پڑہتے تھے اور صبح کی نماز پڑہتے تھے مگر مین اونکو غسل کے بعد پہر تازہ وضو کرتے نہ دیکہتے تھے ف کیونکہ غسل جنابت کے اندر خود وضو موجود ہی باب المراۃ ہل تنقض شعرہا عند الغسل عورت غسل کے وقت اپنے بال جو گندہے ہوے ہون نہ کہولے عن ام سلمۃ قالت ان امراۃ من المسلمین وقال زہیر انہا قالت یا رسول اللہ انی امراۃ اشد ضفر راسی افانقضہ للجنابۃ قال انما یکفیک ان تحفنی علیہ ثلاثا وقال زہیر تحثی علیہ ثلاث حثیات من ماء ثم تفیضی علی سایر جسدک فاذا انت قد طہرت ترجمہ ایک عورت نے یا ام سلمہ نے پوچہا رسول اللہ صلعم سے یا رسول اللہ مین اپنی چوٹی مضبوط باندہتی ہون کیا غسل جنابت کے لیئے اوسکو توڑون آپنے فرمایا تجہکو کافی ہے تین چلو پانی سر پر ڈال لینا اور زہیر کی روایت مین ہے تین چلو بہر کر پانی سر پر ڈال پہر سارے بدن پر پانی بہا بس تو پاک ہوگئی۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے واغمزی قرونک عند کل حفنۃ ہر چلو ڈال کر اپنی لٹون کو نچوڑ ڈال عن عائشۃ قالت کانت احدانا اذا اصابتہا جنابۃ اخذت ثلاث حفنات ہکذا تعنی بکفیہا جمیعا فتصب علی راسہا واخذت بید واحدۃ فصبتہا علی ہذا الشق والاخری علی الشق الاخر ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم مین سے جب کسی کو نہانے کی

حاجت ہوتی تو تین چلو دونو ہاتہہ سے لیکر اپنے سر پر ڈالتے اور ایک ہاتہہ سے چلو لیکر ایک سر کے
اس جانب پر اور دوسرا چلو سر کے اوس جانب پر ڈالتے **عن** عایشة قالت کنا نغتسل و علینا
الضماد و نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلات و محرمات **ترجمہ** حضرت ام المومنین
عایشہ رض سے روایت ہے ہم غسل کرتے تھے لیپ لگائے ہوتے (سر پر بالون کے جمانے کے لیئے یا
خوشبو کے واسطے یا پٹی باندہی ہوتی) رسول اللہ صلعم کے ساتہہ احرام مین اور غیر احرام مین **عن**
شریح بن عبید قال افتانی جبیر بن نفیر عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم
استفتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلك فقال اما الرجل فلینشر راسه فلیغسله
حتی یبلغ اصول الشعر واما المراة فلا علیها ان لا تنقضه لتغرف علی راسها ثلث غرفات
بکفیها **ترجمہ** شریح بن عبید سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے مجھے فتوی دیا غسل جنابت مین
یہ کہ ثوبان نے اون سے حدیث بیان کی انہون نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل
جنابت کو آپ نے فرمایا مرد تو اپنا سر کہولے اور بالون کو دہووے یہانتک کہ پانی جڑون تک
پہونچ جاوے اور عورت کو سر نہ کہولنا برا نہین ہے وہ اپنے سر پر تین چلو دونو ہاتہون سے ڈال
لیوے **باب** فی الجنب یغسل راسه بالخطمی ایجزیه ذلك جنب اپنا سر خطمی سے دہو ڈالے
تو کافی ہے **عن** عایشه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یغسل راسه بالخطمی وهو
جنب یجتزی بذلك ولا یصب علیه الماء **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر خطمی سے دہوتے تھے جنابت مین پہر پانی نہین بہاتے
تہے **باب** فیما یفیض بین الرجل والمراة من الماء عورت اور مرد کے درمیان جو پانی بہے
اوس کا بیان **ف** یعنی مرد اور عورت نہاتے مین جو پانی ہاتہہ سے لین اور وہ پانی بہ کر برتن مین
پڑے تو نجس نہین ہے۔ بعضون نے اسکے معنی یہ بیان کیئے ہین کہ مرد اور عورت کے ملنے سے جو منی
کپڑے وغیرہ مین لگ جاوے اوسکو کس طرح دہووے واللہ اعلم **عن** عایشة فیما یفیض بین الرجل
والمراة من الماء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ کفا من ماء یصب علی الماء ثم یاخذ کفا من ماء ثم یصبه علیه **ترجمہ**
حضرت عایشہ سے روایت ہے اس باب مین جو پانی مرد اور عورت کے درمیان بہے۔ انہون نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی کا لیکر اوسکو پانی ہی مین ڈالدیتے پہر دوسرا چلو لیکر اپنے بدن پر ڈالتے **ف**
تو چلو لینے سے وہ پانی چلو کا گندا نہین ہوگیا نہ اوس پانی کے برتن مین ڈالنے سے باقی پانی کو کچھہ نقصان
ہوا۔ ہمارے اساتذہ سے یہی تفسیر اس حدیث کی منقول ہے خطابی نے معالم السنن مین اس حدیث کے

متعلق کچھہ نہین لکھا سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا ہے شیخ ولی الدین نے کہا ظاہر معنی اس حدیث کے یہ ہین جب آپکے بدن پر پاکپڑے پر منی لگ جاتی آپ ایک چلو پانی لیکر اوس پر ڈال لیتے پہر دوسرا چلو لیکر اوس پر ڈال لیتے تاکہ خوب صاف ہو جاوے واللہ اعلم **باب** مواکلۃ الحایض و مجامعتہا حایضہ عورت کی ساتہہ کہانا کہانا یا اوس سے ملکر بیٹہنا درست ہے **عن** انس بن مالک ان الیہود کانت اذا حاضت منہم امرأۃ اخرجوھا من البیوت ولم یواکلوھا ولم یشاربوھا ولم یجامعوھا فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ ویسألونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النسآء فی المحیض الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوھن فی البیوت واصنعوا کل شیء غیر النکاح فقالت الیہود ما یرید ھذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان الیہود تقول کذا وکذا افلا ننکحھن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ھدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی آثارھما فسقاھما فظننا انہ لم یجد علیہما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہود کی عورتون مین جب کسی کو حیض آتا اوسکو گہر سے نکال باہر کرتے نہ اوسکو ساتہہ کہلاتے نہ ساتہہ پلاتے نہ اوسکے ساتہہ ایک گہر مین رہتے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین سوال کیا اوس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیتین اوتارین پوچہتی ہین تجہسے لوگ حیض کو تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض مین اور مت جماع کرو ان سے جبتک وہ پاک نہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکے ساتہہ رہو ایک گہر مین اور سب کام کرو (یعنی ساتہہ کہاؤ پیو بیٹہو اوٹہو پیار مساس کرو) سوا جماع کے یہود نے یہ سنکر کہا یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی امر نہ چہوڑے جسمین ہمارا اخلاف نکرے اتنے مین اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ یہود ایسی باتین کرتے ہین اگر فرمایئے تو ہم حایضہ عورتون کی ساتہہ جماع کیا کرین یہ سنکر رسول اللہ صلعم کا چہرۂ مبارک متغیر ہوا (آپ کو غصہ اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتہہ ارتکاب معصیت کی جایز نہین ہے) ہمکو گمان ہوا شاید آپ کو ان دونوں آدمیون پر غصہ آیا بعد اوسکے وہ دونون چل نکلے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہین سے دودہ کا ہدیہ آیا آپ نے اونکو بلا بہیجا اور دودہ پلایا جب ہمکو معلوم ہوا آپ کا غصہ اون پر تہا **عن** عایشۃ قالت کنت اتعرق العظم وانا حایض فاعطیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فیضع فمه فی الموضع الذی فیه وضعته و اشرب الشراب فاناوله فیضع فمه فی الموضع الذی
کنت اشرب منه ترجمه حضرت عایشه رض سے روایت ہے مین ہڈی چوستی تہی حیض کی حالت مین
پہر مین اوس ہڈی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ بھی اپنا مونہہ اوس ہڈی مین اوسی مقام
پر لگاتے جہان مین نے لگایا تہا اور مین پانی پیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا مونہہ اوسی
جگہہ رکہکر پیتے جہان سے مین نے پیا تہا عن عایشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یضع
راسه فی حجری فیقرء وانا حایض ترجمه حضرت ام المومنین عایشه رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود مین رکہکر (قران شریف) پڑہتے اور مین حایضه ہوتی باب
الحایض تناول من المسجد حایضه عورت مسجد مین سے کوئی چیز اوٹہالے باہر رہ کر تو درست ہے عن
عایشة قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ناولینی الخمرة من المسجد فقلت انی حائض
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان حیضتك لیست فی یدك ترجمه حضرت عایشه رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے کہا مسجد سے بوریا نماز پڑہنے کا اوٹہالے مین نے کہا مین
حایضه ہون آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتہہ مین نہین ہے باب فی الحایض لا تقضی الصلوة
حایضه عورت کو بعد پاک ہونے کے نماز کی قضا پڑہنا نہ چاہیے عن معاذة ان امراة سالت عایشة
اتقضی الحایض الصلوة فقالت احروریة انت لقد کنا نحیض عند رسول الله صلی الله علیه وسلم
فلا نقضی ولا نؤمر بالقضاء ترجمه معاذه سے روایت ہے ایک عورت نے پوچہا حضرت عایشه سے
کیا حایضه نماز کی قضا کرے انہون نے کہا کیا تو حروریه ہے ف حروریه ایک قوم ہے خوارج مین سے اونکی
نزدیک حایضه کو قضا نماز کی لازم آتی ہے منسوب ہین حرورا کیطرف جو ایک موضع ہے قریب کوفے کے
اونکا سردار وصم خارجی تہا حضرت علی نے اون کا مقاتله کیا کرمانی ت ہم کو حیض آتا تہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم قضا نہین کرتے تہے نماز کی نہ ہمکو حکم ہوتا تہا قضا کا دوسری روایت مین یون
ہے ہمکو حکم ہوتا تہا روزون کے قضا کرنے کا نہ نماز کے قضا کرنے کا باب فی اتیان الحایض حیض
مین جماع کرنیکا کفاره عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الذی یاتی امراته وهی حائض
قال یتصدق بدینار او بنصف دینار ترجمه ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے حالت حیض مین وہ شخص ایک دینار صدقہ کرے
یا آدہا دینار عن ابن عباس قال اذا اصابها فی اول الدم فدینار و اذا اصابها فی انقطاع الدم فنصف
دینار ترجمه ابن عباس نے کہا جب جماع کرے حیض کے شروع مین (جب خون بہت آتا ہو) تو ایک

دینار صدقہ دیوے اور جب جماع کرے حیض بند ہوتے وقت تو آدھا دینار صدقہ دیوے **ف** یہ عبداللہ
بن عباس نے پہلی حدیث کی تفسیر بیان کی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
وقع الرجل باهله وهی حائض فلیتصدق بنصف دینار ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص صحبت کری اپنی عورت سی حیض مین تو آدھا دینار صدقہ
کرے - کہا ابوداؤد نے علی بن بذیمہ نے مقسم سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو مرسلاً
روایت کیا ہی اور اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے انہون نے عبدالحمید بن عبدالرحمن سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا اور یہہ معضل ہے **ف** کیونکہ دو راوی ساقط ہو گئے ہین ایک مقسم دوسرے ابن عباس **باب**
فی الرجل یصیب منها مادون الجماع جماع کے سوا اور سب کام حائضہ سے کرسکتا ہے **عن** میمونة قالت ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یباشر المرأة من نسائه وهی حائض اذا کان علیها ازار الی نصف
الفخذین او الرکبتین تحتجز به ترجمہ حضرت میمونہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتون کے
مباشرت کرتے تھے (یعنی اختلاط اور مساس وغیرہ) اور وہ حائضہ ہوتین تھین - جب ایک تہ بند باندہ لیتی تھین
نصف رانون تک یا گھٹنون تک آڑ کر لیتی تھین اوس سے **عن** عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یامر احدانا اذا کانت حائضا ان تتزر ثم یضاجعها زوجها وقال مرة یباشرها ترجمہ حضرت
عایشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم مین سے کوئی حائضہ ہوتی تو اوسکو حکم کرتے تہ بند
باندہنے کا پھر اوسکے ساتھہ لیٹتے اور مباشرت کرتے یا اوسکے خاوندکو اجازت دیتے **عن** عائشة تقول کنت انا
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد انا حائض طامث فان اصاب منی شیء غسل
مکانه ولم یعده ثم صلی فیه وان اصاب تعنی ثوبه منه شیء غسل مکانه ولم یعده ثم صلی فیه
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے مین رات کو رہا کرتے
اور مین حیض سے تھی اگر میرا خون آپ کے بدن مین لگ جاتا تو آپ صرف اوسی مقام کو دھو ڈالتے پھر نماز پڑھتے
اور اگر کپڑے مین آپ کے لگ جاتا تو آپ اوسی جگہہ کو فقط دھو کر پھر اوسی کپڑے مین نماز پڑھتے **عن** عمارة بن
غراب قال ان عمة له حدثته انها سالت عائشة قالت احدنا تحیض ولیس لها ولزوجها
الا فراش واحد قالت اخبرك بما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فمضی الی مسجده
تعنی مسجد بیته فلم ینصرف حتی غلبتنی عینی واوجعه البرد فقال ادنی منی فقلت انی حائض
فقال وان اکشفی عن فخذیك فکشفت فخذی فوضع خده وصدره علی فخذی وحنیت علیه
حتی دفئ ونام ترجمہ عمارہ بن غراب کی پھوپھی نے حضرت ام المومنین عایشہ رض سے پوچھا ہم مین سے کسی

حیض آتا ہو اور اوسکے پاس جو رو اور خاوند کی لیئے ایک ہی بچھونا ہوتا ہے وہ کیا کرے حضرت عائیشہ نے کہا مین تجھکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناتی ہون آپ گھر مین تشریف لائے اور نماز پڑھنے کی جگہہ مین چلے گئے پھر آپ
فارغ نہین ہوے یہان تک کہ مین اونگھنے لگی اور آپ کو سردی نے ستایا آپنے فرمایا میری پاس آ اور مین حایضہ تھی (جب آئی)
تو آپ نے فرمایا اپنی رانین کھول مین نے اپنی ران کھولی آپنے اپنا مونہہ اور سینہ میری ران پر رکھہ دیا اور مین اوپر سے
آپ پر جھک گئی یہانتک کہ آپ گرم ہوگئے اور سو رہے **عن** عائیشۃ انھا قالت کنت اذا حضت نزلت
عن المثال علی الحصیر فلم نقرب رسول اللہ صلی اللہ ولم ندن منہ حتی نطھر **ترجمہ** حضرت
ام المومنین عایشہ صدیقہ رض سے روایت ہے مین جب حایضہ ہوتی تو فرش پر سے بوریئے پر چلی آتی پھر ہم آپ سے
نزدیک نہ ہوتی جبتک پاک نہ ہوتی **عن** بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا اراد من الحایض شیئا القی علی فرجھا ثوبا **ترجمہ** بعض بی بیون سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی روایت ہے آپ جب بی بی سے حالت حیض مین کچھہ کرنا چاہتے (یعنی مساس وغیرہ) تو اوسکے فرج
پر ایک کپڑا ڈالدیتے **عن** عائیشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا فی فوح حیضنا
ان نتزر ثم یباشرنا وایکم یملک اربہ کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یملک اربہ **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عائیشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے حیض کے شروع مین جب شدت
ہوتی تھی تہ بند باندہنے کا پھر ہم سے مباشرت کرتے تھے اور تم مین سے کون اپنی شہوت کا مالک ہے جیسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش کا اختیار رکھتے تھے **ف** اس مین اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جوان مرد کو جو اپنے
روکنے پر قادر نہو حایضہ سے مباشرت کرنا بہتر نہین ہے ایسا نہو نہ رک سکے **باب** فی المرأۃ تستحاض و
من قال تدع الصلوۃ فی عدۃ الایام التی کانت تحیض استحاضہ کا بیان اور مستحاضہ کو ایام حیض مین
نماز مین چھوڑ دینے کا بیان **ف** استحاضہ وہ خون ہے جو بند نہو ہمیشہ آیا کرے جو عورت اس بیماری
مین مبتلا ہو اوسکو چاہیئے کہ اپنی عادت قدیم کے موافق حیض کے دنون مین نماز ترک کرے پھر پڑہا کرے **عن**
ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امرأۃ کانت تھراق الدماء علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاستفتت لھا ام سلمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدۃ اللیالی والایام التی
کانت تحیضھن من الشھر قبل ان یصیبھا الذی اصابھا فلتترک الصلوۃ قدر ذلک من الشھر فاذا خلفت
ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل **ترجمہ** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت کا خون
بہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یعنی استحاضہ ہوگیا تھا) حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا اوسکو چاہیئے کہ قبل اس بیماری کے ہر مہینے مین جتنے دن اور

رات اوسکو حیض آیا کرتا تہا اوسکو شمار کرلے اوتنے دنون ہر مہینے مین نماز چہوڑ دیا کرے جب وہ دن گذر جاوین تو غسل کرے پہر لنگوٹ باندہے ایک کپڑے کا اور نماز پڑہے ف اب نماز پڑہتے مین جو خون نکلیگا اوس سے نہ وضو ٹوٹیگا نہ نماز جاویگی — دوسری روایت مین ہر جب وہ دن گذر جاوین اور نماز کا وقت آوے تو غسل کرے عن عایشة انہا قالت ان ام حبیبة سالت النبی صلی الله علیه وسلم عن الدم فقالت عایشة رایت مرکنہا ملان دما فقال لہا رسول الله صلی الله علیه وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسك حیضتك ثم اغتسلی ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہر ام حبیبہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون آنے کا حضرت عایشہ نے کہا مین نے اونکی پانی کا برتن خون سے بہرا ہوا دیکہا (یعنی اس کثرت سے خون آتا ہے کبہی بند نہین ہوتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنون تک تجہے حیض نماز سے روکتا تہا اوتنے دنون تک رکی رہ پہر غسل کر ڈال عن فاطمة بنت ابی حبیش انہا سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم فشکت الیه الدم فقال لہا رسول الله صلی الله علیه وسلم انما ذلك عرق فانظری اذا اتی قرؤك فلا تصلی فاذا مر قرؤك فتطهری ثم صلی ما بین القرء الی القرء ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون آنے کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہہ ایک رگ ہے ف یعنی یہہ خون حیض کا نہین ہے بلکہ کوئی رگ کہل گئی ہے اوسمین سے آتا ہے ت تو دیکہا کر جب تیرے حیض کے دن آوین نماز مت پڑہ پہر جب حیض کے دن گذر جاوین پاک ہوجا (یعنی غسل کر) پہر نماز پڑہا کر دوسرے حیض تک عن عروة بن الزبیر قال حدثتنی فاطمة بنت ابی حبیش انہا امرت اسماء او اسماء حدثتنی انہا امرتها فاطمة بنت ابی حبیش ان تسال رسول الله صلی الله علیه وسلم فامرها ان تقعد الایام التی کانت تقعد ثم تغتسل ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہر کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے مجہسے حدیث بیان کی انہون نے حکم کیا اسما بنت ابی بکر کو یا اسمانے مجہسے حدیث بیان کی اونکو حکم کیا تہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہنے کا آپنے حکم فرمایا کہ جتنے دن پہلے حیض کے لیے بیٹہتی تہی اب بہی بیٹہے بعد اوسکے غسل کر لیوے کہا ابو داود نے روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نے عروہ بن الزبیر سے انہون نے زینب بنت ام سلمہ سے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہو گیا آپ نے حکم کیا ایام حیض مین نماز چہوڑ دینے کا پہر غسل کرنے کا اور نماز پڑہنے کا کہا ابو داود نے ابن عیینہ نے زہری کی روایت مین اُنہون نے عمرہ سے اونہون نے عایشہ سے اتنا زیادہ کیا کہ ام حبیبہ کو استحاضہ تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے حکم کیا نماز چہوڑ دینے کا حیض کے دنون مین کہا ابو داود نے

یہہ وہم ہے سفیان بن عیینہ سے اور یہہ عبارت اور حفاظ کی روایتوں مین زہری سے نہین ہی مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت مین اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا اوسین یہہ نہین ہے کہ نماز چھوڑ دے ایام حیض مین اور قمیر بنت عمرو مسروق کی بی بی نے حضرت عایشہ سے روایت کیا مستحاضہ نماز چھوڑ دے ایام حیض مین پھر غسل کرے اور عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا نماز چھوڑ دینے کا ایام حیض مین اور ابو بشر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا آخر حدیث تک اور شریک نے ابو الیقظان سے انہون نے عدی بن ثابت سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے دادا سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور علا بن مسیب نے حکم سے روایت کیا انہون نے ابی جعفر سے کہ سودہ کو استحاضہ ہوا آپ نے اونکو حکم کیا جب ایام حیض گذر گئی غسل کرنیکا اور نماز پڑھنے کا اور سعید بن جبیر نے علی اور ابن عباس سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) اور ایسا ہی روایت کیا عمار مولی بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے ابن عباس سے اور ایسا ہی روایت کیا اوسکو معقل خثعمی نے حضرت علی سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبی نے قمیر مسروق کی جورو سے انہون نے حضرت عایشہ سے کہا ابو داؤد نے یہی قول ہے حسن اور سعید بن المسیب اور عطا اور مکحول اور ابراہیم اور سالم اور قاسم کا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین نماز چھوڑ دیوے کہا ابو داؤد نے قتادہ نے عروہ سے نہین سنا عن عایشۃ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امرأۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلاۃ قال انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلاۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مین ایک عورت ہون مستحاضہ کبھی پاک نہین ہوتی کیا مین نماز چھوڑ دون آپ نے فرمایا یہہ ایک رگ ہے اور حیض نہین ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن نکل جاوین تو خون دھو کر نماز پڑھ دوسری روایت مین جب حیض کے دن آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب اوس قدر دن اندازے سے گذر جاوین تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ عن بہیۃ قالت سمعت امرأۃ تسال عایشۃ عن امرأۃ فسد حیضہا واہریقت دما فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آمرہا فلتنظر قدر ما کانت تحیض فی کل شہر وحیضہا مستقیم فلتعتد بقدر ذلک من الایام ثم لتدع الصلاۃ فیہن او بقدرہن ثم لتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصلی ترجمہ ایک عورت نے حضرت عایشہ سے پوچھا جس عورت کا خون بگڑ جاوے اور برابر جاری رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا تم

تم اُسکو حکم کرو اتنے دنون کو شمار کرے جتنے دنون اُسکو ہر مہینے مین حیض آتا تہا جب حیض اُسکا دست
تہا پہر اُتنے دن تک انتظار کرے اور نماز چہوڑ دے اُن دنون مین بعد اُس کے غسل کرے
اور ایک لنگوٹ باندہ کر نماز پڑہے **عن** عایشة قالت ان ام حبیبة بنت جحش ختنة رسول الله
صلی الله علیه وسلم وتحت عبد الرحمن بن عوف استحیضت سبع سنین فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان هذه لیست بالحیضة ولکن هذا عرق فاغتسلی وصلی **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سالی (زینب بنت جحش ام المومنین کی بہن) عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین اُنکو استحاضہ
رہا سات برس تک آپنے فرمایا یہ حیض نہین ہے مگر ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑہ **کہا** ابوداود نے
دوسری روایت مین یون ہے جب حیض آوے تو نماز چہوڑ دے پہر جب چلا جاوے تو غسل کر
اور نماز پڑہ لیکن اِس عبارت کو سوا اوزاعی کے اور کسی نے اصحاب زہری مین سے نہین کہا
البتہ ابن عیینہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ نماز چہوڑ دے حیض کے دنون مین مگر یہ وہم ہے اُن کا
انتہی مختصرا **عن** فاطمة بنت ابی حبیش انها کانت تستحاض فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم
اذا کان دم الحیضة فانه دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوة فاذا کان الآخر
فتوضای وصلی فانما هو عرق **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اُس کی پہچان یہ ہے وہ سیاہ
ہوتا ہے تو نماز چہوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ وہ ایک
رگ سے آتا ہے **کہا** ابوداود نے کہا محمد بن مثنی نے پہلے اِس حدیث کو ابن ابی عدی نے
اپنی کتاب سے بیان کیا پہر حفظ بیان کیا محمد بن عمرو سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے عروہ
سے اُنہون نے عایشہ سے مانند اسکے **کہا** ابوداود نے انس بن سیرین نے ابن عباس سے روایت
کیا مستحاضہ مین اذا رات الدم البحرانی فلا تصلی واذا رات الطهر ولو ساعة فلتغتسل وتصلی
یعنی جب خون دیکہے نہایت سُرخ کثرت سے تو نماز نہ پڑہے اور جب پاکی دیکہے اگرچہ ایک ساعت ہو
تو غسل کرے اور نماز پڑہے۔ مکحول نے کہا عورتون پر حیض چہپا نہین رہتا حیض کا خون غلیظ
اور سیاہ ہوتا ہے جب سیاہی اور غلظت موقوف ہو جاوے اور زردی اور رقت آ جاوے تو وہ
مستحاضہ ہے غسل کرے اور نماز پڑہے - کہا ابوداود نے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے روایت
کیا اُنہون نے قعقاع بن حکیم سے اُنہون نے سعید بن المسیب سے کہ مستحاضہ کو جب حیض آوے

نماز چھوڑ دے جب موقوف ہوجاوے تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور تیمی وغیرہ نے سعید بن
المسیب سے روایت کیا کہ ایام حیض میں بیٹھی رہے ایسا ہی روایت کیا حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید
سے انہوں نے سعید بن المسیب سے۔ کہا ابوداؤد نے روایت کیا یونس نے حسن سے کہ جب
حائضہ کا خون بہتا چلا جاوے حیض سے ایک دن یا دو دن زیادہ تک تو وہ مستحاضہ ہے اور
تیمی نے قتادہ سے روایت کیا جب حیض سے پانچ دن بڑھ جاوے تو وہ نماز پڑھے کہا تیمی
نے میں پانچ دن سے کم کرنے لگا یہاں تک کہ دو دن تک پہنچا قتادہ نے کہا جب دو دن بڑھے
تو وہ حیض ہی میں شمار کیا جاویگا اور محمد بن سیرین سے اسکا سوال ہوا انہوں نے کہا عورتیں اسکو
خوب جانتی ہیں **عن** حمنة بنت جحش قالت كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة فاتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم استفتيه واخبره فوجدته في بيت اختي زينب بنت جحش
فقلت يا رسول الله اني امرأة استحاض حيضة كثيرة شديدة فما ترى فيها قد منعتني
الصلاة والصوم فقال انعت لك الكرسف فانه يذهب الدم قالت هو اكثر من ذلك قال
فاتخذي ثوبا فقالت هو اكثر من ذلك انما اثج ثجا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سامرك بامرين ايهما فعلت اجزأ عنك من الآخر وان قويت عليهما فانت اعلم فقال
لها انما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضي ستة ايام او سبعة ايام في علم الله
ثم اغتسلي حتى اذا رأيت انك قد طهرت واستنقأت فصلي ثلاثا وعشرين ليلة او اربعا
وعشرين ليلة وايامها وصومي فان ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كل شهر كما تحيض النساء
وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن وان قويت على ان تؤخري الظهر وتعجلي العصر فتغتسلين
وتجمعين بين الصلاتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين
وتجمعين بين الصلاتين فافعلي وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي ان قدرت على ذلك قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا اعجب الامرين الي۔ **ترجمہ** حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہا کہ مجھے بہت سخت استحاضہ تھا تو آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ پوچھوں
میں ان سے اور خبر دوں میں انکو تو آنحضرت مجھکو میری بہن کے گھر میں ملے جسکا نام زینب بنت جحش
تھا پھر میں نے کہا اے رسول خدا کے مجھے بہت سخت استحاضہ ہوتا ہے تو آپ کیا حکم کرتے ہیں مجھے تو اس
نے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے آپ نے فرمایا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے تو روئی رکھا کرو وہ
خون سکھا دیتی ہے حمنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بہت خون آتا ہے آپ نے فرمایا تو کپڑا رکھا کر

حمنہ نے کہا اس سے بہی کچہہ نہین ہوتا میرا خون تو پانی کی طرح بہتا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مین تجہہ کو دو کامون کا حکم کرتا ہون اُن مین سے جو تو کرلیوے کافی ہے اور
جو دونون کر سکے تو تجہے اپنا حال خوب معلوم ہے آپ نے فرمایا یہہ ایک لات ہے شیطان کی
لاتون مین سے **ف** یعنی اسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز مین فساد ڈالتا ہے اور
ضرر پہنچاتا ہے ۱۲ تو چہہ دن یا سات دن اپنی حیض کے ٹہرا جتنے خدا کے علم مین ہون **ف**
شاید وہ اپنے عادات کے دن بہول گئی ہون گی یا انکو شک ہوگیا ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو دن زیادہ مروج ہین ٹہرا دئے اکثر عورتون کی عادت چہہ سات دن ہوتی ہے بلاد
عرب مین اور بلاد ہند مین مختلف ہے جنوبی ہندوستان مین اکثر عادت پانچ چار روز کی ہوتی ہے
اور شمالی غربی مین چہہ سات روز کی اس سے کم و بیش بہی ہوتا ہے **ت** پہر غسل کرے جب تو سمجہے
مین پاک اور صاف ہوگئی تو تئیس رات دن (اگر عادت سات روز قرار پاے یا چاند انتیس کا ہو)
یا چوبیس رات دن (اگر عادت چہہ روز قرار پائی اور چاند تیس کا ہو) نماز پڑہ اور روزے رکہہ یہہ تجہہ
کافی ہے اسیطرح ہر مہینے مین کیا کر جیسے اور عورتون کو حیض آتا ہے اور پاک ہوتی ہین اگر تجہہ سے
ہو سکے ظہر مین دیر کر اور عصر مین جلدی کر تو ایک غسل کرکے دونو نمازین پڑہ لے ظہر اور عصر اور دیر
کر مغرب مین اور جلدی کر عشا مین پہر غسل کر اور جمع کر دونون نمازون کو پہر غسل کر فجر کے واسطے
اور روزہ رکہہ اور اگر تجہے طاقت ہے تو ایسا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ مجہے بہت
پسند ہے **ف** کیونکہ یہہ آسان ہے اس مین دو نمازین ایک غسل مین ادا ہو جاتی ہین برخلاف
امر اول کے اسمین حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کرکے پہر ہر نماز کے لئے غسل کرنا ہوتا ہے تو
ایک دن ایک رات مین پانچ غسل ہوئے اور امر ثانی مین تین ہی غسل ہوئے۔ بعض علما کا یہی مذہب ہے
کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے لیکن اسمین بڑی دشواری ہے آسان یہہ مذہب ہے کہ حیض سے پاک
ہوتے وقت غسل کرلے پہر ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے اور اس سے بہی یہہ آسان ہے کہ
وضو سے ظہر اور عصر پڑہ لیا کرے اور دوسرے وضو سے مغرب اور عشا ادا کیا کرے جمع کرے
ظہر عصر اور مغرب عشا مین اور فجر کے لئے ایک وضو کیا کرے۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عمرو
بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کیا اُس مین ہے کہ حمنہ نے کہا یہہ امر مجہے بہت پسند ہے
نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **باب** ما روی ان المستحاضة تغتسل لکل صلوة
مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرنیکا بیان **عن** عایشة زوج النبی صلی اللہ علیہ

وسلم ان ام حبیبة بنت جحش ختنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتحت عبد الرحمن بن عوف استحیضت سبع سنین فاستفتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ لیست بالحیضة ولکن ھذا عرق فاغتسلی وصلی قالت عایشة فکانت تغتسل فی مرکن فی حجرة اختھا زینب بنت جحش حتی تعلو حمرة الدم الماء **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی کو جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین سات برس تک استحاضہ آیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین پوچھا آپنے فرمایا یہہ حیض نہین ہو ایک رگ کہل گئی ہے تو غسل کیا کر اور نماز پڑہا کر حضرت عایشہ کہتی ہین وہ غسل کرتی تہین ایک بڑے کونڈے مین اپنی بہن زینب بنت جحش کے حجرے مین اور خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتے دوسری روایت مین ہے قالت عایشة فکانت تغتسل لکل صلوة کہا حضرت عایشہ نے وہ غسل کیا کرتی تہین ہر نماز کے واسطے تیسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے ابن عیینہ نے بہی ایسا ہی روایت کیا مگر اسمین یہہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے واسطے غسل کرنیکا انکو حکم دیا **عن** عایشة ان ام حبیبة استحیضت سبع سنین فامرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل فکانت تغتسل لکل صلوة **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ کو استحاضہ آیا سات برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا غسل کرنیکا وہ غسل کرتی تہین ہر نماز کے لئے **عن** عایشة ان ام حبیبة بنت جحش استحیضت فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا بالغسل لکل صلاة وساق الحدیث **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین رسول اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا ہر نماز کے واسطے غسل کرنیکا اور بیان کیا آخر حدیث تک۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو ابو الولید طیالسی نے پر مین نے اون سے نہین سنا اونہون نے سلیمان بن کثیر سے انہون نے زہری سے انہون نے عروہ سے اونہون نے عایشہ سے کہا استحاضہ ہوا زینب بنت جحش کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا غسل کر ہر نماز کیواسطے اور بیان کی حدیث کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے اس مین ہے کہ وضو کر واسطے ہر نماز کے کہ یہہ وہم ہے عبد الصمد سے اور صحیح ابو الولید کی روایت ہے یعنی غسل کرنا واسطے ہر نماز کے **عن** یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة قال اخبرتنی زینب بنت ابی سلمة ان امرأة کانت

تهراق الدم وكانت تحت عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
امرها ان تغتسل عند كل صلاة وتصلي واخبرني ان ام بكر اخبرته ان عائشة قالت ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المرأة ترى ما يريبها بعد الطهر انما هي او قال
انما هو عرق او قال عروق **ترجمہ** یحیی بن کثیر سے روایت ہی انہون نے سنا ابو سلمہ سے
انہون نے کہا خبر دی مجھکو زینب بنت ابی سلمہ نے کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تہا اور وہ عبد الرحمن
بن عوف کے نکاح مین تہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ہر ایک نماز کے لئے غسل
کرنے کا اور غسل کرکے نماز پڑہنے کا حکم دیا یحیی بن ابی کثیر نے کہا مجھے خبر دی ابو سلمہ نے کہا
خبر دی مجھکو ام بکر نے کہ حضرت عایشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس عورت
کو جب وہ شک مین پڑے بعد طہر کے (یعنی حیض کے ایام گذر جانیکے بعد پہر جو خون آوے)
وہ ایک رگ ہے یا رگین ہین - **کہا** ابو داؤد نے ابن عقیل کے حدیث مین دو امر (جنمین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تہا) یہہ تہی کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کرے نہین
تو جمع کرلے جیسے قاسم نے اپنی حدیث مین ذکر کیا ہے اور یہہ قول مروی ہے سعید ابن جبیر
سے اونہون نے حضرت علی اور ابن عباس سے روایت کیا **باب** من قال تجمع بين
الصلوتين وتغتسل لهما غسلا مستحاضہ دو نمازون کو جمع کرے ایک غسل سے **عن** عائشة
قالت استحيضت امرأة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرت ان تعجل العصر و
تؤخر الظهر وتغتسل لهما غسلا وان تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا
وتغتسل لصلاة الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن اعن النبي صلى الله عليه وسلم فقال
لا احدثك عن النبي صلى الله عليه وسلم بشئ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے ایک
عورت کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اُسکو حکم ہوا کہ عصر کی نماز جلدی
پڑہے اور ظہر کی نماز مین دیر کرے اور دونون نمازون کے لئے ایک غسل کرلے اور دیر کرے
مغرب مین اور جلدی کرے عشا مین اور دونون کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے
ایک غسل کرے شعبہ نے کہا مینے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہو اونہون نے کہا مین رسول اللہ علیہ وسلم سے نہین نقل کرتا **ف** یعنی مین یہ نہین کہتا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم کیا تہا مگر آپ کے زمانہ مین اُس عورت کو ایسا حکم
ہوتا ایک نسخہ مین ہے کہ مین سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا تا ہون **عن**

عایشة قالت ان سهلة بنت سهیل استحیضت فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فامرها
ان تغتسل عند کل صلاة فلما جهدها ذلک امرها ان تجمع بین الظهر والعصر بغسل
والمغرب والعشاء بغسل وتغتسل للصبح **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے
کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین آپ نے حکم کیا غسل کرنیکا
ہر نماز کے واسطے جب یہہ اون پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع کرنیکا ظہر اور عصر مین ایک غسل سے
اور مغرب عشا مین ایک غسل سے اور فجر کے لئے ایک غسل کرنیکا **عن** اسماء بنت عمیس قالت
قلت یا رسول الله ان فاطمة بنت ابی حبیش استحیضت منذ کذا وکذا فلم تصل فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم سبحان الله ان هذا من الشیطان لتجلس فی مرکن فاذا رأت
صفرة فوق الماء فلتغتسل للظهر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا
وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتتوضأ فیما بین ذلک **ترجمہ** اسماء بنت عمیس سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا ہے اتنی مدت سے
اوس نے نماز ہی نہین پڑہی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو شیطان کی شر سے ہے ایک تہالی مین
بیٹہہ جاوے جب پانی پر زردی دیکہے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب عشا کے
لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اسکے درمیان مین وضو کرتی رہے - کہا ابوداؤد
نے اسکو مجاہد نے روایت کیا ابن عباس سے جب غسل اسپر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع
کا کہا ابوداؤد نے روایت کیا اسکو ابراہیم نے ابن عباس سے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور
عبداللہ بن شداد کا **باب** من قال تغتسل من طهر الی طهر مستحاضہ جب حیض سے پاک ہو تو غسل کرے
یعنی جب حیض سے پاک ہو غسل کرے بیچ مین ہر نماز کیواسطے وضو کر لیا کرے **عن** عدی بن ثابت عن ابیه عن
جده عن النبی صلی الله علیه وسلم فی المستحاضة تدع الصلاة ایام اقرائها ثم تغتسل
وتصلی والوضوء عند کل صلاة **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہے اونہوں نے
اپنے باپ سے سنا اونہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے
حق مین فرمایا نماز چھوڑ دیوے ایام حیض مین پہر غسل کرے اور نماز پڑہے اور وضو کیا کرے
ہر نماز کے واسطے کہا ابوداؤد نے زیادہ کیا عثمان نے روزہ رکہے اور نماز پڑہے **عن**
عایشة قالت جاءت فاطمة بنت ابی حبیش الی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر خبرها
وقال ثم اغتسلی ثم توضئی لکل صلاة وصلی **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ

بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین پھر اُن کا حال بیان کیا آپ نے حکم کیا غسل کرے پھر ... کیا کرے ہر نماز کیواسطے اور نماز پڑھا کرے **عن** عایشة فی المستحاضة تغتسل یعنی مرة واحدة ثم توضأ الی ایام اقرائها **ترجمہ** حضرت عایشہ نے مستحاضہ کے حق مین فرمایا ایک بار غسل کرے (حیض سے پاک ہوتے وقت) پھر وضو کیا کرے دوسرے حیض تک **عن** عایشة مثله **ترجمہ** حضرت عایشہ سے ایسا ہی مروی ہے - کہا ابو داؤد نے عدی بن ثابت کی حدیث اور ... حدیثین عایشہ کی سب ضعیف ہین مگر تین روایتین صحیح ہین ایک قمیر کی حضرت عایشہ سے اور ... عمار مولی بنی ہاشم کی ابن عباس سے اور ایک ہشام بن عروہ کی اپنے باپ عروہ سے وہب موقوف ہین ... وضو ہے ہر نماز کے واسطے اور پھر قمیر نے حضرت عایشہ سے ہر روز غسل کرنا ہی روایت کیا ہے اور ابن عباس سے بھی غسل معروف ہے انتہی مختصرا

باب من قال المستحاضة تغتسل من طهر الی طهر مستحاضہ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے دوسری ظہر تک بیچ مین وضو کیا کرے **عن** سمی مولی ابی بکر ان القعقاع وزید بن اسلم ارسلاه الی سعید بن المسیب یسأله کیف تغتسل المستحاضة فقال تغتسل من ظهر الی ظهر وتوضأ لكل صلوة فان غلبها الدم استثفرت بثوب **ترجمہ** قعقاع اور زید بن اسلم نے سمی کو بھیجا سعید بن المسیب پاس ... پوچھنے کو سعید نے کہا غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے واسطے اگر خون بہت آوے تو لنگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا - کہا ابو داؤد نے ابن عمر اور انس بن مالک سے یون مروی ہے غسل کرے ظہر سے دوسری ظہر تک اور ایسا ہی روایت کیا داؤد اور عاصم نے شعبی سے انہون نے ایک عورت سے اونہون نے قمیر سے انہون نے عایشہ سے مگر داؤد نے ہر روز غسل کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر پر یہی مذہب ہے سالم بن عبد اللہ اور حسن اور عطا کا اور کہا مالک نے مین سمجھتا ہون سعید بن المسیب کی حدیث یون ہوگی غسل کرے ایک طہر سے دوسری طہر تک لوگون نے اسکو ظہر کر ڈالا اور اسمین وہم ہوگیا مسور بن عبد الملک نے من طهر الی طهر روایت کیا ہے اور کہا لوگون نے اسکو من ظهر الی ظهر کر ڈالا

باب من قال تغتسل كل يوم مرة ولم يقل عند الظهر مستحاضہ ہر روز ایک بار غسل کیا کرے **عن** علی قال المستحاضة اذا انقضى حيضها اغتسلت كل يوم واتخذت صوفة فيها سمن او زيت **ترجمہ** حضرت علی نے کہا جب مستحاضہ کا حیض گذر جاوے تو ہر روز غسل کیا کرے - اور ایک کپڑا گھی یا روغن زیتون لگا کر شرمگاہ مین رکھ لیوے **ف** کیونکہ

یہہ خون کو کم کریگا اور عروق کی تشنج کو جو باعث ہی خون نکلنے کا نرم کر دیگا **باب** من قال تغتسل بین الایام مستحاضہ غسل کیا کرے درمیان ایام کے **عن** محمد بن عثمان انہ سال القاسم بن محمد عن المستحاضۃ فقال تدع الصلاۃ ایام اقرائہا ثم تغتسل فتصلی ثم تغتسل فی الایام **ترجمہ** محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے پوچھا مستحاضہ کو اونہوں نے کہا ایام حیض مین نماز چھوڑ دے پہر غسل کرے اور نماز پڑہے پہر غسل کرے ایام مین **باب** من قال توضأ لکل صلوۃ مستحاضہ ہر نماز کے واسطے وضو کر لیا کرے **عن** فاطمہ بنت ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الآخر فتوضئی وصلی **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ آتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان پڑتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ ۔ شعبہ نے اِس حدیث کو موقوفاً روایت کیا ہے ۔ **باب** من لم یذکر الوضوء الا عند الحدث مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا ضرور نہین مگر جب کوئی حدث اور لاحق ہو تو وضو کرے **عن** عکرمۃ قال ان ام حبیبۃ بنت جحش استحیضت فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تنتظر ایام اقرائہا ثم تغتسل وتصلی فان رات شیئا من ذلک توضأت وصلت **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حکم کیا ایام حیض تک انتظار کرینگی پہر غسل کرکر نماز پڑہینگی اگر کوئی حدث دیکہے تو وضو کرے اور نماز پڑہے **عن** ربیعۃ انہ کان لا یری علی المستحاضۃ وضوءا عند کل صلاۃ الا ان یصیبہا حدث غیر دم فتوضأ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہتے تہے مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو نہ کرے مگر جب اُسکو کوئی اور حدث ہو جاوے سوا استحاضہ کے تو وضو کرے ۔ **کہا** ابوداؤد نے مالک بن انس کا یہی قول ہے یہہ مذہب سب سے زیادہ آسان اور سہل ہے **باب** فی المرأۃ تری الصفرۃ والکدرۃ بعد الطہر عورت حیض سے پاک ہو جانیکے بعد زردی یا تیرگی دیکہے **عن** ام عطیۃ وکانت بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا لا نعد الکدرۃ والصفرۃ بعد الطہر شیئا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے اُس نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم زردی اور تیرگی کو حیض سے پاک ہو جانیکے بعد کچہہ نسمجہتے تہے **ف** یعنی حیض مین شمار نہ کرتے تہے **باب** المستحاضۃ

يغشاها زوجها استحاضہ سے اُسکا خاوند جماع کرسکتا ہے عن عكرمة قال كانت ام حبيبة تستحاض فكان زوجها يغشاها ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے ام حبیبہ مستحاضہ تھین اور خاوند اُن کے اُن سے صحبت کرتے تھے عن حمنة بنت جحش انها كانت مستحاضة وكان زوجها يجامعها ترجمہ حمنہ بنت جحش مستحاضہ تہین اُن کے خاوند اُن سے جماع کرتے تھے ؛

باب ما جاء في وقت النفساء نفاس کا (یعنی اُس خون کا جو زچگی کے بعد آتا ہے) بیان

عن أم سلمة قال كانت النفساء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم تقعد بعد نفاسها اربعين يومًا او اربعين ليلة وكنا نطلي على وجوهنا الورس يعني من الكلف ترجمہ ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چالیس دن یا چالیس راتین زچگی کے بعد بیٹھی رہتی تہین اور ہم اپنے مونہہ پر ورس (ایک گہاس ہے خوشبودار) ملا کرتے تہے چہائین کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمود ہوتی ہین گرمی کی وجہہ سے عن مسنة الازدية قالت حججت فدخلت على ام سلمة فقلت يا ام المومنين ان سمرة بن جندب يامر النساء تقضين صلاة المحيض فقالت لا تقضين كانت المراة من نساء النبي صلى الله عليه وسلم تقعد في النفاس اربعين ليلة لا يامرها النبي صلى الله عليه وسلم بقضاء صلاة النفاس ترجمہ مسنة الازدیہ سے روایت ہے مینے حج کیا تو ام سلمہ رضہ پاس گئی اور مینے کہا اے ام المومنین سمرہ بن جندب رضہ حکم کرتے ہین عورتون کو حیض کے نمازون کو قضا کرنیکا ام سلمہ نے کہا نہ قضا کرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتون مین کوئی عورت بیٹھتی تہی نفاس مین چالیس راتون تک آپ اُسکو نماز قضا کرنیکا حکم نہ دیتے تھے

باب الاغتسال من الحيض حیض کا خون کیونکر دہووے اور غسل حیض سے کیونکر کرے

عن امية بنت ابي الصلت عن امراة من بني غفار قد سماها لي قالت اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم على حقيبة رحله قالت فوالله لنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الصبح فاناخ ونزلت عن حقيبة رحله فاذا بها دم مني وكانت اول حيضة حضتها قالت فتقبضت الى الناقة واستحييت فلما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بي ورای الدم قال لعلك نفست قلت نعم قال فاصلحي من نفسك ثم خذي اناء من ماء فاطرحي فيه ملحا ثم اغسلي ما اصاب الحقيبة من الدم ثم عودي لمركبك قالت فلما فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر رضخ لنا من الفيء قالت وكانت لا تطهر من حيضة الا جعلت في طهورها ملحا واوصت به ان يجعل في غسلها حين ماتت

ترجمہ امیہ بنت ابی صلت سے روایت ہی انہون نے ایک عورت سی سُنا بنی غفارین سے (نام اُنکا لیلی تہا یا آمنہ بی بی ابو ذر غفاری رضی کی) کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہی اپنے پیچہے اونٹ پر چڑہا لیا پالان کے حقیبے پر **ف** حقیبہ اُسکو کہتے ہین جو اونٹ کے پیچہے پالان کے آخر مین باندہ دیا جاوے اُسپر کوئی آدمی بیٹہہ جاوے **فت** پہر قسم خدا کی آپ اُترے صبح کے وقت جب اُونٹ آپنے بہٹایا اور مین حقیبے پر سے اُتری تو اُسمین خون کا نشان پایا اور یہہ میرا پہلا حیض تہا تو مین اونٹ سے لگ گئی اور شرم کرنے لگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حال دیکہا اور خون بہی دیکہا تو فرمایا شاید تجہے حیض آگیا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا اپنے تئین درست کرلی (یعنی کچہہ باندہ لے کہ خون باہر نہ نکلے) پہر ایک برتن پانی کا لیکر اُسمین نمک ملا اور حقیبے مین جو خون بہر گیا ہے اُسکو دہو ڈال پہر اُسی جگہہ سوار ہو جا اُس عورت نے کہا جب آپ نے خیبر کو فتح کیا تو ہم کو بہی ایک حصہ دیا مال غنیمت مین سے پہر وہ عورت جب حیض سے طہارت کیا کرتی تو پانی مین نمک ڈالا کرتی اور جب مرنے لگی تو وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی مین نمک ڈالنا **عن** عایشۃ قالت دخلت اسماء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ کیف تغتسل احدانا اذا طہرت من الحیض قال تاخذ سدرہا وماءہا فتوضأ ثم تغتسل رأسہا وتدلکہ حتی یبلغ الماء اصول شعرہا ثم تفیض علی جسدہا ثم تاخذ فرصتہا فتطہر بہا قالت یا رسول اللہ کیف اتطہر بہا قالت عایشۃ فعرفت الذی یکنی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہا تتبعین بہا آثار الدم **ترجمہ** اسما بنت شکل انصاریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور پوچہا یا رسول اللہ جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیونکر غسل کرے آپ نے فرمایا بیری ملا ہوا پانی لیکر پہلے وضو کرے پہر سر دہو دے اور اُسکو ملے یہانتک کہ پانی بالون کے جڑھون تک پہنچ جاوے پہر اپنے سارے بدن پر پانی ڈالین پہر اپنا فرصہ لیکر (فرصہ وہ ٹکڑا ہے روئی کا یا اونی کپڑے کا اُس سے شرمگاہ کو صاف کرتے ہین بعضون نے اُسکو قرصہ یا قرضہ بہی پڑہا ہے) اُس سے طہارت کرے اسما نے کہا یا رسول اللہ کیونکر طہارت کرون اُس سے حضرت عایشہ نے کہا مین سمجہہ گئی اُس مطلب کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کنائے کے طور پر کہا تہا مینے اُس سے کہدیا جہان جہان خون لگا ہو اُس سے صاف کر ڈالی (یعنی فرج کے اندر اُس کپڑے کو ڈال کر خون کی لگاوٹ کو صاف کر ڈال) **عن** عایشۃ انہا ذکرت نساء الانصار فاثنت علیہن وقالت لہن معروفا قالت دخلت امرأۃ منہن علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معناہ الا انہ قال فرصۃ ممسکۃ قال مسدد کان ابوعوانۃ
یقول فرصۃ وکان ابوالاحوص یقول قرصۃ ترجمہ حضرت عایشہ نے انصاریون کی عورتونکا
ذکر کیا تو اُن کی تعریف کی اور کہا اُنکا احسان ہے سب پہ ف سارے جہان کی عورتون پر اُنہون
نے دین کی بات مین شرم نہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تکلف سب مسایل
پوچھے اور تحقیق کئے اور اور عورتون کو بتلائے ت ایک عورت اُن مین سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئی پہر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری مگر اسمین تنا زیادہ ہے کہ فرصہ ممسکہ
یعنی فرصہ مشک لگا ہوا کہا مسدد نے ابوعوانہ نے فرصہ کہا اور ابوالاحوص نے قرصہ یعنی تہوڑا سا
ٹکڑا عن عایشۃ ان اسماء سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال فرصۃ ممسکۃ
قالت کیف اتطہر بہا قال سبحان اللہ تطہری بہا واستترت بثوب وزاد وسألتہ عن
الغسل من الجنابۃ فقال تاخذین ماءك فتطہرین احسن الطہور وابلغہ ثم تصبین علی
راسك الماء ثم تدلکینہ حتی یبلغ شؤن راسك ثم تفیضین علیك الماء قال
وقالت عایشۃ نعم النساء نساء الانصار لم یکن یمنعہن الحیاء ان یسألن عن الدین و
یتفقہن فیہ ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ اسماء بنت شکل نے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری پہر آپ نے فرمایا اپنا فرصہ لے جو مشک
لگا ہوا ہے وہ بولی کیونکر طہارت کرون اُس سے آپ نے فرمایا سبحان اللہ اُس سے پاک کر لے اور
ایک کپڑا اوڑہانپ لے اس روایت مین اتنا زیادہ ہے پہنے آپ سے پوچھا غسل جنابت کو آپ نے
فرمایا پانی لے اور اچھی طرح طہارت کر عمدہ طور سے (یعنی اچہا وضو کر) پہر سر پر پانی ڈال پہر بالون
کو مل یہانتک کہ مانگون مین پہنچ جاوے پہر اپنے بدن پر پانی ڈال حضرت عایشہ نے کہا کیا اچہی
عورتین ہین انصار کی وہ مسئلہ دین کا سمجھنے اور پوچھنے مین شرم نہ کرتین تہین **باب التیمم**
تیمم کا بیان عن عایشۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر واناسا
معہ فی طلب قلادۃ اضلتہا عایشۃ فحضرت الصلوۃ فصلوا بغیر وضوء فاتوا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلك لہ فانزلت آیۃ التیمم زاد ابن نفیل فقال لہا اسید بن
حضیر یرحمك اللہ ما نزل بك امر تکرہینہ الا جعل اللہ للمسلمین ولك فیہ فرجا
ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی لوگون کو اُنکے
ساتہہ بہیجا ہالا ڈہونڈہنے کو جو حضرت عایشہ نے گم کر دی تھی تو نماز کا وقت آ گیا لوگون نے نماز

پڑہی بغیر وضو کے **ف** اور بغیر تیمم کے اسواسطے کہ تیمم کی آیت ابھی تک اُتری نہین تھی
اِس حدیث سے معلوم ہوا جو شخص نہ وضو کر سکے نہ تیمم وہ بلا طہارت نماز پڑہ لیوے چنانچہ بخاری
نے اِس حدیث سے یہی استنباط کیا ہے **ف** پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا اُس وقت تیمم کی آیت اُتری ابن نفیل نے زیادہ کیا اسید بن حضیر نے حضرت عایشہ سے کہا
رحم کرے تم پر اللہ جب تم پر کوئی ایسا کام آن پڑتا ہے جسکو تم بُرا جانتے ہو اللہ تمہارے لئے اور مسلمانون
کے لئے اُسمین بھلائی اور آسانی کرتا ہے **ف** دوسری روایت مین ہے پہر سب لوگ چلے تو وہ مالا
حضرت عایشہ کے اونٹ کے تلے سے نکلا **عن** عمار بن یاسر انھم تمسحوا وھم مع رسول الله
صلی الله علیه وسلم بالصعید لصلوة الفجر فضربوا باکفھم الصعید ثم مسحوا وجوھھم مسحة واحدة
ثم عادوا فضربوا باکفھم الصعید مرة اخری فمسحوا بایدیھم کلھا الی المناکب والاباط من
بطون ایدیھم **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ صحابہ نے تیمم کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ مٹی سے فجر کی نماز کے لئے تو پہلے اپنے ہتھیلیون کو مارا مٹی پر اور مونہہ پر پہیرا
ایک بار پہر دوبارہ مارا اور ہاتھون پر پہیرا مونڈہون اور بغلون تک ہتھیلیون سے **ف** شاید یہہ
اوایل کا ہے جب تک صحابہ کو تیمم کی کیفیت حاصل نہین ہوئی تہی - دوسری روایت مین ہے قام
المسلمون فضربوا باکفھم التراب ولم یقبضوا من التراب شیئا فذکر نحوہ مسلمان کہڑے
ہوئے اونہون نے اپنی ہتھیلیون کو مٹی پر مارا لیکن مٹی کو اُٹہایا نہین پہر ویسا ہی بیان کیا اور مونڈہون
اور بغلون کا ذکر نہین کیا ابن اللیث نے کہا مسح کیا ہاتھون کا کہنیون سے اوپر تک **عن** عمار
بن یاسر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عرس باولات الجیش ومعه عایشة فانقطع
عقد لها من جزع ظفار فحبس الناس ابتغاء عقدها ذلك حتی اضاء الفجر ولیس مع الناس
ماء فتغیظ علیها ابوبکر وقال حبست الناس ولیس معهم ماء فانزل الله تعالی علی رسوله صلی الله
علیه وسلم رخصة التطهر بالصعید الطیب فقام المسلمون مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فضربوا
بایدیهم الی الارض ثم رفعوا ایدیهم ولم یقبضوا من التراب شیئا فمسحوا بها وجوههم وایدیهم
الی المناکب ومن بطون ایدیهم الی الاباط **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق مین) رات کو اُترے اولات الجیش مین (ایک موضع ہے مکے اور مدینہ
کے درمیان بعضون نے اُسکو ذات الجیش کہا ہے) اور آپ کے ساتھہ حضرت عایشہ تہین اُن کے
گلے کی مالا جزع ظفار عقیق کی تہی (ظفار ایک بستی ہے یمن کے ساحل پر) گر پڑی اُسکی تلاش سے لوگون

کو روک رکہا یہان تک کہ روشنی ہوگئی اور اُن کے ساتھہ پانی نہ تہا ابوبکر صدیق رضؓ حضرت عائشہ
پر غصہ ہوئے اور کہا تونے لوگون کو روک رکہاہے اور اُن کے ساتھہ پانی نہین ہے اُسوقت
اللہ جل جلالہ نے خاک پاک سے طہارت کرنیکے آیتین اوتارین مسلمان کہڑے ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اُنہون نے اپنی ہاتھون کو زمین پر مارا پہر ہاتھہ اُٹہا لیے مٹی نہ اُٹہائی
اور مونہہ پر پہیرا اور ہاتھون پر مونڈہون تک اور ہتھیلیون سے مسح کیا بغلون تک **ف** ابن یحیی
کی روایت مین اتنا زیادہ ہے ابن شہاب نے کہا ان لوگون کے فعل کا اعتبار نہین ہے (کیونکہ
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سکہایا تہا کہ بغلون اور مونڈہون تک مسح کرین انہون نے
اپنی رائی سے ایسا کیا) ایک روایت مین دو بار ہاتھہ مارنا بہی آیا ہے کذا فی الاصل **عن** شقیق قال
کنت جالسا بین عبد الله و ابی موسی فقال ابو موسی یا ابا عبد الرحمن ارایت لوان رجلا اجنب
فلم یجد الماء شهرا اما کان یتیمم فقال لا وان لم یجد الماء شهرا فقال ابو موسی فکیف
تصنعون بهذه الآیة التی فی سورة المائدة فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فقال
عبد الله لو رخص لهم فی هذا لأوشكوا اذا برد علیهم الماء ان یتیمموا بالصعید فقال له
ابو موسی وانما کرهتم هذا لهذا قال نعم فقال له ابو موسی الم تسمع قول عمار لعمر بعثنی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حاجة فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت فی الصعید کما تمرغ
الدابة ثم اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلك له فقال انما کان یکفیك ان تصنع
هکذا فضرب بیده علی الارض فنفضها ثم ضرب بشماله علی یمینه و بیمینه علی شماله علی الکفین
ثم مسح وجهه فقال له عبد الله افلم تر عمر لم یقنع بقول عمار **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے
مین بیٹہا تہا بیچ مین عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی اشعری رضؓ کے ابو موسی نے کہا اے ابا عبد الرحمن
(کنیت ہے ابن مسعود کی) کیا اگر کسی کو نہانیکی حاجت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ پاوے وہ تیمم کیا کرے
عبد اللہ بن مسعود نے کہا نہین اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ ملے پر تیمم نہ کرے ابو موسی نے کہا پہر تم کیا
کہتے ہو اس آیت مین جو سورہ مایدہ مین ہے فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (یعنی اگر تم سفر مین ہو
یا بیمار ہو یا تم مین سے کوئی پاخانہ پہر کر آوے یا عورتون سے مساس کرے پہر پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو پاک
خاک پر) عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر لوگون کو تیمم کی رخصت دی جاوے قریب ہے کہ جب پانی ٹہنڈا ہو
تو وہ تیمم کرنے لگین ابو موسی نے کہا تو اس لئے تمنے تیمم سے منع کیا عبد اللہ نے کہا ہان **ف**
اصل یہ ہے کہ عمر رضؓ کو جنب کیواسطے تیمم کا جایز ہونا معلوم نہین ہوا وہ جنب کے لئے غسل ضرور جانتے

تہے عبداللہ بن مسعود بہی اس مسئلے مین حضرت عمرؓ کے تابع تہے اور آیۃ لامستم النساء کو جماع پر محمول نہ کرتے تہے بلکہ بوس وکنار پر جو ناقض وضو ہے بعضون کے نزدیک اور جمہور صحابہ کا مذہب اسکے برخلاف تہا اور احادیث بہی جمہور صحابہ کے موافق ہین تیمم محدث اور جنب دونون کو درست ہے۔

ف ابو موسے نے کہا کیا تمنے عمار ابن یاسر کی حدیث نہین سُنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے روانہ کیا کسی کام کو مین راہ مین جنب ہوا اور پانی نہ پایا تو مٹی مین لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے پہر آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا تجہکو کافی تہا اس طرح کرنا پہر آپ نے اپنا ہاتہ زمین پر مارا اور پہر پہونک دی پہر بائین ہاتہ کو داہنے ہاتہ پر مارا اور داہنے کو بائین پر دونون پہونچون پر پہر مسح کیا منہ کا **ف** یعنی ایک ہاتہ زمین پر مارا اوس مین جو مٹی لگی اسکو دوسری ہاتہ کی ہتہیلی [illegible] لگایا [illegible] پہونچون پر مسح کیا پہر اونہی ہاتہون کو مونہہ پر پہیر لیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے [illegible] ہی سے دونون پہونچون کا اور مونہہ کا مسح کرلے کہنیون تک [illegible] ضرورت نہین ہے **ت** عبداللہ نے کہا کیا تم نہین پاتے حضرت عمر نے اس [illegible] قول پر قناعت نہ کی **ف** اسیواسطے حضرت عمر جنب کیواسطے تیمم کو جایز نہین سمجہتے تہے اور عبداللہ بن مسعود بہی ایسا ہی کہتے تہے لیکن [illegible] جمہور صحابہ نے اُسکو جایز رکہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا جواز ثابت ہے عمر اور عبداللہ بن مسعود کے عمل نہ کرنے سے وہ حدیثین غلط نہین ہوسکتی اسیواسطے [illegible] علماء نے تیمم جنب کے [illegible] جایز رکہا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ کبہی بڑے بڑے [illegible] ادنی بات مخفی رہجاتی ہے حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کی کثرت اور وسعت علم [illegible] وجود [illegible] مسئلہ اُن پر پوشیدہ رہا **عن** عبد الرحمن بن ابزی قال کنت عند عمر فجاءہ رجل فقال انا نکون بالمکان الشہر او الشہرین فقال عمر اما انا فلم اکن اصلی حتی اجد الماء قال فقال عمار یا امیر المؤمنین اما تذکر اذ کنت انا وانت فی الابل فاصابتنا جنابۃ فاما انا فتمعکت فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تقول ہکذا وضرب بیدیہ الی الارض ثم نفخہما ثم مسح بہما وجہہ ویدیہ الی نصف الذراع فقال عمر یا عمار اتق اللہ فقال یا امیر المؤمنین ان شئت واللہ لم اذکرہ ابدا فقال عمر کلا واللہ لنولینک من ذلک ما تولیت **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے مین حضرت عمر کے پاس تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا کبہی ہمکو ایک ایک دو دو مہینے رہنا ہوتا ہے (اور وہان جنابت ہوتی ہے اور پانی نہین ملتا) حضرت عمر نے کہا مین تو نماز نہین پڑہتا

تہا جب تک پانی نہ پاتا تہا عمار نے کہا یا امیر المومنین کیا تمکو یاد نہین ہے جب مین اور تم اونٹون مین تہے (یعنی جنگل مین) تو مجہہ کو نہانے کی حاجت ہوئی مین مٹی مین لوٹا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہہ دونون ہاتہہ اپنے زمین پر مارنے پہر اُنکو پہونکدیا اور اپنے مونہہ پر پہیرے اور دونون ہاتہون پر آدہی ہاتہہ تلک حضرت عمر نے کہا اے عمار ڈر خدا سے عمار نے کہا اے امیر المومنین اگر تم کو منظور ہو تو مین اس حدیث کو کبہی بیان نہ کرون عمرؓ نے کہا قسم خدا کی جو تو بیان کریگا ہم اُسکو تجہی پر ڈالین گے **عن** عمار بن یاسر فی ھذا الحدیث فقال یا عمار انما کان یکفیک ھکذا ثم ضرب بیدیہ الارض ثم ضرب احداھما علی الاخری ثم مسح وجہہ والذراعین الی نصف الساعدین ولم یبلغ المرفقین ضربۃ واحدۃ **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے عمار تجہہ کو کافی تہا یہہ پہر مارے دونون ہاتہہ اپنے زمین پر پہر ایک کو دوسرے پر مارا بعد اسکے مونہہ پر مسح کیا اور دونون ہاتہون پر آدہی بانہہ تک کہنیون تک نہین کیا اور ایک ہی بار ہاتہہ مارا **عن** عمار بھذہ القصۃ فقال انما کان یکفیک وضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی الارض ثم نفخ فیھا ومسح بھا وجہہ وکفیہ شک سلمۃ قال لا ادری فیہ الی المرفقین او الی الکفین **ترجمہ** ایک روایت مین عمار بن یاسر سے یہہ ہے آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہ اور مارا آپ نے ہاتہہ اپنا زمین پر پہر اُسکو پہونک دیا اور مسح کیا اُس ہاتہہ سے مونہہ پر اور دونون پہونچون پر لیکن سلمہ کو شک ہی اس روایت مین پہونچون تک کہا یا کہنیون تک **عن** شعبۃ باسنادہ بھذا الحدیث قال ثم نفخ فیھا ومسح بھا وجہہ وکفیہ الی المرفقین او الذراعین قال شعبۃ کان سلمۃ یقول الکفین والوجہ والذراعین فقال لہ منصور ذات یوم انظر ما تقول فانہ لا یذکر الذراعین غیرک **ترجمہ** شعبہ نے اس حدیث کو روایت کیا اُس مین یہ ہے کہ آپ نے ہاتہہ مارکر پہونکا اور مونہہ پر مسح کیا اور دونون ہاتہون پر پہونچون تک یا بانہون تک شعبہ نے کہا سلمہ کہا کرتے تہے پہونچون پر اور مونہہ پر اور بانہون پر منصور نے ان سے ایک دن کہا سمجہہ کر کہو سوائے تمہارے اور کوئی بانہون کا ذکر نہین کرتا **عن** عمار فی ھذا الحدیث قال فقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما کان یکفیک ان تضرب بیدیک الی الارض وتمسح بھما وجھک وکفیک وساق الحدیث **ترجمہ** عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہے کافی تہا دونون ہاتہہ مارنا زمین پر پہر مونہہ پر اور دونون پہونچون پر مسح کرنا ایک روایت مین ہے دونون ہاتہہ زمین پر

مارے اور انکو پہونچونکا **عن** عمار بن یاسر قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التیمم فامرنی
ضربة واحدة للوجه والکفین **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچہا تیمم کو آپ نے حکمدیا ایک بار ہاتہہ مارنیکا مونہہ اور پہونچون کے لئے **ف** اہل حدیث
کا عمل اسی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگون کا قول یہہ ہی کہ دو ضرب
لگاوے ایک ضرب سی مونہہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب سی دونو ہاتہون پر کہنیون تک مگر دلائل
ان کے ضعیف ہین **عن** عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الی المرفقین **ترجمہ**
عمار بن یاسر سے روایت ہی آپ نے فرمایا دونون کہنیون تک اسکی اسناد مجہول ہے قتادہ نے
اسمین تدلیس کے ہی

باب التیمم فی الحضر

حضر مین تیمم کرنیکا بیان **عن** عمیر
مولی ابن عباس انہ سمعہ یقول قبلت انا وعبد اللہ بن یسار مولی میمونة زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حتی دخلنا علی ابی الجہیم بن الحرث بن الصمة الانصاری فقال ابو الجہیم اقبل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ السلام حتی اتی علی جدار فمسح بوجہہ ویدیہ ثم رد علیہ السلام **ترجمہ** عمیر سے جو مولی
ہین عبد اللہ بن عباس کے روایت ہے مین اور عبد اللہ بن یسار جو مولی تہے حضرت میمونہ ام المومنین
کے آئے ابو الجہیم بن حارث بن صمہ انصاری پاس ابو الجہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل
(ایک موضع ہے مدینہ کے پاس) کیطرف سی آئے ایک شخص ملا اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہانتک
تک کہ ایک دیوار پاس آپ آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور دونو ہاتہون پر پہر سلام کا جواب دیا —
عن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجة الی ابن عباس فقضی ابن عمر حاجتہ فکان من حدیثہ
یومئذ ان قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سکة من السکک وقد خرج من
غایط او بول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة ضرب بیدیہ
علی الحایط ومسح بہا وجہہ ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال
انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طہر **ترجمہ** نافع سے روایت ہی مین عبد اللہ
بن عمر کے ساتہہ ایک کام کو گیا عبد اللہ بن عباس پاس ابن عمر نے اپنا کام پورا کیا اُسدن عبد اللہ بن عباس
یہہ حدیث بیان کرتے تہے ایک شخص گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی گلی کوچہ مین اور آپ پاخانہ
یا پیشاب سی فارغ ہو کر نکلے تہے اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب قریب ہوا وہ شخص کہ راہ مین
غایب ہو جاوے آپ نے اپنے دونو ہاتہہ دیوار پر مارے اور مسح کیا مونہہ پر پہر مارے دوسری بار

اور مسح کیا دونون ہاتہون پر بعد اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مینے اسواسطے جواب نہین دیا تہا
تجہکو کہ مین طاہر نہ تہا۔ کہا ابوداود نے مینے احمد بن حنبل سے سنا وہ کہتے تہے محمد ابن ثابت نے
یہہ حدیث منکر روایت کی ہے ابوداود نے کہا اور کسی نے محمد بن ثابت کی متابعت نہین کی اور دیوار
مارنا نقل نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلکہ ابن عمر کا فعل روایت کیا ہے **عن** ابن عمر قال
اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغائط فلقیہ رجل عند بئر جمل فسلم علیہ فلم یرد
علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الحائط ثم مسح وجہہ ویدیہ ثم رد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الرجل السلام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاخانہ ہوکر آئے ایک شخص آپ سے ملا بیر جمل پاس اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہانتک
کہ آپ ایک دیوار پاس آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور ہاتہون پر پہر آپ نے سلام کا جواب دیا اُس
شخص کو **باب** جنب یتیمم جنب کو تیمم کرنا درست ہے جب پانی نہ ملے **عن** ابی ذر قال
اجتمعت غنیمۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اباذر ابد فیہا فبدوت الی الربذۃ
فکانت تصیبنی الجنابۃ فامکث الخمس والست فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوذر
فسکت فقال ثکلتک امک اباذر لامک الویل فدعا بجاریۃ سوداء فجاءت بعس فیہ ماء
فسترتنی بثوب واستترت بالراحلۃ واغتسلت فکانی القیت عنی جبلا فقال الصعید الطیب
وضوء المسلم ولو الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ جلدک فان ذالک خیر وقال
مسدد غنیمۃ من الصدقۃ **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
کچہہ بکریان جمع ہوگئین آپ نے فرمایا اے ابوذر جنگل مین اُن کو لیجا مین جنگل کو گیا ربذہ کی طرف (ربذہ
ایک قریہ ہے مدینہ کے قریب) وہان مجہے نہانے کی حاجت ہوا کرتی اور مین پانچ پانچ پہہ چہہ روز
یون ہی رہا کرتا (یعنی غسل نہ کرتا پانی نہ ہونیکی وجہہ سے اور نماز پڑہ لیا کرتا) جب مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا (آپ سے یہہ امر بیان کیا) آپ نے فرمایا ابوذر مین چپ ہو رہا آپ نے فرمایا
کہووے تجہکو مان تیری اور خرابی ہو تیری **ف** یہہ ایک مثل ہے عرب مین جو غصے یا رنج یا افسوس
کے وقت کہا کرتے ہین اس سے بددعا مقصود نہین ہے آپ نے افسوس کیا اُن پر بغیر طہارت کے
نماز پڑہنے پر اور تیمم کرکے نہ پڑہنے پر **ت** پہر آپ نے ایک کالی لونڈی کو بلایا جو ایک پیالے مین پانی
لیکر آئی اُس نے ایک کپڑے کی آڑ کی اور دوسری طرف سے مین نے اونٹ کی آڑ کی اور مین نہایا
گویا پہاڑ میرے اوپر سے اُتر گیا پہر آپ نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لئے اگرچہ دس برس

تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اُسکو اپنے بدن پر لگالے یہہ بہتر ہے۔ مسدد کی روایت مین ہے کہ وہ بکریان صدقے کی تہین عن رجل من بنی عامر قال دخلت فی الاسلام فاھمنی دینی فاتیت اباذر فقال ابوذر انی اجتویت المدینة فامرلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذود وبغنم فقال لی اشرب من البانہا قال واشک فی ابوالہا ھذا قول حماد فقال ابوذر فکنت اعزب عن الماء ومعی اھلی فتصیبنی الجنابة فاصلی بغیر طہور فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنصف النہار وھو فی رھط من اصحابہ وھو فی ظل المسجد فقال ابوذر فقلت نعم ھلکت یارسول اللہ قال وما اھلکک قلت انی کنت اعزب عن الماء ومعی اھلی فتصیبنی الجنابة فاصلی بغیر طہور فامرلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بماء فجاءت بہ جاریة سوداء بعس یتخضخض ما ھو بملآن فتسترت الی بعیری فاغتسلت ثم جئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر ان الصعید الطیب طہور وان لم تجد الماء الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ جلدک ترجمہ ایک شخص سے بنی عامر مین سے روایت ہے کہ وہ ابو داؤد بن عامر سے ہے کہ میں مسلمان ہوا مجھے دین کے کامون کے سیکھنے کا شوق ہوا تو مین ابوذر کے پاس آیا انہون نے کہا مجھے مدینے کی ہوا موافق نہین آئی یا مجھے بیماری ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا چند اونٹون اور بکریون کے دودھ پینے کا حماد کو شک ہے شاید یہہ بھی کہا ان کے پیشاب پینے کا ابوذر نے کہا مین پانی سے دور رہا کرتا تہا اور میرے ساتھ میرے گہر کے لوگ بہی تہے مجھے نہانے کی حاجت ہوتی تو مین نماز پڑھ لیتا بغیر طہارت کے جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دوپہر کا وقت تہا آپ چند اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے مسجد کے سایہ مین آپنے فرمایا ابوذر مینے کہا ہان تباہ ہو گیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیون مینے کہا مین پانی سے دور تہا میرے ساتھ میری بی بی تہی تو مجھے نہانے کی حاجت ہوتی مین نماز پڑہ لیا کرتا بغیر طہارت کی آپنے حکم دیا میرے واسطے پانی منگوانے کا ایک کالی لونڈی پانی لیکر آئی پیالے مین وہ ہل رہا تہا پیالہ بہرا ہوا نہ تہا مین نے ایک اونٹ کی آڑلی اور غسل کیا پہر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اے ابوذر پاک مٹی پاک کرنیوالی ہے اگرچہ تو دس برس تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اپنے بدن پر بہاوے۔ کہا ابو داؤد نے حماد بن زید نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا اور اسمین پیشاب پینے کا ذکر نہین کیا اور پیشاب کا ذکر فقط انس کی حدیث مین ہے جسکو صرف اہل البصرہ نے روایت کیا ہے باب اذا خاف الجنب البرد ایتیمم جب جنب کو سردی کا خوف ہو تو تیمم کرے کے

نماز پڑہ لیوے عن عمرو بن العاص قال احتلمت فی لیلة باردة فی غزوة ذات السلاسل فاشفقت ان اغتسلت ان اهلك فتیممت ثم صلیت باصحابی الصبح فذکروا ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم فقال یا عمرو صلیت باصحابك وانت جنب فاخبرته بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت الله یقول ولا تقتلوا انفسکم ان الله کان بکم رحیما فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یقل شیئا ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے مجھے احتلام ہوا ایک رات کو اور سردی بہت تھی غزوہ ذات السلاسل مین (جو ایک پانی کا نام ہے) مین ڈرا اگر غسل کیا تو مر جاؤن گا مین نے تیمم کر کے صبح کی نماز پڑہا ئی اپنے ساتہہ والون کی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے مجہہ سے فرمایا اے عمرو تو جنب تہا اور نماز پڑہائی تو نے اپنی لوگون کی مینے غسل نہ کرنیکا سبب بیان کیا اور مین نے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مت قتل کرو اپنے تئین اور تم پر رحم کرنے والا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور کچہہ نہ کہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردی کی حالت مین اگر خوف ہو ضرر کا غسل سے تو غسل نہ کرے تیمم کر کے نماز پڑہ لیوے پہر دن نکلے غسل کر لے نماز قضا نہ کرے دوسری روایت مین ہے فغسل مغابنه وتوضأ وضوءه للصلوة ثم صلی بهم اپنے جڈہے دہوئے اور وضو کیا اور نماز پڑہائی اوزاعی کے روایت مین ہے تیمم کیا باب المجروح یتیمم زخمی تیمم کر سکتا ہے عن جابر قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه فی راسه ثم احتلم فسأل اصحابه فقال هل تجدون لی رخصة فی التیمم فقالوا ما نجد لك رخصة وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا علی النبی صلی الله علیه وسلم اخبر بذلك فقال قتلوه قتلهم الله الا سألوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال انما کان یکفیه ان یتیمم ویعصر او یعصب شك موسی علی جرحه خرقة ثم یمسح علیها ویغسل سائر جسده ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ ہم سفر کو نکلے ہم مین سے ایک شخص کے پتہر لگا اس کا سر پہوٹ گیا پہر اسکو احتلام ہوا اس نے لوگون سے پوچہا تم میرے لئے تیمم کی رخصت دیتے ہو انہون نے کہا نہین تیمم کیونکر درست ہوگا جب تو پانی پر قادر ہے اس نے غسل کیا اور مر گیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ناحق ان لوگون نے اوسکو قتل کیا اللہ ان کو قتل کرے جب ان کو مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچہہ لینا تہا کیونکہ نجات نہ جاننے کا علاج پوچہنا ہے اس شخص کو کافی تہا تیمم کر لینا اور اپنے زخم پر ایک کپڑا باندہ کر اس پر مسح کرنا اور باقی سارا بدن دہو ڈالنا ف اس سے معلوم ہوا کہ تیمم فقط کافی نہ تہا اسکے ساتہہ

بدن کا دہونا ہی ضرور ہوا عن عبد اللہ بن عباس قال اصاب جلا جرح فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم احتلم فامر بالاغتسال فاغتسل فمات فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فقال قتلوہ قتلھم اللہ الم یکن شفاء العی السوال
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص زخمی ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اُسکو احتلام ہوا
لوگون نے اسکو نہانیکا حکم کیا وہ نہایا اور مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسکی خبر پہنچی آپ نے فرمایا
مار ڈالا اُسکو مارے اُنکو اللہ کیا نہ جاننے کا علاج پوچھنا نہین ہے ف یعنی اُن لوگون کو جنہون نے
خواہ مخواہ غسل کا حکم دیا اگر مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچھکر حکم دینا تہا بے سمجھے پوچھے فتوی دیدیا اور ایک
شخص کا خون ہوگیا باب المتیمم یجد الماء بعد ما یصلی فی الوقت جو شخص تیمم کرکے
نماز پڑہ لیوے پہر پانی پاوے اور وقت باقی ہو تو کیا کرے عن ابی سعید الخدری قال خرج
رجلان فی سفر فحضرت الصلوۃ ولیس معھما ماء فتیمما صعیدا طیبا فصلیا ثم وجدا
الماء فی الوقت فاعاد احدھما الصلوۃ والوضوء ولم یعد الآخر ثم اتیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکرا ذلک فقال للذی لم یعد اصبت السنۃ واجزاتک صلوتک وقال للذی
توضأ واعاد لک الاجر مرتین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخص سفر مین تہے نماز کا
وقت آگیا اور پانی نہ ملا دونون نے تیمم کرکے نماز پڑہ لی پہر پانی ملا اور وقت باقی تہا ایک شخص نے
وضو کیا اور نماز پہر پڑہی دوسرے نے پہر نہ پڑہی بعد اُسکے دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اُس شخص سے جس نے دوبارہ نہ پڑہی تو نے سنت پر عمل کیا
اور تیری پہلی نماز کافی تہی اور جس شخص نے وضو کرکے پہر پڑہی تہی اُس سے فرمایا تجہے دوہرا ثواب ہے
ف اِس سے معلوم ہوا کہ نماز پہر لوٹانا ضرور نہین ہے اگر پڑہ لیوے دوبارہ تو ثواب ہے۔ ابو داؤد
نے کہا ابو سعید خدری کا ذکر اِس حدیث مین محفوظ نہین ہے سوا ابن نافع کے اور کسی نے اُن کا
نام نہین لیا بلکہ اُسکو مرسلاً روایت کیا ہے عطاء ابن یسار سے باب فی الغسل للجمعۃ جمعہ
کے غسل کا بیان عن ابی ھریرۃ ان عمر بن الخطاب بینا ھو یخطب یوم الجمعۃ اذ دخل رجل
فقال عمر اتحتبسون عن الصلوۃ فقال الرجل ما ھو الا ان سمعت النداء فتوضأت فقال
عمر والوضوء ایضا اولم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اتی احدکم الی
الجمعۃ فلیغتسل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ عمر بن خطاب خطبہ پڑہ رہے تہے جمعہ کے روز
اتنے مین ایک شخص آئے (عثمان بن عفان) حضرت عمر نے کہا تم نماز سے کیا رک گئے وہ شخص بولے
مین سے نے کچہہ دیر نہین کی مگر اتنی ہے کہ اذان سنکر مینے وضو کیا حضرت عمر نے کہا وضو ہی پر اکتفا کیا

(یعنی ایک تو دیر مین آئے دوسرے یہ قصور کیا کہ فقط وضو کرکے چلے آئے) کیا تم نے سنا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم مین سے جمعہ کو آوے تو غسل کرے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہانا واجب ہے ہر بالغ پر **عن** حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل محتلم رواح الجمعۃ وعلی من راح الی الجمعۃ الغسل **ترجمہ** ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا واجب ہے اور جو جمعہ کو جاوے اُسے نہانا لازم ہے۔ کہا ابوداؤد نے جب کوئی غسل کرے بعد طلوع فجر کے تو وہ جمعہ کے غسل سے کافی ہو جاویگا اگرچہ وہ غسل جنابت کا ہو (یعنی پھر جمعہ کے لئے دوسرا غسل کرنا ضرور نہین ہے **عن** ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلوتہ کانت کفارۃ لما بینہا وبین الجمعۃ التی قبلہا۔ **ترجمہ** ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے دونون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اچھے کپڑے اپنے کپڑون مین سے پہنے اور خوشبو اگر اُس کے پاس ہو تو لگاوے پھر جمعہ کے لئے (مسجد مین آوے) لوگون کی گردنین نہ پھاندے (یعنی جہان جگہہ ملے وہان ٹھیر جاوے) پھر جو اللہ نے اُسکی قسمت مین لکھا ہے اُسقدر نماز پڑھے اور چپ رہے جب امام نکلے خطبے کو یہان تک کہ فارغ ہو نماز سے تو وہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہون کا جو اِس جمعے اور پہلے جمعہ کے درمیان ہوئے ہین **ف** یعنی جس ساعت کو جمعہ پڑھا ہے اُس ساعت سے لیکر پہلے جمعہ کی اُسی ساعت تک جتنے گناہ ہون گے معاف کردئے جاوینگے یہہ سات دن ہوئے ابو ہریرہ نے کہا تین دن کے اور گناہ معاف ہون گے کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو دس روز کے گناہ معاف ہونگے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ علی کل محتلم والسواک ویمس من الطیب ما قدر لہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر اور مسواک لازم ہے اور خوشبو لگاوے جو اُسکو نصیب ہو دوسری روایت مین ہے اگرچہ عورت ہی کی خوشبو ہو **عن** اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم

یرکب ودنا من الامام فاستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامہا وقیامہا ترجمہ اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہی سُنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص نہلاوے جمعہ کے روز اور نہاوے (یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرے اُسکو بھی نہلاوے آپ بھی نہاوے) پہر سویرے جاوے اور اول ہی سے خطبہ پاوے اور پیدل جاوے سوار نہ ہووے اور امام سے نزدیک ہوکر خطبہ سُنے اور بیہودہ بات نہ بکے تو اُسکو ہر قدم پر ثواب ملیگا ایک برس کے روزون کا اور شب بیداری کا عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اغتسل یوم الجمعۃ ومس من طیب امراتہ ان کان لہا ولبس من صالح ثیابہ ثم لم یتخط رقاب الناس ولم یلغ عند الموعظۃ کانت کفارۃ لما بینہما ومن لغا وتخطی رقاب الناس کانت لہ ظہرا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اپنی عورت پاس اگر خوشبو ہو اُسکو لگاوے اور اچہے کپڑے پہنے پہر لوگون کی گردنین نہ پہاندے نہ بیہودہ باتین کرے خطبے کیوقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہون کا پہلے جمعہ تک اور جو بیہودہ بکے گا اور لوگون کی گردنین پہاندے گا وہ جمعہ اُسکے لئے ایسا ہوگا جیسے ظہر کی نماز عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابۃ ویوم الجمعۃ ومن الحجامۃ ومن غسل المیت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تہے چار چیزون سے ایک جنابت سے دوسرے جمعہ کیواسطے تیسرے پچہنے لگاکر چوتہے میت کو نہلاکر عن علی بن حوشب قال سالت مکحولا عن ہذا القول غسل واغتسل قال غسل راسہ وجسدہ ترجمہ علی بن حوشب نے کہا مین نے مکحول سے پوچہا (اوس بن ابی اوس کی حدیث مین ہے غسل واغتسل اسکے کیا معنے ہین اُنہون نے کہا دہووے اپنے سر کو اور بدن کو سعید نے بہی اسکے معنی یہی بیان کئے ہین بعضون نے کہا دونون کے معنے ایک ہین بعضون نے کہا غسل کے معنی یہہ ہین دوسرے کو نہلاوے اغتسل کے معنی آپ نہاوے یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرے جیسا اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملئکۃ یستمعون الذکر ترجمہ ابوہریرۃ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی

کے لیئے نہاتے ہین (یعنی خوب نہایا پاک صاف کرکے اور ہر جگہہ پانی پہنچایا پہر دو پہر ڈہلتی اول وقت مسجد مین آیا تو جیسے اُس نے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گہڑی آیا تو اُس نے جیسی ایک گائی قربانی کی اور جو تیسری گہڑی آیا تو اُس نے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گہڑی مین آیا تو اُس نے جیسی مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گہڑی مین آیا تو اُس نے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پہر جب امام خطبہ پڑہنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سُننے کو دروازہ چہوڑ کر مسجد مین آجاتے ہین

ف فرشتے جمعہ کے دن مسجدون کے دروازون پہ لکہتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچہے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو لازم ہے کہ جمعہ کے واسطے جلد مسجد مین آیا کرین جتنا جلد آوینگے اُتنا بہت ثواب پاوینگے **باب** الرخصة فی ترك الغسل یوم الجمعة جمعہ کے دن نہانیکی اجازت **عن** عائشة قالت کان الناس مهان انفسهم فیروحون الی الجمعة بهیئتهم فقیل لهم لو اغتسلتم ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ اپنا کام آپ کیا کرتے تہے تو جمعہ کے لیے اُسی شکل سے جاتے اُن سے کہا جاتا کاش تمنے غسل کیا ہوتا تو بہتر تہا **عن** عکرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعة واجبا قال لا ولکنه اطهر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیه بواجب وساخبرکم کیف بدا الغسل کان الناس مجهودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظهورهم وکان مسجدهم ضیقا مقارب السقف انما هو عریش فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذلك الصوف حتی ثارت منهم ریاح آذی بذلك بعضهم بعضا فلما وجد رسول الله صلعم تلك الریح قال ایها الناس اذا کان هذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجد من دهنه وطیبه قال ابن عباس ثم جاء الله بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدهم وذهب بعض الذی کان یوذی بعضهم بعضا من العرق ترجمہ عکرمہ سے روایت ہی کچہہ لوگ عراق کے رہنے والے آئے اور کہا اے ابن عباس کیا تم جمعہ کے دن نہانے کو واجب جانتے ہو ابن عباس نے کہا نہین لیکن بہتر ہے اور بہت پاک ہونیکا باعث ہے اور جو غسل نہ کرے اُسپر واجب نہین ہے اور مین تمکو بتاتا ہون کس لیئے غسل کا حکم شروع ہوا لوگ مفلس تہے کمبل پہنا کرتے تہے اپنے پیٹون پر بوجہہ لادتے تہے مسجد بہی تنگ تہی چہت اُسکی نیچی تہی وہ تو ایک منڈوا تہا کہجور کی شاخون کا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے گرمی کے دن اور لوگون کو کملون مین پسینا آیا اور بدبوئین پہیلین ایک کو دوسرے کی وجہہ سے تکلیف ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ بو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو

جب یہ ہوا کری یعنی جمعہ کا تو نہایا کرو اور اچھی سے اچھا تیل یا خوشبو میسر ہو لگایا کر ابن عباس نے کہا پہر اللہ نے لوگون کو مالدار کر دیا اور سوا کمل کے اور کپڑے پہننے لگے اور محنت تنگی (یعنی غلام لونڈیون سے کام لینے لگے) اور مسجد بہی کشادہ ہو گئی اور وہ جو پسینے کی بو سے ایک کو دوسرے سے تکلیف ہوتی تہی وہ بہی جاتی رہی اسواسطے اب غسل مین اختیار ہے مگر غسل کرنا اولی ہے لیکن واجب نہین ہے **عن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا فبہا ونعمت ومن اغتسل فہو افضل **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا (دن جمعہ کے ترمذی) تو گویا رخصت کو لیا یا فرض کو لیا یا سنت کو لیا اور یہ رخصت اچہی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے (وضو سے) تمام ہوا پارہ دوسرا سنن ابو داود کے بتیس پارون مین سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ تیسرا اُسکی فضل اور انعام پر اعتماد کر کے والفضل للہ

تم الجزء الثانی ویتلوہ الجزء الثالث

فہرست ابواب پارہ ثانی سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

الجزء الثالث

پارہ تیسرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل جو کافر مسلمان ہو اُسکو غسل کرنا چاہیے **عن** قيس ابن عاصم قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم اريد الاسلام فامرني ان اغتسل بماء وسدر **ترجمہ** قیس بن عاصم سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مسلمان ہونیکو آپ نے حکم کیا مجھے بیری کے پتے اور پانی سے نہانے کا **عن** عثيم ابن كليب عن ابيه عن جده انه جاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال قد اسلمت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم الق عنك شعر الكفر يقول احلق قال واخبرني آخر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لآخر معه الق عنك شعر الكفر واختتن **ترجمہ** عثیم بن کلیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے سُنا (کثیر سے) اُس نے دادا اُسکے (کلیب سے کیونکہ اصل نسب اوس کا یہ ہے عثیم بن کثیر بن کلیب اور کبھی نسبت کرتے ہین دادا کیطرف تو اُسکو عثیم بن کلیب کہتے ہین یہ راوی مجہول ہے سوا ابوداؤد کے اور کسی نے اس سے روایت نہین کی اور ابوداؤد نے یہی حدیث روایت کی مگر ابن حبان نے اُسکو ثقات مین بیان کیا ہے) کہ وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین مسلمان ہوا آپ نے فرمایا اچھا کفر کے بالون کو نکال ڈال یعنی سر منڈوا اور ایک اور شخص جو اُسکے ساتھ تھا اُس سے فرمایا کہ کفر کے بال نکالڈال اور ختنہ کر

باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها عورت اپنے اُس لباس کو جو حالت حیض مین پہنی تھی دہووے یا نہ دہووے **عن** معاذة قالت سألت عائشة رضي الله عنها عن الحائض يصيب ثوبها الدم قالت تغسله فان لم يذهب اثره فلتغيره بشيء من صفرة قالت ولقد كنت احيض عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث حيض جميعا لا اغسل لي ثوبا **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے مینے حضرت عائشہ سے پوچھا اگر حائضہ کا خون کپڑے مین لگ جاوے اُنہون نے کہا اُسکو دہو ڈالے اگر اُسکا رنگ نہ جاوے تو تھوڑی زردی اُسپر لگا دے **ف** جیسے زعفران کسم وغیرہ **ت** حضرت عائشہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حیض آتا تو مین تین تین حیض تک کسی کپڑے کو نہ دہوتی **ف** کیونکہ اُن کپڑون مین خون نہین بھرتا تھا جس کپڑے مین خون نہ لگا ہو اُسکا دہونا ضرور نہین صرف اس خیال سے کہ حالت حیض مین وہ کپڑا پہنا تھا کیونکہ حائضہ کا بدن اور پسینا ناپاک نہین ہے **عن** مجاهد قال قالت عائشة ما كان لاحدانا الا ثوب واحد تحيض فيه

فاذا اصابه شئ من دم بلته بريقها ثم قصعته بريقها ترجمہ مجاہد سے روایت ہے
حضرت عایشہ نے کہا ہمارے پاس ایک ہی ایک کپڑا تہا اُسکو حیض کی حالت مین ہی پہنتے اگر اسمین
کہین حیض کا خون بہر جاتا تو اُسکو تہوک لگا کر مل ڈالتے ناخنون سے ف کیونکہ وہ خون گاڑہا اور جما ہوا
ہوتا ہے تہوک لگانیسے تر ہو جاتا ہے پہر ناخون سے کہرچ ڈالو تو صاف ہو جاتا ہے عن بکار بن یحیی
حدثتنی جدتی قالت دخلت علی ام سلمة فسئلتها امرأة من قريش عن الصلاة في ثوب الحائض
فقالت ام سلمة قد كان يصيبنا الحيض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلبث احدانا
ايام حيضها ثم تطهر فتنظر الثوب الذي كانت تقلب فيه فان اصابه الدم غسلناه وصلينا فيه
وان لم يكن اصابه شئ تركناه ولم يمنعنا ذلك من ان نصلي فيه واما الممتشطة فكانت احدانا
تكون ممتشطة فاذا اغتسلت لم تنقض ذلك ولكنها تحفن على راسها ثلاث حفنات فاذا رأت
البلل في اصول الشعر دلكته ثم افاضت على سائر جسدها ترجمہ بکار بن یحیی نے کہا میری
دادی حضرت اُم المومنین ام سلمہ پاس گئی اُن سے قریش کی ایک عورت نے سوال کیا حیض کے
کپڑون مین نماز پڑہنے کا اُم سلمہ نے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین حیض آتا تہا جب
تک حیض آیا کرتا ٹہرے رہتی جب پاک ہو جاتی تو اُن کپڑون کو دیکہتی جو پہنی رہتے اگر اسمین کہین خون
لگ گیا ہوتا اُسکو دہو ڈالتی پہر اُنہین کپڑون مین نماز پڑہتی اور جو کچہہ نہ لگا ہوتا تو چہوڑ دیتی اور اُنہی
مین نماز پڑہا کرتے اور جس عورت کے بال گندہے ہوتے وہ جب غسل کرتی تو اپنی چوٹی نہ کہولتی
البتہ تین لپ پانی کے لیکر اپنی سر پر ڈالتی جب تری بالون کے جڑون مین پہنچ جاتی تو ملتی اُن کو پہر اپنے
سارے بدن پر پانی بہاتی عن اسماء بنت ابي بكر قالت سمعت امرأة تسأل رسول الله صلى الله
عليه وسلم كيف تصنع احدانا بثوبها اذا رأت الطهر أتصلي فيه قال تنظر فان رأت فيه دما فلتقرصه
بشئ من ماء ولتنضح ما لم تر ولتصلي فيه ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے مینے سُنا ایک
عورت نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو اپنے کپڑون
کو کیا کرے اُنمین نماز پڑہے آپ نے فرمایا اُن کپڑون کو دیکہہ لیوے اگر اُنمین خون لگا ہو تو مل ڈالے
ناخون سے پہر دہو ڈالے پانی سے اور جہان خون معلوم نہ ہو وہان پانی چہڑک دے پہر اُنہی کپڑون
مین نماز پڑہے عن اسماء بنت ابي بكر انها قالت سألت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالت يا رسول الله ارأيت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحيضة كيف تصنع قال اذا اصاب
احداكن الدم من الحيض فلتقرصه ثم لتنضحه بالماء ثم لتصلي ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے

ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اگر کپڑے مین حیض کا خون لگجاوے تو کیا کرین آپ نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے کپڑے مین حیض کا خون لگجاوے تو اُسکو چٹکیون سے ملدیوے پہر پانی سے دہو ڈالے بعد اُسکے اُسی کپڑے سے نماز پڑہے دوسری روایت مین یون ہے حتیہ ثم اقرصیہ بالماء ثم انضحیہ یعنی کہرچ ڈال اُسکو پہر پانی ڈال کر مل پہر دہو ڈال **عن** ام قیس بنت محصن تقول سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یکون فی الثوب قال حکیہ بضلع واغسلیہ بماء وسدر **ترجمہ** ام قیس بنت محصن سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرین آپ نے فرمایا ایک لکڑی سے چہڑا ڈال اور بیری کے پتے اور پانی سے دہو ڈال **ف** خطابی نے کہا لکڑی سے چہڑانیکو اسواسطے کہا کہ وہ جما ہوا خون چہٹ جاوے پہر پانی سے دہونے سے بالکل اتر جاتا ہے **عن** عایشۃ قالت قد کان یکون لاحدانا الدرع فیہ تحیض وفیہ تصیبہا الجنابۃ ثم تری فیہ قطرۃ من دم فتقصعہ بریقہا **ترجمہ** حضرت عایشہ رض سے روایت ہی ہم مین سے کسی کے پاس ایک کرتہ ہوتا اُسی کو حیض مین پہنتی اُسی مین جنابت ہوتی اگر کہین اُسمین ایک قطرہ خون کا لگا ہوتا تو تہوک لگا کر اُسکو مل ڈالتی **باب** الصلوۃ فی الثوب الذی یصیب اہلہ فیہ جس کپڑے مین اپنی بی بی سے جماع کرے اُسی کپڑے مین نماز پڑہنا کیسا ہے **عن** معاویۃ بن ابی سفیان انہ سال اختہ ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان رسول اللہ صلعم یصلی فی الثوب الذی یجامعہا فیہ فقالت نعم اذا لم یر فیہ اذی **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بی بی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کپڑے سے نماز پڑہتے تہے جو پہنکر اُن سے صحبت کرتے تہے ام حبیبہ نے کہا ہان جب اُسمین نجاست معلوم نہ ہوتی **باب** الصلوۃ فی شعر النساء عورتون کے کپڑون پر نماز نہ پڑہنے کا بیان **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا او لحفنا **ترجمہ** حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شعار یا لحاف مین نماز نہین پڑہتے تہے **ف** شعار وہ کپڑا ہے جو عورت کے بدن سے لگا رہے ہے لحاف اوڑہنے کی چادر کو کہتے ہین۔ آپ نے اسواسطے اُن کپڑون پر نماز نہین پڑہی شاید اُن مین حیض کا خون لگ گیا ہو **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی فی ملاحفنا **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چادرون پر نماز نہین پڑہتے تہے **ف** یہہ حدیث

ضعیف ہے اِس وجہ سے کہ محمد بن سیرین نے خود حضرت عایشہ سے تو سُنا ہی نہین اور جس سے سُنا
اُسکا حال معلوم نہین کہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ حماد نے سعید بن ابی صدقہ سے سُنا اُنہون نے محمد بن سیرین
سے اِس حدیث کو پوچہا اُنہون نے بیان نہین کیا اور کہا مینے اُسکو ایک مدت ہوئی سُنا تہا معلوم نہین
جس سے سنا تہا وہ ثقہ ہے یا نہین تو اُسکی تحقیق کرو **باب** الرخصة فی ذلك عورتون کے کپڑون پر
نماز پڑہنے کی اجازت **عن** میمونة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی وعلیه مرط وعلی بعض ازواجه
منه وهی حائض وهو یصلی وهو علیه ترجمہ میمونہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی ایک چادر اوڑہ کر جسکو ایک بی بی آپ کی اوڑہی ہوئین تہین اور وہ حایضہ تہین **ف**
یعنی ایک ہی چادر تھی ایک طرف سے بی بی اوڑہی تہین اور کچہہ اُنہین سے آپ اوڑہے ہوے نماز پڑہی
تہے **عن** عایشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی باللیل وانا الی جنبه وانا حائض
وعلی مرط وعلیه بعضه ترجمہ حضرت اُم المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو
نماز پڑہتے تہے اور مین حیض کی حالت مین آپ کے پہلو مین تھی اور ایک چادر تھی کچہہ میرے پر پڑی
تہی کچہہ آپ پر **باب** المنی یصیب الثوب منی کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہئے **عن**
همام بن الحارث انه کان عند عایشة فاحتلم فابصرته جاریة لعایشة وهو یغسل اثر الجنابة من
ثوبه او یغسل ثوبه فاخبرت عایشة فقالت لقد رایتنی وانا افرکه من ثوب رسول الله صلی الله علیه
وسلم ترجمہ ہمام بن حارث حضرت عایشہ رض پاس تھے اُنکو احتلام ہوا ایک لونڈی نے حضرت عایشہ
کی اُنکو دیکہہ لیا کپڑا دہوتے ہوئے منی سے اُس نے حضرت عایشہ سے کہدیا اونہون نے کہا تونے
مجہہ کو دیکہا تہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اُسکو مل ڈالتی تہی **ف** یعنی کہرچ ڈالتی
تہی کیونکہ آپ کی منی گاڑہی ہوگی۔ اکثر علماء کے نزدیک منی نجس ہے لیکن گاڑہی اگر ہو تو اُسکا کہرچ ڈالنا
کافی ہے اور رقیق کو دہونا چاہئے اور بعض علماء کے نزدیک منی پاک ہو جیسے ناک کا پانی شافعی کا یہی
قول ہے **عن** عایشة قالت کنت افرك المنی من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیصلی فیه
ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کہرچ ڈالتی
تہی پہر آپ اُسی کپڑے سے نماز پڑہتے تہے **عن** عایشة تقول انها کانت تغسل المنی من ثوب
رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت ثم اری فیه بقعة او بقعا ترجمہ حضرت عایشہ کہتی ہین مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دہو ڈالتی تہی پہر دہونیکا ایک نشان یا کئی نشان آپ
کے کپڑے مین دیکہتی تہی **باب** بول الصبی یصیب الثوب لڑکا کپڑے پر پیشاب کر دے تو کیا کرنا

چاہئے عن ام قيس بنت محصن انها اتت بابن لها صغير لم يأكل الطعام الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاجلسه رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجره فبال على ثوبه فدعا بماء فنضحه
ولم يغسله ترجمہ ام قیس بنت محصن ایک اپنے بچے کو جو چھوٹا تھا اور ابھی کھانا نہین کھاتا تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئین آپ نے اُسکو اپنی گود مین بٹھایا اُس نے آپ کے کپڑون پر
پیشاب کردیا آپ نے پانی منگوا کر اُس پر چھڑک دیا اور دھویا نہین ف یہ حدیث اور اسکے سوا
بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ جو لڑکا کھانا نہ کھاتا ہو اُسکا پیشاب ایسا نجس نہین ہے
جس سے کپڑا دھونا پڑے صرف پانی چھڑک دینا کفایت کرتا ہے۔ اس مسئلے سے عورتون کو ضرور خبردار
رہنا چاہئے کیونکہ وہ سمجھتی ہین بچے کا پیشاب بالکل نجس ہے بغیر دھوئے ہوئے پاک نہین ہوتا اور
دھونے کے وقت سے نماز قضا کردیتے ہین عن لبابة بنت الحارث قالت كان حسين بن علي
رضي الله عنه في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فبال عليه فقلت البس ثوبا واعطني ازارك
حتى اغسله قال انما يغسل من بول الانثى وينضح من بول الذكر ترجمہ لبابہ بنت الحارث سے روایت
ہے کہ حسین بن علی رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود مین بیٹھے ہوئے تھے اُنھون نے آپ پر پیشاب
کردیا مینے کہا آپ کوئی اور کپڑا پہن لیجئے اور اپنا تہ بند مجھے دیجئے مین دھو ڈالون آپ نے فرمایا لڑکی کے
موت سے دھونا چاہئے اور لڑکے کے موت سے پانی چھڑک دینا کافی ہے عن ابي السمح قال كنت
اخدم النبي صلى الله عليه وسلم فكان اذا اراد ان يغتسل قال ولني قفاك فاستره به فاتي بحسن
او حسين رضي الله عنهما فبال على صدره فجئت اغسله فقال يغسل من بول الجارية ويرش من بول
الغلام ترجمہ ابوالسمح (اُنکا نام آیاد ہے یہی ایک حدیث اُن سے مروی ہے) سے روایت ہے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ غسل کا قصد کرتے تو مجھ سے فرماتے پیٹ موڑ
کر کھڑا ہو جا مین پیٹ موڑ کر کھڑا ہوتا اور آڑ کئے رہتا ایک بار حسن یا حسین آئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر پیشاب کردیا مین دھونے کے لئے آیا آپ نے فرمایا لڑکی کا پیشاب دھونا چاہئے
اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے۔ کہا ابوداؤد نے حسن سے منقول ہے کہ پیشاب سب
برابر ہین عن علي رض قال يغسل بول الجارية وينضح بول الغلام ما لم يطعم ترجمہ حضرت علی رض
نے کہا لڑکی کا پیشاب دھویا جاویگا اور لڑکے کا پیشاب (دھونا ضرور نہین) پانی اسپر چھڑک دینا کافی
ہے جب تک وہ کھانا نہ کھاوے دوسری روایت مین مالم یطعم نہین ہے اور اس قدر زیادہ ہے قتادہ
نے کہا یہ حکم جب تک ہے کہ دونون کھانا نہ کھاتے ہون جب کھانا کھانے لگین تو دونون کا پیشاب دھونا

ضرور ہے **عن** الحسن عن امه انها ابصرت ام سلمة تصب على بول الغلام ما لم يطعم فاذا طعم غسلته وكانت تغسل بول الجارية **ترجمہ** حسن نے روایت کیا اپنی ماں سے انہوں نے دیکھا حضرت ام سلمہ رض کو لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیتی تہین جبتک وہ کہانا نہ کہاتا تہا جب کہانا کہانے لگتا تو اُسکو دہوتین اور لڑکی کے پیشاب کو ہمیشہ دہوتین **باب** الارض يصيبها البول زمین پر پیشاب پڑجاوے تو کیا کرنا چاہئے **عن** ابی هريرة ان اعرابيا دخل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فصلى قال ابن عبدة ركعتين ثم قال اللهم ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد تحجرت واسعا ثم لم يلبث ان بال في ناحية المسجد فاسرع الناس اليه فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم وقال انما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين صبوا عليه سجلا من ماء او قال ذنوبا من ماء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک اعرابی مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تہے اُس نے دو رکعتین پڑہین پہر کہا یا اللہ رحم کر محمد پر اور مجھہ پر اور کسی پر ہمارے ساتہہ رحم نہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کشادہ کو تنگ کیا (یعنی اللہ کی رحمت وسیع تھی سب کو شامل تھی اُسکو خاص کر دیا دو آدمیون سے) تہوڑی دیر نہین ہوئی تھی کہ ایک کونے مین مسجد کے اُس نے پیشاب کر دیا لوگ اُسکی طرف دوڑے (اُسکے منع کرنیکو یا نکالنے کو) آپ نے لوگون کو منع کیا (اس وجہ سے کہ پیشاب کرتا ہوا بہاگے گا تو بہت سی زمین گندی ہوگی اب تو ایک ہی جگہہ گندی ہوئی یا پیشاب رُکنے سے اُسکو کچھہ عارضہ ہوجاویگا) اور فرمایا تم اس واسطے بہیجے گئے کہ آسانی کرو لوگون پر اور اسلئے نہین ہو کہ دشواری کرو ایک ڈول پانی کا اُس مقام پر بہا دو **ف** صحیحین کی روایت مین ہے آپ نے اُسکو پہر بلایا اور کہا مسجدین پیشاب پاخانہ کے واسطے نہین بنی ہین وہ تو اللہ کی یاد کے واسطے اور قرآن پڑہنے کے واسطے بنائی گئین ہین **ف** دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا وہان کی مٹی اٹہا کر پہینکدو اور اُسجگہہ پانی بہا دو مگر یہہ روایت مرسل ہے عبد اللہ بن معقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سُنا **باب** فی طهور الارض اذا يبست زمین سوکہ کر پاک ہوجاتی ہے

عن ابن عمر قال كنت ابيت في المسجد في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت فتى شابا عزبا وكانت الكلاب تبول وتقبل وتدبر في المسجد فلم يكونوا يرشون شيئا من ذلك **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین رات کو مسجد مین رہا کرتا اور مین جوان مجرد تہا اور کتے آتے جاتے مسجد مین پیشاب کرتے تہے کوئی ان پر پانی نہ بہاتا تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین پر اگر پیشاب وغیرہ پڑجاوے پہر وہ زمین سوکہہ جاوے تو پاک ہوجاتی ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مسجد مین

سونا درست ہی **باب** الاذی یصیب الذیل پلو مین نجاست لگ جانیکا بیان **عن** ام ولد لابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف انها سالت ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فقالت انی امراة اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت ام سلمة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یطهره ما بعده **ترجمہ** ام سلمہ رضہ سے پوچہا ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے میرا پلو بہت لنبا لٹکتا رہتا ہے اور مین پلید مکان مین چلا کرتی ہون ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد اُسکے جو پاک زمین آتی ہے وہ اُسکو پاک کر دیتی ہے **ف** یعنی اُس پلید جگہہ کے آخر پاک جگہہ بھی آویگی وہان بھی پلو لگیگا پاک ہو جاویگا جیسے پہلی جگہہ سے ناپاک ہو گیا تہا۔ اِس حدیث سے بڑی آسانی عورتون کے لئے نکلی **عن** امراة من بنی عبد الاشهل قالت قلت یا رسول الله ان لنا طریقا الی المسجد منتنة فکیف نفعل اذا مطرنا قال الیس بعدها طریق هی اطیب منها قالت قلت بلی قال فهذه بهذه **ترجمہ** ایک عورت نے بنی عبد الاشہل مین سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا راستہ مسجد مین جانیکا غلیظ ہے تو ہم کیا کرین جب پانی برسے آپ نے فرمایا اُس سے آگے پھر کوئی پاک راستہ بھی ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا پس یہہ اسکا جواب ہے **ف** یعنی اُس راستے مین چلنے سے کپڑا پاک ہو جاویگا جیسے پہلے راستے سے ناپاک ہو گیا تہا **باب** الاذی یصیب النعل جوتی مین نجاست لگ جاوے تو کیا کرے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا وطیٔ احدکم بنعله الاذی فان التراب له طهور **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی جوتی سے پلیدی پر چلے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی **ف** جوتی مین کسی قسم کے نجاست پہر جاوے جب اُسکو زمین پر رگڑ دیا وہ پاک ہو گیا اُسکو پہنکر نماز پڑہنا درست ہے یہی مذہب ہے علما محققین کا **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه قال اذا وطئ الاذی بخفیه فطهورهما التراب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے موزون مین نجاست بہر جاوے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی حضرت عائشہ سی بھی ایسا ہی روایت ہی **باب** الاعادة من النجاسة یکون فی الثوب نجاست بھرے کپڑے سے نماز پڑہنے کا بیان **عن** ام جحدر العامریة انها سالت عائشة عن دم الحیض یصیب الثوب فقالت کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلینا شعارنا وقد القینا فوقه کساء فلما اصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذ الکساء فلبسه ثم خرج فصلی الغداة ثم جلس فقال رجل یا رسول الله هذه لمعة من دم فقبض رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ما یلیها فبعث بها الی مصرورة فی ید الغلام فقال اغسلی

منه او لحقيها ثم ارسلي بها الى فدعوت بقصعتي فغسلتها ثم اجففتها فاحرتها اليه فجلو رسول
الله صلى الله عليه وسلم بنصف النهار وهي عليه **ترجمہ** ام جحد عامریہ نے پوچھا حضرت عایشہ
سے خون حیض کا اگر کپڑے مین لگ جاوے توکیا کرنا چاہے اُنہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھہ تہی اپنا کپڑا اوڑہی ہوئے تہی اور اوپر سے ایک کنبل ڈال لیا تہا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اُس کمل کو اوڑہکر چلیگئے اور صبح کی نماز پڑہی پہر آپ بیٹہے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
یہہ خون کا نشان ہے آپ نے اُسکے آس پاس مٹھی سے پکڑ کے غلام کے ہاتھہ مین دیکر اُسی طرح میرے
پاس بہیجا اور کہا اسکو دہوکر سکہا کر میرے پاس بہیجدے مینے پانی کا کونڈہ منگا کر اُسکو دہویا پہر سکہلایا بعد اُسکو
آپ کو بہجوادیا پہر آپ دوپہر کو تشریف لائے وُہی کمل اوڑہے ہوئے **ف** نماز کے اعادے کا اس حدیث
مین ذکر نہین ہے شاید اسواسطے ذکر نہ ہوگا کہ حضرت عایشہ گہر مین تہین اُنکو خبر نہ ہوئی مگر یہ احتمال ضعیف
ہے کیونکہ حضرت عایشہ نے نماز تو آپ کے پیچہے پڑہی ہوگی پہر نماز لوٹانے کا حکم دینا ضرور تہا بعضون نے
کہا شاید اونہون نے اُسدن نماز آپ کے ساتہہ نہ پڑہی ہو۔ بعضون نے کہا وہ نجاست قلیل تہی اُس
سے اعادہ لازم نہین ہے یہی قول صحیح اور اقرب بالقیاس ہے بعضون نے کہا اگر نجس کپڑے سے
بے خبری مین نماز پڑہ لی جاوے تو اعادہ لازم نہین آتا واللہ اعلم **باب** البزاق یصیب الثوب تہوک
اگر کپڑے مین لگ جاوے توکیسا ہے **عن** ابی نضرة قال بزق رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
ثوبه وحك بعضه ببعض **ترجمہ** ابو نضرہ (منذر بن مالک) سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے مین تہوکا اور اُسی مین مل ڈالا۔ دوسری روایت موسی بن اسمعیل سے
اونہون نے حماد سے اونہون نے حمید سے اونہون نے انس سے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اِسی طرح ہے۔ آخر کتاب الطهارة تمام ہوئی کتاب طہارت کی ؎

بسم الله الرحمن الرحيم

اول كتاب الصلوة نماز کی کتاب شروع ہوئی

عن طلحة بن عبيد الله يقول جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الراس يسمع دوي صوته ولا
يفقه ما يقول حتى دنا فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات
في اليوم والليلة قال هل علي غيرهن قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه
وسلم صيام شهر رمضان قال هل علي غيره قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله

علیہ وسلم الصدقة قال فهل علی غیرها قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وهو یقول واللہ لا ازید
علی هذا ولا انقص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت
ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نجد کا رہنے والا (نجد ایک ملک ہے عرب مین) اسکے سر کے بال پریشان
تھے اوسکے آواز کی گنگناہٹ معلوم ہوتی تھے پر بات سمجھ مین نہین آتے تھے یہانتک کہ وہ نزدیک آیا تب معلوم
ہوا کہ اسلام کو پوچھہ رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازین ہین رات دن مین اوس
نی پوچھا اوسکے سوا اور کچھہ نماز ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر اور نماز عید
واجب نہین ہے سنت ہے جیسا وہ قول ہی اکثر علمائے محققین کا ت راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی اسکو رمضان کے روزی بتلائے اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئے روزہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر
نفل راوی نے کہا پھر آپنے اوسکو زکوۃ بتلائی اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئی صدقہ مجھپر ہے آپ نے
فرمایا نہین مگر نفل ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ واجب نہین ہی سنت ہی ت راوی نے کہا پھر وہ
شخص پیٹھہ موڑ کر چلا اور کہنے لگا قسم خدا کی مین نہ اس سے زیادہ کرونگا نہ کم آپنے فرمایا اگر سچ کہتا ہے تو مراد پائی۔ دوسری
روایت مین ہے اگر سچ کہتا ہی تو مراد پائی قسم ہے اسکے باپ کی داخل ہوگا جنت مین قسم میرے باپ کے اگر سچ کہتا ہے
ف خطابی نے کہا شاید یہہ عادت کے طور پر قسم آپ نے کہائی یا قبل نہی کے ورنہ دوسری حدیث مین ہے مت
قسم کہاؤ اپنے باپ دادون کے جس شخص کو تم مین سے قسم کہانا منظور ہو وہ اللہ جل جلالہ کی قسم کہاوی یا چپ رہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مطلق غیر اللہ کی قسم کہانا شرک نہین ہے بلکہ جب خدا کی مثل اوس شے کو بزرگ جانکر قسم کہاوی
تو شرک ہوگی جیسے اس زمانے مین بعضے لوگون کو اللہ کی قسم کھانی مین کچھہ باک نہین ہے پر پیر کی قسم کہانی مین بڑی احتیاط
کرتے مین یہہ لوگ درحقیقت مشرک ہین اور مطلق غیر اللہ کے قسم کہانا کیونکر شرک ہوسکتی ہی جب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پدر بزرگوار کے قسم کہائے البتہ جب دوسرے حدیث مین آپ نی سوا خدا کے اور چیزون
کی ساتھہ قسم کہانے سے منع فرمایا تو غیر اللہ کی قسم ممنوع ہوگئی **باب** المواقیت نماز کے وقتون
کا بیان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنی جبرائیل علیہ السلام عند
البیت مرتین فصلی بی الظهر حین زالت الشمس وكانت قدر الشراك وصلی بی العصر
حین کان ظله مثله وصلی بی یعنی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء
حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم
فلما کان الغد صلی بی الظهر حین کان ظله مثله وصلی بی العصر
حین کان ظله مثليه وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء

الی ثلث اللیل وصلی الصبح فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد هذا وقت الانبیاء من قبلک و
الوقت ما بین هذین الوقتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی
میری جبرئیل نے خانہ کعبہ پاس دو بار **ف** تو آپ نی نماز حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پیچھے پڑھی ایکبار عبد الرحمن
بن عوف کے پیچھے جیسا کتاب الطہارت مین گذرا اور کسی کے پیچھے پڑھنا ثابت نہین ہی **ت** تو نماز پڑھی ظہر کی جب آفتاب
ڈہل گیا اور یہ جوتی کے تسمے کے برابر ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ اوس کا اوس کے برابر ہوا **ف** یعنی ایک مثل کے بعد
ہوئی صاف معلوم ہوا کہ ایک مثل کے بعد عصر کا وقت آجاتا ہی **ت** اور نماز پڑہی مغرب کی جس وقت روزہ دار روزہ کہولتا
ہی اور نماز پڑہی عشا کی جب شفق غائب ہو گئی **ف** یعنی سرخی جاتی رہے اور سیاہی آگئی **ت** اور نماز پڑہی فجر کی جب روزہ
دار کو کہانا پینا حرام ہو جاتا ہی یعنی صبح صادق نکلتی ہے پھر دوسری روز نماز پڑہی ظہر کی جب ہر چیز کا سایہ اوس کے برابر
ہوا **ف** یعنی برابر ہونے کے قریب ہوا یا برابر ہو گیا سایہ اصلی سمیت اور **ت** اور نماز پڑہی عصر کی جب سایہ ہر چیز کا دو مثل
ہوا اور نماز پڑہی مغرب کی جب روزہ دار روزہ کہولتا ہی اور نماز پڑہی عشا کی تہائی رات پر اور نماز پڑہی فجر کی روشنی مین پھر
میری طرف متوجہ ہوئے (حضرت جبرئیل علیہ السلام) اور کہا ای محمد صلعم یہی وقت ہی تیری پہلے پیغمبرونکا اور نماز کا وقت ان دونو
وقتون کے درمیان مین ہی **ف** ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نی سب نمازون کو اول وقت پڑہا دوسری روز آخر وقت
اس لیے کہ آپ کو وقت کا شروع اور آخیر معلوم ہو جاوی **عن** ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز کان قاعدا علی المنبر فاخر
العصر شیئا فقال له عروة بن الزبیر اما ان جبرئیل علیه السلام قد اخبر محمدا صلی الله علیه وسلم بوقت الصلوة
فقال له عمر اعلم ما تقول فقال عروة سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت ابا مسعود الانصاری یقول
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نزل جبرئیل صلی الله علیه وسلم فاخبرنی بوقت الصلوة فصلیت معه
ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه یحسب باصابعه خمس صلوات فرأیت رسول الله
صلی الله علیه وسلم صلی الظهر حین تزول الشمس وربما اخرها حین تشتد الحر ورأیته یصلی العصر والشمس مرتفعة
بیضاء قبل ان تدخلها الصفرة فینصرف الرجل من الصلوة فیاتی ذا الحلیفة قبل غروب الشمس ویصلی المغرب
حین تسقط الشمس ویصلی العشاء حین یسود الافق وربما اخرها حتی یجتمع الناس وصلی الصبح مرة بغلس
ثم صلی مرة اخری فاسفر بها ثم کانت صلاته بعد ذلک التغلیس حتی مات لم یعد الی ان یسفر **ترجمہ**
ابن شہاب سے روایت ہی حضرت عمر بن عبد العزیز (خلیفہ عادل) منبر پر بیٹھے ہوئے تہے اُنہون نی عصر کی نماز مین دیر کی عروہ
بن زبیر نے کہا کیا تمکو معلوم نہین حضرت جبرئیل علیہ السلام نی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا وقت بتا دیا عمر بن عبد العزیز نی
کہا سمجھ کر کہو **ف** عمر بن عبد العزیز کو شبہ ہوا اس روایت مین کیونکہ عروہ نی اوسکو بلا سند بیان کیا یا یہ شبہہ ہوا کہ
کہین یہ روایت ضعیف نہو یا یہ شبہہ ہوا کہ اوقات نماز تو پروردگار نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا توسط شب معراج مین بتلائے

حضرت جبرئیل کا ذریعہ اوس مین کہان تہا یا یہہ شبہہ ہوا کہ حضرت جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکر امامت کی حالانکہ
حضرت جبرئیل علیہ السلام تعلیم مین خطاب سالت مآب سے کم تہی اسواسطے عروہ نی پہر اس روایت کو سند کی ساتہہ بیان کرنا شروع کیا **ف**
عروہ نی کہا بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تہے مین نے ابو مسعود انصاری سے سنا وہ کہتے تہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتی تہے حضرت جبرئیل اوتری اور اونہون نی مجہے نماز کا وقت تبلایا مین نے اونکی ساتہہ نماز پڑہی پہر اونکی ساتہہ
نماز پڑہی پہر اونکی ساتہہ نماز پڑہی پہر اونکی ساتہہ نماز پڑہی پہر اونکی ساتہہ نماز پڑہی اونگلیون پر اپنی شمار کیا پانچ نماز دن کا
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے ظہر کے نماز پڑہی آفتاب ڈہلتے ہی اور کبہی دیر کے جب گرمی کی شدت ہوتے
اور مین نے دیکہا آپ کو عصر کے نماز پڑہتے ہوئی اور آفتاب بلند تہا سفید اوس مین زردی نہین آئی تہی آدمی عصر کی نماز سے آپ
کی ساتہہ فارغ ہو کر ذو الحلیفہ مین پہونچ جاتا آفتاب ڈوبنے سے پہلے **ف** حالانکہ ذو الحلیفہ دو فرسخ ہے مدینہ سی یعنی چہہ میل **ف**
اور مغرب کی نماز پڑہتے آفتاب ڈوبتی ہی اور عشا کی نماز پڑہتے جب کنارون مین آسمان کے سیاہی جاتی اور کبہی عشا مین دیر کرتی
لوگون کے جمع ہونی کے لیے اور فجر کی نماز پڑہتے آپ اندہیرے مین ایکبار روشنی مین پڑہی مگر بعد اسکے آپ ہمیشہ اندہیری مین پڑہتے
رہے یہانتک کہ وفات تک آپ نی کبہی روشنی مین نہین پڑہی **ف** ایک بار آپ نی روشنی مین پڑہ دی بیان جواز کے لیے پہر ہمیشہ
افضل وقت مین پڑہا کیے **عن** ابی موسی ان سائلا سال النبی صلی الله علیه وسلم فلم یرد علیه شیئا حتی امر بلالا فاقام
الفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لا یعرف وجه صاحبه او ان الرجل لا یعرف من الی جنبه ثم امر بلالا
فاقام الظهر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النهار وهو اعلم ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعة
وامر بلالا فاقام المغرب حتی غابت الشمس وامر بلالا فاقام العشاء حین غاب الشفق فلما کان من الغد صلی الفجر
وانصرف فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظهر فی وقت العصر الذی کان قبله وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او
قال امسی وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال این السائل عن وقت الصلوة
الوقت فیما بین هذین **ترجمہ** ابی موسے سے روایت ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (نماز کے وقتونکا) پوچہا آپ نے
جواب نہ دیا اور بلال کو حکم کیا پہر نماز پڑہی فجر کے صبح صادق نکلتی ہے جب کوئی آدمی دوسرے کو نہ پہچان سکتا (یعنی اوس کا منہہ
نہ پہچان سکتا اندہیری کی وجہ سے) یا اپنی پہلو مین جو شخص ہوتا اوسکو نہ پہچان سکتا پہر حکم کیا بلال کو اونہون نی قائم کیا ظہر کو جب
آفتاب ڈہل گیا یہانتک کہ کہنے والی نے کہا کیا دوپہر ہو گئے اور آپ خوب جانتے تہے (یعنی آفتاب ڈہلتی ہی نماز ظہر کے شروع کی یہانتک
تک کہ بعض لوگون کو شبہہ رہا دوپہر ہونیکا وہ پہنچ گئے) پہر حکم کیا بلال کو اونہون نی قائم کیا عصر کو اور آفتاب سفید بلند تہا
پہر حکم کیا بلال کو اونہون نی قائم کیا مغرب کو جب آفتاب ڈوب گیا پہر حکم کیا بلال کو اونہون نی قائم کیا عشا کو جب شفق ڈوب
گیا جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے فجر کی نماز پڑہے بعد فراغت کے ہم کہنے لگے کیا آفتاب نکل آیا (آپ نے دوسرے روز فجر کی نماز آخر وقت
پڑہی تعلیم کیواسطے) اور ظہر کی نماز اوس وقت پڑہی جس وقت پہلے روز عصر کے پڑہی تہی اور عصر اوس وقت پڑہی جب آفتاب زرد ہو گیا

یا شام ہو گئی اور مغرب قبل شفق غائب ہونیکی پڑہی اور عشا تہائی رات کو پچھڑی پھر فرمایا کہان ہی وہ شخص جو نماز کی اوقات
پوچہتا تھا وقت انہ دونو کے بیچ مین ہی **ف** ایک روز آپنے سب نمازین اول وقت پڑہین دوسرے روز سب آخر وقت پڑہین تا
لوگون کو نماز کیوقت کی ابتدا اور انتہا معلوم ہو جاوی - یہہ تعلیم کیواسطی تہا پھر کبھی آپنے فجر روشنی مین نہین پڑہے نہ ظہر کی
تاخیر کے اسقدر نہ عصر کے نہ مغرب کے **کہا** ابو داؤد نے سلیمان بن موسے نے عطا سے انہون نے جابر سے انہون نی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب مین ایسا ہی روایت کیا کہا پھر نماز پڑہی عشا کی تہائے رات تک یا نصف رات تک اور ایسا ہی
روایت کیا ابن بریدہ نے اپنے باپ سے انہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ قال وقت الظہر ما لم تحضر العصر ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت المغرب ما لم یسقط ثور الشفق و
وقت العشاء الی نصف اللیل ووقت الفجر ما لم تطلع الشمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نی فرمایا ظہر کا وقت جبتک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوی اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد نہو اور مغرب کا وقت جبتک
ہی کہ شفق کے روشنے نہ جاوی اور عشا کا وقت نصف شب تک ہی اور فجر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب نہ نکلے

باب

وقت صلوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکیف کان یصلیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے وقتونکا بیان اور کیونکر
آپ پڑہتی تہی **ف** اوپر کا جو باب تہا اوس مین مطلق وقت کا بیان تہا اوسکے اول اور آخر کا اب اوقات مستحبہ کا بیان ہوتا ہے
جن وقتون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتی تہے اور اون وقتون مین نماز پڑہنا افضل ہی **عن** محمد بن عمرو
بن الحسن قال سألنا جابرا عن وقت صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یصلی الظہر بالہاجرة والعصر و
الشمس حیة والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء اذا کثر الناس عجل واذا قلوا اخر والصبح بغلس **ترجمہ** محمد بن عمرو بن الحسن سے
روایت ہی ہم نی جابر بن عبد اللہ انصاری سی پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑہتے تہے انہون نی کہا ظہر کے
نماز دوپہر ڈہلے پڑہتی تھی اور عصر کی نماز اوس وقت پڑہتی تہی کہ آفتاب مین جان ہوتی تہے (یعنے اوسکی تیزی اور حرارت باقی
ہوتی تہی) اور مغرب کے نماز آفتاب ڈوبتے ہی پڑہتے تہے اور عشا کی نماز جب آدمی بہت ہوتی تھی تو جلدی پڑہتے تھے اور جب
کم ہوتے تھے تو دیر مین پڑہتی تھی اور صبح کو اندہیری مین پڑہتے تہے **عن** ابی برزة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی الظہر اذا زالت الشمس ویصلی العصر وان احدنا لیذہب الی اقصی المدینة ویرجع والشمس حیة ونسیت المغرب
وکان لا یبالی تاخیر العشاء الی ثلث اللیل قال ثم قال الی شطر اللیل قال وکان یکرہ النوم قبلہا والحدیث بعدہا
وکان یصلی الصبح وما یعرف احدنا جلیسہ الذی کان یعرفہ وکان یقرء فیہا من الستین الی المائة **ترجمہ** ابی برزہ سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے ظہر کی جب آفتاب ڈہل جاتا اور نماز پڑہتے تھی عصر کے اوس وقت کہ ہم مین سے
کوئی آدمی مدینہ کے کنارے پر ہو کر آجاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنے صاف اور تیز رہتا) اور بہول گیا مین مغرب کو اور عشا کی دیر
کرنی مین کچھ باک نتہا تہائی رات تک بلکہ آدہی رات تک اور برا جانتی تہی آپ سونے کو عشا کی نماز سی پہلے **ف** فتح الباری مین ہے

له اکثر علمائ کروہ رکہتے ہین سونیکو عشا سے پہلے اور بعضون نی اجازت دی ہی اور عبد اللہ بن عمر سویا کرتی تہی عشا سی پہلے اور بعضون نی اجازت دی ہی رمضان مین تو موی نے کہا اگر نیند غالب ہو اور نماز کے قضا ہو جانی کا خوف نہ ہو تو سونے مین مضایقہ نہین ف اور باتین کرنیکو عشا کے بعد ف یعنی دنیا کی باتین بیکار اس لیے کہ سونا بہی ایک قسم کی موت ہی تو ذکر الٰہی پر خاتمہ ہونا بہتر ہے۔ اکثر علما اسکو مکروہ جانتے ہین اور بعضون نی رخصت دی ہی خصوصاً گہر والون یا مہمان کی ساتہہ باتین کرنیکے واسطے ف اور آپ نماز پڑہتے تہے صبح کے ایسی وقت مین کہ آدمی اپنی ساتہی کو نہ پہچانتا جسکو خوب پہچانتا ہے ف اندہیری کے وجہ سے ف اور فجر کے نماز مین ساٹہہ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑہتی

باب وقت صلوة الظهر نماز ظہر کا وقت **عن** جابر بن عبد الله قال کنت اصلی الظهر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخذ قبضة من الحصا لتبرد في كفي اضعها لجبهتي اسجد عليها لشدة الحر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی مین نماز پڑہتا تہا ظہر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور ایک مٹہی کنکریان اوٹہا لیتا وہ مٹہی مین ہو جاتین میری مٹہی مین جب سجدہ کرتا تو انکو پیشانی کے تلے رکہہ لیتا اون پر سجدہ کرتا بسبب گرمی کے وجہ سی **عن** عبد الله بن مسعود قال كانت قدر صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصيف ثلثة اقدام الى خمسة اقدام وفي الشتاء خمسة اقدام الى سبعة اقدام **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظہر) کی نماز کا اندازہ گرمی مین تین قدم سے پانچ قدم تک تہا اور جاڑی مین پانچ قدم سے سات قدم تک ف خطابی نے کہا یہہ امر مختلف ہی باعتبار اختلاف اقالیم اور بلدان کے اور مدینہ اقلیم ثانی مین ہی جو شہر اسی اقلیم مین واقع ہون جیسی حیدرآباد ہندوستان کی شہرون مین اون مین بہی حکم چل سکتا ہے اب جو شہر اقلیم سوم مین ہین جیسے دہلی یا آگرہ یا اوائل اقلیم سوم مین جیسے لکہنو وغیرہ اون مین اس سے زیادہ سایہ پر یہ وقت آویگا اور اقلیم اول کے شہرون مین جیسے سودان افریقہ عدن وغیرہ اون مین اس سے کم پر یہ وقت آ جاویگا۔ حاصل یہہ ہی کہ کمی اور قصر سایہ کا اوسی قدر ہو گا جتنا آفتاب سمت الراس سے قریب ہو گا اور جتنا مائل ہو گا سمت الراس سے اوسی قدر سایہ دراز اور لنبا ہو گا یہانتک کہ جو شہر خاص منطقة الشمس کے تحت واقع ہین اون مین نصف النہار کے وقت سایہ معدوم ہو جاتا ہے اور جہان ذرا بہی سایہ ہوا معلوم ہو جاتا ہی کہ آفتاب ڈہل گیا۔ بہرحال اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ایک مثل کے بعد نہین پڑہتی تہی کیونکہ ہر ایک آدمی کا قد اوسکے سات قدم کے برابر ہوتا ہے کبہی آدہی مثل پر پڑہتی تہی کبہی اس سے زیادہ **عن** ابي ذر يقول كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فاراد المؤذن ان يؤذن الظهر فقال ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال ابرد مرتين او ثلاثا حتى رأينا فيء التلول ثم قال ان شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہی موذن نی چاہا کہ ظہر کی اذان کہی آپ نی فرمایا ٹہنڈک ہونی دی پہر موذن نی اذان کہنی کا ارادہ کیا تو پہر آپ نی فرمایا ٹہنڈک ہونی دی اسیطرح دو بار یا تین بار فرمایا یہانتک کہ ٹیلونکا سایہ ہم نے دیکہا پہر آپ نی فرمایا گرمی کے شدت جہنم کی بہاپ سے ہوتی ہی جب

گرمی کی شدت ہو نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر
فابردوا عن الصلاۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب گرمی بہت ہو تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے ابال سے ہے ف بعضوں نے اسکو معنی حقیقی
اور ظاہری پر محمول کیا ہے دوسری روایت میں صحیحین کے ہے جہنم کی آگ نے شکایت کی پروردگار سے میرے بعض اجزا بعض کو
کھا گئے (شدت سے گرمی کی اور گھٹ سے) پروردگار نے اوسکو اجازت دی دو سانس کی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں جاڑے
میں سانس اندر لیتی ہے اور گرمی میں باہر لیتی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ تشبیہ پر کنایہ ہے یعنے دنیا کی گرمی ہے جہنم کا ایک نمونہ ہے
ایسے وقت میں نماز پڑھنے سے آنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور نماز میں خشوع نہیں ہوتا۔ ان حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے
کہ گرمی کی شدت میں ظہر کے تاخیر کرنا بہتر ہے اوسکی تعجیل سے مگر یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے اس لیے کہ حدیث سے مقصود
یہ ہے کہ بہ نسبت دوپہر کی کچھ ٹھنڈک ہو جاوے اور جب آفتاب زیادہ ڈھل جاتا ہے تو دوپہر کی نسبت کچھ خنکی ہو جاتی ہے یہ نہیں غرض کہ
بالکل ٹھنڈک ہو جاوے وہ تو شام تک بھی نہیں ہوتی البتہ آدھی رات کے بعد ہو جاتی ہے عن جابر بن سمرۃ ان بلالا کان
یؤذن الظہر اذا دحضت الشمس ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے بلال رضی اذان دیا کرتے تھے ظہر کے جب آفتاب ڈھل جاتا

باب وقت العصر نماز عصر کے وقت

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ
حیۃ ویذہب الذاہب الی العوالی والشمس مرتفعۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے
نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید اور بلند زندہ ہوتا تھا اور آدمی نماز عصر کی پڑھ کر عوالی کو جاتا اور وہاں پہونچ جاتا (صحیحین)
اور آفتاب بلند رہتا عن الزہری قال والعوالی علی میلین او ثلاثۃ قال واحسبہ قال او اربعۃ ترجمہ زہری نے
کہا عوالی مدینہ سے دو میل میں یا تین میل میں راوی نے کہا شاید چار میل بھی کہا ف عوالی ان قریوں کو کہتے ہیں جو مدینہ کے
بلندیوں پر واقع ہیں صحیحین میں ہے کہ وہ مدینے سے چار میل پر ہیں یا مانند اسکی مجمع البحار میں ہے کہ عوالی میں قریب سے قریب جو قریہ ہے
وہ چار میل پر اور دوری دور نجد کیطرف آٹھ میل پر عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس فی
حجرتہا قبل ان تظہر ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کی اور دھوپ حجرے میں ہوتی
دیواروں پر چڑھنے سے پہلے ف اس حدیث سے بہت جلد عصر کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے عن علی بن شیبان قال قدمنا علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فکان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیۃ ترجمہ علی بن شیبان سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینہ میں آئے آپ دیر کرتے تھے عصر پڑھنے میں جبتک آفتاب سفید اور صاف رہتا ف یہانتک دیر
کرنے میں کچھ قباحت نہیں ہے عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوۃ الوسطی
صلوۃ العصر ملا اللہ بیوتہم وقبورہم نارا ترجمہ حضرت علی رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق
کی روز فرمایا روک دیا ہمکو انھوں نے (کافروں نے) صلوۃ الوسطی سے عصر کی نماز سے بھر دیوے اللہ انکی گھروں کو اور قبروں کو جہنم

کی آگ سی **ف** جنگ خندق مین آپ نی مدینہ منورہ کے گرد خندق کہودی تہی آپ مع لشکر صحابہ اوس مین تہے اور کفار اوسکی پرے پر تہے
بسبب شد اودہر کے آپکی کئی نمازین قضا ہوگئین ظہر عصر مغرب پہر آپ نی اون سب کو عشا کیوقت مین پڑہا ۔ کلام اللہ مین ہے
حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين محافظت کرو نمازون پر اور بیچ کی نماز پر اور کہڑے ہو
اللہ کیواسطے چپ چاپ یا حضوع خشوع سے ۔ علما کا اختلاف ہی کہ صلوة الوسطى بیچ کی نماز سے کون سی نماز مراد ہے ۔ اکثر کی نزدیک
عصر کی نماز مقصود ہے جیسا اس حدیث سی بہی ثابت ہوتا ہی اور بعضون کی نزدیک فجر کی نماز مراد ہی اور بعضون کے نزدیک مغرب کی
اور بعضون کی نزدیک عشا کی اور بعضون کے نزدیک ظہر کے غرض وہ مجمل رہی اسواسطی کہ ہر نماز کو صلوة الوسطى سمجہین اور بخوبی
اوسکی حفاظت کہین **عن** ابی یونس مولى عائشة انه قال امرتني عائشة ان اكتب لها مصحفا وقالت اذا بلغت هذه الاية
فآذني حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى فلما بلغتها آذنتها فاملت علي حافظوا على الصلوات والصلاة
الوسطى وصلاة العصر وقوموا لله قانتين ثم قالت عائشة سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ہے
یونس مولى حضرت عائشہ کی کہتی ہاین مجہی حضرت عائشہ نی ایک کلام اللہ لکہنیکا حکم کیا اپنے واسطی اور کہا جب تو اس آیت پر پہنچے
حافظوا على الصلوة والصلوة الوسطى تو مجہے خبر دینا جب مین اس آیت تک پہونچا تو مین نے اون سی کہا انہون نی کہا یون لکہ
حافظوا على الصلوة والصلوة الوسطى وصلوة العصر محافظت کرو نمازون کی اور بیچ والی نماز کے اور عصر کی نماز کی پہر حضرت عائشہ
نی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تہا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صلوة الوسطى عصر کی نماز نہین ہے اور کوئی نماز ہی
عن زيد بن ثابت قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة ولم يكن يصلي صلاة اشد على
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم منها فنزلت حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى وقال ان قبلها صلاتين وبعدها
صلاتين **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑہا کرتے تہے اور یہہ نماز سب لوگون پر
نمازون سے زیادہ سخت تہی اوس وقت یہ آیت اوتری حافظوا على الصلواة والصلوة الوسطى (تو صلوة وسطى ظہر کی نماز ٹہری) زید
نی کہا یہہ وسطی اسواسطی ہی کہ اس سے پہلی دو نمازین ہین ایک عشا دوسری فجر اور اسکی بعد دو نمازین ہین ایک عصر دوسرے مغرب
عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادرك من العصر ركعة قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك ومن
ادرك من الصبح ركعة قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص عصر کی ایکرکعت پالی آفتاب ڈوبنے سی پہلی اوسنے پالیا عصر کی نماز کو اور جو شخص فجر کی ایکرکعت پالیوی آفتاب نکلنی سی پہلی تو اوسنے پالیا فجر کی نماز
ف یعنی فجر اور عصر دو نمازین ادا سمجہی جاوینگے نہ قضا ۔ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ عصر کا وقت آفتاب ڈوبنے تک رہتا ہی پہر مغرب کا
وقت شروع ہوتا ہی مگر بعد آفتاب کی زرد ہوجانیکی مکروہ وقت ہے اور مستحب وقت جبتک رہتا ہے کہ آفتاب مین زردی نہ آوی سفید و صاف اور بلند
رہی ۔ ابو حنیفہ نے عصر کی نماز مین اس حدیث سی اتفاق کیا ہی مگر فجر کی نماز مین خلاف کیا ہے اور جو دلیل خلاف کے بیان کی گئی ہی
وہ اس قابل نہین ہے کہ حدیث صحیح کی مخالفت اوس سے روا رکہی جاوی اسواسطی حنفیہ کو اس باب مین اپنے امام کا قول ترک کرنا اور حدیث پر عمل

کرنا چاہیے عن العلاء بن عبد الرحمن انه قال دخلنا علی انس بن مالک بعد الظهر فقام یصلی العصر فلما فرغ من صلاته ذکرنا
تعجیل الصلوة او ذکرها فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تلک صلوة المنافقین تلک صلوة المنافقین تلک
صلوة المنافقین یجلس احدهم حتی اذا اصفرت الشمس وکانت بین قرنی شیطان او علی قرنی الشیطان قام فنقر اربعا
لا یذکر الله فیها الا قلیلا **ترجمہ** علا بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انس بن مالک کے پاس گئے ظہر پڑھ کر وہ عصر پڑھنے کو کھڑے ہوئے
جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے تذکرہ کیا نماز اول وقت پڑھنے کا یا انہوں نے ذکر کیا انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یعنی تم میں سے کوئی بیٹھا رہے جب آفتاب زرد ہونے
لگے اور شیطان کے دونوں چوٹیوں کے بیچ میں آجاوے یا اوسکی چوٹیوں پر ہو **ف** خطابی نے کہا علما نے اسکی تاویل میں اختلاف کیا ہے
بعضوں نے کہا ہے درحقیقت شیطان غروب کے وقت اور طلوع کے وقت اپنا سر آفتاب پر رکھ دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ اوسکو واقع
ہو اسی واسطے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے ممانعت ہوئی بعضوں نے کہا شیطان کی چوٹیوں سے مراد اوسکی قدرت اور طاقت ہے یعنی
وہ اس وقت مشرکوں پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے کہ اون سے آفتاب کو سجدہ کراتا ہے بعضوں نے کہا اوسکی چوٹیوں سے مراد اوسکی تابعین ہیں
جو آفتاب کو پوجتے ہیں **ف** اوس وقت کھڑا ہوا اور چار ٹکرین لگا لیوے یا چار ٹھونگین لگا لیوے **ف** جیسے پرندہ ٹھونگین دے دے
لگاتا ہے بیچ میں ٹھہرتا نہیں ایسا ہی دو سجدوں کے بیچ میں نہ ٹھہرے تو گویا ایک ہی سجدہ ہوا چار رکعتوں میں چار سجدے ہوئے **ف**
اللہ کی یاد نہ کرے اون میں مگر تھوڑی **ف** جلدی کی وجہ سے اور بے رغبتی سے عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال الذی تفوته صلوة العصر فکانما وتر اهله وماله **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص کے عصر کی نماز جاتی رہے **ف** یعنی آفتاب زرد ہو جاوے یا ڈوب جاوے **ف** گویا اوسکے لوگ تباہ ہو گئے اور اوسکا
مال لٹ گیا **ف** یعنی جتنی مصیبت اس امر میں ہوتی ہے اور جتنا آدمی اس سے بچتا ہے ویسی ہی نماز عصر کی نماز فوت ہونے
میں سمجھے اوس سے بچے ابو داؤد نے اوزاعی سے روایت کیا عصر جاتی رہنے سے مراد یہ ہے کہ دھوپ زرد ہو جاوے

باب

وقت المغرب مغرب کا وقت عن انس بن مالک قال کنا نصلی المغرب مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم نرمی فیری احدنا موضع نبله
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑھا کرتے تھے مغرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر تیر مارتے تھے تو ہمکو تیر گرنے
کی جگہہ دکھلائی دیتی تھی عن سلمة بن الاکوع کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی المغرب ساعة تغرب الشمس اذا غاب حاجبها
ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ نماز پڑھتے مغرب کی آفتاب ڈوبتے ہی جب ڈوب جاتا اوپر کا کنارہ اوسکا عن مرثد بن عبد الله قال لما قدم علینا
ابو ایوب غازیا وعقبة بن عامر یومئذ علی مصر فاخر المغرب فقام الیه ابو ایوب فقال ما هذه الصلوة یا عقبة فقال شغلنا قال اما سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تزال امتی بخیر او قال علی الفطرة ما لم یؤخروا المغرب الی ان تشتبک النجوم **ترجمہ** مرثد بن عبد اللہ سے روایت ہے ابو ایوب ہمارے
پاس جہاد کے قصد سے آئے اور عقبہ بن عامر اون دنوں مصر کے حاکم تھے انہوں نے مغرب میں دیر کی ابو ایوب نے کھڑے ہو کر کہا بھلا یہ کیا نماز ہے اے عقبہ عقبہ نے
کہا ہمکو کام ہو گیا ابو ایوب نے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے ہمیشہ امت میری بہتری سے

رہیگی یا اصلی حالت پر رہیگی جبتک مغرب مین دیر نکرین گے تارے گتھنے تک **باب وقت العشاء الآخرۃ** عشاکی نماز
کا وقت **عن** النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت ہذہ الصلوۃ صلوۃ العشاء الآخرۃ کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر لثالثۃ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے مین خوب جانتا ہون عشا کی نماز
کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات گئے اسکو پڑہتے تھے جتنی رات کو تیسری تاریخ کا چاند ڈوبتا ہے **ف**
یعنے نو بجے کیوقت تخمینا **عن** عبد اللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ
العشاء فخرج الینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلا ندری اشیء شغلہ ام غیر ذلک فقال حین خرج انکم لتنتظرون
ہذہ الصلوۃ لولا ان تثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن فاقام الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے ایک رات کو ہم بیٹھے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتی ہوئی عشا کی نماز کیواسطے آپ نکلے تہائی
رات پر یا کچھہ زیادہ معلوم نہین آپ کسی کام مین مشغول تھے یا یہہ نہین دیر کے جب آپ نکلے تو آپنے فرمایا تم انتظار کر رہی ہو اس
نماز کا اگر میری امت پر گران نہ گزرتا تو مین اسی وقت یہہ نماز پڑہا کرتا پھر آپ نے حکم کیا موذن کو اوسنے تکبیر کہی نماز کے
عن معاذ بن جبل یقول ابقینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ العتمۃ فتاخر حتی ظن الظان انہ لیس بخارج
والقائل منا یقول صلی فانا لکذلک حتی خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا لہ کما قالوا فقال لہم اعتموا بہذہ
الصلوۃ فانکم قد فضلتم بہا علی سائر الامم ولم تصلہا امۃ قبلکم **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے ہمنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا عشا کی نماز مین آپنے دیر کی یہانتک کہ کسینے سمجہا آپ نکلینگے اور کسینے کہا آپ پڑہ چکے ہم اسی حال
مین تہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگون نے جیسا کہا تھا آپسے بھی کہا آپنے فرمایا دیر کرکے پڑہو اس نماز کو تم اس نماز کی وجہ
فضیلت دیگئی سب امتون پر کسی امت نے تمہاری پہلی اس نماز کو نہین پڑہا **عن** ابی سعید الخدری قال صلینا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العتمۃ فلم یخرج حتی مضی نحو من شطر اللیل فقال خذوا مقاعدکم فاخذنا مقاعدنا
فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعہم وانکم لن تزالوا فی صلوۃ ما انتظرتم الصلوۃ ولولا ضعف الضعیف
وسقم السقیم لاخرت ہذہ الصلوۃ الی شطر اللیل **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ہمنے نماز عشا کی پڑہنا چاہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ باہر نہ نکلے یہانتک کہ آدھی رات کے قریب گذری بعد اوسکے نکلے اور فرمایا اپنی اپنی جگہ بیٹھے
رہو ہم وہین بیٹھے رہے تب آپنے فرمایا لوگون نے یعنے اور بندون نے خدا کے سوا اس امت کے نماز پڑہ لی اور اپنی سونے کی جگہون مین
سو رہے اور تم نماز ہی مین ہو گے جبتک نماز کا انتظار کرتی رہو گے اور اگر مجہے ناتوان کی ناتوانی کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہو تو مین
اس نماز مین دیر کرتا آدہی رات تک **باب وقت الصبح** فجر کا وقت **عن** عائشۃ انہا قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیصلی الصبح فینصرف النساء متلفعات بمروطہن ما یعرفن من الغلس **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھے فجر کی نماز بعد اوسکے عورتین نماز سے فارغ ہوکر اپنی چادرین لپیٹی ہوئی پہچانی نجاتین تہین

اندہیری سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اندہیری مین پڑہا کرتے تھے اول وقت **عن** رافع

بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبحوا بالصبح فانہ اعظم لاجورکم واعظم للاجر **ترجمہ** رافع بن خدیج

سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشن کرو صبح کو (یعنی روشنی مین نماز پڑہو فجر کی) اوس مین زیادہ ثواب ہے **ف**

جو لوگ فجر کی نماز روشنی مین پڑہنا بہتر جانتے مین وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہین دوسری روایت مین اسفروا بالفجر تیسری مین

ہے نوروا بالفجر معنے ایک ہین یعنے روشن کرو فجر کو۔ بعضون نے اس حدیث کے یہہ معنی کیے ہین کہ قرات لمبی پڑہو نماز فجر مین یہانتک کہ روشنی

ہوجاوے۔ بعضون نے کہا ہے اصبحوا بالصبح سے مراد یہہ ہے کہ صبح صادق کے وقت نماز پڑہو فجر کے اس مین زیادہ اجر ہے اس صورت مین یہہ

حدیث دلیل ہوگے اون لوگون کے جو تاریکی مین پڑہنا بہت جانتے ہین **باب** المحافظۃ علی الصلوات نماز کی محافظۃ

کا بیان **عن** عبد اللہ الصنابحی قال زعم ابو محمد ان الوتر واجب فقال عبادۃ بن الصامت کذب ابو محمد اشہد

انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات افترضہن اللہ تعالی من احسن وضوءہن وصلاہن لوقتہن

واتم رکوعہن وخشوعہن کان لہ علی اللہ عہد ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عہد ان شاء غفر لہ و

ان شاء عذبہ **ترجمہ** عبد اللہ صنابحی سے روایت ہے ابو محمد نے کہا وتر واجب ہے (ابو محمد صحابی ہین نام اونکا مسعود بن زید ہے یا مسعود

بن اوس یا قیس بن عبادہ) پھر بات عبادہ بن الصامت رض کو پہونچی انہون نے کہا غلط کہا ابو محمد نے گواہی دیتا ہون مین نے سنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پانچ نمازین ہین جنکو فرض کیا اللہ عزوجل نے جو شخص اچھے طرح اون کے واسطے وضو کریگا اور وقت

پر ہر ایک کو ادا کریگا اور رکوع پورا کریگا اور خشوع سے پڑہیگا (یعنے دل لگا کر) تو اللہ جل جلالہ پر اوسکا عہد ہوگا مغفرت کا اور جو ایسا نہ

کریگا اوسکا عہد اللہ پر نہین ہے چاہے اوسکو بخشے چاہے عذاب کرے **عن** ام فروۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ای الاعمال افضل قال الصلوۃ فی اول وقتہا **ترجمہ** ام فروہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے پوچہا کون سا عمل

افضل ہے فرمایا اول وقت نماز پڑہنا **عن** فضالۃ بن عبید قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما علمنی وحافظ

علی الصلوات الخمس قال قلت ان ہذہ ساعات لی فیہا اشغال فمرنی بامر جامع اذا انا فعلتہ اجزا عنی فقال حافظ علی

العصرین وما کانت من لغتنا فقلت وما العصران فقال صلوۃ قبل طلوع الشمس وصلوۃ قبل غروبہا **ترجمہ** فضالہ بن عبید

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہایا مجکو تو یہہ بھی سکہایا محافظت کر پانچون نمازون پر مین نے کہا ان وقتون مین مجھے بہت

کام ہوتے ہین تو ایک ایسی بات بتلا دیجے جب مین اوسکو کرون کافی ہوجاوے آپنے فرمایا محافظت کر عصرین پر ہماری زبان مین عصرین مروج

نتھا مین نے پوچہا عصرین کیا ہے آپنے فرمایا دو نمازین ایک قبل طلوع آفتاب کے ایک قبل غروب آفتاب کے یعنے فجر اور عصر کی نماز **عن**

ابی بکر بن عمارۃ بن رویبۃ عن ابیہ قال سالہ رجل من اہل البصرۃ فقال اخبرنی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یلج النار رجل صلی قبل طلوع الشمس وقبل ان تغرب قال انت سمعتہ

منہ ثلاث مرات قال نعم کل ذلک یقول سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی فقال الرجل وانا سمعتہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک

ترجمہ ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے روایت ہی ایک شخص نے جو بصرہ والون مین سے تہا عمارہ بن رویبہ سے پوچھا تم نی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سنا ہی اُنھون نے کہا مین نی آپ سے سنا فرماتی تہی کبھی جہنم مین نہ جاویگا وہ شخص جو نماز
پڑہا کری آفتاب نکلنی سی پہلے اور آفتاب ڈوبنی سی پہلے اوس شخص نے کہا تم نی سنا ہی تین بار انھون نے کہا ہر بار ہان مین نے
سنا میری کانون نی سنا اور میرے دل نے اوسکو یاد رکہا پھر وہ شخص بولا مین نی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
بھی فرماتی تھی **عن** ابی قتادۃ بن ربعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل انی فرضت علی امتک
خمس صلوات وعهدت عندی عهدا انه من جاء یحافظ علیهن لوقتهن ادخلته الجنة ومن لم یحافظ علیهن
فلا عهد له عندی **ترجمہ** ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہی مین
نی تیری اُمت پر پانچ نمازین فرض کین اور مینے عہد کیا ہی جو شخص انکی محافظت کریگا اور انکو وقت پر ادا کریگا مین اسکو جنت
مین لیجاؤنگا اور جو ان پر محافظت نہ کریگا اوسکا عہد نہین کرتا **ف** یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین ابو الدرداء کی حدیث
کے بعد ہی جو آگے آتی ہی اور نسخہ قلمی مین نہین ہے مگر اوسکی حاشیہ پر کسینی لکہدی ہی اور اکثر نسخون مین ابو داؤد کی یہہ حدیث اور
ابو الدرداء کی حدیث جو آگی آتی ہے پائی جاتی ہی مگر جن نسخون مین یہہ حدیثین ہین وہ باب المحافظة علی الصلوات مین ہین نہ باب اذا
اخر الامام الصلوة عن الوقت جو آگی آتا ہی نسخہ مطبوعہ دہلی مین جو ان حدیثون کو باب اذا اخر الامام مین ذکر کیا ہے محض غلط ہی **عن**
ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من جاء بهن مع ایمان دخل الجنة من حافظ علی الصلوات الخمس
علی وضوئهن ورکوعهن وسجودهن ومواقیتهن وصام رمضان وحج البیت ان استطاع الیه سبیلا واعطی الزکوة
طیبة بها نفسه وادی الامانة قالوا یا ابا الدرداء وما اداء الامانة قال الغسل من الجنابة **ترجمہ** ابو الدرداء سے
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزین ہین جو انکو کریگا ایمان کے ساتہہ داخل ہوگا جنت مین جو شخص محافظت کرے
پانچون نمازون پر اونکی وضو اور رکوع اور سجود اور وقتون پر اور روزی رکھے رمضان کے اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھی اور زکوۃ
دیوی خوشی سے اور ادا کری امانت کو لوگون نے کہا یا ابو الدرداء امانت ادا کرنیسے کیا مراد ہے کہا غسل کرنا جنابت سے **باب**
اذا اخر الامام الصلوة عن الوقت جب امام نماز مین دیر کری تو کیا کرنا چاہیے **عن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا ابا ذر کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوة او قال یؤخرون الصلوة قلت یا رسول اللہ
فما تأمرنی قال الصلوة لوقتها فان ادرکتها معهم فصله فانها لک نافلة **ترجمہ** ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ
سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا ای ابا ذر تو کیا کریگا جب تیری اوپر وہ حاکم ہونگے جو نماز مین دیر کرینگی یا نماز
کو مار ڈالینگے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا حکم فرماتی ہین (اوسوقت مین) آپ نی فرمایا تو اپنے وقت نماز پڑہ لیجیو پھر اگر
اونکی ساتہہ بھی پڑہ لیگا تو وہ تیری لیے نفل ہو جاوینگے **ف** اول وقت کی فضیلت بھی ہاتھہ سے نہ جاویگی اور جماعت کا ثواب بھی ملجاویگا
ظاہر حدیث عام ہی ہر نماز کیواسطی خواہ فجر ہو یا مغرب یا عصر اور بعضون نے اس حدیث کو خاص کیا ہی ظہر اور عشا سے اور فجر کی بعد اور عصر کے بعد

نفل پڑھنا درست نہین کہا اور مغرب کو مکرر پڑھنے سے وہ جفت ہو جاوی گی جواب اسکا یہہ ہے کہ حدیث لا صلوۃ بعد الفجر حتی تطلع
الشمس ولا صلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس مراد اوس سے یہہ ہے کہ اور کوئی نماز جداگانہ نہ پڑھنا چاہیے فقط وہی نماز واسطے فضیلت حاصل
کرنی فضیلت کے قطع نظر اسکے بعد الفجر والعصر سے غرض یہی ہے کہ فجر اور عصر کامل طور سے ادا ہو چکی ہون اور یہان کامل طور سے ادا نہین
ہوئی کیونکہ جماعت فوت ہو گئی تھی یہہ بھی ایک نقصان ہے تو اسکی مثال ایسی ہوئی جیسے کوئی فجر یا عصر کے نماز مین کچھہ بھول جاوے اور پھر
اوسکا اعادہ کرے یہہ بالاتفاق درست ہے اور مغرب جفت نہین ہو سکتے کیونکہ پہلی مغرب فرض ہے اور یہہ نفل نفل فرض سے مل نہین
سکتا اگر کوئی کہے کہ نفل کے تین رکعتین کیونکر ہو سکتی ہین جواب یہہ ہے کہ اوس مین کچھہ استبعاد نہین ہے وتر نفل ہے محققین علما کے نزدیک
اور اسکی تین رکعتین اور پانچ رکعتین ہو سکتی ہین بلکہ ایک رکعت بھی درست ہے اور جو لوگ وتر کی فرضیت کے قائل ہین اون کے دلیل
مضبوط نہین ہے اور احادیث صحیحہ سے اوسکے وجوب کا ابطال ہوتا ہے - یہہ تحقیق ہے ہمارے مشائخ حدیث رحمہم اللہ کے جو سینہ بسینہ
چلی آتی ہے عن عمرو بن میمون الاودی قال قدم علینا معاذ بن جبل الیمن رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الینا قال فسمعت تکبیرہ مع الفجر رجل اجش الصوت قال فالقیت علیہ محبتی فما فارقتہ حتی دفنتہ بالشام میتا ثم نظرت
الی افقہ الناس بعدہ فاتیت ابن مسعود فلزمتہ حتی مات فقال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا اتت
علیکم امراء یصلون الصلوۃ لغیر میقاتہا قلت فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلوۃ
لمیقاتہا واجعل صلاتک معہم سبحۃ ترجمہ عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ آئے ہمارے پاس معاذ بن جبل یمن مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے مین نے فجر کی نماز مین اونکی تکبیر سنی ایک آدمی تھے موٹے آواز والے مجکو اون سے محبت ہو گئی
مینے اونکو نہ چھوڑا دم تک یہانتک کہ مین نے اونکو شام مین دفن کیا بعد اون کے مین نے سوچا اب سب لوگون مین زیادہ
فقہ جاننے والا کون ہے تو مین عبد اللہ بن مسعود رضی کے پاس آیا اور اونکو نہ چھوڑا یہانتک کہ وہ مر گئے انھون نے مجھہ سے کہا رسول اللہ صلعم
نے مجھہ سے فرمایا تم کیا کرو گے جب تم پر ایسے امیر ہون گے جو نماز کو اپنی وقت پر نہ پڑھین گے مین نے کہا جب ایسا زمانہ میرے اوپر آوے تو مجھہ
آپ کیا حکم فرماتے ہین آپنے فرمایا نماز پڑھا کر اپنی وقت مین اور اون کے ساتھہ بھی نفل سمجھہ کر پڑھ لیا کر عن عبادۃ بن الصامت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون علیکم بعدی امراء تشغلہم اشیاء عن الصلوۃ لوقتہا
حتی یذہب وقتہا فصلوا الصلوۃ لوقتہا فقال رجل یا رسول اللہ اصلی معہم قال نعم ان شئت وقال سفیان
ان ادرکتہا معہم اصلی معہم قال نعم ان شئت ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میری بعد تمھاری اوپر ایسے امیر ہون گے جو وقت پر نماز نہ پڑھین گے اونکو اونکے کام روکینگے یہانتک کہ وقت گذر جاویگا تو تم وقت پر نماز
پڑھ لیا کرنا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین اونکے ساتھہ نماز پڑھون آپنے فرمایا ہان پڑھ لے اگر تیرا جی چاہے سفیان کی روایت مین
ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ اگر مین نماز کو اون کے ساتھہ پاؤن تو اون کے ساتھہ پڑھ لون آپ نے فرمایا ہان پڑھ لے عن قبیصۃ
بن وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون علیکم امراء من بعدی یوخرون الصلوۃ فہی لکم وہی علیہم فصلوا

معهم ما صلوا القبلة **ترجمہ** قبیصہ بن وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بعد تم پر ایسی امیر ہونگے جو نماز دیر میں پڑہیں گے وہ نماز تمہاری لیے فائدہ ہوگے (یعنی تم اپنے نماز اول وقت پڑہ چکے ہوگے اب اونکے ساتہہ پڑہنی میں دوہرا ثواب ہوگا) اور اون پہ وبال ہوگے اون کے ساتہہ نماز پڑہا کرنا جبتک وہ قبلے کے طرف نماز پڑہیں

باب فیمن نام عن صلوٰۃ او نسیہا جو شخص سو جاوی نماز سے یا بہول جاوی اوسکو تو کیا کرے

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من غزوۃ خیبر فسار لیلۃ حتی اذا ادرکنا الکری عرس وقال لبلال اکلأ لنا اللیل قال فغلبت بلالا عیناہ وھو مستند الی راحلتہ فلم یستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابہ حتی ضربتہم الشمس فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولھم استیقاظا ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال فقال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک بابی انت وامی یا رسول اللہ فاقتادوا رواحلہم شیئا ثم توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالا فاقام لھم الصلوٰۃ وصلی بھم الصبح فلما قضی الصلوٰۃ قال من نسی الصلوٰۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالی قال اقم الصلوٰۃ للذکری قال یونس وکان ابن شہاب یقرأھا کذلک قال احمد قال عنبسۃ یعنی عن یونس فی ھذا الحدیث لذکری قال احمد الکری النعاس **ترجمہ** ابوہریرۃ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے غزوہ خیبر سے تو رات کو چلے جب سب کو نیند آنے لگی تو آپ اوتر پڑے اخیر رات میں اور بلال سے فرمایا تم جاگتے رہنا اور رات کا خیال رکہنا بلال کے بھی آنکھیں لگ گئیں وہ اپنے اونٹ سے تکیہ لگائی ہوئے تھے تو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور نہ بلال ہوشیار ہوئے نہ اور کوئی صحابہ میں سے جاگا یہانتک کہ دہوپ پڑنی لگی اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اوٹھے گھبرا کر اور بلال کو پکارا بلال نے کہا پکڑ رکہا میری جان کو اوس شخص نے جس نے روک رکھا آپکے جان کو **ف** یعنے پروردگار عالم نے آپ کو بھی سلا رکہا اور غافل کر دیا مجہی بہی اوسی نے سلا دیا یا نیند نے آپ پر بھی غلبہ کیا مجہہ پر بھی غلبہ کیا **ت** فدا ہوں میرے باپ اور ماں آپ پر ای رسول خدا کے پھر تھوڑی دور تک آپنے اونٹوں کو وہاں سی لیکر چلے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلال کو حکم دیا اونہوں نے تکبیر کہی پھر نماز پڑہائی صبح کی جب نماز پڑہ چکے تو آپنے فرمایا جو شخص بہول جاوے نماز کو تو پڑہ لیوے اوسکو جب یاد آوی اسواسطے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو جب یاد آوی تجہکو ابن شہاب یوں ہی پڑہتے تھے اس آیت کو یعنی بجای لِذِکرِی کے لِلذِّکرٰی پڑہتے تھی۔ مشہور قرارت میں یوں ہے لِذِکرِی یعنے قائم کرو نماز کو میری یاد کیواسطے

عن ابی ھریرۃ فی ھذا الخبر قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحولوا عن مکانکم الذی اصابتکم فیہ الغفلۃ قال فامر بلالا فاذن واقام وصلی **ترجمہ** ابی ہریرۃ سے روایت اسی حدیث میں یہہ ہی کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسجگہہ سے چلنے کو فرمایا جہاں یہہ غفلت ہوئی تھی پھر حکم کیا بلال کو اونہوں نے اذان دی اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی آپنے۔ کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو مالک اور سفیان بن عیینہ نے اور اوزاعی اور عبدالرزاق نے معمر سے اور ابن اسحاق نے کسی نے اذان کا ذکر نہیں کیا زہری سی مگر اوزاعی اور ابان نے معمر سے

عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی

فی سفر له فمال النبی صلی الله علیه وسلم وملت معه فقال انظر فقلت هذا راکب هذان راکبان هؤلاء ثلثة حتی

صرنا سبعة فقال احفظوا علینا صلوتنا یعنی صلوة الفجر فضرب علی اذانهم فما ایقظهم الا حر الشمس

فقاموا فساروا هنیئة ثم نزلوا فتوضؤا واذن بلال فصلوا رکعتی الفجر ثم صلوا الفجر ورکبوا فقال بعضهم

لبعض قد فرطنا فی صلوتنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم انه لا تفریط فی النوم انما التفریط فی الیقظة فاذا سها

احدکم عن صلوة فلیصلها حین یذکرها ومن الغد للوقت **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سفر میں تھے آپ ایکطرف کو مائل ہوئے میں بھی اوسی طرف چلا آپ نے فرمایا دیکھ میں نے کہا یہ ایک سوار ہے یہ دو ہیں یہ تین ہیں

یہانتک کہ ہم سات آدمی ہوگئے آپنے فرمایا فجر کی نماز کا خیال رکھنا اونکے کان بند ہوگئے (یعنی سو رہے) کسی چیز نے اونکو جگایا

مگر آفتاب کی تیزی نے پھر اوٹھے اور تھوڑی دیر چلے بعد اوسکے اوترے اور وضو کیا اور بلال نے اذان دی اور فجر کی دو سنتوں کو سب نے پڑھا

پھر فرض پڑھے اور سوار ہوئے اب ایک دوسرے سے کہنے لگا ہم نے قصور کیا نماز میں آپنے فرمایا سونے میں کچھہ قصور نہیں قصور یہ ہے کہ جاگتا

ہو اور نہ پڑھے جب تم میں سے کوئی نماز کو بھول جاوے تو جسوقت یاد کرے اوسکو پڑھ لیوے اور دوسرے دن بھی اپنے وقت پر پڑھے **ف** یعنی

پھر دوسرے دن احتیاطاً وقت پر بھی اوسکو پڑھ لیوے اسکے وجوب کا کوئی قائل نہیں ہوا یا مطلب یہ ہے کہ دوسرے دن خیال رکھے ایسا

نہو کہ پھر قضا ہو جاوے یا قضا کرنیکی عادت ہو جاوے عن ابی قتادة الانصاری فارس رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعث

رسول الله صلی الله علیه وسلم جیش الامراء بهذه القصة قال فلم توقظنا الا الشمس طالعة فقمنا وهلین لصلوتنا فقال

النبی صلی الله علیه وسلم رویدا رویدا حتی اذا تعالت الشمس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان منکم یرکع رکعتی الفجر

فلیرکعهما فقام من کان یرکعهما ومن لم یکن یرکعهما فرکعهما ثم امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینادی بالصلوة فنودی

بها فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی بنا فلما انصرف قال الا انا نحمد الله انا لم نکن فی شیء من امور الدنیا یشغلنا

عن صلوتنا ولکن ارواحنا کانت بید الله عز وجل فارسلها انی شاء فمن ادرک منکم صلوة الغداة من غد صالحا فلیقض

معها مثلها **ترجمہ** ابی قتادہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر بھیجا اور یہی قصہ بیان کیا ابوقتادہ نے

کہا ہمکو کسی چیز نے ہوشیار نہیں کیا مگر آفتاب نے جب نکل آیا تو ہم اوٹھے گھبرائے ہوئے نماز کے واسطے آپنے فرمایا ٹھہرو ٹھہرو یہانتک کہ جب

آفتاب بلند ہو گیا آپنے فرمایا جو شخص تم میں سے فجر کی سنتوں کو پڑھا کرتا تھا وہ اوٹھیں اور پڑھیں تو سب لوگ کھڑے ہوگئے جو پڑھا کرتے

تھے اور جو نہیں پڑھتے تھے اور سنت ادا کی بعد اوسکے آپنے حکم دیا اذان دینے کا اذان دی گئی پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی جب فارغ ہوئے

نماز سے آپ نے فرمایا آگاہ رہو ہم شکر کرتے ہیں اللہ جل جلالہ کا ہم کسی دنیا کے کام میں نہیں پھنسے تھے جس نے ہمکو نماز سے باز رکھا لیکن روحیں ہماری

اللہ جل جلالہ کے ہاتھ میں تھیں جب اوس نے چاہا چھوڑا تو جو شخص تم میں سے کل صبح کے نماز اچھے وقت پر پاوے وہ کل کے نماز کے ساتھہ ایک اور

نماز بھی پڑھ لیوے عن ابی قتادة فی هذا الخبر قال فقال ان الله قبض ارواحکم حیث شاء وردها حیث شاء قم فاذن بالصلوة

فقاموا فتطهروا حتی اذا ارتفعت الشمس قام النبی صلی الله علیه وسلم فصلی بالناس **ترجمہ** ابوقتادہ سے اسی حدیث میں مروی ہے اللہ جل جلالہ

نی روک رکہا تمہاری روحون کو جسطرح چاہا اور چہوڑا جب چاہا کھڑا ہوا اور اذان دی نماز کے تو سب کھڑے ہوگئے اور وضو کیا جب آفتاب بلند ہوگیا آپ بہی کھڑے ہوئے اور نماز پڑہی دوسری روایت مین ہے آپ نے وضو کیا جب آفتاب بلند ہوگیا اور نماز پڑہی **عن** ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظة ان تؤخر صلوة حتی یدخل وقت اخری **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونی مین کچہہ قصور نہین ہے بلکہ قصور جاگنے مین ہے کہ نماز مین دیر کری یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوی **عن** انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من نسی صلاة فلیصلها اذا ذکرها لا کفارة لها الا ذلک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بہول جاوے کسی نماز کو تو جب یاد آوی اُسکو پڑہ لیوی سوا اسکی اور کچہہ کفارہ اُسکا نہین **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دوسرے دن وقت پہ پہر اوسکو پڑہنا واجب نہین ہے مستحب ہے **عن** عمران بن حصین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان فی مسیر له فناموا عن صلوة الفجر فاستیقظوا بحر الشمس فارتفعوا قلیلا حتی استقلت الشمس ثم امر مؤذنا فاذن فصلی رکعتین قبل الفجر ثم اقام ثم صلی الفجر **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تہے لوگ سو رہی فجر کے نماز کو نہ اوٹہے جب آفتاب کے گرمی ہوئی تو جاگے پہر تہوڑی دور چلی یہانتک کہ آفتاب بلند ہوگیا بعد اوسکے آپنے مؤذن کو حکم دیا اوس نے اذان دی پہر آپنے دو رکعتین سنت کی پڑہین پہر اوس نے تکبیر کہی آپ نی فجر کی نماز پڑہی **عن** عمرو بن امیة الضمری قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره فنام عن الصبح حتی طلعت الشمس فاستیقظ رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال تنحوا عن هذا المکان قال ثم امر بلالا فاذن ثم توضؤا وصلوا رکعتی الفجر ثم امر بلالا فاقام الصلوة فصلی بهم صلوة الصبح **ترجمہ** عمرو بن امیہ الضمری سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تھی کسی سفر مین آپ سو گئی فجر کے نماز کو نہ اوٹہے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پہر آپ جاگے آپ نی فرمایا یہان سے چلدو بعد اوسکی آپنے حکم کیا بلال کو اذان دینے کا پہر سبنے وضو کیا اور فجر کے دو رکعتین سنت ادا کین پہر بلال کو حکم دیا انہون نی تکبیر کہی آپنے صبح کی نماز پڑہائے **عن** ذی مخبر الحبشی وکان یخدم النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الخبر قال فتوضأ یعنی النبی صلی الله علیه وسلم وضوءا لم یلت منه التراب ثم امر بلالا فاذن ثم قام النبی صلی الله علیه وسلم فرکع رکعتین غیر عجل ثم قال لبلال اقم الصلوة ثم صلی الفرض وهو غیر عجل **ترجمہ** ذی مخبر الحبشی خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی قصے مین روایت ہی آپ نی وضو کیا اسقدر پانی سے کہ زمین مین کیچڑ نہین ہوئے پہر حکم کیا بلال کو اوسنے اذان دی بعد اوسکی آپ اوٹہی اور دو رکعتین پڑہین بغیر جلدی کے پہر بلال سے فرمایا تکبیر کہہ پہر فرض پڑہے بغیر جلدی کے **ف** یعنی آہستہ آہستہ ٹہر ٹہر کر اطمینان سے پڑہی دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے فاذن وهو غیر عجل اذان دی بلال نے بغیر جلدی کے **عن** عبد الله بن مسعود قال اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم زمن الحدیبیة فقال رسول الله صلی الله من یکلؤنا فقال بلال انا فناموا حتی طلعت الشمس فاستیقظ النبی صلی الله علیه وسلم

فقال افعلوا كما كنتم تفعلون قال ففعلنا قال فكذلك فافعلوا لمن نام او نسي **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئی صلح حدیبیہ زمانی مین آپنے فرمایا کون ہمکو جگا دیگا بلال نے کہا مین پھر سو رہے یہان
تک کہ آفتاب نکل آیا اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے آپنے فرمایا کرو تم جیسا تم کیا کرتے تھے یعنی معمول کے موافق نماز پڑہو
ہم نے ویسا ہی کیا پہر فرمایا آپنے جو کوئی سو جایا کرے یا بہول جاوے وہ ایسا ہی کرے

باب في بناء المسجد مسجد کے بنانیکا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما امرت بتشييد المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها كما زخرفت اليهود
والنصارى **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم نہین ہوا مسجدون کے بلند کرنیکا ابن عباس نے
کہا تم مسجدونکو ایسا آراستہ کروگے جیسا یہود اور نصاری نے کیا ہے **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى
يتباهى الناس في المساجد **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہوگی جبتک لوگ مسجدون پر فخر
نہ کرینگے **ف** یعنی ایک دوسرے پر فخر کریگا کہ میری مسجد بلند اور عمدہ مزین ہے۔ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ مسجدون
کی آرایش کرنا روشنی کرنا ممنوع ہے۔ بڑی آرایش مسجد کی یہہ ہے کہ وہان پنجوقتہ نماز با اذان و اقامت مطابق سنت کے اپنے وقت پر ہوا
کرے اور ایسے شخص کو مقرر کرے جو عالم متدین خدا ترس قاری ہو مؤذن ایسا ہو جو اذان پر اجرت نہ لیوے **عن** عثمان بن ابي العاص ان
النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يجعل مسجد الطائف حيث كان طواغيتهم **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکو حکم کیا طائف مین مسجد بنانی کا جہان پر مشرکونکے بت رہا کرتے تھے **عن** عبد الله بن عمر ان المسجد كان على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم مبنيا باللبن والجريد قال مجاهد وعمده خشب النخل فلم يزد فيه ابو بكر شيئا وزاد فيه عمر وبناه على بنائه
في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم باللبن والجريد واعاد عمده قال مجاهد عمده خشبا وغيره عثمان فزاد فيه زيادة
كثيرة وبنى جداره بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمده من حجارة منقوشة وسقفه بالساج قال مجاهد وسقفه
الساج **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین کچی اینٹ اور کھجور کی شاخون
سے بنی ہوئی تھی مجاہد نے کہا اسکی ستون کھجور کے لکڑی کے تھے حضرت ابوبکر نے اوس مین کچھ نہ بڑہایا حضرت عمر نے اوس کو
بڑہایا لیکن جیسے بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھی ویسی ہی رکھے یعنی کچی اینٹ اور کھجور کے شاخون کی اور اوس کے
ستون بھی لکڑی کے لگائی اور حضرت عثمان نے اوسکو بالکل بدلدیا اور بہت بڑہایا اور اوسکی دیوارین چونے اور پتھرون کی تیار کین
جسمین نقش بنے ہوئی تھے اور اوس کے ستون نقشی پتھرون کے لگائی اور اوسکا چھت ساگوان کی لکڑیکا بنایا **عن** ابن عمر ان النبي
صلى الله عليه وسلم كانت سواريه على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من جذوع النخل اعلاه مظلل بجريد النخل ثم انها نخرت
في خلافة ابي بكر فبناها بجذوع النخل وبجريد النخل ثم انها نخرت في خلافة عثمان فبناها بالآجر فلم تزل ثابتة
حتى الآن **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین کھجور کے لکڑی کی تھی اور چھت
سایہ کر دیا تھا کھجور کے شاخون سے وہ گل گئین ابوبکر رض کی خلافت مین انہون نے اور لکڑیان کھجور کے نئے لگائین اور شاخین بھی نئے

لگائین پہر وہ بہی گل گئین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انہون نے مسجد کو پکی اینٹون سے بنایا وہ
ابتک قائم ہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہم قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ فنزل
فی علو المدینۃ فی حی یقال لھم بنو عمرو بن عوف فاقام فیھم اربع عشرۃ لیلۃ ثم ارسل الی بنی النجار
فجاؤا متقلدین سیوفھم فقال انس فکأنی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی راحلتہ وابو بکر
ردفہ وملاء بنی النجار حولہ حتی القی بفناء ابی ایوب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی
حیث ادرکتہ الصلاۃ ویصلی فی مرابض الغنم وانہ امر ببناء المسجد فارسل الی بنی النجار ثامنونی
بحائطکم ھذا فقالوا واللہ لا نطلب ثمنہ الا الی اللہ عز وجل قال انس وکان فیہ ما اقول لکم
کانت فیہ قبور المشرکین وکانت فیہ خرب وکان فیہ نخل فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بقبور المشرکین فنبشت وبالخرب فسویت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلۃ المسجد
وجعلوا عضادتیہ حجارۃ وجعلوا ینقلون الصخر وھم یرتجزون والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم معھم وھو یقول + اللھم لا خیر الا خیر الآخرۃ + فانصر الانصار والمھاجرۃ ترجمہ
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے (مکہ
سے ہجرت کرکے) تو مدینہ کے بلند جانب مین اترے ایک محلے مین جسکو بنے عمرو بن عوف کہتے تہے
وہان چودہ راتین رہے پہر آپنے کسیکو بنو النجار کے پاس بہیجا وہ آئے اپنی تلوارین لٹکائے ہوئے
انس نے کہا گویا مین دیکہہ رہا ہون اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ پر ابو بکر رضی اللہ عنہ
آپ کے پیچہے ساتہہ سوار تہے بنو النجار کے لوگ آپ کے گرد تہے یہانتک کہ آپ اترے ابو ایوب
کے صحن مین اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہان نماز کا وقت آجاتا تہا نماز پڑہ لیتے تہے
اور بکریون کے رہنے کی جگہہ مین بہی نماز پڑہ لیتے تہے پہر آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا فرمایا اے
بنے النجار تم اپنی اس زمین کی قیمت لے لو اونہون نے کہا قسم خدا کی ہم اسکے قیمت نہ لین گے مگر اللہ
جل جلالہ سے انس نے کہا اوس زمین مین جو چیزین تہین وہ مین تم سے کہی دیتا ہون اوسمین قبرین
تہین مشرکون کی اور کئی کہورے تہے اور کچہہ درخت تہے کہجور کے آپ نے حکم کیا مشرکون کی قبرین
کہودی گئین (تاکہ اوس مین سے اونکی ہڈیان نکلوا کر پہینک دیے جاوین) اور گہورے صاف کیے گئے
اور درخت کاٹے گئے اون کی لکڑیان مسجد کے سامنے لگائی گئین اور اسکے دروازے کچہہ کہٹ
پتہرون سے بنائی گئی صحابہ سب پتہر اوٹہاتے جاتے تہے اور اشعار پڑہتے جاتے تہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی اونکے ساتھ تہے اور فرماتے تہے اے پروردگار کوئی بہتری کچہہ نہین

سوا آخرت کے بہتری کے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کے **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان
موضع المسجد حائطا لبنی النجار فیہ حرث ونخل وقبور المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ثامنونی بہ فقالوا لا نبغی بہ ثمنا فقطع النخل وسوی الحرث ونبش قبور المشرکین
وساق الحدیث وقال فاغفر مکان فانصر **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد
نبوی کے جگہہ ایک باغ تہا بنی نجار کا اوس مین زراعت بہی تہی اور کہجور کے درخت بہی تہی اور مشرکون
کی قبرین تہین آپنے اون سے فرمایا مجہہ سے اسکی قیمت لے لو اُنہون نے کہا ہم قیمت نہین چاہتے
تو درخت کاٹے گئے اور زراعت برابر کی گئی اور قبرین کہود ڈالیگئین باقی قصہ ویسا ہی بیان کیا جیسا
اوپر گزرا مگر اس حدیث مین مدد کرکے جگہہ بخش تو ہے یعنے آپ فرماتے تہے بخش تو انصار اور مہاجرین
کو **باب** اتخاذ المساجد فی الدور گہرون مین مسجد بنانے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجدین بنانے کا گہرون مین (یعنے نماز کی جگہہ مقرر کرنے
کا دوسری حدیث مین ہے اپنے گہرون کو قبرین مت بناؤ) اور اونکو پاک اور صاف رکہنے کا اور معطر کرنے کا **عن**
سمرۃ بن جندب انہ کتب الی بنیہ اما بعد فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یامرنا با
المساجد ان نصنعہا فی دورنا ونصلح صنعتہا ونطہرہا **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹون کو
لکہا بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے مسجدین بنانیکا اپنے گہرون مین
اور اوسکو درست اور پاک رکہنے کا **باب** فی السراج فی المساجد مسجدین چراغ جلانے کا بیان **عن** میمونۃ
رض مولاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوہ
فصلوہ فیہ وکانت البلاد اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا بزیت یسرج فی قنادیلہ
ترجمہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُس نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس مین آپ کیا حکم دیتے ہین ہمکو
آپنے فرمایا وہان جاؤ اوس مین نماز پڑہو اور اوس زمانے مین سب شہرون مین لڑائی پہیلی ہوئی تہی آپنے
فرمایا اگر وہان نہ جاسکو اور نماز نہ پڑہ سکو تو تیل بہیجدو اوسکی قندیلون مین جلایا جاوے **باب** فی حصا
المسجد مسجد کے کنکریون کا بیان **عن** ابی الولید قال سألت ابن عمر عن الحصی الذی فی المسجد فقال مطرنا
ذات لیلۃ فاصبحت الارض مبتلۃ فجعل الرجل یاتی بالحصی فی ثوبہ فیبسطہ تحتہ فلما قضی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلاۃ قال ما احسن ہذا **ترجمہ** ابی الولید سے روایت ہے مینے ابن عمر سے
پوچہا مسجد کے کنکریون کو اونہون نے کہا ایکرات کو پانی برسا تو زمین گیلی ہوگئی ایک شخص اپنے کپڑے

مین کنکریان لاکر زمین پر بچھاتا تھا اپنے نیچے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا کیا اچھا کام کیا اُس نے **عن** ابی صالح قال کان یقال ان الرجل اذا اخرج الحصی من المسجد یناشدہ **ترجمہ** ابو صالح رض نے کہا لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی کنکریون کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ کنکریان اوسکو قسم دیتے ہین (اور کہتے ہین ہمکو نہ نکالو) سبحان اللہ کنکریان جو جماد ہین اونکو مسجد سے اسقدر الفت اور اللہ جل جلالہ کی یاد سے ایسا ذوق ہے پر انسان کو جو عقل اور سمجھ رکھتا ہے اتنی بھی الفت نہین بڑے افسوس کی بات ہے) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحصاۃ لتناشد الذی یخرجھا من المسجد **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کنکری قسم دیتی ہے اوس شخص کو جو اوسکو نکالتا ہے مسجد سے **باب** کنس المسجد مسجد مین جھاڑو دینے کا بیان **عن** انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاۃ یخرجھا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیھا رجل ثم نسیھا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روبرو کیے گئے میرے ثواب میری امت کے یہانتک کہ کوڑی اور خاک کا مسجد مین سے کوئی اوس کو نکالے اور روبرو کیے گئے میرے گناہ میری امت کے تو نہ دیکھا مین نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے کسی کو کوئی سورت قرآن کی یا آیت یاد ہو پھر اوسکو بھلاوے (یعنے دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے) **باب** فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال مسجد مین عورتون کا مردون سے جدا رہنا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو ترکنا ھذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منہ ابن عمر حتی مات قال غیر عبد الوارث قال عمر وھو اصح **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یہہ روایت عبد الوارث کی ہے اورون نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اور وہی صحیح ہے) اس دروازے کو ہم عورتون کے لیے چھوڑ دین تو بہتر ہے۔ نافع نے کہا یہہ سُنکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پھر اوس دروازے سے کبھی نہ گئے مرتے دم تک۔ دوسری روایت مین نافع سے یہہ ہے کہ یہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہی صحیح ہے **عن** نافع رضی اللہ عنہ قال ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان ینھی ان یدخل من باب النساء **ترجمہ** نافع رض سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے تھے مردون کو باب النساء مین ہو کر جانے سے

(کیونکہ وہ دروازہ مخصوص کردیا گیا تہا عورتون کے جانے آنے کے واسطے) **باب** ما یقول الرجل عند
دخوله المسجد مسجد مین جاتے وقت کیا کہے **عن** ابی حمید او ابی اسید الانصاری یقول قال رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم ثم
لیقل اللهم افتح لی ابواب رحمتك فاذا خرج فلیقل اللهم انی اسألك من فضلك **ترجمہ** ابی حمید یا ابی
اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے
توسلام بہیجے رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پر پہر کہے اللهم افتح لی ابواب رحمتك اے پروردگار کہولدے میرے لیے دروازے
اپنی رحمت کے پہر جب نکلے تو کہے اللهم انی اسئلك من فضلك اے پروردگار مین تیرا فضل چاہتا ہون **عن** حیوة
بن شریح قال لقیت عقبة بن مسلم فقلت له بلغنی انك حدثت عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن
النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه کان اذا دخل المسجد قال اعوذ بالله العظیم وبوجهه الکریم و
سلطانه القدیم من الشیطان الرجیم قال اقط قلت نعم قال فاذا قال ذلك قال الشیطان
حفظ منی سائر الیوم **ترجمہ** حیوة بن شریح رضی الله تعالی عنه سے روایت ہے مین عقبہ
بن مسلم رضی الله عنه سے ملا مین نے اون سے کہا مجہے خبر پہونچی ہے تم سے کسی نے حدیث بیان کی
ہے عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنہما سے اونہون رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سے جب
آپ مسجد مین تشریف لے جاتے فرماتے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کے جو بڑا ہے اور ساتہہ اسکے
منہہ کے جو بڑی عزت والا ہے اور ساتہہ اوسکے سلطنت کے جو قدیم ہے شیطان مردود سے عقبہ نے
کہا بس اتنا ہی مین نے کہا ہان عقبہ نے کہا جب کوئی یہہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب مجہسے بچ گیا
تمام دن تک **باب** ما جاء فی الصلوة عند دخول المسجد تحیة المسجد کا بیان **عن** ابی قتادة قال ان
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجدتین من قبل ان
یجلس **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیه وآله وسلم نے فرمایا جب تم مین
سے کوئی مسجد مین جاوے تو بیٹہنے سے پہلے دو رکعتین پڑہ لیوے **عن** ابی قتادة عن النبی صلی الله علیه
وسلم نحوه زاد ثم لیقعد بعد ان شاء ولیذهب لحاجته **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے مثل اوسکی اتنا زیادہ ہے کہ جب رکعتین پڑہ چکے
پہر اگر چاہے بیٹہے چاہے اپنے کام مین چلا جاوے **باب** فضل القعود فی المسجد مسجد مین بیٹہ رہنے کی فضیلت کا بیان **عن** ابی هریرة قال ان
رسول الله صلعم قال الملائکة تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاه الذی یصلی فیه ما لم یحدث وتقوم اللهم اغفر له اللهم ارحمه
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا فرشتے دعا کرتے ہین اس شخص کے لیے جو تم مین بیٹہا رہتا ہے اپنے مصلے مین جہان وہ نماز پڑہتا ہے جب تک کہ وضو
ٹوٹے اور وہان سے جب تک نہ اوٹہے یون کہتے ہین اے پروردگار بخش دے اوسکو اے پروردگار رحم کر اوس پر **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی

الله علیہ وسلم قال لا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما کانت الصلوٰۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اہلہ الا الصلوٰۃ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تم مین سے وہ شخص نماز ہی مین رہتا ہے جبتک نماز اوسکو روکی رہے
اپنی گہر مین نہ جا سکے نماز کی خیال سے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال العبد فی الصلاۃ ما کان
فی مصلاہ ینتظر الصلاۃ تقول الملائکۃ اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ حتی ینصرف او یحدث فقیل ما یحدث قال یفسو
او یضرط **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بندہ نماز ہی مین رہتا ہے جبتک اپنے مصلّے نماز کی
جگہہ) مین انتظار کرتا رہے فرشتے کہا کرتے ہین خداوندا بخش دے اوسکو خداوندا رحم کر اوس پر جبتک فارغ نہ ہو اور نہ وضو توڑے یا حدث
نہو لوگون نے کہا حدث سے کیا مراد ہے کہا پہسکی مارے یا گوز لگا دے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی
المسجد لشیٔ فھو حظہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد مین آوے جس کام کے لیے ویسا ہی ملیگا
ف یعنی اگر عبادت کی لیے آوے تو ثواب پاویگا اور دنیا کے کامون کیواسطے آوے تو وبال ہوگا **باب** فی کراھیۃ انشاد
الضالۃ فی المسجد مسجد مین گمی ہوئی چیز نہ ڈہونڈہنا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا اداھا اللہ الیک فان المساجد لم تبن لھذا **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص سنے کسیکو گمی ہوئی چیز ڈہونڈتے ہوئے مسجد مین تو کہے خدا
کرے تیری چیز کبہی نہ ملے مسجدین اسواسطے نہین بنی ہین **باب** فی کراھیۃ البزاق فی المسجد مسجد مین تہوکنے کی کراہت **عن**
انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التفل فی المسجد خطیئۃ وکفارتہ ان تواریہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد مین تہوکنا خطا ہے اور کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ اوسکو چہپا دیوے **ف** جو مسجدین خام ہوتے
ہین وہان تہوکنی مین اندیشہ نہین تہوک کر اوسکو مٹی مین دبا سکتے ہین مگر جس مسجد کا صحن پختہ ہو وہان تہوکنا منع ہوا ہے کیونکہ مسجد
یا جوتی مین تہوکا یوی کیونکہ لوگون کو تکلیف ہوگی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان البزاق فی المسجد خطیئۃ
وکفارتہا دفنہا **ترجمہ** انس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین تہوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہی ہے اوسکو
دبا دیوی **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النخاعۃ فی المسجد فذکر مثلہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم حلق سے نکالکر مسجد مین ڈالنا گناہ ہے اوسکو دبا دینا یہ کفارہ ہے اوس کا **عن** ابی ھریرۃ یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل ھذا المسجد فبزق فیہ او تنخم فلیحفر فلیدفنہ فان لم یفعل فلیبزق
فی ثوبہ ثم لیخرج بہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جاوی اس مسجد مین پہر تہوکے یا بلغم حلق
سے تو چاہیے مٹی کرید کر اوسکو دبا دیوی اگر ایسا نہ کری تو اپنے کپڑے مین تہوک کر اوسکو لیکر نکلی **عن** طارق بن عبداللہ المحاربی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الرجل الی الصلوٰۃ او اذا صلی احدکم فلا یبزق امامہ ولا عن یمینہ
ولکن عن تلقاء یسارہ ان کان فارغا او تحت قدمہ الیسری ثم لیقل بہ **ترجمہ** طارق بن عبداللہ محاربی سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں نماز کو کھڑا ہو یا نماز پڑھے تو اپنے آگے اور داہنی طرف نہ تھوکے لیکن بائیں طرف اگر جگہ ہو تو تھوکے

لیوے یا بائیں قدم کے تلے تھوک کر اوسکو مل دیوے عن ابن عمر قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوما اذ رأی نخامۃ

فی قبلۃ المسجد فتغیظ علی الناس ثم حکہا قال واحسبہ قال فدعا بزعفران فلطخہ بہ وقال ان اللہ تعالی

قبل وجہ احدکم اذا صلی فلا یبزق بین یدیہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ پڑھ رہے تھے ایک ہی بار قبلہ کی دیوار میں بلغم لگا ہوا دیکھا **ف** اس حدیث میں قبلہ سے مراد محراب نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلعم

کے عہد مبارک میں اور خلفاء راشدین کے زمانے میں محراب بنانیکا دستور نہ تھا اسواسطے تمام سلف نے اوسکو مکروہ جانا ہے اول محراب کو عمر

بن عبد العزیز نے نکالا جب مسجد نبوی کو گرا کر از سر نو تعمیر کیے ولید بن عبد الملک کے زمانے میں **ت** آپ غصے ہوئے لوگوں

پر پھر اوسکو کھرچ ڈالا اور زعفران منگا کر اوس میں لتھیڑ دی اور فرمایا بیشک اللہ تعالی منہ کے سامنے ہوتا ہے جب کوئی تم میں سے

نماز پڑھے یعنی اوس کے رحمت سامنے ہوتی ہے جیسے دوسرے روایت میں ہے فان الرحمۃ تواجہہ خطابی تو اپنے سامنے نہ تھوکے

عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب العراجین ولا یزال فی یدہ منہا فدخل المسجد فرأی نخامۃ

فی قبلۃ المسجد فحکہا ثم اقبل علی الناس مغضبا فقال ایسر احدکم ان یبصق فی وجہہ ان احدکم اذا استقبل القبلۃ

فانما یستقبل ربہ عز وجل والملک عن یمینہ فلا یتفل عن یمینہ ولا فی قبلتہ ولیبصق عن یسارہ او تحت

قدمہ فان عجل بہ امر فلیقل ہکذا ووصف لنا ابن عجلان ذلک ان یتفل فی ثوبہ ثم یرد بعضہ علی بعض

ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے شاخوں کو پسند کیا کرتے تھے اور ہمیشہ آپکے ہاتھ میں ایک شاخ

رہتی ایک بار آپ مسجد میں آئے تو قبلہ کیطرف بلغم لگا دیکھا آپ نے اوسکو کھرچ ڈالا پھر لوگوں پاس آئے غصے میں اور فرمایا کیا تمکو اچھا

معلوم ہوتا ہے اپنے منہ پر تھوکنا جب تم میں سے کوئی قبلہ کیطرف منہ کرتا ہے تو اپنے رب عز وجل کے طرف منہ کرتا ہے اور فرشتے اوسکے داہنی طرف

رہتے ہیں تو نہ تھوکے داہنی طرف اور نہ سامنے قبلے کیطرف بلکہ تھوکے بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے اگر جلدی ہو تو اسطرح کرے ابن عجلان نے

اوسکو یوں بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوک کر اوسکو اولٹ پلٹ کر ڈالے عن عبادۃ بن الولید بن عبادۃ بن الصامت اتینا جابرا

یعنی ابن عبد اللہ وہو فی مسجدہ فقال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجدنا ہذا وفی یدہ عرجون ابن طاب

فنظر فرأی فی قبلۃ المسجد نخامۃ فاقبل علیہا فحتہا بالعرجون ثم قال ایکم یحب ان یعرض اللہ عنہ ثم قال ان

احدکم اذا قام یصلی فان اللہ تعالی قبل وجہہ فلا یبصقن قبل وجہہ ولا عن یمینہ ولیبزق عن یسارہ

تحت رجلہ الیسری فان عجلت بہ بادرۃ فلیقل بثوبہ ہکذا ووضعہ علی فیہ ثم دلکہ ثم قال ارونی عبیرا

فقام فتی من الحی یشتد الی اہلہ فجاء بخلوق فی راحتہ فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلہ علی راس

العرجون ثم لطخ بہ علی اثر النخامۃ قال جابر فمن ہناک جعلتم الخلوق فی مساجدکم ترجمہ عبادہ بن ولید سے روایت ہے

ہم آئے جابر بن عبد اللہ انصاری پاس اور وہ اپنے مسجد میں تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس مسجد میں آئے اور آپکے

ہاتھ مین ایک ٹہنی تھی ابن طاب کی جو ایک قسم کے کہجور ہے آپ نے دیکھا تو مسجد کی قبلی مین بلغم لگا ہوا ہی آپ نے اوسکو چہیل دیا لکڑی
سی پھر فرمایا تم مین سی کون یہہ چاہتا ہے کہ اللہ اوسکی طرف سی منہ پھیر لی پھر فرمایا جب تم مین سی کوئی نماز کو کھڑا ہو تو اللہ جل جلالہ
اوسکی سامنے ہوتا ہے (یعنی قبلہ اللہ کا اوسکی سامنے ہوتا ہی - خطابی) تو سامنے نہ تھوکے نہ داہنی طرف بلکہ تھوکی بائین طرف بائین
پانوں کی تلی اگر جلدی ہو تو اپنے کپڑی مین اسطرح کری پھر آپ نے کپڑے کو اپنے منہ پر رکھا پھر اوسکو ملا یا بعد اسکی فرمایا عبیر لاؤ ایک جوان
اٹھا دوڑتا ہوا گیا اپنے گہر مین اور اپنی ہتھیلی مین خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لیکر لکڑی کے نوک مین لگایا اور
جہان بلغم لگا تھا وہان مل دیا جابر نے کہا اسی واسطے تم اپنی مسجدون مین خوشبو لگایا کرتے ہو **عن** ابی سہلۃ السائب

بن خلاد قال احمد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لھم فمنعوہ واخبروہ بقول
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انہ قال انک اذیت اللہ
ورسولہ **ترجمہ** ابی سہلہ سائب بن خلاد (احمد نے کہا صحابی مین) سے روایت ہی ایک شخص نے امامت کی ایک قوم کی اور
تہوکا قبلی کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکہہ رہی تھی جب وہ نماز سی فارغ ہوا تو آپ نے قوم سے کہدیا اب یہہ تمہاری امامت
نکری بعد اوسکی اوسنے امامت کا قصد کیا لوگون نے منع کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہی اوسنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا ہان مین نی منع کیا ہے راوی نی کہا مجھکو گمان ہی آپ نی یہہ بھی فرمایا تو نی ایذا دی
اللہ کو اور اوسکی رسول کو **عن** مطرف عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فبزق تحت قدمہ الیسری
ترجمہ مطرف سی روایت ہی اونہون نے سنا اپنے باپ (عبداللہ بن شخیر بن عوف) سے مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
آپ نماز پڑہ رہی تھے آپ نے تھوکا اپنی بائین قدم کے تلے دوسری روایت مین ہے پھر اپنی جوتے سی مل دیا **عن** ابی سعید قال
رایت واثلۃ بن الاسقع فی مسجد دمشق بصق علی البوری ثم مسحہ برجلہ فقیل لہ لم فعلت ھذا قال لانی رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہی مین نی واثلہ بن اسقع کو دیکہا دمشق کے مسجد مین اونہون نے تہوک دیا بوریی
پر پھر پانون سی مل ڈالا لوگون نی اون سی کہا تم نی ایسا کیون کیا انہون نی کہا اسواسطی کہ مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا
ایسا کرتی ہوئے **باب** فی المشرک یدخل المسجد مشرک مسجد مین جا سکتا ہی **ف** اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا انما
المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام وہ بطریق وعدی اور پیشین گوئی کے ہے یعنی اب مشرکون کا عمل اور تصرف مسجد حرام مین نہ
ہوگا نہ بطور دشمنی کے اسیطرح نجاست سی مراد نجاست معنوی ہی جو اوسکی قلب مین ہے یعنی کفر کی نجاست دلیل اسکی یہہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک مشرکہ عورت کی مشک سی وضو کیا نظیر اسکی کلام اللہ شریف مین دوسری جگہ موجود ہی فاجتنبوا الرجس من
الاوثان بچو تم نجاست سے بتون کے اللہ نے بتونکو نجس فرمایا حالانکہ اون مین کوئی نجاست ظاہری نہین ہے **عن** انس بن مالک یقول
دخل رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ ثم قال ایکم محمد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئ بین ظہرانیہم

فقلنا له هذا الابيض المتكئ فقال له الرجل يا ابن عبد المطلب فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد اجبتك فقال
له الرجل يا محمد اني سائلك وساق الحديث **ترجمہ** انس بن مالک رضی سے روایت ہی ایک شخص اونٹ پر سوار ہوکر آیا اوس نے اپنا اونٹ
مسجد میں بٹھایا پہر اوسکو باندہ دیا بعد اوسکے پوچھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہین اور آپ تکیہ لگائی ہوئی بیٹھے تھے اونکے
بیچ مین ہم نی کہا یہ شخص جو سفید رنگ مین اور تکیہ لگائی ہوئی ہین پھر اوس شخص نے کہا ای بیٹی عبد المطلب کے آپ نی فرمایا مین تو
تجھے جواب دے چکا یا دے رہا ہون یا سن رہا ہون کہ کیا کہتا ہی پھر وہ شخص بولا یا محمد مین تم سے پوچھتا ہون آخر حدیث
تک **ف** حالانکہ وہ شخص مشرک تہا اور مسجد مین آیا آپ نے منع نکیا **عن** ابن عباس قال بعث بنو سعد بن بکر ضمام
بن ثعلبة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقدم عليه فاناخ بعيره على باب المسجد ثم عقله ثم دخل المسجد فذكر
نحوه قال فقال ايكم ابن عبد المطلب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا ابن عبد المطلب قال يا ابن عبد المطلب
وساق الحديث **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ بنی سعد نے اپنے طرف سی ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بھیجا وہ آئی اُنھون نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر بٹھایا اور اوسکو باندہ دیا پھر مسجد مین گئی بعد اوسکے ویسا ہی بیان کیا جیسا
اوپر گزرا راوی نے کہا انہون نی کہا عبد المطلب کے بیٹے تم مین سے کون صاحب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین عبد المطلب
کا بیٹا ہون اُنہون نی کہا ای بیٹے عبد المطلب کے اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک **عن** ابی هريرة قال اليهود اتوا النبي صلى الله
عليه وسلم وهو جالس في المسجد في اصحابه فقالوا يا ابا القاسم في رجل وامرأة زنيا منهم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے یہود
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ مسجد مین بیٹھی ہوئی تھے اپنے لوگون مین اور کہا ای ابو القاسم مسئلہ پوچھا ایک مرد اور عورت
کا اپنے مین سے جنہون نے زنا کیا تہا **ف** اس حدیث سے کافرون کا مسجد مین جانا ثابت ہوتا ہے **باب** في المواضع التي لا تجوز
فيها الصلوة اون مقامونکا بیان جہان نماز پڑھنا منع ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جعلت لي
الارض طهورا ومسجدا **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا میری لیے زمین پاک کرنیوالی ہی **ف** یعنی
ہر ایک زمین پر تیمم درست ہی اور مسجد ہی **عن** ابی صالح الغفاري ان عليا رضي الله عنه مر ببابل وهو يسير فجاءه المؤذن يؤذن
بصلاة العصر فلما برز منها امر المؤذن فاقام الصلاة فلما فرغ قال ان حبيبي صلى الله عليه وسلم نهاني ان اصلي في المقبرة
ونهاني ان اصلي في ارض بابل فانها ملعونة **ترجمہ** ابی صالح غفاری سی روایت ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گذری بابل پر
(بابل ایک شہر تہا عراق کے ملک مین اب مدت سی تباہ ہوگیا بغداد سے ٦٠ میل کی فاصلے پر جنوب کے جانب مین اب وہان حلہ آباد ہی) اور آپ
جا رہی تھی اتنی مین مؤذن آیا عصر کی اذان دینی کو جب آپ بابل کے زمین سی پار ہوگئی اوس وقت آپنے مؤذن کو حکم دیا اوس نے تکبیر کہی جب
نماز سی فارغ ہوئی تو آپنے فرمایا میری حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مجکو نماز پڑہنی سی مقبرہ مین **ف** مقبرہ مین
نماز پڑہنا بعضون کی نزدیک مکروہ تحریمی تھا یا بعضون کی نزدیک تنزیہی اور ظاہر حدیث مذہب اول کو موید ہی بعضون نی کہا اگر قبر
[illegible] **ف** اور منع کیا مجکو نماز پڑہنی سی بابل کی زمین [illegible]

اور فرمایا وہ زمین لعنت کی گئی ہے **ف** کیونکہ وہان بڑی بڑی کافر بادشاہ ہی اور اللہ غضب انپر نازل ہوا وہ شہر تباہ ہو گیا خطابی نے کہا اس حدیث کی اسناد مین گفتگو ہی اور مین نہین جانتا کہ کسی عالم نے بابل کے زمین مین نماز کو حرام کیا ہو اور معارض ہی اسکی حدیث صحیح جسمین کل روی زمین مین نماز پڑھنا درست ہوتا ہی بعضون نے کہا شاید اس ممانعت سے مقصود ہے کہ بابل مین سکونت اختیار نہ کرے بعضون نے کہا یہ ممانعت خاص تھے علے رضی اللہ عنہ کیواسطے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ وہان کی لوگون سی علی کو ضرر پہونچیگا چنانچہ وہ اسی ملک مین ابن ملجم ملعون کے ہاتھہ سے شہید ہوے پھر اور اہل بیت پر آپ کی اوسی ملک مین بڑی بڑی مصیبتہ پہونچی **عن** ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الارض کلھا مسجد الا الحمام والمقبرۃ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین نماز پڑھنے کی جگہہ ہی سوا حمام اور مقبرے کے

باب النہی عن الصلوۃ فی مبارک الابل اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ مین نماز پڑھنے کی ممانعت **عن** البراء ابن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی مبارک الابل فقال لا تصلوا فی مبارک الابل فانھا من الشیاطین وسئل عن الصلوۃ فی مرابض الغنم فقال صلوا فیھا فانھا برکۃ **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہی سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑھنے کا آپ نے منع فرمایا وہان نماز پڑھنے سے کیونکہ وہ شیاطین کی جگہہ ہے **ف** وہان نماز پڑھنے مین خوف ہی صدمے پہونچنے کا کوئی اونٹ اوٹھے یا پاؤن یا لات مارے تو نمازی کو تکلیف ہوگی یا نماز ٹوٹ جاوی گی **ف** اور سوال ہوا بکریون کی رہنے مین نماز پڑھنے سے آپنے فرمایا وہان نماز پڑھو برکت کی جگہہ ہے

باب متی یومر الغلام بالصلوۃ لڑکے کو نماز پڑھنے کا حکم کب کیا جاوے **عن** سبرۃ بن معبد الجھنی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا الصبی بالصلوۃ اذا بلغ سبع سنین واذا بلغ عشر سنین فاضربوہ علیھا **ترجمہ** سبرہ بن معبد جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو لڑکے کو نماز پڑھنے کا جب سات برس کا ہوا اور جب دس برس کا ہو تو نماز پڑھنے کے لیے مارو **ف** یہہ حکم لڑکے کے اولیا کو ہی ایسا ہی لڑکی کا بھی حکم ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا جب سات برس کے ہون اور مارو انکو نماز کی واسطے جب وہ دس برس کے ہون (اور نماز نہ پڑھین) اور جدا سلاؤ انکو دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی واذا زوج احدکم خادمہ عبدہ او اجیرہ فلا ینظر الی مادون السرۃ وفوق الرکبۃ **ترجمہ** اور جب نکاح کر دے کوئی تم مین سے اپنی لونڈی کا اپنے غلام یا نوکر سے پھر اوسکی ناف کے نیچے اور گھٹنون کے اوپر نہ دیکھے **عن** ھشام بن سعد حدثنی معاذ بن عبد اللہ بن خبیب الجھنی قال دخلنا علیہ فقال لامراتہ متی یصلی الصبی فقالت کان رجل منا یذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن ذلک فقال اذا عرف یمینہ من شمالہ فمروہ بالصلوۃ **ترجمہ** ہشام بن سعد سے روایت ہی ہم گئی معاذ بن عبد اللہ جہنی کے پاس انہون نے اپنی عورت سے کہا لڑکا کب نماز پڑھے وہ بولی ہم مین سے کوئی شخص بیان کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا سوال ہوا آپنے فرمایا جب وہ داہنا ہاتھہ تمیز کرنے لگے بائین ہاتھہ سے اوس وقت اوسکو نماز کا حکم کرو +

باب بدء الاذان اذان کیونکر شروع ہوئی عن ابی عمیر بن انس عن عمومة له من الانصار قال اهتم النبی صلی الله علیه وسلم للصلوة کیف یجمع الناس لها فقیل له انصب رایة عند حضور الصلوة فاذا راوها اذن بعضهم بعضا فلم یعجبه ذلک قال فذکر له القنع یعنی الشبور وقال زیاد شبور الیهود فلم یعجبه ذلک وقال هو من امر الیهود قال فذکر له الناقوس فقال هو من امر النصاری فانصرف عبد الله بن زید وهو مهتم لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فاری الاذان فی منامه قال فغدا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال له یا رسول الله انی لبین نائم ویقظان اذ اتانی آت فارانی الاذان قال وکان عمر بن الخطاب قد راه قبل ذلک فکتمه عشرین یوما قال ثم اخبر النبی صلی الله علیه وسلم فقال له ما منعک ان تخبرنی فقال سبقنی عبد الله بن زید فاستحییت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بلال قم فانظر ما یامرک به عبد الله بن زید فافعله قال فاذن بلال قال ابو بشر فاخبرنی ابو عمیر ان الانصار تزعم ان عبد الله بن زید لولا انه کان یومئذ مریضا لجعله رسول الله صلی الله علیه وسلم مؤذنا

ترجمہ ابو عمیر بن انس سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے چچا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام کیا نماز کا یعنی اسباب کا کہ نماز کیواسطے کیونکر لوگوں کو جمع کیا کریں **ف** یہ اہتمام سنہ ۲ ہجری میں ہوا قبل اسکے بغیر اذان کے نماز ہوا کرتی تھی اور لوگ خود بخود ایک وقت معین پر جمع ہو جایا کرتے تھے **ت** لوگوں نے ایک جھنڈا بلند کر دیا کیجیے نماز کے وقت اوسکو دیکھکر ایک دوسری کو خبر دیگا **ف** کہ نماز کا وقت آگیا **ت** لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رائے پسند نہ آئی **ت** اسواسطے کہ اس میں بڑا حرج تھا سفر اور حضر میں ہر ایک مسجد کے واسطے ایک جھنڈا ضرور تھا دوسری یہہ کہ جھنڈا مکانوں کے ادہر سے کیسے نظر آتا اور ان لوگوں کو بھی دکھلائی نہ دیتا جو زمین ہوتے یا ہبت پست ہوتی **ت** پھر کسی شخص نے کہا یہودیوں کیطرح ایک سنگا بنا لیجیے **ف** اوسکو نماز کیوقت پھونک دینگے سب کو آواز پہنچ جاویگی اور لوگ مطلع ہو جاوینگے **ت** آپ کو یہہ تجویز بھی پسند نہیں آئی **ت** اس وجہ سے کہ اس میں یہود کی مشابہت تھی اور آپ عبادات میں اہل کتاب سے مشابہت پسند نہیں فرماتے تھے دوسری یہہ کہ اس میں بھی ایک حرج تھا ہر ایک مسجد کیواسطے ہر ایک قوم کو ایک سینگ رکھنا ہوتا سفر میں بھی ساتھ لینا پڑتا **ت** اور آپنے فرمایا یہہ تو یہودیوں کا کام ہے **ف** اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے یہود و نصاری کی مشابہت منع ہوئی یہہ مگر جب مجبوری آن پڑے چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ آخر آپنے مجبور ہو کر ناقوس بنانے کا حکم دیا جو نصاری میں مروج ہے **ت** پھر کسی نے ذکر کیا ناقوس کا **ف** وہ دو لکڑیاں ہیں ایک بڑی ایک چھوٹی بڑی کو چھوٹے سے مارتے ہیں اوس سے آواز پیدا ہوتی ہے بجا **ت** آپنے فرمایا یہہ تو نصاری کا کام ہے پھر عبد اللہ بن زید **ف** بن عبد ربہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی ابو محمد کی **ت** وہاں سے لوٹے لیکن سب کا خیال تھا چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا خیال تھا انکو خواب میں اذان بتلائی گئی جب صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے کہا یا رسول اللہ میں کچھہ سوتا تھا کچھہ جاگتا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور مجھے اذان سکھائی راوی نے کہا حضرت عمر نے اس سے بیس روز پیشتر اذان کو خواب میں دیکھا تھی لیکن انہوں نے کسی سے نہیں کہا جب عبد اللہ بن زید کہہ چکے تو انہوں نے بھی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے پہلے کیوں نہ کہا انہوں نے کہا مجھسے پہلے عبد اللہ بن زید نے بیان کر دیا اسواسطے مجھکو شرم آئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اوٹھ جو عبد اللہ

بن زید کہین اسطرح کہ بلال نے اذان دی ابو بشر نے کہا مجھ سے ابو عمیر نے بیان کیا انصار یہ سمجھتے تھے کہ اگر عبد اللہ بن زید بیمار
نہ ہوتے اوس دن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونہی کو مؤذن بناتے **ف** لیکن اتفاق سے اون دنون بیمار تھے اور یہ فضیلت
بلال کے قسمت مین تھی اونھی کو ملے پھر ہمیشہ وہی مؤذن رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات تک **باب کیف**
الاذان اذان کیونکر دینا چاہیے **عن** عبد اللہ بن زید قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل
لیضرب به للناس لجمع الصلوة طاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یده فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس
قال وما تصنع به فقلت ندعو به الی الصلوة قال افلا ادلک علی ما هو خیر من ذلک فقلت بلی قال فقال تقول
الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد
ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله
قال ثم استأخر عنی غیر بعید ثم قال وتقول اذا اقمت الصلوة الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد
ان محمدا رسول الله حی علی الصلاة حی علی الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اکبر الله اکبر
لا اله الا الله فلما اصبحت اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبرته بما رأیت فقال انها لرؤیا حق ان شاء الله
فقم مع بلال فالق علیه ما رأیت فلیؤذن به فانه اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیه علیه ویؤذن
به قال فسمع ذلک عمر بن الخطاب وهو فی بیته فخرج یجر رداءه ویقول والذی بعثک بالحق یا رسول الله
لقد رأیت مثل ما رای فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلله الحمد **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم دیا نماز کی خبر کرنیکی واسطے مجھے سوتے مین ایک شخص دکھائی دیا جو اپنے ہاتھ مین ناقوس لیے ہے مین نے اوس سے
کہا اے خدا کے بندے ناقوس بیچتا ہے وہ بولا تم کیا کروگے مین نے کہا ہم اوس سے لوگون کو نماز کیواسطے بلایا کرینگے وہ بولا مین تمکو ایسی چیز بتادون
جو اس سے بہتر ہے **ف** اوس مین کسی چیز کے ساتھ رکھنے کی ضرورت نہین ہے یہ تو دنیا کی بہتری ہے دین کی بہتری یہ ہے کہ ناقوس بجانے
مین ثواب نہین ہے اوسمین ثواب ہے وہ ذکر الٰہی ہے ۔ یہ شخص فرشتہ تھا جو اللہ جل جلالہ کی طرف سے مامور ہوا تھا اذان کی تعلیم کے لیے
ف مین نے کہا کیون نہین اوس نے کہا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد
ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ
پھر وہ شخص پیچھے ہٹ گیا اگرچہ دور نہین گیا اور کہا جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ جب صبح ہوئی تو مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جو مین نے خواب مین دیکھا تھا بیان کیا آپ نے فرمایا یہ خواب سچا ہے اگر خدا چاہے تو اوٹھ بلال کے ساتھ
اور جو تو نے سنا ہے اوسکو بتادے وہ اذان دیگا کیونکہ اوسکی آواز تجھ سے زیادہ بلند ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مؤذن کا بلند
آواز ہونا بہتر ہے **ف** مین بلال کے ساتھ اوٹھ کھڑا ہوا اونکو بتاتا جاتا تھا وہ پکارتے جاتے تھے جب عمر بن خطاب نے یہ سنا وہ بیٹھے

گھر مین تھی جلدی سے چادر کھینچتی ہوئی نکل آئے اور کہنے لگے قسم اوس ذات کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کیا یا رسول اللہ مین نے بھی خواب مین اسی
طرح دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر یہہ فرمایا شکر ہی خدا کا **ف** ایک اور گواہ ہو گیا اب خواب کے سچے ہونے مین کوئی
شبہہ نہین رہا **عن** ابی محذورة قال قلت یا رسول الله علمنی سنة الاذان قال فمسح مقدم رأسی قال تقول الله اکبر
الله اکبر الله اکبر الله اکبر ترفع بها صوتك ثم تقول اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد
ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله تخفض بها صوتك ثم ترفع صوتك بالشهادة اشهد
ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة
حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح فان کان صلوة الصبح قلت الصلوة خیر من النوم الصلوة خیر
من النوم الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله **ترجمہ** ابو محذورہ (اونکا نام اوس یا سمرہ یا سلمہ یا سلمان ہے بن معیر یا عمیر بن لوذان
کی جمحی) سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھے اذان سکھلا دیجئے کیونکر کہتے ہین آپ نے میری سر پر ہاتھ پھیرا **ف**
نسخہ مطبوعہ مصریہ اور مطبوعہ دہلی مین یون ہی ہے اور نسخہ قلمی مین فمسح مقدم راسہ ہے اوسکے دو معنی ہو سکتے ہین ایک یہ کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر ہاتھ پھیرا یہ اتفاقات سے ہوگا دوسرے یہہ کہ ابو محذورہ کے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کیواسطے تاکہ اذان یاد
رہے **ت** اور فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز سے پھر آہستہ سے کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر بلند آواز سے کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ **ف** اس حدیث سے ترجیع یعنی تکرار شہادتین کے بخوبی ثابت ہوئی اور مردود ہو گئی وہ تاویل کہ یہہ واسطے
تعلیم کے تہا نہ تقویہ کے **ت** حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اگر صبح کے اذان ہو تو اسکے بعد دو بار کہہ الصلوة
خیر من النوم الصلوة خیر من النوم (اور جو دوسری کسی نماز کی اذان ہو تو یہ نہ کہہ) پھر کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ دوسری روایت
مین بھی اسیطرح ہے اوس مین بھی الصلوة خیر من النوم پہلی اذان مین ہے فجر مین کہا ابو داؤد نے [illegible] کی روایت
اس سے زیادہ صاف ہے اوس مین یہ ہے کہ تکبیر آپنے دو دو بار سکھائی اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
عبد الرزاق نے کہا جب تکبیر کہو تو دو بار کہہ قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة تو نے سنا ہے ابو محذورہ اپنی پیشانی کے بال نہین
کترتے تھے نہ اونکو جدا کرتے تھی اس سبب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوس جگہہ پھیرا تھا **عن** ابی محذورة ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم علمه الاذان تسع عشرة کلمة والاقامة سبع عشرة کلمة الاذان الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا
الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی
الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والاقامة الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا
الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی

الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اذان سکھلائی انیس کلمے اسطرح سے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اور پھر چاہا اشہدا تین پھیرے حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح
حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ اور اقامت اسطرح سی سترہ کلمے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا
اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ
قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ **ف** اس حدیث سے بھی صاف ترجیع ثابت ہے **عن** ابی محذورۃ قال القی علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین ہو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ قال ثم ارجع فمد من صوتک اشہد ان
لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود
مجھے اذان بتائی فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ پھر فرمایا دوبارہ بلند آواز سے کہہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ دوبار حی علی الفلاح دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ **ف** اس روایت سے بھی ترجیع ثابت ہے
عن ابی محذورۃ یقول القی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذان حرفا حرفا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قال و
کان یقول فی الفجر الصلوٰۃ خیر من النوم ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان ایک ایک حرف بتلائی
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اور نماز
فجر میں کہتے تھے الصلوٰۃ خیر من النوم **عن** ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان یقول اللہ اکبر اللہ اکبر
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ثم ذکر مثل اذان حدیث ابن جریج عن عبد العزیز بن عبد الملک ومعناہ
وفی حدیث مالک بن دینار قال سألت ابن ابی محذورۃ قلت حدثنی عن اذان ابیک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فقال
اللہ اکبر اللہ اکبر قط وکذلک حدیث جعفر بن سلیمان عن ابی محذورۃ عن عمہ عن جدہ الا انہ قال ثم ترجع فترفع صوتک
اللہ اکبر اللہ اکبر ترجمہ ایک روایت میں ابی محذورہ سے شروع اذان میں دوبار اللہ اکبر کہنا آیا ہے دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے اور
میں بھی ہے آپ نے تعلیم فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر بس تیسری روایت میں ہے کہ پہلے دوبار یوں کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر پھر دوبارہ بلند آواز سے کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر

ف گویا تکبیر مین بھی ترجیع ہے اسو جہسی چار بار کہنا چاہیے دو بار پہلے آہستہ آواز سے پھر دو بار بلند آواز سے عن ابن ابی لیلی قال احیلت
الصلوة ثلاثة احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد اعجبني ان تكون صلوة المسلمين او قال
المؤمنين واحدة حتى لقد هممت ان ابث رجالا في الدور ينادون الناس بحين الصلوة وحتى هممت ان آمر رجالا يقومون على
الآطام ينادون المسلمين بحين الصلوة حتى نقسوا او كادوا ان ينقسوا قال فجاء رجل من الانصار فقال يا رسول الله اني لما رجعت
لما رأيت من اهتمامك رأيت رجلا كان عليه ثوبين اخضرين فقام على المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها الا انه
يقول قد قامت الصلوة ولولا ان تقول الناس قال ابن المثنى ان تقولوا لقلت اني كنت يقظانا غير نائم فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم وقال ابن المثنى لقد اراك الله عز وجل خيرا ولم يقل عمرو لقد اراك الله خيرا فمر بلالا فليؤذن قال فقال عمر اما اني قد رايت مثل
الذي راى ولكني لما سبقت استحييت قال وحدثنا اصحابنا قال وكان الرجل اذا جاء يسال فيخبر بما سبق من صلاته وانهم قاموا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين قائم وراكع وقاعد ومصل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن المثنى قال عمرو وحدثني بها
حصين عن ابن ابي ليلى حتى جاء معاذ قال شعبة وقد سمعتها من حصين فقال لا اراه على حال الى قوله كذلك فافعلوا ثم رجعت
الى حديث عمرو بن مرزوق قال فجاء معاذ فاشاروا اليه قال شعبة وهذه سمعتها من حصين قال فقال معاذ لا اراه
على حال الا كنت عليها قال فقال ان معاذا قد سن لكم سنة كذلك فافعلوا قال وحدثنا اصحابنا ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم لما قدم المدينة امرهم بصيام ثلاثة ثم انزل رمضان وكانوا قوما لم يتعودوا الصيام وكان الصيام عليهم شديدا
فكان من لم يصم اطعم مسكينا فنزلت هذه الآية فمن شهد منكم الشهر فليصمه فكانت الرخصة للمريض والمسافر فامروا
بالصيام قال وحدثنا اصحابنا قال وكان الرجل اذا افطر فنام قبل ان ياكل لم ياكل حتى يصبح قال فجاء عمر بن الخطاب
فاراد امراته فقالت اني قد نمت فظن انها تعتل فاتاها فجاء رجل من الانصار فاراد الطعام فقالوا حتى نسخن
لك شيئا فنام فلما اصبحوا انزلت عليه هذه الآية احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم ترجمہ ابن ابی لیلی سے
روایت ہے کہ نماز کی تین حالتیں بدلیں ہمارے لوگوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات بھلی
معلوم ہوتی ہے کہ سب مسلمان ملکر نماز پڑھا کریں اور یہ چاہت ہوا کرے یہانتک کہ میں نے قصد کیا لوگوں کو بھیجا کروں پکارا کریں
گھروں پر نماز کا وقت آگیا اور میں نے یہ بھی قصد کیا لوگ بلند مقاموں پر کھڑے ہوکر مسلمانوں کو پکار دیا کریں نماز کا وقت آگیا
یہانتک کہ وہ ناقوس بجانے لگے یا قریب ہوئے ناقوس بجانے کے اتنے میں ایک شخص انصاری آیا اور بولا یا رسول اللہ جب میں آپ پاس سے
گیا مجھے اسی کا خیال تھا جسکا آپ اہتمام کر رہے تھے میں نے ایک شخص کو دیکھا گویا وہ دو کپڑے سبز رنگ کے پہنے ہوئے ہے وہ مسجد پر کھڑا
ہوا اور اس نے اذان دی پھر تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر کھڑا ہوا اور جو کلمے اذان میں کہے تھے وہی پھر کہے مگر قد قامت الصلوة زیادہ کیا اور
اگر لوگ مجھے جھوٹا نہ کہیں تو میں یہ کہہ سکتا ہوں میں جاگتا تھا سوتا نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تجھے
بہتر خواب دکھایا تو بلال کو حکم کر وہ اذان دے پھر اتنے میں حضرت عمر نے کہا میں نے بھی ایسا ہی دیکھا لیکن چونکہ وہ پہلے کہہ چکے اسواسطے

مین لنے کہنے مین شرم کی۔ اور میری لوگون نی مجہسے حدیث بیان کی کہ پہلے جب کوئی شخص مسجد مین آتا اور دیکہتا جماعت ہو چکی ہے
تو پوچہتا کتنی رکعتین ہوئین مین **ف** اوس شخص سے پوچہتا جو پہلے سی مسجد مین آیا ہے لیکن ابہی نماز مین شریک نہین ہوا یا نماز پڑہنے
والون سے پوچہ لیتا اوس وقت تک نماز مین بات کرنا درست ہوگا **ت** پہر وہ اسقدر نماز پڑہ کر شریک ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پیچہے لوگون کے حال مختلف تہے کوئی کہڑا ہی کوئی رکوع مین ہی کوئی قعدے مین ہی کوئی آپکے ساتہ پڑہ رہا ہے **ف** حاصل یہ ہے
کہ مسبوق اپنی گئی ہوئی نماز ادا کرکے پہر آپکے ساتہہ شریک ہوتا یہ نہ تہا کہ آتی ہے امام ساتہہ شریک ہوکر جب امام سلام پہیرے تو اوس وقت گئی ہوئے
نماز ادا کر لیوے **ت** اتنے مین معاذ بن جبل رض آئے اونہون نی کہا مین تو جس حال مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہونگا وہی کرونگا
یعنی آتے ہی نماز مین شریک ہو جاؤنگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ نی تمہارے واسطے ایک سنت مقرر کی تو ایسا ہی کیا کرو **ف**
جب سے یہہ دستور ہوا کہ مسبوق آنکر نماز مین شریک ہو جاوے پہر امام کی فرغت کے بعد اپنی باقی نماز پڑہ لیوے **ت** اور میری لوگون نے
مجہسے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے اونکو تین روزونکا حکم کیا پہر رمضان کے روزے فرض ہوئے اور
اون لوگون کو روزون کی عادت نہ تہی روزہ اون پر نہایت سخت ہوتا تو جو شخص روزہ نہ رکہتا وہ ایک مسکین کو کہانا کہلا دیتا **ف**
اوائل اسلام مین چند روز تک روزہ فرض اختیاری تہا خواہ روزہ رکہے یا فدیہ دی بعد اوسکے یہہ حکم منسوخ ہو گیا **ت** پہر یہ آیت اوتری
جو شخص تم مین سے رمضان کا مہینہ پاوے وہ روزے رکہے پہر رخصت نہ رہی مگر مریض اور مسافر کے واسطے باقی سب لوگون کو روزہ رکہنے کا حکم ہوا
اور میری لوگون نے مجہسے حدیث بیان کی کہ اوائل اسلام مین جب کوئی آدمی روزہ کہولکر سو رہتا اور کہانا نہ کہاتا تو پہر دوسرے روزے
کی افطار تک اوسکو کہانا درست نہوتا ایکبار حضرت عمر رض نے اپنی بی بی سے صحبت کا قصد کیا وہ بولی مین سو گئی تہی **ف** روزہ کہول کر
تو اب وطی ناجائز ہے **ت** حضرت عمر یہہ سمجہے بہانہ کرتی ہی اونہون نی اوس سے جماع کیا اور ایک مرد انصاری نی کہانی کا ارادہ کیا
بعد افطار کے لوگون نی کہا ذرہ ٹہرو ہم کہانا گرم کرلین وہ سو گیا جب صبح ہوئی تو یہہ آیت اوتری احل لکم لیلۃ الصیام الآیۃ یعنی حلال ہی تمہارے
واسطے روزون کی راتون مین جماع کرنا اپنی عورتون سے

عن معاذ بن جبل قال احیلت الصلوۃ ثلاثۃ احوال واحیل الصیام
ثلاثۃ احوال وساق نصر الحدیث بطولہ واقتص ابن المثنی منہ قصۃ صلاتہم نحو بیت المقدس قط قال الحال الثالث ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فصلی یعنی نحو بیت المقدس ثلاثۃ عشر شہرا فانزل اللہ تعالی ہذہ الآیۃ
قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا فول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا
وجوہکم شطرہ فوجہہ اللہ تعالی الی الکعبۃ وتم حدیثہ وسمی نصر صاحب الرؤیا قال فجاء عبد اللہ بن زید
رجل من الانصار وقال فیہ فاستقبل القبلۃ قال اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
ثم امہل ہنیۃ ثم قام فقال مثلہا الا انہ قال زاد بعدما قال حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ قال
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنہا بلالا فاذن بہا بلال وقال فی الصوم قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كان يصوم ثلاثة ايام من كل شهر ويصوم يوم عاشوراء فانزل الله تعالى كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من

قبلكم الى قوله طعام مسكين فكان من شاء ان يصوم صام ومن شاء ان يفطر ويطعم كل يوم مسكينا اجزاه ذلك

فهذا حول فانزل الله تعالى شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن الى ايام اخر فثبت الصيام على من شهد الشهر وعلى المسافر ان

يقضي ويثبت الطعام للشيخ الكبير والعجوز اللذين لا يستطيعان الصوم وجاء صرمة وقد عمل يومه وساق الحديث

ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ نماز کی تین حال بدلی اسیطرح روزی کی تین حال بدلے پھر حدیث بیان کی اوسیطرح طول سی اور ابن

مثنی نے بیت المقدس کیطرف نماز پڑہنی کا قصہ بیان کیا تیسرا حال یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لای آپنے

بیت المقدس کیطرف تیرہ مہینی تک نماز پڑہی پھر اللہ جل جلالہ نی یہہ آیت اوتاری ہم تیرا نظر اوٹہانا آسمان کیطرف دیکھتی مین اب

ہم بدلی دیتی ہین تیرا وہ قبلہ جسکو تو پسند کرتا ہی تو پھیر منہ اپنا مسجد حرام کیطرف اور جہان پر تم ہو اوسی طرف پہیرو تو اللہ جل جلالہ

نی منہ آپکا کعبی کیطرف کردیا تمام ہوگئی حدیث ابن مثنی کی اور نصر بن مہاجر نی خواب دیکھنی والے کا نام لیا تو کہا عبد اللہ بن زید ایک

شخص تہی انصار مین سے اس روایت مین یہہ ہی کہ اوس شخص نے منہ کیا قبلہ کیطرف اور کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد

ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ دو بار حی علی الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

پھر تھوڑی دیر تک ٹھہرا رہا پہر اوسکی کھڑا ہوا اور ایسا ہی کہا مگر بعد حی علی الفلاح کے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کہا راوی

نی کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس سے کہا بلال کو یہہ سکھا دو بلال نی اذان دی اور روزی مین یہہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ہر مہینی مین تین روزے رکہا کرتی اور عاشورا کی دن روزہ رکہتی تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری فرض ہوئی تمپر روزی جیسی فرض

ہوئی اون لوگون پر جو تم سی پہلی تہے تاکہ بچو تم گناہون سی چند دنون تک تو جو شخص تم مین سی بیمار ہو یا مسافر ہو وہ شمار کرلی اور

دنون مین اوسی حساب سے اور جو لوگ طاقت رکھتی ہین وہ فدیہ دین ایک مسکین کا کہانا۔ پس ہر ایک شخص کو اختیار تھا جو چاہتا تھا

روزہ رکہتا تہا جو چاہتا تہا نہ رکھتا تہا ہر روزی کی بدلی مین ایک مسکین کو کہانا کہلا دیتا تہا ایک سال تک یہی حکم رہا پھر اللہ جل جلالہ

نی یہہ حکم اوتارا شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن الآیۃ مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس مین قرآن اوترا عرش سے آسمان دنیا پر لاکر

رکہا گیا جو ہدایت ہی لوگون کی واسطی اور دلیلین مین ہدایت کی اور فرق کی درمیان حق اور باطل کے جو شخص تم مین سے پاوی اس مہینی کو

وہ روزہ رکہے اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ قضا کرے اوتنی دنون کے حساب سے اور دنون مین پھر فرض ہوگیا روزہ ہر ایک شخص پر

جو پاوی ماہ رمضان کو اور مسافر پر قضا فرض ہوئی اور فدیہ قائم ہوگیا بڈہے یا بڑہیا کی لیے جو روزہ نہ رکھ سکتی ہون آخر حدیث تک

باب فی الاقامۃ تکبیر کے بیان مین عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ زاد حماد فی حدیثہ

الا الاقامۃ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی بلال کو حکم ہوا اذان جفت کہنی کا اور تکبیر طاق کہنی کا **ف** یعنی ایک ایک بار کہنی کا یہ مذہب

ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین مین سے اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا **ت** حماد کی روایت مین اتنا زیادہ ہی سوا اقامت کی **ف**

یعنی قد قامت الصلوۃ کی وہ دو بار کہی اسی طرح تکبیر بھی اول و آخر مین دو دو بار کہی باقی سب کلمی ایک ایک بار سطرح اللہ اکبر اللہ اکبر

اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اكبر الله اكبر
لا اله الا الله عن ابن عمر قال انما كان الاذان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مرتين مرتين والاقامة مرة مرة غير انه
يقول قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة فاذا سمعنا الاقامة توضأنا ثم خرجنا الى الصلوة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان دو دو بار ہوتی اور تکبیر ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوة کے اوسکو دو بار کہتے
تو جب ہم تکبیر سنتے وضو کرتے اور نماز کے لیے آتے **باب** الرجل یؤذن ویقیم آخر ایک شخص اذان دے دوسرا تکبیر کہے درست ہے **عن**
عبد الله بن زيد قال اراد النبي صلى الله عليه وسلم في الاذان اشياء لم يصنع منها شيئا قال فاري عبد الله بن زيد
الاذان في المنام فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال القه على بلال فالقاه عليه فاذن بلال فقال عبد الله انا
رايته وانا كنت اريده قال فاقم انت **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں چند کاموں کے
کرنیکا قصد کیا (جیسے ناقوس بجانا جھنڈا وغیرہ) لیکن کوئی کام نہیں کیا پھر عبد اللہ بن زید کو خواب میں اذان دکھلائی دی وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اونکو خبر دی آپ نے فرمایا بلال کو سکھا دے انہوں نے بلال کو سکھا دیا عبد اللہ نے کہا میں نے
خواب میں اذان دیکھی تھی میں چاہتا تھا خود کہوں آپ نے فرمایا تو تکبیر کہو **عن** زياد بن الحارث الصدائي قال لما كان اول اذان
الصبح امرني يعني النبي صلى الله عليه وسلم فاذنت فجعلت اقول اقيم يا رسول الله فجعل ينظر الى ناحية المشرق الى الفجر فيقول لا
حتى اذا طلع الفجر نزل فبرز ثم انصرف الي وقد تلاحق اصحابه يعني فتوضأ فاراد بلال ان يقيم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم
ان اخا صداء هو اذن ومن اذن فهو يقيم قال فاقمت **ترجمہ** زیاد بن الحارث صدائی سے روایت ہے پہلی اذان صبح کی میں نے دی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جب اذان دے چکا بعد اوسکے میں تکبیر کہنا چاہتا تھا آپ پورب کی طرف فجر کی روشنی کو دیکھتے تھے اور فرماتے تھے ابھی نہیں
جب فجر ہو گئی تو آپ اوترے اور وضو کیا آپکے اصحاب آنکر آپ سے ملگئے بلال نے تکبیر کہنا چاہا آپنے فرمایا صدائی نے اذان دی ہے جو اذان
دے وہی تکبیر کہے **ف** دوسرا تکبیر کہے مگر ضرورت ہو تو مضایقہ نہیں **ق** صدائی نے کہا پھر میں نے تکبیر کہی **باب**
رفع الصوت بالاذان بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المؤذن يغفر له مدى صوته
ويشهد له كل رطب ويابس وشاهد الصلاة يكتب له خمس وعشرون صلاة ويكفر عنه ما بينهما **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن کے لیے بخشا جاتا ہے جہاں تک اوسکی آواز جاتی ہے **ف** یعنی اسقدر مغفرت اوسکے لیے ہوتی
ہے یا اتنے گناہ اوسکے بخشدیے جاتے ہیں جو اتنی جگہ تک سماویں **ق** اور گواہ ہو جاتی ہیں اوسکے لیے سب چیزیں تر اور خشک اور جو
شخص جماعت میں حاضر ہوتا ہے اوسکے واسطے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ اوسکے معاف ہو جاتے ہیں
عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا نودي بالصلوة ادبر الشيطان وله ضراط حتى لا يسمع التاذين
فاذا قضي النداء اقبل حتى اذا ثوب بالصلوة ادبر حتى اذا قضي التثويب اقبل حتى يخطر بين المرء ونفسه ويقول اذكر
كذا اذكر كذا لما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل ان لا يدري كم صلى **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان

ہوتی ہی تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سُنے جب اذان ہو جاتی ہی پھر آتا ہی جب تکبیر ہوتی ہی پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہی جب تکبیر ہو جاتی ہی پھر آتا ہی آدمی کی دل مین ادہر ادہر کے خیالات ڈالتا ہی جو اوسکو کبھی نہ آئی تہی یہانتک کہ وہ بھول جاتا ہی کتنی رکعتین پڑھین **ف** **باب** ما یجب علے المؤذن من تعاهد الوقت مؤذن کو وقت کا خیال رکہنا چاہیے **عن ابی هریرة** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے **ف** یعنی مقتدیون کی نماز کی صحت اسکے نماز کی صحت پر موقوف ہی اوسکو چاہیے طہارت مین احتیاط کری اور شرائط نماز کے اچہی طرح ادا کری یہ مراد نہین ہی کہ اوس سے مقتدیان لائق ہو گا **ت** اور مؤذن کی امانت سپرد ہی **ف** لوگ اوسکے آواز پر اعتماد کرتی مین نماز پڑھ لیتی ہین روزہ کہول لیتی ہین اوسکو چاہیے وقت کا خوب خیال رکھی وقت سے پہلے اذان نہ دی نہ دیر کری **ت** ای پروردگار ہدایت کر تو اماموں کو (توفیق دی اونکو علم اور عمل کے) اور بخشدی مؤذنون کو (جو اون سے قصور ہو جاوی بہول چوک مین) **باب** الاذان فوق المنارة یعنی منارہ پر اذان دینے کا بیان **عن امرأة من بنی النجار** قال کان بیتی من اطول بیت حول المسجد وکان بلال یؤذن علیه الفجر فیاتی بسحر فیجلس علی البیت ینظر الی الفجر فاذا راٰه تمطی ثم قال اللهم انی احمدک واستعینک علی قریش ان یقیموا دینک قالت ثم یؤذن قالت والله ما علمته کان ترکها لیلة واحدة هذه الکلمات **ترجمہ** ایک عورت سی بنی نجار کی روایت ہی میرا گھر سب گھرون مین جو مسجد کے گرد تہی اونچا تہا اور بلال اوس پر فجر کی اذان دیا کرتے تھے **ف** اس سی معلوم ہوا کہ بلند جگہ پر اذان دینا جیسے منارہ پر مستحب ہے تاکہ آواز دور تک پہونچی **ت** تو وہ پچھلی سے آکر وہان بیٹھتی صبح صادق ہو جاتی انگڑائی لیتی یا جماہی (کیونکہ بیٹھے بیٹھے تہک جاتے تہے) پھر فرماتی ای پروردگار مین تیرا شکر کرتا ہون اور تجھ سے مدد مانگتا ہون قریش پر تاکہ وہ قائم کرین تیری دین کو (یعنی مسلمان ہو جاوین) پھر اذان دیتی تہی قسم خدا کی مین نی کبھی نہ دیکھا بلال کو یہ کلمات نہ کہین (یعنی ہر رات کو یہ دعا مانگتی تہی کبھی ناغہ نہین کرتے تہی **ف** قریش اوس زمانے مین عرب کے ملک مین نہایت قوی اور معزز قوم تھی اور اکثر لوگ اون مین کافر تہی اسوجہ سے دین اسلام کو قوت نہوتی تہی بلکہ ضرر پہونچتا رہتا تہا بعد کو اللہ جل جلالہ نے یہ دعا قبول کی اور بہت اون مین سے مسلمان ہوئے اور کچھ مارے گئے کچھ ذلیل و خوار ہوئے مکہ فتح ہو گیا اسلام کی شوکت خوب ہو گئی **باب** المؤذن یستدیر فی اذانه مؤذن اذان مین گھوم جاوے یا نہ گھومی **عن ابی جحیفة** قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بمکة وهو فی قبة حمراء من ادم فخرج بلال فاذن فکنت اتتبع فمه ههنا وههنا قال ثم خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیه حلة حمراء برود یمانیة قطری وقال موسی قال رایت بلالا خرج الی الابطح فاذن فلما بلغ حی علی الصلاة حی علی الفلاح لوی عنقه یمینا وشمالا ولم یستدر ثم دخل فاخرج العنزة وساق حدیثه **ترجمہ** ابوجحیفہ (وہب بن عبد اللہ بن وہب سوائی معروف بہ وہب الخیر) سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی مین آپ ایک ڈیری مین تھی جو سرخ چمڑی کا تہا بلال نکلی انہون نی اذان دی مین اُنکی منہ کو دیکھتا تہا ادہر ادہر دونو طرف پہرتا تہا پھر رسول اللہ صلعم نکلے اور آپ سرخ جوڑا پہنی ہوئی تھی جو چادرین یمن کی گویا قطر کی بنی ہوئی تہین اور یہی تہی موسی بن اسمعیل کی روایت مین یہ ہی ہی بلال کو دیکہا وہ ابطح کی طرف نکلی جب حی علی الصلوة حی علی الفلاح پر پہونچی تو اپنی گردن داہنی بائین پہیری لیکن گھومی نہین پھر گئی اور برچھی لیکر

آئے بعد اوسکی بیان کیا حدیث کو غیر تک **باب** فی الدعاء بین الاذان والاقامة اذان اور اقامت کی بیچ میں دعا کرنیکا بیان **عن**
انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے بیچ میں دعا رد نہیں کیجاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دنیا میں یا آخرت میں اوسکا ثواب ملتا ہے

باب ما یقول اذا سمع المؤذن اذان کا جواب کیونکر دے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم
النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کہو تم
جیسا مؤذن کہے ویسا تم بھی کہو **ف** یعنی جو کلمہ مؤذن کہتا جاوے وہ تم بھی کہتے جاؤ مگر جب مؤذن حی علی الصلوة کہے یا حی علی الفلاح تو
سننے والا لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم کہے اور جب الصلوة خیر من النوم کہے تو سننے والا صدقت وبررت وبالحق نطقت (مرقاة)

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ
من صلی علی صلوة صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلة فانہا منزلة فی الجنة لا ینبغی الا لعبد من عباد
اللہ وارجو ان اکون انا ہو فمن سال اللہ لی الوسیلة حلت علیہ الشفاعة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم اذان کو تو کہو جو کہتا ہے مؤذن پھر درود بھیجو میری اوپر جو شخص میرے اوپر ایکبار درود
بھیجیگا اللہ جل جلالہ اوس پر دس بار اپنی رحمت نازل کریگا بعد اوسکی اللہ جل جلالہ سے میرے واسطے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ ایک درجہ ہے جنت
میں جو کسیکو نہ ملیگا سوا ایک بندے کے اور مجھے امید ہے وہ بندہ میں ہونگا **ف** یہ آپ نے اوسوقت فرمایا تھا جب آپ پر وحی نہ اوتری تھی بعد
اوسکے آپ کو معلوم ہوگیا کہ وسیلہ میری ہی واسطے ہے اب دعا سے یہہ فائدہ ہے کہ اوس درجے میں اور ترقی ہو نووی نے کہا وسیلہ ایک شاہی
مرتبہ ہے جیسی وزارت کا مرتبہ بادشاہ کے سامنے **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رجلا قال یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے کہا
یا رسول اللہ مؤذن کو ہم سے زیادہ فضیلت ہے (تو ہمکو بھی کوئی کام بتایئے جسکی وجہ سے ہم اونکے درجہ کو پہونچیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہہ جیسا وہ کہتا ہے جب اذان ختم ہو جاوے تو دعا کر جو مانگے گا تجھکو ملیگا **عن** سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من قال حین یسمع المؤذن وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ
ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکے
یہہ کہے میں بھی گواہ ہوں اسبات کا کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد اوسکے بندے اور بھیجے ہوے ہیں راضی ہوا
میں اللہ کے رب ہونے سے اور محمد کے رسول ہونے سے اور اسلام دین ہونے سے اوسکے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** جسوقت شہادتین سنے
یہہ دعا پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع المؤذن یتشہد قال وانا وانا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتے مؤذن کو شہادتین کہتے ہوے فرماتے اور میں بھی گواہ ہوں میں بھی
گواہ ہوں **عن** عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلعم قال اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر فاذا قال

اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله فاذا قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله

ثم قال حی علی الصلوٰة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم

قال الله اکبر الله اکبر قال الله اکبر الله اکبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل

الجنة۔ **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور سننے والا بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے جب وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے یہ بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے یہ بھی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے جب وہ حی علی الفلاح کہے یہ بھی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی لا الہ الا اللہ کہے اپنے دل سے تو جنت میں جاویگا **باب** ما یقول اذا سمع الاقامة

جب اقامت سنے تو کیا کہے **عن** ابی امامة او عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا اخذ فی الاقامة فلما ان قال قد

قامت الصلوٰة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامها اللہ وادامها وقال فی سائر الاقامة کنحو حدیث عمر فی الاذان

ترجمہ ابو امامہ اونکا نام ایاس ہے یا عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن سہل سے یا اور کسی صحابی سے روایت ہے کہ بلال نے تکبیر شروع کی جب وہ قد قامت الصلوٰۃ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقامہا اللہ وادامہا یعنی قائم رکھے نماز کو اللہ جل جلالہ اور ہمیشہ رکھے اوسکو باقی کلموں میں تکبیر کے اوسی طرح جواب دیا جیسا ابھی عمر کی حدیث میں گذرا **باب** ما جاء فی الدعاء عند الاذان اذان کے بعد کیا

دعا پڑھے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة

والصلوٰة القائمة ات محمد الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته الا حلت له الشفاعة

یوم القیمة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے اللهم رب هذه الدعوة التامة الخ تو اوسکو قیامت میں میری شفاعت پہونچیگی یعنی میں اوسکو بخشواؤں گا۔ اس دعا کے یہ معنی ہیں اے خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمدؐ کو وسیلہ اور بڑائی اور پہونچا اوسکو مقام محمود پر جسکا تو نے وعدہ کیا ہے۔ پوری پکار یعنی ثواب کی تاثیر میں پوری ہے سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا سلسلہ موقوف ہوگا وسیلہ بہشت میں بہت اچھا مکان ہے کہ وہ خاص حضرت کے واسطے ہے مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتوں میں لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دیدینگے کسی کی سفارش نہ کر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرتؐ بیتک خدا کے سامنے سجدے میں جا ویںگے پھر حکم ہوگا اپنا سر اوٹھاؤ جو تو مانگیگا ہم دینگے اور جسکی سفارش کریگا ہم قبول کرینگے اوس وقت آپ سر اوٹھاوینگے اور گنہگاران امت کے شفاعت فرماوینگے۔ یا اللہ تو اپنے ایسے بندے اور رسول اور حبیب پر اپنی رحمت کا نزول فرما اور اونکی شفاعت سے ہمکو محروم نہ فرما۔ بیہقی کی روایت میں بعد وعدتہ کے انک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور یہ جو لوگ زیادہ کرتے ہیں وارزقنا شفاعته یا ارحم الراحمین یہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے (تحفۃ الاخیار و مظاہر حق) **عن** ام سلمة

قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللهم ان هذا اقبال لیلك وادبار نهارك و

اصوات دعاتك فاغفر لی **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سکھایا میں کہا کروں

یعنی المؤذن

مغرب کی اذان کے وقت یا الٰہی یہہ وقت ہی تیری رات آنی کا اور تیرے دن جانے کا آوازین
مین تیرے پکارنے والون کی تو بخش مجھکو - ظاہر یہہ ہے کہ یہ دعا بیچ جواب
دینے اذان کے پڑہی یا ثنائی جواب مین پڑہے - فقط فقط فقط

تمام ہوا پارہ تیسرا سنن ابو داؤد کے بتیس پارون میں
شکر ہے صد جل جلالہ کا اب شروع
ہوتا ہے پارہ چوتھا اوسکو
فضل اور انعام پر اعتماد
کر کر ہی اجازت
کرینوالا ہے
اور وہی تمام کرنے والا ہے

تم

الجزء الثالث ويتلوه الجزء الرابع ان شاء الله تعالى

فہرست ابواب پارہ سوم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

تمت

الجزو الرابع

پارہ چوتھا

بسم الله الرحمن الرحیم

باب اخذ الاجر علی التاذین اذان پر اجرت لینے کا بیان عن عثمان بن ابی العاص قال یا رسول الله اجعلنی امام قومی
قال انت امامهم واقتد باضعفهم واتخذ مؤذنا لا یاخذ علی اذانه اجرا ترجمہ عثمان بن ابی العاص نے کہا یا رسول الله
مجھے امام بنا دیجیے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو انکا امام ہے لیکن رعایت کر اوس کی جو سب سے کمزور ہو ف یعنی جو مقتدیوں سے
زیادہ ضعیف ہو اوسکی رعایت سے قرارت کیا کر کہ وہ بھی جماعت میں شریک ہو سکے یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھا کر مقتدیوں کی حالت اور
قوت اور ضعف کے لحاظ سے ف اور مؤذن ایسا مقرر کر جو اذان پر اجرت نہ لیوے باب فی الاذان قبل دخول الوقت وقت سے پہلے
اذان دیدی تو کیا کرنا چاہیے عن ابن عمر ان بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامره النبی صلی الله علیه وسلم ان یرجع فینادی الا
ان العبد نام الا ان العبد نام زاد موسی فرجع فنادی الا ان العبد نام ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے بلال نے اذان
دی فجر نکلنے سے پہلے تو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اونکو حکم کیا پکارو کہ بندہ سو گیا تھا یعنی بندہ سو گیا تھا اسوجہ سے غلطی ہو گئی
موسی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بلال لوٹے اور یہی پکارا عن مؤذن لعمر یقال له مسروح اذن قبل الصبح فامره عمر فذکر
نحوه ترجمہ ایک مؤذن تھا حضرت عمر کا اوسکا نام مسروح تھا اوس نے اذان دیدی قبل صبح صادق کے حضرت عمر نے ایسا ہی حکم کیا
عن بلال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له لا تؤذن حتی یستبین لک الفجر هکذا ومد یدیه عرضا ترجمہ بلال سے
روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مت اذان دیا کر جبتک فجر کی روشنی تجھے معلوم نہ ہو اسطرح اور پھیلایا ہاتھ کو اپنے عرض میں
باب الاذان للاعمی اندھے کی اذان کا بیان عن عائشة ان ابن ام مکتوم کان مؤذنا لرسول الله صلی الله علیه وسلم وهو اعمی
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے عبد الله ابن ام مکتوم مؤذن تھے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے حالانکہ اندھے تھے باب الخروج
من المسجد بعد الاذان بعد اذان کے مسجد سے نکلنا منع ہے عن ابی الشعثاء قال کنا مع ابی هریرة فی المسجد فخرج رجل
حین اذن المؤذن للعصر فقال ابو هریرة اما هذا فقد عصی ابا القاسم علیه السلام ترجمہ ابی الشعثا سے روایت ہے کہ
ہم مسجد میں ابی ہریرہ کے ساتھ تھے ایک شخص جب مؤذن اذان کہہ چکا عصر کے باہر چلا ابو ہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم
صلی الله علیه وسلم کی باب فی المؤذن ینتظر الامام مؤذن بعد اذان کے امام کے آنیکا انتظار کرے عن جابر بن سمرة قال
کان بلال یؤذن ثم یمهل فاذا رای النبی صلی الله علیه وسلم قد خرج اقام الصلوة ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے بلال
اذان دیتے پھر ٹھہرتے جب دیکھتے رسول الله صلی الله علیه وسلم نکلے تو تکبیر کہتے باب فی التثویب تثویب کا بیان ف
تثویب کہتے ہیں اذان کے بعد پھر لوگوں کو آگاہ کرنا نماز کیواسطے جیسے اس زمانے میں دستور ہے مؤذن امرا و حکام کے دروازوں پر جاکر
کہتے ہیں الصلوة رحمکم الله یا مسجد میں اذان اور اقامت کے بیچ میں لوگوں سے اسطرح کہتے ہیں کبھی تثویب تکبیر کو بھی کہتے ہیں کبھی الصلوة خیر

میں تثویب فجر کی اذان میں سنت ہے اور نمازوں میں کہنا بدعت ہے عن مجاهد قال كنت مع ابن عمر فثوب رجل في الظهر او العصر قال
اخرج بنا فان هذه بدعة ترجمہ مجاہد سے روایت ہے میں عبد اللہ ابن عمر کے ساتھ تھا ایک شخص نے تثویب کہی ظہر یا عصر میں (یعنی اذان کے بعد
پھر اعلام کیا اور الصلوٰۃ رحمکم اللہ کہا یا الصلوٰۃ خیر من النوم کہا) عبد اللہ بن عمر نے کہا نکل چل اس مسجد سے (ترمذی کی روایت
میں ہے نکل چل اس بدعتی کے پاس سے) کیونکہ یہ بدعت ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعت کیسی بری ہے اور کیسی ہی
علما نے اوسپر اتفاق کیا ہو یا کیسی ہی زمانے میں نکالی گئی ہو ہر طرح خبیث اور ناپاک ہے کسی صورت سے جائز نہیں ہو سکتی اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ صحابہ رض کو بدعت سے کتنی نفرت تھی اتنی ادنی بات پر اس مسجد سے چلے گئے اور مجاہد کو بھی نکال لے گئے

باب في الصلوٰة تقام ولم يات الامام ينتظرونه قعودا جب تکبیر ہو جاوے اور امام نہ آوے تو لوگ بیٹھے امام کا انتظار کریں کھڑے ہوں

عن ابي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلوٰة فلا تقوموا حتى تروني **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ کھڑے ہو یہاں تک کہ مجھکو دیکھو اور دوسری روایت میں ہے اسکو اطمینان کو اپنے اوپر

عن ابي هريرة ان الصلوٰة كانت تقام لرسول الله صلى الله عليه وسلم فياخذ الناس مقامهم قبل ان ياخذ النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے
روایت ہے جب تکبیر ہوتی نماز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت میں تو لوگ اپنے مقام پر جم جاتے قبل اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
جگہ پر آویں

عن حميد قال سألت ثابتا البناني عن الرجل يتكلم بعد ما تقام الصلوٰة فحدثني عن انس اقيمت الصلوٰة فعرض
لرسول الله صلى الله عليه وسلم رجل فحبسه بعد ما اقيمت الصلوٰة **ترجمہ** حمید سے روایت ہے میں نے ثابت بنانی سے پوچھا کوئی شخص
بات کرے بعد تکبیر کے تو کیسا ہے انہوں نے حدیث بیان کی انس سے کہ تکبیر ہوئی نماز کی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکو
روکے رہا بعد تکبیر کے (اور باتیں کیا کیا)

عن كهمس بن الحسن قال قمنا الى الصلوٰة بمنى والامام لم يخرج فقعد بعضنا فقال لي شيخ من
اهل الكوفة ما يقعدك قلت ابن بريدة قال السمود فقال الشيخ حدثني عبد الرحمن بن عوسجة عن البراء بن عازب قال كنا نقوم
في الصفوف على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم طويلا قبل ان يكبر قال وقال ان الله وملائكته يصلون على الذين يلون
الصفوف الاول وما من خطوة احب الى الله من خطوة يمشيها يصل بها صفا **ترجمہ** کہمس بن حسن سے روایت ہے ہم نماز کو کھڑے ہوئے منا
میں اور امام نہیں نکلا تھا بعضے لوگ ہم میں کے بیٹھ گئے (میں بھی بیٹھ گیا) ایک شخص کوفے کا رہنے والا بولا تو کیوں بیٹھ گیا میں نے کہا
ابن بریدہ نے کہا امام کی انتظار میں کھڑا رہنا اسکو سمود کہتے ہیں **ف** اور سمود منع ہے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ صحابہ سمود کو مکروہ
جانتے تھے۔ ایک بار حضرت علی آئے دیکھا لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اونکا انتظار کر رہے ہیں انہوں نے فرمایا کیا ہے میں تمکو سمود کرتے
ہوئے دیکھتا ہوں کلام اتنا ہی وانتم سامدون ای مستکبرون **ف** وہ شخص بوڑھا جسنے حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عوسجہ نے انہوں نے
سنا براء بن عازب سے کہا ہم کھڑے ہوتے تھے صفوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیر تک آپکی تکبیر کہنے سے پہلے **ف** مگر اس سے
یہ ثابت نہیں ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نہ ہوتے تھے شاید یہ فعل آپکے حضور میں ہوگا دوسرے یہ کہ حدیث ضعیف ہے یہ شخص کوفی کا مجہول ہے
تو نہ معارض ہوگی اوس حدیث کے لا تقوموا حتی تروني **ف** اور کہا براء نے کہ اللہ عزوجل رحمت اتارتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں اون لوگوں کے

لیے جو نزدیک ہوتی ہین پہلے صفون کی اور اللہ کے نزدیک کوئی ایک قدم چلنا اس سے زیادہ پسند نہین ہے کہ صف مین ملنے کی لیے چلے
عن انس قال اقیمت الصلوٰۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یناجی رجلا فی جانب المسجد فما قام الی الصلوٰۃ حتی نام القوم ترجمہ انس سے
روایت ہے عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے باتین کر رہے تھے مسجد کے کونے مین آپنے نماز شروع کی یہانتک
کہ لوگ سو گئے عن سالم ابی النضر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یقام الصلوٰۃ فی المسجد اذا راٰہم قلیلا جلس
لم یصل واذا راٰہم جماعۃ صلی ترجمہ سالم ابی النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر ہو جاتی نماز کی اور دیکھتے لوگ
کم آئے ہین تو بیٹھ جاتے نماز نہین شروع کرتے اور جب دیکھتے جماعت پوری ہے تو نماز شروع کر دیتے عن علی مثل ذلک ترجمہ
حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے باب التشدید فی ترک الجماعۃ جماعت کی تاکید عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیہم الصلوٰۃ الا قد استحوذ علیہم الشیطان فعلیک
بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو تین
آدمی کسی بستی یا جنگل مین ہون پھر وہ جماعت سے نماز نہ پڑھین تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لازم سمجھ جماعت کو کیونکہ بھیڑیا اوسی
بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو ف اسی طرح شیطان اوسکو کھا لیتا ہے جو اکیلا ہو جماعت پر اوس کا زور نہین چلتا عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ہممت ان اٰمر بالصلوٰۃ فتقام ثم اٰمر رجلا فیصلی بالناس ثم انطلق برجال
معہم حزم من حطب الی قوم لا یشہدون الصلوٰۃ فاحرق علیہم بیوتہم بالنار ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے قصد کیا حکم دون مین نماز کھڑا کرنے کا اور ایک شخص کو نماز پڑھانے کا بعد اوسکے مین جاؤن کسی آدمیون
کو لیکر جنکے ساتھ لکڑیون کے گٹھے ہون اون لوگون پاس جو جماعت مین نہین آتے اور جلا دون اونکے گھر انگار سے عن ابی ہریرۃ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ہممت ان اٰمر فتیتی فیجمعوا حزما من حطب ثم اٰتی قوما یصلون فی بیوتہم لیست
بہم علۃ فاحرقہا علیہم قلت لیزید بن الاصم یا ابا عوف الجمعۃ عنی او غیرہا قال صمتا اذنای ان لم اکن سمعت
ابا ہریرۃ یاثرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذکر جمعۃ ولا غیرہا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے قصد کیا اپنے جوانون کو لکڑیون کے گٹھے جمع کرنیکا حکم دون پھر مین اون لوگون پاس آؤن جو بغیر عذر کے
اپنے گھر نماز پڑھ لیا کرتے ہین اونکے گھر اونکو جلا دون یزید بن یزید نے کہا مین نے یزید بن الاصم سے پوچھا ای ابا عوف کیا مراد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جماعت سے جمعہ ہے انہون نے کہا میرے کان بہرے ہو جاوین اگر مین نے نہ سنا ہو ابوہریرہ سے روایت کرتے تھے رسول اللہ
صلعم سے انہون نے جمعہ کا ذکر کیا نہ اور کسی کا ف تو معلوم ہوا کہ ہر جماعت مراد ہے اسی واسطے جماعت سے نماز پڑھنا فرض عین ہے اگر بغیر
عذر کے کوئی اکیلے گھر مین نماز پڑھیگا تو درست نہوگی یہہ قول ہے عطا اور اوزاعی اور امام احمد اور ابو ثور اور ابن خزیمہ اور ابن منذر اور ابن
حبان کا اور اسیکے قائل ہین ظاہریہ اور داؤد ظاہری نے کہا کہ بدون جماعت کے نماز ہوتی ہی نہین اور طیبی نے کہا کہ ظاہر قول شافعی کا
معلوم ہوتا ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے اور متقدمین شافعیہ اور حنفیہ اور مالکیہ کا قول یہہ ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے عن عبد اللہ

بن مسعود قال حافظوا على هؤلاء الصلوات الخمس حيث ينادى بهن فانهن من سنن الهدى وان الله شرع لنبيه صلى الله عليه
وسلم سنن الهدى ولقد رايتنا وما يتخلف عنها الا منافق بين النفاق ولقد رايتنا وان الرجل ليهادى بين الرجلين حتى يقام
فى الصف وما منكم من احد الا وله مسجد فى بيته ولو صليتم فى بيوتكم وتركتم مساجدكم تركتم سنة نبيكم صلى الله عليه
وسلم ولو تركتم سنة نبيكم صلى الله عليه وسلم لكفرتم **ترجمه** عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا محافظت کرو پانچوں
نمازوں پر اذان کیوقت کیونکہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں ہم تو یہہ سمجھتے تھے کہ جماعت میں کوئی غیر حاضر نہ تھا سوا منافق کے جسکا نفاق
کھلم کھلا تھا اور ہم دیکھتے تھے کہ بعضے آدمی کو دو آدمیوں پر ٹیکہ دیتے ہوئے (بوجہ بیماری وغیرہ کے) لاتے تھے اور اوسکو صف میں کھڑا کر دیتے
تھے اور تم میں سے ایسا کوئی نہیں ہے جسکے مسجد اوسکے گھر میں نہ ہو ولیکن اگر تم گھروں میں نماز پڑھا کرو اور مسجدوں کو چھوڑ دو تو چھوڑ دوگے
تم اپنی نبی کے طریق کو اور اگر چھوڑ دوگے تم اپنی نبی کے طریق کو تو کافر ہو جاوگے **ف** یعنی کافروں کا سا حال تمہارا بھی ہو جاویگا
جیسے اونکو رسول اللہ صلعم کی سنتوں سے کچھ کام نہیں ہے تم بھی ویسے ہی ہو جاوگے - اس حدیث سے بھی جماعت کی بڑی تاکید ثابت ہوئی عن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع المنادى فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض
لم تقبل منه الصلوة التى صلى **ترجمه** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان کی آواز سنے
پھر کوئی عذر نہ رکھتا ہو اور نماز کو نہ جاوے لوگوں نے پوچھا عذر سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا خوف ہو یا مرض تو اوسکی نماز تنہا قبول نہ ہوگی
عن عبد الله بن ام مكتوم انه سال النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انى رجل ضرير البصر شاسع
الدار ولى قائد لا يلائمنى فهل لى رخصة ان اصلى فى بيتى قال هل تسمع النداء قال نعم قال لا اجد لك رخصة
ترجمه عبد اللہ بن ام مکتوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں اندھا ہوں اور میرا گھر بھی دور ہے اور جو شخص مجھے کھینچ کر لاتا ہے
وہ میری تابع نہیں ہے آپ مجھکو اجازت دیجئے گھر میں نماز پڑھنے کی آپ نے فرمایا تو اذان کی آواز سنتا ہے وہ بولا ہاں آپنے فرمایا
پھر تیرے لیے رخصت نہیں ملتی عن ابن ام مكتوم قال يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام والسباع فقال النبى صلعم
اتسمع حى على الصلوة حى على الفلاح فحى هلا **ترجمه** ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ مدینہ میں کیڑے اور درندے بہت ہیں (تو آپ مجھکو
اجازت دیجئے گھر میں نماز پڑھنے کی کیونکہ میں اندھا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حی علی الصلوة حی علی الفلاح سنتا ہے تو
حضور آ **باب فى فضل الجماعة** جماعت کے فضیلت کا بیان عن ابى بن كعب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما
الصبح فقال اشاهد فلان قالوا لا قال اشاهد فلان قالوا لا قال ان هاتين الصلاتين اثقل الصلوات على المنافقين
ولو تعلمون ما فيهما لاتيتموهما ولو حبوا على الركب وان الصف الاول على مثل صف الملائكة ولو علمتم ما فضيلته
لابتدرتموه وان صلاة الرجل مع الرجل ازكى من صلاته وحده وصلاته مع الرجلين ازكى من صلاته مع الرجل وما
كثر فهو احب الى الله تعالى **ترجمه** ابى بن کعب سے روایت ہے نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن فجر کی تو فرمایا
کیا حاضر ہے فلانا - یعنی نام اوسکا لیا صحابہ نے کہا نہیں پھر فرمایا کیا حاضر ہے فلانا - یعنی کسی اور کا نام لیا صحابہ نے عرض کیا نہیں فرمایا

تحقیق بھاری ہین دونو نمازین - یعنی فجر اور عشا بہت بھاری ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کتنا ثواب ہے ان دونون مین البتہ
آتے تم ان دونو نمازون کو نیز گھٹنون کے بل چلتے ہوے اور تحقیق پہلے صف مثل فرشتون کی صف کی ہے - یعنی ثواب مین اور اگر جانتے تم کتنا
ثواب ہے اوسکا البتہ جلدی کرتے تم اوس مین پہونچنے کو لیے اور نماز ایک شخص کے دوسرے کے ساتھ بہتر ہے اکیلے سے اور نماز اوسکی دو
شخصون کے ساتھ بہتر ہے ایک شخص کے ساتھ سے اور جسقدر جماعت کثیر ہو اوسی قدر اللہ کو زیادہ پسند ہے عن عثمان ابن عفان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء فی جماعة کان کقیام نصف لیلة ومن صلی العشاء والفجر فی جماعة
کان کقیام لیلة ترجمہ عثمان بن عفان رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کی نماز جماعت سے ادا کرے
گویا اوس نے آدہی رات تک عبادت کی اور جو شخص عشا اور فجر کو جماعت سے ادا کرے اوس نے گویا ساری رات عبادت کی

باب ما جاء فی فضل المشی الی الصلوة نماز کو پیدل جانیکی فضیلت عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الابعد فالابعد
من المسجد اعظم اجرا ترجمہ ابے ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا مسجد سے دور ہوتا ہے اوسی قدر ثواب
بڑھتا ہے ف کیونکہ اوسی قدر مسجد مین آنے مین قدم زیادہ ہوتے ہین اور نیکیان زیادہ لکھی جاتے ہین عن ابی بن کعب قال کان
رجل لا اعلم احدا من الناس ممن یصلی القبلة من اہل المدینة ابعد منزلا من المسجد من ذلک الرجل وکان لا تخطئه
صلاة فی المسجد فقلت لو اشتریت حمارا ترکبه فی الرمضاء والظلمة فقال ما احب ان منزلی الی جنب المسجد فنمی
الحدیث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأله عن قوله ذلک فقال اردت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب لی اقبالی الی
المسجد ورجوعی الی اہلی اذا رجعت فقال اعطاک اللہ ذلک کله انطاک اللہ جل عز ما احتسبت کله اجمع ترجمہ ابی بن کعب سے
روایت ہے میری نظر مین مدینے کے لوگون مین نمازیون مین سے کسیکا مکان مسجد سے اتنا دور نتہا جتنا ایک شخص کا تھا اسپر بہی اوسکی جماعت
ناغہ نہوتی تہے ایکبار مین نے اوس سے کہا تم اگر ایک گدہا خرید لو اوس پر سوار ہوکر آیا کرو گرمی مین یا تاریکی مین تو مناسب ہے اوس نے
کہا مین نہین چاہتا ہون میرا گھر مسجد سے ملا ہوا ہو یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچی آپ نے اوس شخص سے پوچھا
تیری نیت اس کلام سے کیا تھی وہ بولا یا رسول اللہ میری غرض یہہ تھی کہ مجھے مسجد مین آنیکا اور پھر لوٹ کر جانے کا ثواب ملے آپ نے فرمایا
اللہ جل جلالہ نے تجھے یہہ سب عنایت فرمایا جو تو نے خدا کے واسطے کیا عن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خرج من بیته
متطہرا الی صلوة مکتوبة فاجره کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبه الا ایاه فاجره کاجر المعتمر و
صلوة علی اثر صلوة لا لغو بینهما کتاب فی علیین ترجمہ ابے امامہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے
گھر سے وضو کر کے فرض نماز کو لیے نکلیگا تو اوسکو اتنا ثواب ملیگا جیسے حج کرنیکو نکلے احرام باندھے ہوے اور جو شخص چاشت کی نماز کو لیے نکلے اور اوسی
کے لیے تکلیف اوٹہاوے اوسکو عمرہ کرنے والے کا ثواب ملیگا اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو بیچ مین کوئی برا کام نہو تو وہ لکھی جاوے گی علیین مین
ف علیین ایک دفتر ہے خداوند کریم کا جس مین اعمال صالحہ لکھے جاتے ہین اور چاشت کی نماز جسکو صلوة الضحی کہتے ہین مراد اوس سے
وہ نفل نماز ہے جو بعد بلند ہونے آفتاب کے پڑہی جاتی ہے جسکو بعض لوگ اشراق کی نماز کہتے ہین اور وہ نماز جو بعد اشراق کے لوگ پڑہا کرتے ہین اور اوسکو

چاشت سمجھتے ہیں احادیث صحیحہ سے نہیں ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی
صلاتہ فی بیتہ وصلاتہ فی سوقہ خمسا وعشرین درجۃ وذلک بان احدکم اذا توضأ فاحسن الوضوء واتی المسجد لا یرید
الا الصلوۃ ولا ینھزہ الا الصلوۃ ثم یخط خطوۃ الا رفع لہ بھا درجۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا
دخل المسجد کان فی صلوۃ ما کانت الصلوۃ ھی تحبسہ والملائکۃ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقول
اللھم ارحمہ اللھم تب علیہ ما لم یؤذ فیہ او یحدث فیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے
نماز جماعت سے بہتر ہے اوسکی اکیلی نماز پڑھنے سی یا بازار مین نماز پڑھنے سے **ف** یعنی اپنی دوکان مین جہان تجارت کے لیے بیٹھتا ہی
ف پچیس درجے زیادہ کیونکہ تم مین سے جب کسی نے وضو کیا اچھی طرح اور مسجد کو چلا صرف نماز ہی کیواسطے نہ اور کسی کام کے لیے تو ثواب
ہر ایک قدم کی بدلی مین اوسکا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ معاف ہوگا جبتک مسجد مین پہونچے جب مسجد مین پہونچا تو گویا وہ نماز پڑھ رہا ہی جبتک
نماز کیواسطے رکا ہو ہی اور فرشتے دعا کرتی ہین اوسکی لیے جبتک اوسے جگہ بیٹھا ہی جہان اوس نے نماز پڑھی ہی کہتے ہین ای پروردگار بخش دے اوسکو ای پروردگار
رحم کر اوس پر ای پروردگار قبول کر توبہ اوسکی جبتک کسیکو ایذا نہ دے **ف** یعنی لڑے یا جھگڑے یا گالی دے یا مارے بیٹھے **ف** یا وضو
نہ ٹوٹے **ف** جب کسیکو ایذا دیوے یا وضو ٹوٹ جاوے یا اوس جگہہ سے اوٹھکر اور کہین جا بیٹھے یا چلا جاوے تو فرشتون کی دعا موقوف ہو جاوے گی

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ فی جماعۃ تعدل خمسا وعشرین صلاۃ فاذا صلاھا
فی فلاۃ فاتم رکوعھا وسجودھا بلغت خمسین صلاۃ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت
کی نماز پچیس نمازون کے برابر ہی اور جب نماز جنگل مین پڑھی جاوے اور رکوع اور سجدہ اچھے طرح سے ادا کیا جاوے تو پچاس نمازون کا ثواب ملے گا
ف جب اذان اور اقامت کہکر نماز پڑھے اسواسطے کہ فرشتے اوسکے ساتھ شریک ہو جاتے ہین **باب** ما جاء فی المشی الی الصلوۃ
فی الظلم اندھیری راتون مین مسجد مین جانیکی فضیلت **عن** بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بشر المشائین فی الظلم الی المساجد
بالنور التام یوم القیامۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے اندھیری مین مسجد جانیوالون کو قیامت
کے دن پوری روشنی کے **ف** یہ اشارہ ہی اس آیت کیطرف نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنی دوڑتا ہوگا نور آگے
مومنون کے اور داہنے اونکی کہین گے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا **باب** ما جاء فی الھدی فی المشی الی الصلوۃ جب وضو کر کے
مسجد کو نماز کے لیے جاوے تو کسطرح جاوے **عن** ابی ثمامۃ الحناط ان کعب بن عجرۃ ادرکہ وھو یرید المسجد ادرک احدھما صاحبہ
قال فوجدنی وانا مشبک بیدی فنھانی عن ذلک وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضا احدکم
فاحسن وضوءہ ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبکن یدیہ فانہ فی صلوۃ **ترجمہ** ابو ثمامہ سے روایت ہی کعب بن عجرہ نے اونکو
پایا مسجد مین جاتے ہوے اور وہ تشبیک کیے ہوے تھے **ف** تشبیک کہتے ہین ایک ہاتھ کی انگلیون کو دوسرے ہاتھ کے انگلیون مین
ڈالنا چٹخانے کے لیے یا بیکار رہنے کے سبب سے **ف** تو منع کیا اسکو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین
سے کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے تو تشبیک نہ کرے کیونکہ وہ گویا نماز مین ہی **ف** یعنی جو کوئی نماز کے قصد سے نکلا اوسکو

نماز کا ثواب مل جاتا ہے گویا نماز دیر رہا ہے تو کوئی فعل منافی نماز کے نہ کرے جسکی ضرورت نہ ہو **عن** سعید بن المسیب قال حضر رجلا
من الانصار الموت فقال انی محدثکم حدیثا ما احدثکموہ الا احتسابا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا توضأ
احدکم فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوۃ لم یرفع قدمہ الیمنی الا کتب اللہ عز وجل لہ حسنۃ ولم یضع قدمہ الیسری الا حط
اللہ عز وجل عنہ سیئۃ فلیقرب احدکم او لیبعد فان اتی المسجد فصلی فی جماعۃ غفر لہ فان اتی المسجد وقد صلوا بعضا
وبقی بعض صلی ما ادرک واتم ما بقی کان کذلک فان اتی المسجد وقد صلوا فاتم الصلوۃ کان کذلک **ترجمہ** سعید بن المسیب سے
روایت ہے کہ ایک مرد انصاری نے مرنے لگا اوس نے کہا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں خدا کے واسطے جسکو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اچھی طرح وضو کرکے نماز کو نکلے تو داہنا قدم اوٹھاتے وقت اوسکے لیے اللہ ایک
نیکی لکھیگا اور بایاں قدم رکھتے وقت ایک برائی اوسکی میٹ دیگا اب اختیار ہے تم میں سے جسکا جی چاہے مسجد سے دور رہے یا نزدیک ہے **ف**
یعنی دوری میں ثواب زیادہ ہے جتنے قدم زیادہ ہونگے اوتنی نیکیاں زیادہ لکھی جاوینگے اور اوتنی ہی برائیاں محو ہونگے **ف**
پھر جب وہ مسجد میں آیا اور جماعت سے نماز پڑھی بخشدیا جاویگا اگر مسجد میں اوسوقت آیا کہ جماعت شروع ہوگئی تھی اور کچھ نماز لوگ پڑھ چکے
تھے اور کچھ باقی تھی اوس نے جتنی پائی جماعت کے ساتھ پڑھی جتنی فوت ہوئی اوسکو بعد پڑھ لی تب بھی بخشدیا جاویگا اگر مسجد میں اوسوقت آیا جب
جماعت بالکل ہو گئی اور اوس نے اکیلے اپنی نماز پڑھی تب بھی بخشدیا جاویگا **باب** فی من خرج یرید الصلوۃ فسبق بہا جو شخص
نماز کے لیے جاوے پھر دیکھے جماعت ہوگئی ہو تو اوسکو بھی جماعت کا ثواب ملیگا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاہ اللہ جل وعز مثل اجر من صلاہا وحضرہا لا ینقص
ذلک من اجورہم شیئا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اچھی طرح سے وضو کرکے مسجد کو چلے جب وہاں
پہونچے تو دیکھے جماعت ہو چکی ہے اللہ جل جلالہ اوسکو اوتنا ہی ثواب دیگا جتنا اوس شخص کو ملا ہے جس نے جماعت سے نماز پڑھی اوس سے کچھ
نہ ہوگا **باب** ما جاء فی خروج النساء الی المسجد مسجد میں عورتوں کا جانا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن لیخرجن وہن تفلات **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو مسجدوں میں جانے سے لیکن وہ جب نکلیں کہ خوشبو نہ لگائے ہوں **ف** عورت کو خوشبو لگا کر نکلنا ناجائز
ہے اور بغیر خوشبو لگائے نکلنا مختلف فیہ ہے بعضوں نے مطلقا جائز رکھا ہے بعضوں نے جوان عورت کو منع کیا ہے بڑھیوں کو جائز
رکھا ہے بعضوں نے فجر اور عشا کی نماز میں جائز رکھا ہے بعضوں نے مطلقا منع کیا ہے کیونکہ یہ زمانہ فساد کا ہے وجہ یہ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کا جانا مسائل دین سیکھنے کے لیے ضرورت تھا اب ضرورت جاتی رہی **عن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے **عن** ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا نساءکم
المساجد وبیوتہن خیر لہن **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اپنی عورتوں

کو مسجد مین جانی سے لیکن اونکی گھر اونکے لیے بہتر مین **ف** نماز ادا کرنیکی واسطی مگر طواف حج یا عمرہ کا کرنا ضرور ہی اوسکی واسطی مسجد مین
جانا چاہیے اس حدیث کو ابو داود نے ضعیف نہین کیا نہ منذری نے بلکہ حاکم نے کہا صحیح ہی شیخین کے شرط پر **عن مجاهد** قال قال عبد الله
بن عمر قال النبي صلى الله عليه وسلم ائذنوا للنساء الى المساجد بالليل فقال ابن له والله لا ناذن لهن فيتخذنه
دغلا والله لا ناذن لهن قال فسبه وغضب وقال اقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائذنوا لهن وتقول لا ناذن
لهن **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتون کو مسجد مین جانیکی رات کو
ایک بیٹا اونکا (بلال) بولا قسم خدا کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے اونکو وہ مکر کرینگی (رات کو مسجد کے بہانے سی اور کہین جایا کرینگی) قسم خدا
کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے عبد اللہ بن عمر نی اوسکو بہت سخت سست کہا اور غصے ہوئی کہا مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
بیان کرتا ہون اونکو اجازت دو اور تو کہتا ہی ہم اجازت نہ دینگے **ف** گویا تو مقابلہ کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی گفتگو مین
کفر کا خوف ہے افسوس ہی اس زمانی مین لوگون کو کچھ پاک نہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یا قول بیان کرو تو بجای تسلیم اور رضا
کی مخالفت پر مستعد ہوتی ہین اور صاف یہ کہتی ہین ہم اس حدیث پر عمل نہین کرتے کیونکہ ہمارے امام نی اسپر عمل نہین کیا۔ میری نزدیک
یہ کلمہ بہت برا ہی كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا۔ اونکی اماموں کا خود یہی قول تھا جب حدیث پاؤ میرا قول پھینک دو
نہ مانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر عمل کرو۔ ایسے مقلد اپنے امام کے طریقے پر ہرگز نہین ہین وہ تو صراحۃ اپنے امام کے ارشاد سے
خلاف کرتی ہین جسکے دل مین امام کی قول کے وقعت حدیث سی زیادہ ہو یا وہ حدیث کو اوسوقت قابل اعتماد سمجھی کہ اوسکی امام نے موافقت
ہو ورنہ قابل اعتماد نہ سمجھی وہ بالکل کافر ہے اوسکا دین مین کچھ حظ نہین ہے **عن عائشة** زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لو ادرك
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعه نساء بني اسرائيل قال يحيى فقلت لعمرة امنعه نساء
بني اسرائيل قالت نعم **ترجمہ** حضرت عائشہ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھتے جو اب عورتون نے نکالا ہے (خوشبو لگانا
زینت کرنا بے پردگی) البتہ منع کر دیتے اونکو مسجد مین آنے سے جیسے منع کی گئی تھین بنی اسرائیل کے عورتین یحیی نے کہا مین نے عمرہ سے کہا کیا
بنی اسرائیل کے عورتین منع کی گئی تھین انہون نے کہا ہان **عن عبد الله** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة المراة في بيتها
افضل من صلاتها في حجرتها وصلاتها في مخدعها افضل من صلاتها في بيتها **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی نماز اپنی کوٹھری مین بہتر ہے اوسکی نماز سے گھر مین اور نماز اوسکی چور خانے مین بہتر ہی اوسکی
نماز سے کوٹھری مین **ف** یعنی جہانتک پردہ اور ستر ہو سکے وہین تک بہتر ہی گھر سی زیادہ کوٹھری ہی کوٹھری سے زیادہ چور خانہ ہی جو
چھوٹی کوٹھری ہوتی ہی اوسکے اندر احمد اور طبرانی نے روایت کیا ام حمید ساعدیہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور کہا مین
چاہتی ہون آپکے ساتھ نماز پڑھا کرون آپنے فرمایا تو جانتی ہی تیری نماز کوٹھری مین بہتر ہی حجری سی اور حجری مین بہتر ہی آنگن سے اور
آنگن مین اپنے گھر کے بہتر ہے محلے کی مسجد سی اور محلے کی مسجد مین بہتر ہے جامع مسجد سے **عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لو تركنا هذا الباب للنساء قال نافع فلم يدخل منه ابن عمر حتى مات **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا اگر اوس دروازے کو ہم عورتوں کے لیے چھوڑ دیں تو مناسب ہے نافع نے کہا اوس روز سے عبد اللہ بن عمر مرتے دم تک اوس دروازہ کی
سے نہ گئے **ف** سبحان اللہ کیا احتیاط تھی اور کتنی پابندی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا
اوسکو اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنھوں نے نافع سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب نے یہ کہا اگر اس دروازے کو ہم
عورتوں کے لیے چھوڑ دیں تو مناسب ہے اور یہی صحیح ہے **باب السعی الی الصلوٰۃ** نماز کیواسطے دوڑنا اچھا ہے **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا تسعون واتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ فما
ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تکبیر
ہو نماز کی تو مت آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اطمینان سے جو ملجاوے اوسکو پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اوسکو پورا کرلو **عن** ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ائتوا الصلوٰۃ وعلیکم السکینۃ فصلوا ما ادرکتم واقضوا ما سبقکم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ تم نماز کے لیے اطمینان سے پڑھو جتنی پاؤ پھر پڑھ لو اوسکو جو جاتی رہے **باب فی**
الجمع فی المسجد مرتین مسجد میں دوبار جماعت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا یصلی
وحدہ فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کیا کوئی شخص اسکو صدقہ نہیں دیتا یعنی اسکی ساتھ نماز پڑھے **ف** گویا پچیس نمازوں کا
ثواب اوسکو صدقہ دیا اسواسطے کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں ستائیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے **باب فیمن صلی فی منزلہ ثم**
ادرک الجماعۃ یصلی معھم جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر جاوے پھر جماعت کھڑی ہو تو دوبار پڑھ لیوے **عن** یزید بن الاسود
انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو غلام شاب فلما صلی اذا رجلان لم یصلیا فی ناحیۃ المسجد فدعا بھما
فجیئ بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا قالا قد صلینا فی رحالنا فقال لا تفعلوا اذا صلی احدکم
فی رحلہ ثم ادرک الامام ولم یصل فلیصل معہ فانھا لہ نافلۃ **ترجمہ** یزید بن الاسود سے روایت ہے اوس نے نماز پڑھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ جوان لڑکا تھا جب آپ نے نماز پڑھی تو دو آدمی مسجد کے کونے میں بیٹھے رہے انھوں
نے نماز نہیں پڑھی تھی آپ نے اونکو بلایا وہ آئے اونکی پسلی کا گوشت پھڑک رہا تھا (ڈر گئے) آپ نے پوچھا تم نے ہمارے ساتھ نماز
کیوں نہ پڑھی وہ بولے ہم پڑھ چکے تھے اپنے گھروں میں آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیوے
پھر امام پاس آوے اور امام نے نماز نہ پڑھی ہو تو پھر اوسکے ساتھ پڑھ لیوے وہ نفل ہو جاویگی **عن** یزید بن عامر قال جئت والنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ فجلست ولم ادخل معھم فی الصلوٰۃ قال فانصرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای
یزید جالسا فقال الم تسلم یا یزید قال بلی یا رسول اللہ قد اسلمت قال فما منعک ان تدخل مع الناس فی صلاتھم
قال انی کنت صلیت فی منزلی وانا احسب قد صلیتم فقال اذا جئت الی الصلوٰۃ فوجدت الناس فصل معھم
وان کنت قد صلیت تکن لک نافلۃ وھذہ مکتوبۃ **ترجمہ** یزید بن عامر سے روایت ہے میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز پڑھ رہے تھے مین بیٹھ گیا اور اونکے ساتھ نماز مین شریک نہین ہوا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے یزید کو بیٹھا دیکھکر بلایا اور کہا
اے یزید تو مسلمان نہین ہوا مین نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ مین تو اسلام لایا ہون آپنے فرمایا پھر تو لوگون کے ساتھ نماز مین
کیون شریک نہین ہوا مین نے کہا مین اپنے مکان مین نماز پڑھ چکا تھا اور مجھے یہ گمان تھا کہ لوگ بھی پڑھ چکے ہون گے آپنے فرمایا
جب تو لوگون پاس آوے اور اونکو نماز پڑھتے ہوئے دیکھے تو اونکے ساتھ نماز پڑھ لے اگر تو پہلے پڑھ چکا ہوگا وہ نفل ہو جاوے گی
یہ فرض ہو گے **عن** رجل من بنی اسد بن خزیمة انه سأل ابا ایوب الانصاری فقال یصلی احدنا فی منزله الصلاة ثم
یاتی المسجد و تقام الصلاة فاصلی معهم فاجد فی نفسی من ذلك شيئا فقال ابو ایوب سألنا عن ذلك النبی صلی الله
علیه وسلم فقال ذلك له سهم جمع **ترجمہ** ایک شخص سے (جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ مین سے ہے) روایت ہے مین نے ابو ایوب انصاری
سے پوچھا ایک شخص ہم مین سے اپنے گھر مین نماز پڑھ لیوے پھر مسجد مین آوے وہان تکبیر ہو اگر مین اونکے ساتھ پھر پڑھون تو میرے دل کو اس مین
ایک شبہ ہوتا ہے ابو ایوب نے کہا ہم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اوسکے لیے ایک حصہ ہے غنیمت کا (یعنے
اور زیادہ ثواب ہے کچھ قباحت نہین ہے) **باب** اذا صلی فی جماعة ثم ادرك جماعة يعيد اگر جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو
تو پھر دوبارہ دوسری جماعت مین شریک ہو یا نہ ہو **عن** سلیمان یعنی مولی میمونة قال اتیت ابن عمر علی البلاط وهم یصلون
فقلت الا تصلی معهم قال قد صلیت انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تصلوا صلاة فی یوم
مرتین **ترجمہ** سلیمان سے جو مولی ہین میمونہ کے روایت ہے مین آیا عبد اللہ بن عمر پاس بلاط مین (ایک مقام ہے مدینہ مین) اور لوگ
نماز پڑھ رہے تھے مین نے کہا آپ کیون نہین پڑھتے اونکے ساتھ انھون نے کہا مین پڑھ چکا ہون مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے ایک نماز ایکدن مین دوبارہ مت پڑھو **ف** دارقطنی نے کہا متفرد ہوا ساتھ اس حدیث کے حسین معلم عمرو بن
شعیب سے تقریب مین ہے کہ حسین بن ذکوان معلم بصری ثقہ ہے مگر کبھی وہم اوسکو ہوتا ہے بیہقی نے کہا اگر یہ حدیث صحیح ہو تو محمول ہے
اوس صورت پر کہ جب ایکبار جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوسری بار اوسکو نہ پڑھے مین کہتا ہون معارض ہے اسکی حدیث صحیح بخاری
ابو سعید خدری کی جس مین آپنے فرمایا کون صدقہ کرتا ہے اس پر مگر یہ جواب ہو سکتا ہے کہ دوسری بار جماعت کے ساتھ شریک نہ ہونا
چاہیے اگر شخص اکیلے پڑھتا ہو تو اوسکی ساتھ شریک ہو سکتا ہے واللہ اعلم **باب** فی جماع الامامة و فضلها امامت کے
فضیلت کا بیان **عن** عقبة بن عامر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ام الناس فاصاب الوقت فله وهم
و من انتقص من ذلك شيئا فعليه ولا عليهم **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے جو شخص امامت کرے لوگون کی وقت پر تو اوسکو بھی ثواب ملے گا اور مقتدیون کو بھی اور جو دقت مین دیر کرے تو اوسکا گناہ امام پر ہوگا
نہ مقتدیون پر **باب** فی کراهية التدافع عن الامامة امامت کرنے مین ایکدوسرے سے جھگڑے نہین **عن** سلامة بنت الحر
قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان من اشراط الساعة ان یتدافع اهل المسجد لا یجدون اماما یصلی
بهم **ترجمہ** سلامہ بنت الحر سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے نشانی ہے یہ بات کہ

ایک دوسرے سے امامت کیواسطے کہینگے کوئی امام اونکو نہ ملیگا جو نماز پڑہاوے ف جو آدمی امامت کے لائق ہو اوسکو امامت سے نکالا کرنا
اور خواہ مخواہ جہگڑا کرنا اچہا نہیں ہے

باب من احق بالامامة امامت کا مستحق کون ہے

عن ابی مسعود البدری قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یؤم القوم اقرؤهم لکتاب الله واقدمهم قراءة فان کانوا فی القراءة سواء فلیؤمهم اقدمهم هجرة
فان کانوا فی الهجرة سواء فلیؤمهم اکبرهم سنا ولا یؤم الرجل فی بیته ولا فی سلطانه ولا یجلس علی تکرمته الا
باذنه قال شعبة فقلت لاسمعیل ما تکرمته قال فراشه ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ امامت کرے قوم کی جو اون مین قرآن کا بڑا قاری ہو اور پرانا قاری ہو سو اگر وے لوگ قراءۃ مین برابر ہون تو امامت
کرے جسنے اون مین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اون مین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے کوئی دوسرے
کے گہر مین نہ اسکی حکومت کی جگہہ مین اور نہ بیٹہے اوسکے خاص جگہہ پر (یعنی مسند وغیرہ پر جو اوسکی عزت کی جگہہ ہو) بغیر اوسکی اذن کے
ف ہجرت کی تقدیم و تاخیر کا لحاظ صحابہ مین تہا اب اوسکا خیال نہیں بلکہ مستحق امامت کا وہ ہے جو قرآن کو اچہی طرح پڑہتا ہو
جو علم حدیث و قرآن زیادہ جانتا ہے پہر جسکا سن زیادہ ہو بعضونکے نزدیک جو علم کتاب و سنت کا زیادہ رکہتا ہے وہی امامت کا حقدار ہے
اگرچہ قرأت مین کم ہو یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا عن ابی مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث قال
فان کانوا فی القراءة سواء فاعلمهم بالسنة فان کانوا فی السنة سواء فاقدمهم هجرة ولم یقل فاقدمهم قراءة
ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے اسی حدیث مین اگر قرأت مین برابر ہون تو وہ شخص امامت کرے جو حدیث زیادہ جانتا ہو اگر اسمین بہی برابر
ہون تو جسکی ہجرت پہلے ہو اس روایت مین یہ نہیں ہے کہ جسکی قرأت قدیم ہو عن عمرو بن سلمة قال کنا بحاضر یمر بنا الناس
اذا اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فکانوا اذا رجعوا مروا بنا فاخبرونا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کذا وکذا
وکنت غلاما حافظا فحفظت من ذلک قرآنا کثیرا فانطلق ابی وافدا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نفر من قومه
فعلمهم الصلوة فقال یؤمکم اقرؤکم وکنت اقرأهم لما کنت احفظ فقدمونی فکنت اؤمهم وعلی بردة لی
صغیرة صفراء فکنت اذا سجدت تکشفت عنی فقالت امرأة من النساء واروا عنا عورة قاریکم فاشتروا
لی قمیصا عمانیا فما فرحت بشیء بعد الاسلام فرحی به فکنت اؤمهم وانا ابن سبع سنین او ثمان سنین ترجمہ
عمرو بن سلمہ سے روایت ہے ہم ایسے مقام مین تہے جہاں لوگ آتے جاتے ٹہرتے تہے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ
کر آتے ہمارے پاس ہو کر جاتے اور ہم سے بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایسا فرمایا اور مین اوس زمانے مین لڑکا تہا
اچہی حافظے والا تو مین نے وہ سنکر بہت سا قرآن یاد کر لیا ایک بار میرے باپ چند لوگون کے ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گئے آپ نے اونکو نماز سکہلائی اور فرمایا امامت وہ شخص کرے جو سب مین زیادہ قرآن کو جانتا ہو اور مین سب سے زیادہ قرآن جانتا تہا کیونکہ
مجہکو بہت یاد تہا اون لوگون نے مجہے امام بنایا مین اونکے امامت کرتا تہا اور ایک چادر چہوٹی زرد پہنے ہوئے تہا جب مین سجدہ کرتا تو
میری شرمگاہ کہلجاتی ایک عورت نے کہا اپنے قاری کی شرمگاہ ہم سے چہپاؤ اونہون نے میرے واسطے ایک کرتہ عمان کا (جو ایک موضع ہے

جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے معاذ بن جبل نماز پڑھ لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر لوٹ کر جاتے اور اپنی قوم کی امامت
کرتے

باب الامام یصلی من قعود امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کیا کریں

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رکب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الایمن فصلی صلوة من الصلوات وهو قاعد فصلینا وراءه قعودا فلما انصرف
قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله
لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑی پر پھر گر پڑے آپ گھوڑی سے تو چھل گئی داہنی کروٹ آپ کی نماز پڑھی بیٹھ کر ہم لوگوں نے
بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے
تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے
تو تم ربنا ولك الحمد کہو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھکر نماز پڑھو **ف** خطابی نے کہا ابو داؤد نے اس باب میں جتنی حدیثیں
بیان کیں وہ اول بیان کیں جو جمہور علما کے نزدیک منسوخ ہیں اور آخری حدیث مرض موت کی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیٹھکر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی نقل نہیں کی حالانکہ اکثر فقہا کا یہی مذہب ہے مگر احمد اور اوزاعی کا یہی قول ہے
کہ امام جب بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں اگرچہ مقتدیوں کو کوئی عذر نہ ہو

عن جابر قال رکب رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم فرسا بالمدینة فصرعه علی جذم نخلة فانفکت قدمه فاتیناه نعوده فوجدناه فی مشربة لعائشة یسبح
جالسا قال فقمنا خلفه فسکت عنا ثم اتیناه مرة اخری نعوده فصلی المکتوبة جالسا فقمنا خلفه فاشار الینا
فقعدنا قال فلما قضی الصلوة قال اذا صلی الامام جالسا فصلوا جلوسا واذا صلی الامام قائما فصلوا قیاما
ولا تفعلوا کما یفعل اهل فارس بعظمائها **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑی پر مدینہ میں
اوس نے آپکو گرا دیا ایک درخت کے جڑ پر آپ کے پاؤں میں چوٹ آئی تو ہم آپکی عیادت کے واسطے آئے دیکھا تو آپ حضرت عائشہ کی بنگلی میں
تسبیح پڑھ رہے ہیں بیٹھے بیٹھے ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو رہے آپ چپکے ہو رہے پھر دوسری بار عیادت کو آئے تو آپ نے فرض نماز بیٹھکر ادا کی ہم
لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ نے اشارہ کیا ہم بھی بیٹھ گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب امام
کھڑے ہو کر پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور ایسا مت کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے سرداروں سے کرتے ہیں **ف** وہ بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ
کھڑے رہتے ہیں

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا ولا تکبروا
حتی یکبر واذا رکع فارکعوا ولا ترکعوا حتی یرکع واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد قال مسلم
ولك الحمد واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتی یسجد واذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا صلی قاعدا فصلوا
قعودا اجمعون **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ تکبیر
کہے تم بھی تکبیر کہو جبتک وہ نہ کہے تم بھی نہ کہو جب رکوع کرے جبتک وہ رکوع نہ کرے تم بھی نہ کرو جب سمع اللہ لمن حمدہ

کہے تم اللهم ربنا لك الحمد کہو مسلم کی روایت مین یون ہے اللهم ربنا ولك الحمد کہو جب وہ سجدہ کری تم بھی سجدہ کرو جبتک وہ سجدہ نہ کری
تم بھی نکرو جب وہ کہڑی ہوکر نماز پڑہے تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑہو جب وہ بیٹھ کر پڑہے تم بھی سب بیٹھ کر پڑہو دوسری روایت
مین اتنا زیادہ ہی واذا قرأ فانصتوا جب امام پڑہی تو تم چپ رہو مگر ابوداؤد نے کہا یہ زیادتی محفوظ نہین ہے ہمارے نزدیک
وہم ہوگیا ہی ابو خالد سے **عن** عائشة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته وهو جالس فصلى وراءه
قوم قياما فاشار اليهم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا
رفع فارفعوا واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی اپنی گھر مین بیٹھکر لوگون نے آپ کی پیچھے کھڑی ہوکر پڑہے آپ نی اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز سی فارغ ہوئی فرمایا امام
اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوی جب رکوع کری تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھاوی تم بھی سر اٹھاؤ اور جب بیٹھ کر نماز پڑہی
تم بھی بیٹھکر پڑہو **عن** جابر قال اشتكى النبي صلى الله عليه وسلم فصلينا وراءه وهو قاعد وابو بكر يكبر يسمع
الناس تكبيره ثم ساق الحديث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئی ہم نے آپ کے
پیچھے نماز پڑھے اور آپ بیٹھے ہوئی تھی اور ابو بکر تکبیر کہتے جاتی تھی تاکہ لوگ آپ کی تکبیر سنین آخر حدیث تک **عن** اسيد بن حضير
انه كان يؤمهم قال فجاء رسول الله صلعم يعوده فقالوا يا رسول الله ان امامنا مريض فقال اذا صلى قاعدا فصلوا قعودا
ترجمہ اسید بن حضیر سی روایت ہی وہ امامت کیا کرتی تھی (ایک بار بیمار ہوئی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو آئی
اونھون نے کہا یا رسول اللہ ہمارا امام بیمار ہے آپ نی فرمایا جب امام بیٹھ کر پڑہے تم بھی بیٹھ کر پڑہو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث متصل نہین ہے

باب الرجلين يؤم احدهما صاحبه كيف يقومان جب دو آدمیون مین سے ایک امامت کری تو دوسرا کہان کھڑا ہو

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على ام حرام فاتوه بسمن وتمر فقال ردوا هذا في وعائه وهذا في
سقائه فاني صائم ثم قام فصلى بنا ركعتين تطوعا فقامت ام سليم وام حرام خلفنا قال ثابت ولا اعلمه الا قال اقامني
عن يمينه على بساط **ترجمہ** حضرت انسؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی ام حرام (بنت ملحان بن خالد بن زید بن حرام
الانصاری خالہ ہین حضرت انسؓ کی) پاس انھون نے گھی اور کھجور سامنے کیا آپ نی فرمایا کھجور کو اپنی برتن مین ڈالدو اور گھی کو مشک
مین پھیر دو مین روزی سی ہون پھر آپ کھڑی ہوئی اور دو رکعتین نفل پڑہین تو ام سلیم (بنت ملحان بن خالد انصاریہ والدہ ہین حضرت انسؓ
کی اونکا نام سہلہ ہے یا رمیلہ یا رمیثہ یا ملیکہ یا اور کچھ) اور ام حرام ہمارے پیچھے کھڑے ہوئین ثابت نی کہا مین یہ سمجھتا ہون
کہ انس نے یہ کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا فرش پہ **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب امام کی ساتھ
ایک ہی مرد ہو تو وہ داہنی طرف کھڑا ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نفل نماز جماعت سی درست ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ دار کو عذر کر
دینا درست ہی اگرچہ افضل یہ ہے نفل روزہ توڑ ڈالی دعوت کی لیے مگر یہان دعوت نہ تھی اسلیے آپ نے نہ توڑا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد صرف
عورتون اور بچون کی امامت کر سکتا ہے کیونکہ انس اسوقت مین نابالغ تھی اور ام سلیم اور ام حرام عورتین تھین **عن** انس ان رسول الله

لها مؤذنا يؤذن لها وامرها ان تؤم اهل دارها قال عبد الرحمن فانا رأيت مؤذنها شيخا كبيرا **ترجمہ** رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اونکی ملاقات کے لیے اونکے گھر تشریف لیجاتے اور اونکے لیے ایک مؤذن مقرر کر دیا تھا جو اذان کہا کرتا اور وہ امامت کرتی تھیں
اپنے گھر والون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے **ف** یہہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ عورت کو امامت کرنا اپنے گھر والون کی
درست ہے اگرچہ اوس مین مرد بھی ہون کیونکہ ام ورقہ کا مؤذن اور غلام اونھی کے پیچھے نماز پڑھتا ہوگا اور ابن ماجہ نے روایت کیا جابر سے
نہ امامت کرے عورت مرد کی آخر حدیث تک لیکن سند اوسکی ضعیف ہے اور صحت امامت کے قائل ہین ابو ثور اور مزنی اور طبری لیکن جمہور علما کا
مذہب اسکے خلاف ہے وہ کہتے ہین عورت کو مردونکی امامت درست نہین ہے لیکن عورتون کی امامت بالاتفاق درست ہے الا اس صورت مین
عورت کو صف کے بیچ مین مقتدیون کے برابر کھڑی ہونا چاہیے عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا حضرت
عائشہ رض سے انھون نے امامت کی عورتون کی اور کھڑی ہوئین درمیان مین صف کے اسیطرح مرد کو نری عورتون کی امامت درست ہے
ابی بن کعب نے امامت کی عورتون کی تراویح مین روایت کیا اوسکو عبد اللہ بن احمد نے اور ابو یعلی اور طبرانی نے اور اسناد اوسکی حسن ہے

باب الرجل یؤم القوم وهم له کارهون جب مقتدی راضی نہون کسیکی امامت سے تو امامت کرنا اوسکو درست نہین **عن** عبد اللہ بن
عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ثلاثة لا یقبل اللہ منهم صلاة من تقدم قوما وهم له کارهون ورجل
اتی الصلاة دبارا والدبار ان یاتیها بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیونکی نماز خدا قبول نہین کرتا ایک وہ جو امامت کرے اور لوگ اوسکی امامت سے ناراض ہون دوسرے وہ شخص جو
نماز کو آوے وقت قضا ہو جانے کے بعد تیسرے وہ شخص جو لونڈی بنا لیوے آزاد عورت کو یا غلام بنا لیوے آزاد مرد کو

باب امامة البر والفاجر ہر نیک و بد کے پیچھے نماز درست ہونیکا بیان **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة المکتوبة واجبة
خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز واجب
ہے ہر مسلمان کے پیچھے پڑھ لینا نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرتا ہو **ف** یہہ حدیث صحیح نہین ہے اور اوسکے طرق ضعیف ہین بدعتی اور
فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا اکثر علما کے نزدیک جائز نہین ہے وہ کہتے ہین صحیح حدیث مین ہے دیکھو تم خیارکم امامت کرین تم مین وہ لوگ جو
بہتر ہون تم مین روایت کیا اوسکو حاکم نے اور دارقطنی نے روایت کیا اجعلوا ائمتکم خیارکم اپنے امام نیک لوگون کو کرو اور بعض علما کے نزدیک
نماز درست ہو جاوے گی لیکن مکروہ ہوگی اور مشرک کے پیچھے ہرگز نماز درست نہین ہے اگرچہ نام کا مسلمان ہو فقط

باب امامة الاعمی اندھے کی امامت کا بیان **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم یؤم الناس وهو اعمی **ترجمہ** انس سے روایت
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کیا عبد اللہ بن ام مکتوم کو (مدینے مین جب آپ جنگ تبوک مین جانے لگے) وہ لوگون کے امامت کیا کرتے
تھے حالانکہ وہ اندھے تھے

باب امامة الزائر جو شخص ایک قوم کی ملاقات کو آوے وہ اونکی امامت نہ کرے **عن** ابی عطیة
قال کان مالک بن الحویرث یاتینا الی مصلانا هذا فاقیمت الصلوة فقلنا له تقدم فصله فقال لنا قدموا رجلا منکم
یصلی بکم وسأحدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من زار قوما فلا یؤمهم ولیؤمهم رجل

منهم ترجمہ ابی عطیہ سے روایت ہے مالک بن الحویرث رض ہمارے نماز پڑھنے کی جگہ مین آتے ایک روز آئی اور نماز کھڑی ہوئی ہم نے کہا امامت کرو انھون نے کہا تم اپنے لوگون مین سے کسیکو کہو جو نماز پڑھاوے اور مین تم سے ایک حدیث بیان کرونگا جس وجہ سے مین نماز نہین پڑہاتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے وہ اون کا امام نہ بنے بلکہ وہ لوگ مین سے کوئی امامت کرے **ف** اور اگر وہ لوگ اصرار کرین اور دل سے اسکا امام ہونا چاہین اور یہ شخص امامت کا مستحق بھی ہو تو امامت کرے

باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم امام بلند جگہ کھڑا ہوا اور مقتدی نیچے کھڑے ہون تو کیسا ہے

عن ہمام ان حذیفۃ ام الناس بالمدائن علی دکان فاخذ ابو مسعود بقمیصہ فجبذہ فلما فرغ من صلاتہ قال الم تعلم انہم کانوا ینھون عن ذلک قال بلی قد ذکرت حین مددتنی **ترجمہ** ہمام سے روایت ہے حذیفہ نے امامت کی لوگون کی مدائن مین (ایک شہر تھا کوفی کے پاس) ایک دوکان پر کھڑے ہوکر (اور لوگ نیچے تھے) ابو مسعود نے اونکا کرتہ پکڑ کر اونکو گھسیٹ لیا جب نماز سے فارغ ہوئی تو کہا تمکو معلوم نہین لوگ اس سے منع کیے جاتے تھے انہون نے کہا ہان مجھکو یاد آیا جب تم نے مجھے پکڑکر گھسیٹا **ف** امام مقتدیون سے اونچی جگہ پر کہڑا ہو اسمین مشابہت ہے یہود سے اونکے امام ایک چبوتری پر کھڑے ہوتے ہین اور مقتدی نیچے اور امام مقتدیون سے نیچے کھڑا ہو یہ بھی مکروہ ہے اسمین امام کے ذلت ہے جس صورت مین امام کے ساتھ کچھ مقتدی بھی اونچے یا نیچے ہون پھر مکروہ نہین ہے

عن عدی بن ثابت الانصاری حدثنی رجل انہ کان مع عمار بن یاسر بالمدائن فاقیمت الصلوۃ فتقدم عمار وقام علی دکان یصلی والناس اسفل منہ فتقدم حذیفۃ فاخذ علی یدیہ فاتبعہ عمار حتی انزلہ حذیفۃ فلما فرغ عمار من صلوتہ قال لہ حذیفۃ الم تسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ام الرجل القوم فلا یقم فی مکان ارفع من مقامھم او نحو ذلک قال عمار لذلک اتبعتک حین اخذت علی یدی **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہے مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو عمار بن یاسر کے ساتھ تھا مدائن مین نماز کھڑی ہوئی عمار آگے بڑہے اور ایک دوکان پر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے اور لوگ نیچے تھے حذیفہ آگے بڑہے اور عمار کے دونون ہاتھ پکڑے عمار نے پیچھے ہٹنا شروع کیا یہانتک کہ دوکان سے اوتار دیا اونکو حذیفہ نے پھر جب نماز سے فارغ ہوئی حذیفہ نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی امامت کرے کسی قوم کی تو اون سے بلند مقام مین کھڑا نہو یا کچھ ایسا ہی فرمایا عمار نے کہا اسیواسطے مین پیچھے ہٹ گیا جب تم نے میرے ہاتھ پکڑے

باب امامۃ من صلی بقوم وقد صلی تلک الصلوۃ جو شخص نماز پڑہ کر آوے پھر وہی نماز اپنی لوگون کو جاکر پڑہاوے **ف** یعنی پہلا اوس نماز کو پڑھ کر آیا اب پھر اوسی نماز مین دوسری جگہ امامت کرے

عن جابر بن عبد اللہ ان معاذ بن جبل کان یصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم یاتی قومہ فیصلی بھم تلک الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے معاذ بن جبل رض نماز پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی پھر اپنی قوم پاس آتے اور عشا کی نماز پڑہاتے **ف** تو معاذ کی دوسری نماز نفل ہوتی اور مقتدیونکی فرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنیوالیکی اقتدا نفل پڑھنیوالیکے پیچھے درست ہے

عن عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد اللہ یقول ان معاذا کان یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤم قومہ **ترجمہ** عمرو بن دینار سے روایت ہے انہون نے سنا

بحرین پاس) بنا ہوا اخر میرا میمت کسی چیز سے اتنا خوش نہین ہوا سوا اسلام کے جتنا اس کرتی سے خوش ہوا تو مین اونکی امامت کرتا تہا اور مین سات برس کا تہا یا آٹھ برس کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکا امام ہوسکتا ہی فرض اور نفل مین اور یہی قول شافعی کا ہے اور جن لوگون کے نزدیک لڑکی کی امامت فرض مین درست نہین ہی وہ یہ کہتے ہین کہ یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اطلاع سے نہ تہا نہ آپکے حکم سے تو کچہہ حجت نہین ہی اس مین اصل یہی ہی کہ یہ اختلاف متفرع ہی دوسری اختلاف پر وہ یہ ہی کہ فرض پڑہنیوالے کی اقتدا نفل پڑہنیوالی کے ساتہ درست ہی یا نہین بعضون کے نزدیک درست ہی بعضون کے نزدیک درست نہین ہے لیکن احادیث صحیحہ مؤید مذہب اول کے ہین **عن عمرو بن سلمة** بهذا الخبر قال فكنت اؤمهم في بردة موصلة فيها فتق فكنت اذا سجدت خرجت استى **ترجمہ** عمرو بن سلمہ سے دوسری روایت مین ہی اونکی امامت مین کیا کرتا تہا ایک چادر سی جسمین جوڑ لگا تہا اور پہٹی ہوئے تہی جب مین سجدہ کرتا تو میری [illegible] کہل جاتی

عن عمرو بن سلمة عن ابيه انهم وفدوا الى النبي صلى الله عليه وسلم فلما ارادوا ان ينصرفوا قالوا يا رسول الله من يؤمنا قال اكثركم جمعا للقران او اخذا قال فلم يكن احد من القوم جمع ما جمعته قال فقدموني وانا غلام وعلي شملة لي فما شهدت مجمعا من جرم الا كنت امامهم وكنت اصلي على جنائزهم الى يومي هذا **ترجمہ** عمرو بن سلمہ سے روایت ہی انہون نے اپنے باپ سے سُنا وہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب لوٹنے لگے تو پوچہا یا رسول اللہ ہماری امامت کون کرے آپ نے فرمایا جسکو قرآن زیادہ یاد ہو تو میری برابر کسیکو یاد نہ تہا انہون نے مجہکو آگے کیا اور مین ایک تہ بند باندہے تہا پہر مین کسی قبیلے کے مجمع مین ذکر نہوتا مگر مین ہی اونکا امام ہوتا اور مین اونکے جنازون پر نماز پڑہاتا رہا آجکے دن تک۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے انہون نے عمرو بن سلمہ سے اوس مین اون کے باپ کا ذکر نہین ہے اور یہی صحیح ہی کیونکہ امام عمرو بن سلمہ تہے نہ اونکے باپ) **عن ابن عمر** انه لما قدم المهاجرون الاولون نزلوا العصبة قبل مقدم النبي صلى الله عليه وسلم فكان يؤمهم سالم مولى ابي حذيفة وكان اكثرهم قرانا زاد الهيثم وفيهم عمر بن الخطاب وابو سلمة بن عبد الاسد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی جب مہاجرین مدینہ منورہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشتر آئی تو عصبے مین اوترے (عصبہ ایک مقام ہی مدینے مین متصل قبا کے) تو اونکی امامت سالم جو مولی تہے ابو حذیفہ کے کیا کرتے تہے اور اونکو سب سے زیادہ قرآن یاد تہا ہیثم نے اتنا زیادہ کیا کہ اون لوگون مین عمر بن الخطاب اور ابو سلمہ بن عبد الاسد بہی موجود تہے (حالانکہ عمر بن الخطاب کے درجے کا کوئی شخص انمین نہ تہا مگر اونکو امام نہ بنایا) **عن مالك بن الحويرث** ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له او لصاحب له اذا حضرت الصلاة فاذنا ثم اقيما ثم ليؤمكما اكبركما وفي حديث مسلمة قال وكنا يومئذ متقاربين في العلم وقال في حديث اسماعيل قال خالد قلت لابي قلابة فاين القران قال انهما كانا متقاربين **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یا اونکے ساتہی کو کہا جب نماز کا وقت آوے تو اذان دو اور تکبیر کہو پہر امامت وہ کرے جو تم دونون مین بڑا ہو (یعنی عمر مین) مسلمہ کی روایت مین ہی اون دونون مین ہم دونون علم مین برابر تہے (اسوسطے آپنے سن کی رعایت کی) اور اسمعیل کے روایت مین ہی خالد نے کہا مین نے ابو قلابہ سے کہا

قرآن کہان گیا (یعنی آنحضرت ص نے یہ کیون فرمایا وہ امامت کری جو تم دونون مین قرآن زیادہ جانتا ہو) ابو قلابہ نے کہا قرآن
جاننے مین دونو برابر تھے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراؤکم
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان وہ لوگ دین تم مین سے جو بہتر ہون (یعنی وقت کو خوب
پہچانتے ہون اور پرہیزگار ہون) اور امامت وہ لوگ کرین جو قرات کو خوب جانتے ہون **ف** قراءت مین کم سے کم دو باتون
کی رعایت ضرور ہی ایک یہہ کہ حروف کو اپنی مخارج سے نکالی دوسری یہہ کہ اخفا اور اظہار وغیرہ کی رعایت بخوبی کہے اور اوقاف کو خوب
پہچانے علی الخصوص وقوف لازمہ کو جہان پر وقف نہ کرنیسی نماز فاسد ہوجاتی ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الاوقاف تھے یعنی وقف
بہت کیا کرتی تھی اکثر حروف مین تمیز آسان ہی مگر ضاد مین اور ظا مین اکثر لوگ تمیز نہین کرتے اگر ضاد کو ظای معجمہ کے مشابہ پڑہی تو نماز
ہوجاتی ہی کیونکہ یہہ دونو حرف صفات مین بہت مشابہ ہین مگر بعض لوگ ضاد کو دال مفخم ادا کرتے ہین یا بالکل دال پڑہتے ہین یہہ غلط ہے
اس مین نماز جانیکا خوف ہی جس کسی سے ضاد اچھی طرح نہ نکل سکے تو وہ اوسکو ظای معجمہ کیطرح پڑہی یہی اس زمانے مین یہہ بلا بہت پھیلی ہے
اکثر لوگ اکثر ضاد کو دال پڑہتے ہین یا اوسکو تھوڑا سا پر کر دیتے ہین حالانکہ یہہ صوت ضاد کی کسی صورت سے صحیح نہین ہوسکتی **باب**

امامۃ النساء عورتون کی امامت کا بیان عن ام ورقۃ بنت نوفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما غزا بدرا قالت قلت لہ یا رسول
اللہ ائذن لی فی الغزو معک امرض مرضاکم لعل اللہ ان یرزقنی شہادۃ قال قری فی بیتک فان اللہ تعالی یرزقک
الشہادۃ قال فکانت تسمی الشہیدۃ قال وکانت قد قرات القرآن فاستاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تتخذ فی دارہا
موذنا فاذن لہا قال وکانت دبرت غلاما لہا وجاریۃ فقاما الیہا باللیل فغماہا بقطیفۃ لہا حتی ماتت وذہبا فاصبح عمر
فقام فی الناس فقال من عندہ من ہذین علم او من راہما فلیجئ بہما فامر بہما فصلبا فکانا اول مصلوب بالمدینۃ
ترجمہ ام ورقہ بنت نوفل سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی لڑائی مین گئے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجئے آپکے ساتھ
جہاد مین چلنیکی جو مجاہدین مین سے بیمار ہوگا اوسکی خدمت کرونگی شاید اللہ جل جلالہ مجھکو بھی شہادت عنایت فرمادی آپ نے فرمایا
تو اپنے گھر مین بیٹھی رہ اللہ جل جلالہ تجھے شہادت عطا کریگا راوی نے کہا اوس روز سے
اونکا نام شہیدہ ہوگیا انہون نے قرآن پڑہا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی
اپنے گہر مین موذن مقرر کرنے کی آپ نے اجازت دی انہون نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر کیا تہا
(یعنے اپنے مرنے کے بعد اونکو آزاد کر دیا تہا) وہ دونو رات کو کھڑے ہوئے اور ایک چادر سے اونکو گہونٹا
یہانتک کہ وہ مرگئین پہر دونو چلدیے (یعنے بہاگ نکلے) جب صبح ہوئی حضرت عمر نے کہا (اونکی
خلافت کا زمانہ تہا) لوگون مین جس شخص کو ان دونون کا حال معلوم ہو وہ اونکو لاوے پہر وہ پکڑے
ہوئے آئے حضرت عمر نے حکم کیا دونون سولی دیے گئے مدینے مین پہلے سولی انہی کو
ہوئی دوسرے روایت مین یہ عبارت ہے وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا فی بیتہا وجعل

صلى الله عليه وسلم امّه وامرأة منهم فجعله عن يمينه والمرأة خلف ذلك **ترجمه** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکی امامت کی اور ایک عورت کی تو انکو داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا **عن** ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل فاطلق القربة فتوضأ ثم اوكأ القربة ثم قام الى الصلوة فقمت فتوضأت كما
توضأ ثم جئت فقمت عن يساره فاخذني بيميني فادارني من ورائه فاقامني عن يمينه فصليت معه **ترجمه** عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے میں شب کو اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور مشک کا منھ کھولکر وضو کیا پھر
اسمیں ڈاٹ لگا دیا بعد اوسکی نماز کیواسطے کھڑے ہوئے میں بھی اٹھا اور وضو کیا جیسے آپ نے وضو کیا تہا پھر آیا اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا
آپ نے میرا داہنا ہاتھ پکڑکر پیچھے سے پھراکر داہنی طرف کھڑا کیا میں نے بھی آپکے ساتھ نماز پڑھی دوسری روایت میں ہے فاخذ براسي
او بذوابتي فاقامني عن يمينه آپ نے میرا سر یا بال پکڑکر مجھے داہنی طرف اپنے کھڑا کیا **باب** اذا كانوا ثلثة كيف يقومون جب

تین آدمی ہوں تو کیونکر کھڑے ہوں **عن** انس بن مالك قال ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعته
فاكل منه ثم قال قوموا فلاصلي لكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام عليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم وصففت انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى لنا ركعتين ثم انصرف صلى الله عليه وسلم **ترجمه** انس بن
مالک سے روایت ہے اسحق بن عبد اللہ کی دادی ملیکہ (جو حضرت انس کے ماں ہیں یا اونکی دادی ہیں) نے بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کھانے کیلیے جسکو تیار کیا تہا انھوں نے آپ نے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو میں تمکو نماز پڑھا دوں یا تمھاری واسطے نماز پڑھوں (تاکہ برکت ہو تمھاری
گھر میں) انس نے کہا میں اٹھا اور ایک بوریا جو مدت کے کام میں آنے سے کالا ہوگیا تہا اوسپر پانی ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر
کھڑے ہوئے اور میں اور ایک یتیم لڑکا (حضرت انس کا بھائی) آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور بڑھیا ہمارے پیچھے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر فارغ ہوئے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر فرش پر نماز پڑھنا درست ہے جبتک اوسکی نجاست بالیقین معلوم نہو اور عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے کھڑا
کرنا چاہیے اور اگر ایک مرد ہو اور ایک لڑکا تو دو لڑکا مرد کے برابر کھڑا ہو **عن** عبد الرحمن بن الاسود قال استاذن علقمة والاسود

على عبد الله وقد كنا اطلنا القعود على بابه فخرجت الجارية فاستاذنت لهما فاذن لهما ثم قام فصلى بيني وبينه
ثم قال هكذا رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل **ترجمه** عبد الرحمن بن الاسود سے روایت ہے کہ علقمہ اور اسود نے اجازت چاہی اندر
آنیکی عبد اللہ بن مسعود کے گہر اور وہ دیر تک بیٹھے رہے اونکے دروازے پر اتنے میں ایک لونڈی نکلی اور اوس نے اطلاع کی انکی انھوں نے اجازت
دی پھر عبد اللہ بن مسعود نے نماز پڑہی بیچ میں علقمہ اور اسود کے (یعنی ایک طرف علقمہ کو کھڑا کیا اور دوسری طرف اسود کو اور آپ بیچ میں کھڑے
ہوئے) بعد اوسکی کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ویسا ہی کیا **ف** معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہوں تو خواہ امام
آگے بڑھ جاوے اور دونوں کو پیچھے کھڑا کرے یا داہنی بائیں انکو کھڑا کرے آپ بیچ میں کھڑا ہو مگر جب تین آدمی ہوں یا زیادہ تو امام کا آگے بڑھنا
ضروری ہے **باب** الامام ينحرف بعد التسليم بعد سلام کے امام قبلہ کیطرف سے پھر جاوے **عن** يزيد بن الاسود قال صليت خلف رسول
الله صلى الله عليه وسلم فكان اذا انصرف انحرف **ترجمه** یزید بن اسود سے روایت ہے میں نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب

نماز سے فارغ ہوئے تو قبلے کی طرف سے پھر گئے **عن** البراء بن عازب قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا

ان نکون عن یمینہ فیقبل علینا بوجہہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے

تو ہم یہ چاہتے کہ آپ کی داہنی طرف ہوں آپ ہماری طرف منہ کرتے (سلام کے بعد اور قبلے کی طرف پیٹھ کرتے) **باب**

الامام یتطوع فی مکانہ امام نے جہاں فرض پڑھے ہیں وہاں نفل نہ پڑھے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا یصلی الامام فی الموضع الذی صلی فیہ حتی یتحول **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس جگہ امام نماز پڑھا وے پھر وہاں نماز نہ پڑھے جب تک اس جگہ سے ہٹ جاوے۔ کہا ابو داؤد نے عطا خراسانی نے مغیرہ

بن شعبہ سے نہیں سنا تو یہ حدیث منقطع ہے **باب** الامام یحدث بعد ما یرفع راسہ جب امام اخیر رکعت کے سجدے سے فارغ ہو کر سر

اٹھا وے اور بیٹھ جاوے پھر اس کو حدث ہو تو نماز پوری ہو گئی یا نہیں **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اذا قضی الامام الصلوۃ وقعد فاحدث قبل ان یتکلم فقد تمت صلاتہ ومن کان خلفہ ممن اتم الصلوۃ **ترجمہ**

عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پڑھ چکے اور قعدہ اخیرہ کر کے پھر اوس کا وضو ٹوٹ جاوے بات

کرنے سے پہلے اوس کی نماز تمام ہو گئی اور مقتدیوں کی نماز بھی تمام ہو گئی جو پورا کر چکے ہیں اپنی نماز کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ

سلام فرض نہیں ہے یہی ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور اکثر علماء کے نزدیک لفظ سلام فرض ہے دلیل اون کی وہ حدیث ہے جو آگے آتی ہے **عن**

علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم **ترجمہ**

حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم نماز کی تکبیر ہے **ف** یعنی جب تکبیر کہی

تو جو کام نماز کے منافی تھے وہ حرام ہو گئے اسی واسطے اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں **ت** اور تحلیل نماز کی سلام ہے **ف** یعنی جب سلام

پھیرا تو اب جتنے کام حرام ہو گئے تھے وہ سب حلال ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سلام فرض ہے **باب** ما یؤمر بہ

الماموم من اتباع الامام مقتدی کو امام کی متابعت کرنا چاہیے **عن** معاویۃ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا تبادرونی برکوع ولا بسجود فانہ مہما اسبقکم بہ اذا رکعت تدرکونی بہ اذا رفعت انی قد بدنت

ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے آگے رکوع اور سجود مت کرو جس قدر میں تم سے اول رکوع

میں جاؤں گا اوتنا تم پا لو گے جب میں تم سے پہلے سر اوٹھاؤں گا کیونکہ میں موٹا ہو گیا ہوں **ف** تو جب تک میں سر رکوع سے اٹھاؤں

گا تم رکوع ہی میں رہو گے یہ عوض ہو جاوے گا اوس قدر دیر کا جو تم بعد میرے رکوع میں گئے تھے **عن** البراء انہم کانوا اذا رفعوا رؤسہم

من الرکوع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاموا قیاما فاذا راوہ قد سجد سجدوا **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے جب

صحابہ رکوع سے سر اوٹھاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے جب دیکھتے تھے آپ سجدے میں گئے اوس وقت سجدہ کرتے تھے

عن البراء قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا یحنو احد منا ظہرہ حتی یری النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع

ترجمہ براء سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے پیٹھ خم نہ کرتا تھا رکوع کے واسطے جب تک رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیتا رکوع مین عن البراء انہم کانوا یصلون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رکع رکعوا واذا قال
سمع اللہ لمن حمدہ لم نزل قیاما حتی یرونہ قد وضع جبہتہ بالارض ثم یتبعونہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ براء ابن عازب سے روایت
ہے صحابہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آپ رکوع کرتے تھے وہ بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو وہ
کھڑے دیکھتے رہتے تھے جب آپ سجدے مین جالیتے اوس وقت وہ بھی سجدہ کرتے **باب التشدید فیمن یرفع قبل الامام او یضع
قبلہ** جو شخص امام کے پہلے سر اوٹھا دے یا رکھ دے اوسکے عذاب کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی
او لا یخشی احدکم اذا رفع رأسہ والامام ساجد ان یحول اللہ رأسہ رأس حمار او صورتہ صورۃ حمار ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین ڈرتا تم مین سے کوئی جب اوٹھاتا ہے سجدے سے اور امام سجدے مین ہوتا ہے اس
بات سے کہ اللہ جل جلالہ اوسکا سر گدہے کا سر کردیوے یا اوسکی صورت گدہے کی صورت ہوجاوے ف یعنی قیامت کے روز یا دنیا مین نقل ہے
کہ ایک شخص نے امتحان کیواسطے ایسا ہی کیا اوسی وقت اوسکا منھ گدہے کا سا ہوگیا نعوذ باللہ **باب فیمن ینصرف قبل
الامام** امام سے پہلے اوٹھ کر چلے جانے کا بیان عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضہم علی الصلوۃ ونہاہم ان ینصرفوا
قبل انصرافہ من الصلوۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رغبت دلائی جماعت سے نماز پڑہنے کی اور منع کیا اونکو
امام سے پہلے جانے سے ف آپ نماز پڑھ کر کھڑے رہتے جب عورتین چلی جاتین اوسوقت آپ اوٹھتے اور مرد بھی اوٹھتے تاکہ مرد عورتون سے چلنے مین
نہین مخلوط ہون مردون کو اوس سے پہلے اوٹھنے سے منع کیا خطابی **باب جامع اثواب ما یصلی فیہ** کتنے کپڑون مین نماز درست ہے
عن ابی ہریرۃ ان سائلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی ثوب واحد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولکلکم ثوبان ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کسی نے آپ سے پوچھا ایک کپڑے مین نماز پڑہنے سے آپ نے فرمایا کیا تم مین سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہین ف نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ایک کپڑے مین نماز درست ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے لیکن دو کپڑون مین نماز پڑہنا افضل ہے عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی منکبیہ منہ شیء ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑہے کوئی تم مین سے ایک کپڑے مین اسطرح کہ کندہے پر اوسکے کچھ نہو ف
بلکہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوس مین ایسا کرے جیسے کہ حدیث مین آتا ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
صلی احدکم فی ثوب فلیخالف بطرفیہ علی عاتقیہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
تم مین سے ایک کپڑے مین نماز پڑہے تو اوسکے داہنے کنارے کو بائین کندہے پر ڈالے اور بائین کو داہنے پر عن عمر بن ابی سلمۃ قال رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد ملتحفا بہ مخالفا بین طرفیہ علی منکبیہ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے مین نماز پڑہتے ہوئے اوس کپڑے کو لپیٹ لیا تہا اسطرح کہ بایان کنارہ اوسکا داہنی بغل کے نیچے
سے نکالکر داہنے کندہے پر اور داہنا کنارہ اوسکا بائین بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کندہے پر ڈال لیا تہا اسکی اشتمال کہتے ہین اور توشیح بھی کہتے ہین دونو

فی الصلوۃ فی الثوب الواحد قال فاطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازارہ طارق بہ رداءہ فاشتمل بہما ثم قام فصلی

بنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ان قضی الصلاۃ قال او کلکم یجد ثوبین **ترجمہ** طلق بن علی سے روایت ہے ہم آئے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے مین ایک شخص آیا اور بولا اے نبی اللہ کیا فرماتے ہین آپ ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلعم نے

اپنی تہبند اور چادر کو ایک کرلیا (یعنی ایک کو دوسری پر منطبق کرلیا) اور اوسکو لپیٹ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی جب نماز پڑہ

چکے تو فرمایا کیا ہر ایک تم مین سے دو کپڑے پاتا ہے **ف** یعنی ہر ایک کو دو کپڑے ملنا دشوار ہے تو ایک کپڑے مین نماز درست

کیونکر نہ ہوگی **باب** الرجل یعتقد الثوب فی قفاہ ثم یصلی ایک شخص کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندہ کر نماز پڑہے تو کیسا

عن سہل بن سعد قال قد رأیت الرجال عاقدی ازرہم فی اعناقہم من ضیق الازر خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی الصلوۃ کامثال الصبیان فقال قائل یا معشر النساء لا ترفعن رؤسکن حتی یرفع الرجال **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت

ہے مین نے لوگون کو دیکھا اپنی ازارین (تہبند) اپنی گردنون پر باندہے ہوئے تھے اسقدر تنگ تہین (اگر کشادہ ہوتین تو سینے پر باندہتے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لڑکون کیطرح ایک شخص بولا اے عورتو تم اپنا سر مت اٹہایا کرو جبتک مرد سر نہ اٹہا دین (ورنہ شاید ستر

پر نظر پڑجاوے) **باب** الرجل یصلی فی ثوب بعضہ علی غیرہ ایک شخص نماز پڑہے ایک کپڑے مین جس مین سے کچہ دوسرے شخص پر

ہو **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی ثوب بعضہ علی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نماز پڑہی ایک کپڑے مین جسمین کا ایک حصہ مین اوڑہے تھی **باب** الرجل یصلی فی قمیص واحد ایک کرتہ ہی پہنکر نماز پڑہنا کیسا ہے

عن سلمۃ بن الاکوع قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رجل اصید فاصلی فی القمیص الواحد قال نعم وازررہ ولو بشوکۃ

ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مین شکاری ہون ایک کرتہ مین نماز پڑہا کرون آپ نے فرمایا ہان لیکن اوسکو بند

لے اگرچہ کانٹے سے ہو **ف** تاکہ ستر کہل نہ جاوے **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر قال امنا جابر بن عبد اللہ فی قمیص لیس لہ رداء فلما

انصرف قال انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی قمیص **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے امامت کی ہماری جابر

بن عبد اللہ نے ایک کرتہ پہنکر چادر نہین پہنے تھے جب فارغ ہوئے تو کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کرتے مین نماز پڑہتے دیکھا **ف**

کرتہ جب بڑا ہو کہ ستر اوس سے بخوبی ڈہنک جاوے تو پھر دوسرے کپڑے کی ضرورت نہین اور اوسے سے نماز درست ہے **عن** عبادۃ بن الولید بن عبادۃ

بن الصامت قال اتینا جابرا یعنی ابن عبد اللہ قال سرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فقام یصلی وکانت علی بردۃ

ذہبت اخالف بین طرفیہا فلم تبلغ لی وکانت لہا ذباذب فنکستہا ثم خالفت بین طرفیہا ثم تواقصت علیہا لا تسقط

ثم جئت حتی قمت عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینہ فجاء ابن صخر حتی قام

عن یسارہ فاخذنا بیدیہ جمیعا حتی اقامنا خلفہ قال وجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمقنی وانا لا اشعر ثم فطنت

بہ فاشار الی ان اتزر بہا فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا جابر قال قلت لبیک یا رسول اللہ قال اذا کان

واسعا فخالف بین طرفیہ واذا کان ضیقا فاشددہ علی حقوک **ترجمہ** عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم آئے

جابر بن عبد اللہ انصاری پاس انھون نے بیان کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھنے کو میرے
پاس ایک چادر تھی مین اوسکے کنارے اونکو الٹنے لگا (یعنی اشتمال کرنے لگا) اوسمین گنجایش نہین ہوئے (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی) لیکن اوسمین کنارے
لگے تھے مینے اولٹ کر اوسکو اشتمال کیا اور جھک گیا اور گردن سے اوسکو دبا رکھا کہین گر نہ پڑے پھر مین آنکر آپ کی بائین طرف کھڑا ہوا آپنے میرا
ہاتھ پکڑ کے مجھکو گھما کر داہنی طرف کھڑا کیا پھر ابن صخر آیا وہ بائین طرف کھڑا ہوا آپنے دونو ہاتھون سے ہم دونون کو پکڑ کر اپنے پیچھے کیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہون تو امام آگے کھڑا ہو اور مقتدی پیچھے کھڑے ہون اور داہنی بائین بھی کھڑا ہونا درست ہے **ق** اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکیون سے مجھے دیکھتے تھے مین سمجھتا نہ تھا پھر مین سمجھ گیا آپنے اشارہ کیا تہبند باندھنے کا (چونکہ وہ چادر چھوٹی تھی اسواسطے
اشتمال مین تکلیف تھی جھکنا پڑتا تھا کھلنے کے ڈر سے آپ نے اشارہ کیا اوسکو تہبند کر لے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا ای جابر مینے
کہا لبیک یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اشتمال کر اور جب تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندھ لے **عن** ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اسبل ازارہ فی صلاتہ خیلاء فلیس من اللہ فی حل ولا حرام **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے تہبند لٹکاوے (ٹخنون سے نیچے) نماز مین غرور کی راہ سے تو اللہ جل جلالہ نہ اوسکو واسطے
جنت حلال کریگا نہ اوس پر دوزخ حرام کریگا یا گناہ اوسکے نہ بخشیگا اور بری کامون سے نہ بچاویگا یا وہ شخص اللہ سے جدا ہو گیا اوسکو حرام حلال سے
کچھ غرض نہ رہی - کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مسعود سے موقوفا اون مین سے ہین حماد بن سلمہ اور حماد بن زید اور
ابو الاحوص اور ابو معاویہ **باب** من قال یتزر بہ اذا کان ضیقا جب کپڑا تنگ ہو تو اوسکی تہبند کر لی **عن** ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال قال عمر رضی اللہ عنہ اذا کان لاحدکم ثوبان فلیصل فیہما فان لم یکن الا ثوب
فلیتزر بہ ولا یشتمل اشتمال الیہود **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حضرت عمر نے کہا جب تم مین
سے کسی پاس دو کپڑے ہون تو نماز پڑھے اونکو پہنکر اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسکا تہبند باندھ لیوے اور اوسکو یہودیون کیطرح نہ لٹکاوے **ف** یہودی کپڑے
کو لیکر اوڑھ لیتے ہین اور دونو کنارے اوسکے لٹکتے رہتے ہین دونو طرف سے نماز کیوقت **عن** بریدۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یصلی فی لحاف لا یتوشح بہ والآخر ان یصلی فی سراویل ولیس علیہ رداء **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھنے
سے ایک چادر مین جب توشیح نہ کیجاوے (توشیح کے معنے یہ ہین ایک کنارے کو کپڑے کے بائین ہاتھ سے نیچے سے لیکر داہنے کندھے پر ڈالے اور جو بائین
کندھے پر ہو اوسکو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیکر سینے پر گرہ دیلیوے) اور منع کیا آپنے فقط ازار پہنکر نماز پڑھنے سے بغیر چادر کے **عن** ابی ہریرۃ
قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ اذ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضأ فذہب فتوضأ ثم جاء ثم قال اذہب
فتوضأ فذہب فتوضأ ثم جاء فقال لہ رجل یا رسول اللہ ما لک امرتہ ان یتوضأ فقال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ و
ان اللہ تعالی لا یقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اپنا ازار لٹکائے ہوئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جا وضو کر وہ وضو کر کے پھر آیا آپنے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ پھر گیا اور وضو کر کے آیا ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ آپنے اوسکو وضو کرنے کا کیون حکم دیا آپنے فرمایا اسواسطے کہ وہ ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھتا تھا اور اللہ قبول نہین کرتا اوس شخص کی نماز

جو اپنی ازار لٹکاوی **ف** وضو کا حکم اسلیے دیا کہ دل اوسکا ناپاک تہا تکبر او غرور کی نجاست سے آپ نے طہارت ظاہری کا حکم دیا تاکہ
وہ ذریعہ ہو طہارت باطنی کا بھی **باب** فی کم تصلی المرأة عورت کتنے کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے **عن** محمد بن زید بن قنفذ
عن امه انها سالت ام سلمة ماذا تصلي فيه المرأة من الثياب فقالت تصلي في الخمار والدرع السابغ الذي يغيب ظهور
قدميها **ترجمہ** محمد بن زید کی ان نے حضرت ام المومنین ام سلمہ سے پوچہا عورت کتنے کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے انہون نے کہا ایک
سربند مین اور ایک کرتی مین پڑہ سکتی ہے جب وہ کرتہ پورا ہو اور نیچا اتنا کہ پانون اوسکے چہپے رہین **عن** ام سلمة انها سالت النبي
صلى الله عليه وسلم اتصلي المرأة في درع وخمار ليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغا يغطي ظهور قدميها **ترجمہ** ام سلمہ نے
پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عورت نماز پڑہ لے ایک سربند اور ایک کرتے مین آپنے فرمایا ہان جب کرتہ پورا ہو چہپا لے اوسکے پانون کو
(تو ازار کی ضرورت نہین بے ازار نماز ہو جاوے گی ورنہ ازار ضرور ہے) کہا ابوداود نے اس حدیث کو مالک بن انس اور بکر بن مضر اور حفص بن غیاث اور
اسمعیل بن جعفر اور ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق نے محمد بن زید سے روایت کیا انہون نے اپنی مان سے انہون نے ام سلمہ سے موقوفاً کسی نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قول ہان نہین کیا **باب** المرأة تصلي بغير خمار عورت کو بغیر سربند کے نماز درست نہین ہے **عن**
عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا يقبل الله صلوة حائض الا بخمار **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نہین قبول کرتا نماز جوان عورت کی بغیر سربند کے **ف** کیونکہ سر عورت کا ستر ہے
ابوداود نے کہا سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اوس نے حسن سے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** محمد ان
عائشة نزلت على صفية ام طلحة الطلحات فرأت بنات لها فقالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل وفي حجرتي
جارية فالقى لي حقوه وقال شقيه بشقين فاعطي هذه نصفا والفتاة التي عند ام سلمة نصفا فاني لا اراها
الا قد حاضت او لا اراهما الا قد حاضتا **ترجمہ** محمد سے روایت ہے حضرت عائشہ گئین صفیہ ام طلحہ پاس اونکی لڑکیون کو دیکہا
تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری حجرے مین تشریف لائے میرے پاس ایک لڑکی تھی آپ نے اپنی لنگی مجھے دی اور کہا اسے پھاڑ
دو ٹکڑے کر ایک ٹکڑا اس لڑکے کو دے اور دوسرا ٹکڑا اوس لڑکی کو دے جو ام سلمہ پاس ہے کیونکہ مین اوسکو یا ان دونون کو جوان سمجہتا ہون
باب السدل في الصلوة سدل کی ممانعت **ف** خطابی نے کہا سدل یہ ہے کہ کپڑے کو چھوڑ دے کہ وہ زمین تک لٹکتا رہے غرور
اور تکبر سے نہایہ مین ہے سدل اوسکو کہتے ہین کپڑا اوپر سے اوڑہ کر چھوڑ دے جیسے یہود کیا کرتے تہے بعضون نے کہا سر پر چادر اوڑہ
کر اوسکو لٹکنے دے بغل نہ مارے بعضون نے کہا سدل جسم مین یہ ہے کہ اوسکو اوڑہ لے اور ہاتھ آستینون کے اندر نہ کرے **عن** ابی ہریرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن السدل في الصلوة وان يغطي الرجل فاه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا سدل سے نماز مین اور منہ بند کرنے سے نماز مین **ف** صحیح یہ عادت ہے عرب کی سو منہ پر ڈھاٹا باندہ لیا کرتے تہے ابن جریج نے کہا مین نے
عطا کو دیکہا سدل کرتے تہے نماز مین وہ سدل کو مکروہ جانتے تہے کہ مصلی پر اور کپڑا نہو **باب** الصلوة في شعر النساء عورتون کے کپڑے پر نماز پڑہنا **عن**
عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي في شعرنا او لحفنا قال عبيد الله شك ابي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اندرونی کپڑوں یا چادروں پر نماز نہیں پڑھتے تھے **ف** یہہ حدیث کتاب الطہارت مین مع
فائدہ گذر چکی **باب** الرجل یصلی عاقصا شعرہ کوئی شخص جوڑا باندہ کر نماز پڑھے تو کیسا ہی **عن** ابی رافع مولی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر بحسن بن علی علیہما السلام وھو یصلی قائما وقد غرز ضفرہ فی قفاہ فحلہا ابو رافع فالتفت
حسن الیہ مغضبا فقال ابو رافع اقبل علی صلوتک ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک
کفل الشیطان یعنی مغرز ضفرہ **ترجمہ** ابو رافع جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی تھے امام حسن علیہ السلام پر گزرے اور وہ کھڑے
نماز میں انھون نے اپنے بالون کا جوڑا گردن کے پیچھے باندہ لیا تھا ابو رافع نے اوسکو کھول دیا امام حسن علیہ السلام نے اونکی طرف غصے سے دیکھا
ابو رافع نے کہا نماز پڑھو اور غصہ نہ کرو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہ شیطان کی بیٹھک ہے **عن** کریب مولی
ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس رای عبد اللہ بن الحارث یصلی وراسہ معقوص من ورائہ فقام وراءہ فجعل یحلہ واقر لہ
الآخر فلما انصرف اقبل الی ابن عباس فقال ما لک وراسی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل ھذا
مثل الذی یصلی وھو مکتوف **ترجمہ** کریب سے جو مولی ہین عبد اللہ بن عباس کی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس نے عبد اللہ بن الحارث
کو نماز پڑھتے دیکھا اور اونکے سر مین پیچھے جوڑا بندہا تھا عبد اللہ بن عباس اونکے پیچھے کھڑے ہوکر جوڑا کھولنے لگے وہ چپکے ہی رہے جب نماز سے فارغ ہوئے
ابن عباس پاس آئے اور کہا تم نے میرے سر کیون چھوا انھون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص بالونکا جوڑا
باندہ کر نماز پڑھے اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کسیکی ہاتھ پیچھے بندہے ہون اور وہ نماز پڑھے **باب** الصلوۃ فی النعل جوتی اوتار
کر اور جوتون سمیت نماز پڑھنی کا بیان **عن** عبد اللہ بن السائب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی یوم الفتح ووضع
نعلیہ عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے تھے مکہ جسدن فتح
ہوا اور جوتی اونکی بائین طرف رکھے تھے **ف** اس حدیث کی مناسبت باب سے ظاہر ہی اور اسکی بعد کے حدیث اسی شیخ کے مناسبت سے
بیان کی گئی یا اسلیے کہ یہ روایت ضعیف ہی کیونکہ دوسری روایت مین جسکو چند لوگون نے عبد اللہ بن سائب سے روایت کیا جوتی اوتارنی
کا ذکر نہیں ہے **عن** عبد اللہ بن السائب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بمکۃ فاستفتح سورۃ المؤمنین
حتی اذا جاء ذکر موسی وھارون او ذکر موسی وعیسی ابن عباد یشک او اختلفوا علیہ اخذت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سعلۃ فحذف فرکع وعبد اللہ بن السائب حاضر لذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن سائب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
صبح کی نماز پڑہائی جسدن مکہ فتح ہوا تو شروع کیا آپنے سورۃ مؤمنون کو جب موسی اور ہارون کے قصے پر پہونچے یا عیسی کے راوی کو شک ہی یا اوس
نے اختلاف سے سنا یعنی ابن عباد کے اس روایت مین تین شیخ مین انہون نے اختلاف کیا ہوگا) تو آپ کو کہانسی آئی آپنے قرات چھوڑ کر
اور رکوع کیا عبد اللہ بن سائب اوس وقت موجود تھے **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ
اذ خلع نعلیہ فوضعھما عن یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا نعالھم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ
قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رایناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا وقال اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رای فی نعلیہ قذرا او اذی فلیمسحہ ولیصل فیہما **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنی جوتی اوتار کر بائین طرف رکھ لی جب لوگون نے دیکھا انھون نے بھی اپنی جوتی نکال ڈالی **ف** اس خیال سے کہ شاید جوتون سمیت پڑھنا منع ہو گیا **ف** جب رسول اللہ صلعم نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا تم اپنی جوتی کیون اوتاری انھون نے کہا ہم نے دیکھا آپنے جوتے اوتاری تو ہم نے بھی اوتار ڈالی آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے انہون نے بیان کیا کہ تمھاری جوتون مین نجاست لگی ہے **ف** اسواسطے مین نے اوتار ڈالا اور نماز کا اعادہ نہ کیا کیونکہ نادانستہ اگر نجس کپڑے یا نجس جوتی یا نجس جگہہ پر نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جاویگی یہی قول قدیم ہے شافعی کا اور یہی مستفاد ہوا اس حدیث سے **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو دیکھے اپنی جوتون کو اگر ان مین نجاست پاوے تو زمین پر رگڑ دیوے پھر انکو پہنکر نماز پڑھ لیوے

عن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم لا یصلون فی نعالہم ولا خفافہم **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو یہودیون کا وہ نماز نہین پڑھتے اپنی جوتون اور موزون میں **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومتنعلا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے دیکھا مین نے رسول صلعم کو نماز پڑھتے ہوئے جوتا پہنکر اور ننگے پاؤن

باب المصلی اذا خلع نعلیہ این یضعہما نمازی اپنی جوتون کو اگر اوتارے تو کہان رکھے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون عن یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے تو اپنی جوتی داہنی طرف نہ رکھے بائین طرف نہ رکھے مگر جب بائین طرف کوئی نہ ہو تو بائین طرف رکھ لیوے بلکہ جوتون کو دونون پاؤن کے بیچ مین رکھے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فخلع نعلیہ فلا یؤذ بہما احدا لیجعلہما بین رجلیہ او لیصل فیہما **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے اور اپنے جوتے اوتارے تو کسی کو تکلیف نہ دیوے ان جوتون کے سبب سے بلکہ انکو اپنے دونون پاؤن کے بیچ مین رکھ لیوے یا جوتا پہنے پہنے پڑھے

باب الصلوۃ علی الخمرۃ چھوٹے بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان **عن** میمونۃ بنت الحارث قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا حذاءہ وانا حائض وربما اصابنی ثوبہ اذا سجد وکان یصلی علی الخمرۃ **ترجمہ** میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور مین آپکے برابر ہوتی تھی حالت حیض مین کبھی آپکا کپڑا مجھ سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے اور آپ نماز پڑھتے تھے چھوٹے بوریے پر

باب الصلوۃ علی الحصیر بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان **عن** انس بن مالک قال قال رجل من الانصار یا رسول اللہ انی رجل ضخم وکان ضخما لا استطیع ان اصلی معک وصنع لہ طعاما ودعاہ الی بیتہ فصل حتی اراک کیف تصلی فاقتدی بک فنضحوا لہ طرف حصیر لہم فقام فصلی رکعتین قال فلان بن الجارود لانس بن مالک اکان یصلی الضحی قال لم ارہ صلی الا یومئذ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے

کہا یا رسول اللہ مین موٹا آدمی ہون مجھے اتنی طاقت نہین کہ آپکے ساتھہ نماز پڑہا کرون اوس نے آپکے واسطے کہانا تیار کیا اور اپنے گھر پر بلایا اور
کہا یا رسول اللہ یہان آپ نماز پڑہیے تاکہ مجھے معلوم ہو جاوے آپ کسطرح نماز پڑہتے ہین مین انکی پیروی کیا کرون پھر لوگون نے ایک بوریے کا کنارہ
دہویا آپ نے کھڑے ہو کر اوسپر دو رکعتین پڑہین ابن الجارود نے انس سے کہا کیا آپ صلوۃ الضحی پڑہتے تھے اونھون نے کہا مین نے تو آپ کو سوا
اوس دن کے کبھی پڑہتے نہ دیکھا عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام سلیم فتدرکه الصلوۃ احیانا فیصلی
علی بساط لنا وهو حصير ننضحه بالماء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے ام سلیم کی کبھی نماز
کا وقت آجاتا تو ہمارا ایک فرش پر جو بوریے کا تھا نماز پڑہ لیتے ام سلیم اوسکو پانی سے دہو ڈالتین عن المغیرۃ بن شعبة قال کان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الحصیر والفروة المدبوغة ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر
اور چمڑے پر جو دباغت کیا ہوا ہوتا نماز پڑہ لیتے **باب** الرجل یسجد علی ثوبه کپڑے پر سجدہ کرنیکا بیان عن انس بن مالک قال کنا
نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شدۃ الحر فاذا لم یستطع احدنا ان یمکن وجهه من الارض بسط ثوبه فسجد علیه ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ گرمی کی شدت مین جب کوئی ہم مین سے سجدہ نہ کرسکتا زمین
پر گرمی کی وجہ سے تو اپنا کپڑا بچھا کر اوسپر سجدہ کرتا **باب** تسویة الصفوف صفین برابر کرنیکا بیان عن جابر بن سمرة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تصفون کما تصف الملائکة عند ربهم قلنا وکیف تصف الملائکة عند ربهم قال
یتمون الصفوف المقدمة ویتراصون فی الصف ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم صفین
نہین باندہتے جیسے فرشتے صفین باندہتے ہین اپنے پروردگار کے پاس ہم لوگون نے کہا فرشتے کیونکر صفین باندہتے ہین اپنے پروردگار کے پاس
آپ نے فرمایا پہلے پورا کرتے ہین صف اول کو پھر اوسکے بعد والی کو پھر اوسکے بعد والی کو اسیطرح اور صف مین ایک دوسرے سے ملکر کھڑے
ہوتے ہین عن النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس بوجهه فقال اقیموا صفوفکم ثلاثا والله
لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فرأیت الرجل یلزق منکبه بمنکب صاحبه ورکبته برکبة صاحبه
وکعبه بکعبه ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے لوگون پر اور فرمایا تین بار برابر کرو اپنی صفون
کو قسم خدا کی تم اپنی صفونکو برابر کرو ورنہ اللہ تمہارے دلون مین پھوٹ ڈالیگا نعمان کہتے ہین مین نے دیکھا ایک شخص دوسرے شخص کے
مونڈہے سے مونڈہا اور گہٹنے سے گہٹنا اور ٹخنے سے ٹخنا ملا کر کھڑا ہوتا تھا عن النعمان بن بشیر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یسوینا فی الصفوف کما یقوم القدح حتی اذا ظن ان قد اخذنا ذلك عنه وفقهنا اقبل ذات یوم بوجهه اذا رجل
منتبذ بصدره فقال لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوهکم ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم برابر کرتے تھے ہمکو صفون مین جیسے برابر کرتے ہین تیر کی لکڑی کو جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ ہم سیکھ گئے یا سمجھ گئے ایکبار متوجہ ہوئے دیکھا تو
ایک شخص اپنا سینہ آگے نکالے ہوئے ہے آپ نے فرمایا تم برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو اللہ پھوٹ ڈالدیگا تمہارے ارادون مین **ف**
تعالی

اوسکی عوض مین اونکا جتھا توڑ دیا عن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلل الصف من ناحیۃ الی ناحیۃ
یمسح صدورنا ومناکبنا ویقول لا تختلفوا فتختلف قلوبکم وکان یقول ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصفوف الاول
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کے اندر آتے تھے ادھر اور ادھر سے اور ہماری سینوں اور مونڈھوں کو
برابر کرتے تھے اور فرماتے تھے آگے پیچھے مت ہو تمہارے دل بھی مختلف ہو جاوینگے اور فرماتے تھے اللہ جل جلالہ اپنی رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے دعا کرتے
ہین پہلے صفوں پر عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی یعنی صفوفنا اذا قمنا للصلوٰۃ فاذا استوینا
کبر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تھے ہماری صفوں کو جب ہم کھڑے ہوتے تھے نماز کیواسطے جب صفین
برابر ہو جاتی آپ تکبیر کہتے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا
الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لم یقل عیسی بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن
قطع صفا قطعہ اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قائم کرو صفوں کو اور برابر کرو مونڈھوں
کو اور بند کرو ان جگہوں کو جو خالی رہ جاوین اور نرم ہو جاؤ اپنے بھائیوں کے ہاتھوں مین ف یعنی اگر کوئی تم کو ہاتھ سے آگے بڑھا دے
یا پیچھے ہٹا دے تو بڑھ جاؤ یا ہٹ جاؤ سختی نہ کرو ف اور شیطان کیواسطے صفوں کے بیچ مین جگہہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملا دیگا
اللہ بھی اوسکو ملا دیگا اپنی رحمت سے اور جو صف کو کاٹیگا اللہ بھی اپنے رحمت سے اوسکو کاٹ دیگا عن انس بن مالک عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل
من خلل الصف کانہا الحذف ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب ملکے کھڑے ہو صفوں مین
اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکھو اور گردنوں کو بھی برابر رکھو قسم اوس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے مین دیکھتا ہوں شیطان کو
صف کے اندر جو جگہہ خالی ہوتی ہے وہان سے گھس آتا ہے گویا وہ بکری کا بچہ ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کرو صفوں
کو کیونکہ صف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے ف یعنی صف برابر کرنا فضول نہ سمجھو بلکہ جیسے نماز کا اہتمام کرتے ہو ویسے ہی اسکا بھی
اہتمام کرو افسوس ہے کہ حرمین مین اب قبل تحریمہ تکبیر کے مکبر یہ حدیث پڑھ دیتا ہے مگر اسکی موافق تعمیل نہین ہوتی نہ لوگ صف برابر
کرنے لگے لیے مقرر مین بارہا حرمین مین دیکھا گیا ہے کہ پہلی صفوں مین جگہہ باقی ہے اور لوگ پچھلی صفوں مین کھڑے ہین اور صفین
بھی ٹیڑھی سیدھی آگے پیچھے بیچ مین جا بجا فرجے کوئی نہین پوچھتا نہ اسکا اہتمام کرتا ہے عن محمد بن مسلم بن السائب صاحب المقصورۃ
قال صلیت الی جنب انس بن مالک فقال ہل تدری لم صنع ہذا العود فقلت لا واللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یضع یدہ علیہ فیقول استووا واعدلوا صفوفکم ترجمہ محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہے مین نے نماز پڑھی انس بن مالک کے پہلو مین
انہوں نے کہا تجھے معلوم ہے یہ لکڑی کیوں رکھی ہے مین نے کہا نہین انہوں نے کہا قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس لکڑی پر رکھتے تھے اور
فرماتے تھے برابر ہو جاؤ اور سیدھا کرو صفوں کو۔ دوسری روایت مین ہے ان رسول اللہ صلعم کان اذا قام الی الصلوٰۃ اخذہ بیمینہ

ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفكم ثم اخذه بيساره فقال اعتدلوا سووا صفوفكم ترجمہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب نماز کی بیچ کھڑی ہوئی اس لکڑی کو دہنے ہاتھ میں لیکر متوجہ ہوئی اور فرماتی سیدھے ہو جاؤ برابر کرو صفوں کو پھر بائیں ہاتھ
میں لیکر یہی فرماتے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص
فلیکن فی الصف المؤخر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی اول صف کو پورا کرو پھر اگر کچھ نقص رہے
تو دوسری صف میں رہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ ترجمہ
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جنکے مونڈھے نرم ہیں نماز میں ف
یعنی کوئی بڑھاتا ہے تو بڑھ جاتی ہیں ہٹاتا ہے تو ہٹ جاتی ہیں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ ادھر ادھر نہیں دیکھتے قبلہ کیطرف دیکھا کرتے
ہیں یا دوسری نمازیوں کو تکلیف نہیں دیتے باب الصفوف بین السواری ستونوں کے بیچ میں صف کرنیکا بیان عن
عبد الحمید بن محمود قال صلیت مع انس بن مالک یوم الجمعۃ فدفعنا الی السواری فتقدمنا وتاخرنا فقال انس کنا
نتقی ھذا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد الحمید بن محمود سے روایت ہے ہم نے انس بن مالک کے ساتھ جمعہ پڑھا
ہجوم کے سبب سے ہم ستونوں کے بیچ میں ڈالے گئے تو ہم آگے پیچھے ہو گئے انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی میں اس سے بچتے تھے
باب من یستحب ان یلی الامام فی الصف وکراھیۃ التاخر امام کے قریب رہنا مستحب ہے عن ابی مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ترجمہ
ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے قریب میں وہ لوگ رہیں جو بالغ ہیں عقلمند پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان سے
قریب ہیں عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وزاد ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وھیشات
الاسواق ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت ہے اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف نکرو یعنی آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں بھی
اختلاف ہو جاویگا اور بچو تم بازار کیطرح شور مچانی سے یعنی مسجدوں میں غل مت کرو ہاں اگر ضرورت ہو تو بات کر لو عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی میامن الصفوف ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ اپنی رحمت اتارتا ہے صف کے داہنی جانب میں اور فرشتے بھی دعا کرتے ہیں
ف حتی المقدور صف اول میں شریک ہو پھر اگر صف اول میں داہنا جانب ملجاوے تو نور علی نور ہے باب مقام
الصبیان من الصف لڑکے کہاں پر کھڑے ہوں عن ابی مالک الاشعری قال الا احدثکم بصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فاقام الصلوۃ وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان ثم صلی بھم فذکر صلاتہ ثم قال ھکذا صلاۃ قال عبد
الاعلی لا احسبہ الا قال صلاۃ امتی ترجمہ ابو مالک اشعری نے کہا میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتلاؤں آپ
کھڑے ہوئے نماز کو پہلے مردوں کی صف باندھی پھر لڑکوں کی بعد اسکے آپ نے نماز پڑھی پھر فرمایا میری امت کی نماز یہی ہے باب
صفوف النساء والتاخر عن الصف الاول عورتوں کی صفوں کا بیان اور صف اول میں شریک ہونی کا بیان عن ابی ھریرۃ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولہا وشرہا آخرہا وخیر صفوف النساء آخرہا وشرہا اولہا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر پہلے صف ہے کیونکہ وہ زیادہ دور ہے عورتوں سے اور بدتر پچھلی صف ہے کیونکہ وہ نزدیک ہے عورتوں سے اور عورتوں کی صفوں میں بدتر پہلے صف ہے کیونکہ وہ نزدیک ہے مردوں سے اور اچھی پچھلی صف ہے کیونکہ وہ دور ہے مردوں سے)

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال قوم یتاخرون عن الصف الاول حتی یؤخرہم اللہ فی النار ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ صف اول سے پیچھے رہتے رہیں گے یہانتک کہ اللہ بھی انکو جہنم میں سب کے پیچھے کر دیگا ف وہاں عذاب کی شدت زیادہ ہوگی بہ نسبت آگے کے اس حدیث سے صف اول میں شریک ہونے کی تاکید نکلی

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فی اصحابہ تاخرا فقال لہم تقدموا فائتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم ولا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرہم اللہ عز وجل ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا صف اول سے پیچھے ہٹتے ہوئے فرمایا آگے آؤ اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کرینگے اللہ تعالی بھی انکو پیچھے ڈالدیگا

باب مقام الامام من الصف امام کس مقام پر کھڑا ہو صف کے آگے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطوا الامام وسدوا الخلل ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ میں کھڑا کرو امام کو اور بند کرو خالی جگہوں کو

باب الرجل یصلی خلف الصف وحدہ جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھے اسکی نماز درست نہیں ہوتی

عن وابصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی خلف الصف وحدہ فامرہ ان یعید قال سلیمان الصلوۃ ترجمہ وابصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اسکو نماز دوہرانے کا حکم کیا ف کیونکہ جو شخص صف میں جگہ ہوتے ہوئے شریک نہ ہوا اور پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر پڑھے اسکی نماز درست نہ ہوگی امام احمدؒ کا یہی قول ہے اور اکثر فقہا کہتے ہیں درست ہوجاویگی مگر مکروہ ہے

باب الرجل یرکع دون الصف امام کو رکوع میں دیکھا جلدی کے مارے صف سے پیچھے رکوع کرے

عن ابی بکرۃ انہ دخل المسجد ونبی اللہ صلعم راکع قال فرکعت دون الصف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے دیکھا تو آنحضرتؐ رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے ہی سجدہ کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص (شوق نیکی کے) پھر ایسا نہ کرنا

عن الحسن ان ابا بکرۃ جاء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم الذی رکع دون الصف ثم مشی الی الصف فقال ابوبکرۃ انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد ترجمہ حسن سے روایت ہے ابوبکرہؓ آئے رسول اللہ رکوع میں تھے انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کر لیا پھر صف میں ملنے کے لیے چلے جب آپ نماز پڑھ چکے پوچھا کس نے تم میں سے رکوع کیا تھا صف کے پیچھے پھر آیا صف میں ابوبکرہ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے پھر ایسا نہ کرنا ف بعضوں نے لا تعد کے معنی یہ کیے ہیں اب مت دوڑنا بعضوں نے یہ کیا ہے اب دوبارہ نماز میں آنے کے واسطے تاکہ پھر اسکی ضرورت نہ ہو مگر صحیح وہی معنی ہیں جو ہم نے کیے یعنی پھر ایسا نہ کرنا

ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفكم ثم اخذه بيساره فقال اعتدلوا سووا صفوفكم ترجمہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب نماز کی لیے کھڑی ہوتی اس لکڑی کو داہنے ہاتھ مین لیکر متوجہ ہوتی اور فرماتی سیدھی ہو جاؤ برابر کرو صفون کو پھر بائین ہاتھ
مین لیکر یہی فرماتے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص
فلیکن فی الصف المؤخر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی صف کو پورا کرو پھر اگر کچھ نقص رہے
تو دوسری صف مین رہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ لوگ ہین جنکے مونڈھے نرم ہین نماز مین ف
یعنی کوئی بڑھاتا ہے تو بڑھ جاتی ہین ہٹاتا ہے تو ہٹ جاتی ہین بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ ادھر ادھر نہین دیکھتے قبلہ کیطرف دیکھا کرتے
ہین یا دوسرے نمازیون کو تکلیف نہین دیتے باب الصفوف بین السواری ستونون کے بیچ مین صف کرنیکا بیان عن
عبد الحمید بن محمود قال صلیت مع انس بن مالک یوم الجمعۃ فدفعنا الی السواری فتقدمنا وتاخرنا فقال انس کنا
نتقی ھذا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد الحمید بن محمود سے روایت ہے میں نے انس بن مالک کے ساتھ جمعہ پڑھا
ہجوم کے سبب سے ہم ستونون کے بیچ مین ڈالے گئے تو ہم آگے پیچھے ہوگئے انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اس سے بچتے تھے
باب من یستحب ان یلی الامام فی الصف وکراھیۃ التاخر امام کے قریب رہنا مستحب ہے عن ابی مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ترجمہ
ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے قریب رہین وہ لوگ جو بالغ ہین عقلمند پھر جو ان سے قریب ہین پھر جو ان سے
قریب ہین عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وزاد ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وھیشات
الاسواق ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت ہے اسمین اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف نکرو یعنی آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلون مین بھی
اختلاف ہو جاویگا اور بچو تم بازار کیطرح شور مچانے سے یعنی مسجدون مین غل مت کرو ادب سے اگر ضرورت ہو تو بات کرو عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی میامن الصفوف ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ اپنی رحمت اتارتا ہے صف کے داہنے جانب مین اور فرشتے بھی دعا کرتے ہین
ف یعنی المقدم صف اول مین شریک ہو پھر اگر صف اول مین اپنا جانب ملجاوے تو نور علی نور ہے باب مقام
الصبیان من الصف لڑکے کہان پر کھڑے ہون عن ابی مالک الاشعری الا احدثکم بصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فاقام الصلوۃ وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان ثم صلی بھم فذکر صلاتہ ثم قال ھکذا صلاۃ قال عبد
الاعلی لا احسبہ الا قال صلاۃ امتی ترجمہ ابو مالک اشعری نے کہا مین تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤن آپ
کھڑے ہوئے نماز کو پہلے مردون کی صف باندھی پھر لڑکون کی بعد اسکے آپ نے نماز پڑھی پھر فرمایا میری امت کی نماز یہی ہے باب
صفوف النساء وتاخرھن عن الصف الاول عورتون کی صفون کا بیان اور صف اول مین شریک ہونیکا بیان عن ابی ھریرۃ قال

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر صفوف الرجال اولها وشرها اخرها وخیر صفوف النساء اخرها وشرها اولها
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر پہلے صف ہے کیونکہ وہ زیادہ دور ہے عورتوں سے اور بری
پچھلی صف ہے کیونکہ وہ نزدیک ہے عورتوں سے اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پہلے صف ہے کیونکہ وہ نزدیک ہے مردوں سے)
اور اچھی پچھلی صف ہے کیونکہ وہ دور ہے مردوں سے) عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال قوم
یتاخرون عن الصف الاول حتی یؤخرهم الله فی النار ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمیشہ لوگ صف اول سے پیچھے رہتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ بھی انکو دوزخ میں سب سے پیچھے کر دیگا ف وہاں عذاب کی شدت زیادہ ہوگی
بہ نسبت آگے کے اس حدیث سے صف اول میں شریک ہونے کی تاکید نکلی عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
رای فی اصحابه تاخرا فقال لهم تقدموا فاتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم ولا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرهم الله
عز وجل ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا صف اول سے پیچھے ہوتے ہوئے فرمایا آگے
آؤ اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کرینگے اللہ تعالی بھی انکو پیچھے ڈالدیگا
باب مقام الامام من الصف امام کے مقام پر کھڑا ہونے کے لئے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم وسطوا الامام وسدوا الخلل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ میں کھڑا کرو امام کو اور بند کرو خالی جگہوں
کو باب الرجل یصلی خلف الصف وحده جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھے اسکی نماز درست نہیں ہوتی عن وابصة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا یصلی خلف الصف وحده فامره ان یعید قال سلیمن الصلوة ترجمہ وابصہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اوسکو نماز دوہرانے کا حکم کیا ف کیونکہ جو شخص صف میں نہ
ہو بلکہ شریک نہ ہوا اور پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر پڑھے اسکی نماز درست نہ ہوگی امام احمد کا یہی قول ہے اور باقی کہتے ہیں درست ہو جاویگی
مگر مکروہ ہے باب الرجل یرکع دون الصف امام کو رکوع میں دیکھ کر جلدی کے مارے صف سے پیچھے رکوع کر لینے کا ذکر عن
ابی بکرة انه دخل المسجد ونبی الله صلعم راکع قال فرکعت دون الصف فقال النبی صلی الله علیه وسلم زادک الله حرصا
ولا تعد ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے دیکھا تو آنحضرت رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے ہی سجدہ کر لیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دیوے (نیکی کی) پھر ایسا نہ کرنا عن الحسن ان ابا بکرة جاء ورسول الله صلی الله علیه
وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی الله علیه وسلم صلوته قال ایکم الذی رکع دون الصف ثم مشی
الی الصف فقال ابو بکرة انا فقال النبی صلی الله علیه وسلم زادک الله حرصا ولا تعد ترجمہ حسن سے روایت ہے ابوبکرہ آئے رسول اللہ
رکوع میں تھے انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کر لیا پھر صف میں ملنے کے لیے چلے جب آپ نماز پڑھ چکے پوچھا کس نے تم میں سے رکوع کیا تھا صف کے پیچھے پھر
آیا صف میں ابوبکرہ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے پھر ایسا نہ کرنا ف بعضوں نے لا تعد کے معنی یہ کیے ہیں
اب مت دوڑنا بعضوں نے یہ کیا ہے اب دیر کیجیو نماز میں آنے کے واسطے تاکہ پھر اوسکی ضرورت نہ ہو مگر صحیح وہی معنی ہیں جو ہم نے کیے یعنی پھر ایسا نہ کرنا

کہ صف کے پیچھے سے رکوع کر لی بلکہ جبتک صف مین شریک نہو جاے رکوع نکرے **باب** ما یستر المصلی سترے کا بیان **عن** طلحة بن عبید اللہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جعلت بین یدیک مثل مؤخرة الرحل فلا یضرک من مر بین یدیک **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے سامنے رکھ لے مالا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر تب تجھے سامنے سے جانیوالے کسی کا نقصان نہ پہونچاوے
گا **ف** یعنے تیری نماز نہ توڑیگا اگرچہ سامنے سے جانے والا گدہا یا کتا یا عورت ہو۔ امام احمد رحہ کے نزدیک عورت اور گدہے کے سامنے سے گذرنے سے
نماز مشکوک ہوجاتی ہے اور کالے کتے کے سامنے جانے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور بعض علما کے نزدیک عورت اور گدہے اور کتے تینون کے سامنے جانے سے
نماز فاسد ہوجاتی ہے مگر جمہور علما کے نزدیک کسی شے کے سامنے جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے پر سامنے جانے والا اگر آدمی ہو تو گنہگار ہوتا ہے۔
سُترہ کہڑا کرنے سے یہہ سب ابیان موقوف ہوجاتی ہین نماز پڑھنیوالے کے نماز نہیں گھٹتے اور سامنے جانے والا جو سترہ کے پار جاوے
گنہگار نہیں ہوتا **عن** عطاء قال آخرة الرحل ذراع فما فوقہ **ترجمہ** عطا نے کہا پالان کے پیچھلی لکڑی ایک ہاتھہ کی ہوتی ہے یا اس سے کچھہ زیادہ

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربة فتوضع بین یدیہ فیصلی الیہا والناس
وراءہ وکان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذہا الامراء **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے
روز نکلتے حکم کرتے برچہا لانیکا وہ سامنے کہڑا کیا جاتا آپ اوسکی طرف نماز پڑہتے اور لوگ آپکے پیچھے ہوتے لیکن آپ یہہ سفر مین کرتے حاکمون
نے اسی وجہہ سے برچہا ساتھہ رکہنا اختیار کیا ہے **ف** اور نماز کو چہوڑ دیا گیا خوب جو چیز اصل تہی وہ بہول گئے اور جو تبع تہی اوسکو ضرور سمجھہ لیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے سامنے اگر سترہ ہو تو کافی ہے مقتدیون کیواسطے بہی **عن** ابی جحیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم
بالبطحاء وبین یدیہ عنزة الظہر رکعتین والعصر رکعتین یمر خلف العنزة المرأة والحمار **ترجمہ** ابی جحیفہ سے روایت ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی بطحا مین اور آپکے سامنے ایک برچہی تہی ظہر کی دو رکعتین اور عصر کے دو رکعتین برچہی کے اوس پار عورتین جاتی
تھین اور گدہے جاتی تہی **باب** الخط اذا لم یجد عصا جب لکڑی نہ ہو تو ایک لکیر کرلی زمین پر **عن** ابی ہریرة ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجہہ شیئا فان لم یجد فلینصب عصا فان لم یکن معہ عصا
فلیخطط خطا ثم لا یضرہ ما مر امامہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہے
تو اپنے منہہ کے سامنے کوئی چیز رکھہ لیوے اگر کچہہ نپاوے تو ایک لکڑی کہڑی کر لے اگر لکڑی بہی نہو تو ایک لکیر کہینچ لیوے پہر جو چیز سامنے
سے جاوے گی اوسکو نقصان نہ پہونچاوے گی **ف** یہہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اسی بہی بعض علما کا عمل اسی پر ہے اور بعضون کے
نزدیک لکیر کہینچنا کافی نہیں ہے لکیر کی کیفیت یہہ ہے مصلے یا یہہ مصلے یا یہہ مصلے کہا سفیان نے ہم نے کوئی دلیل نہ
پائی جس سے اس حدیث کو مضبوط کرین اور یہہ حدیث نہیں مروی ہے مگر اسی اسناد سے **عن** سفیان بن عیینة قال رأیت شریکا صلی بنا
فی جنازة العصر فوضع قلنسوتہ بین یدیہ یعنی فی فریضة حضرت **ترجمہ** سفیان بن عیینہ سے روایت ہے مین نے شریک کو دیکھا۔
اونہون نے ہمارے ساتھہ ایک جنازے مین عصر کے نماز پڑہی تو اپنی ٹوپی سامنے رکھہ لی **باب** الصلوٰة الی الراحلة اونٹ کیطرف نماز پڑہنیکا
بیان **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الی بعیرہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ

کیطرف نماز پڑھتے تھے **باب** اذا صلی الی اسطوانة او نحوها این یجعلها منه ستری کو کس جانب کے مقابل کرے **عن** المقداد بن

الاسود قال ما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الی عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله علی حاجبه الایمن او الایسر ولا یصمد

له صمدا **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے لکڑی یا ستون یا درخت کیطرف تو اوسکو اپنی داہنی

ابرو یا بائیں ابرو کے مقابل کرتے اور اوسکو بیچ دونوں آنکھوں کے بیچ میں نہ کرتے **ف** تاکہ بت پرستوں کے مشابہ نہو۔ اسناد اس حدیث

کی ضعیف ہے **باب** الصلوٰة الی المتحدثین والنیام جو شخص باتیں کرتا ہو یا سورہا ہو اوسکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے **عن** عبد الله

بن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تصلوا خلف النائم ولا المتحدث **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑھو اوس شخص کے پیچھے جو سورہا ہو یا باتیں کررہا ہو **باب** الدنو من السترة ستری سے نزدیک کھڑے

ہونے کا بیان **عن** سهل بن ابی حثمة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا صلی احدکم الی سترة فلیدن منها لا یقطع الشیطان

علیه صلاته **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ستری کی آڑ میں نماز پڑھے

تو ستری سے نزدیک ہوجاوے تاکہ شیطان اوسکی نماز نہ توڑے **ف** کیونکہ اگر ستری سے دور کھڑا ہوگا تو کتا یا عورت یا گدھا اوسکے

اندر ہو کر جاویگا **عن** سهل قال کان بین مقام النبی صلی الله علیه وسلم وبین القبلة ممر عنز **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قبلے سے اتنا نزدیک کھڑے ہوتے کہ ایک بکری کی جگہہ رہتی **باب** ما یؤمر المصلی ان یدرأ عن الممر بین یدیه اگر کوئی

نمازی کے سامنے سے جانے لگے تو اوسکو روکے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا کان احدکم

یصلی فلا یدع احدا یمر بین یدیه ولیدرأه ما استطاع فان ابی فلیقاتله فانما هو شیطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اور جہاں تک ہوسکے اوسکو روکے

اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے **ف** یعنی شیطان کا سا کام کرتا ہے کہ سے بھی نہیں مانتا اوسکو مارنا بھی علاج ہے **عن**

ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فلیصل الی سترة ولیدن منها ثم ساق معناه

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو ستری کی آڑ میں پڑھے اور اوس سے نزدیک

کھڑا ہو پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسی اوپر گزری **عن** ابی عبید حاجب سلیمان قال رأیت عطاء بن یزید اللیثی قائما یصلی

فذهبت امر بین یدیه فردنی ثم قال حدثنی ابو سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من استطاع

منکم ان لا یحول بینه وبین قبلته احد فلیفعل **ترجمہ** حاجب بن سلیمان سے روایت ہے میں نے عطاء بن یزید لیثی کو کھڑے

ہوئے نماز پڑھتے دیکھا میں اونکے سامنے سے جانے لگا اونہوں نے مجھے پھیر دیا پھر کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو سعید خدری نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے یہ کر سکے کہ کسی شخص کو اپنے اور قبلے کے بیچ میں سے نکلنے نہ دے تو وہ کرے **عن** ابی صالح قال دخل

ابو سعید علی مروان فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا صلی احدکم الی شیء یستره من الناس فاراد

احد ان یجتاز بین یدیه فلیدفع فی نحره فان ابی فلیقاتله فانما هو شیطان **ترجمہ** ابو صالح سے روایت ہے ابو سعید مروان

پاس گئی اور کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص تم مین سے ستر کی آڑ مین نماز پڑھے پھر کوئی شخص
اوسکے سامنے سے گذرنا چاہے تو اوسکی سینے پر مارے اگر وہ انکار کرے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے ف یعنی یہہ غرض ہے کہ اوسکو تنبیہ کرے سختی سے سمجھا
دیوے لیکن بعد نماز کے اور اشارے سے منع کرے **باب ما ینھی عنہ من المرور بین یدی المصلی** نمازی کے سامنے سے جانیکی ممانعت **عن** بسر
بن سعید ان زید بن خالد الجھنی ارسلہ الی ابی جھیم یسالہ ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المار بین یدی
المصلی فقال ابو جھیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیر لہ من ان
یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شھرا او سنۃ **ترجمہ** بسر بن سعید کو زید بن خالد نے ابو الجھیم پاس بھیجا یہہ پوچھنے
کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اوس شخص کے حق مین جو نمازی کے سامنے سے گزرے ابو جھیم نے کہا آپنے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے
والا جانے جو اوسپر عذاب ہوگا تو اوسکو چالیس تک کھڑا رہنا بہتر ہو سامنے چلے جانے سے ابو النضر نے کہا مجھے یاد نہین اونہون نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینے
یا چالیس برس **باب ما یقطع الصلوۃ** کن چیزون کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم یقطع صلاۃ
الرجل اذا لم یکن بین یدیہ قید آخرۃ الرحل الحمار والکلب الاسود والمرأۃ فقلت ما بال الاسود من الاحمر من الاصفر من الابیض
فقال یا ابن اخی سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما سالتنی فقال الکلب الاسود شیطان **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب اوسکے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی برابر نہو اور گدھا یا کتا یا عورت سامنے سے گذر جاوے مین نے کہا کالے کی کیا
خصوصیت ہے سرخ ہو یا زرد ہو یا سفید تو کیسا ابو ذر نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے تو نے مجھسے وہ بات پوچھی جو مین نے رسول اللہ سے پوچھی تھی آپنے
فرمایا کالا کتا شیطان ہے **عن** ابن عباس رفعہ شعبۃ قال یقطع الصلوۃ المرأۃ الحائض والکلب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹوٹ جاتی ہے جب سامنے سے حائض عورت یا کتا نکل جاوے **ف** اسکو شعبہ نے مرفوعا اور ہشام اور ہمام نے موقوفا روایت کیا ہے اور شعبہ نے
مرفوعا **عن** ابن عباس قال احسبہ عن رسول اللہ صم قال اذا صلی احدکم الی غیر سترۃ فانہ یقطع صلوتہ الکلب والحمار والخنزیر
والیھودی والمجوسی والمرأۃ ویجزی عنہ اذا مروا بین یدیہ علی قذفۃ بحجر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے عکرمہ نے کہا مین سمجھتا
ہون رسول اللہ نے فرمایا ہوگا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے بغیر سترہ کے تو اوسکی نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدھے اور سور اور یہودی اور پارسی اور عورت کے
سامنے نکلجانے سے البتہ اگر پتھر ایک ڈھیلے کی مار سے پرے ہو نکلین تو نماز ہو جاویگی **عن** یزید بن نمران قال رایت رجلا بتبوک مقعدا فقال
مررت بین یدی النبی صلعم وانا علی حمار وھو یصلی فقال اللھم اقطع اثرہ فما مشیت علیھا بعد **ترجمہ** یزید بن نمران سے روایت ہے
مین نے ایک شخص کو تبوک مین دیکھا جو لنجا تھا اوس نے کہا رسول اللہ صلعم نماز پڑھ رہے تھے مین گدھے پر سوار ہو کر آپکے سامنے سے گزرا آپنے فرمایا اللہ کاٹ
دے پاؤن اوسکا پھر مین اوسکے بعد چل نسکا دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے کاٹ دیا اوسنے ہماری نماز کو کاٹ دے اللہ قدم اوسکا **عن** غزوان انہ
نزل بتبوک وھو حاج فاذا ھو برجل مقعد فسالہ عن امرہ فقال ساحدثک حدیثا فلا تحدث بہ ما سمعت انی حی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بتبوک الی نخلۃ فقال ھذہ قبلتنا ثم صلی الیھا فاقبلت وانا غلام اسعی حتی مررت بینہ و
بینھا فقال قطع صلوتنا قطع اللہ اثرہ فما قمت علیھا الی یومی ھذا **ترجمہ** غزوان سے روایت ہے وہ اوترے تبوک مین حج کے

اراد ی سی اُنہون نی ایک شخص آدمی کو دیکھا اوس سے حال پوچھا وہ بولا مین تم سے ایک بات کہتا ہون بشرطیکہ جبتک مین زندہ رہون تم اوسکو کسی کے بیان نہ کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین اوترے تھی ایک درخت کی آڑ مین اور آپنے فرمایا یہہ ہمارا قبلہ ہے پھر نماز شروع کی اوسطرف مین آیا اور تا ہوا جا بیٹھا
مین کا تہا یہانتک کہ آنحضرت اور درخت کے بیچ مین سے ہو گذری آپنے فرمایا توڑ دی اس نی نماز ہماری کاٹ دی اللہ نشان اسکا اوس وقت سے مین کھڑا نہ
ہو سکا لنجا ہو گیا **باب** سترۃ الامام سترۃ من خلفہ امام کا سترہ مقتدیونکو بھی کفایت کرتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال
هبطنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثنیۃ اذاخر فحضرت الصلوۃ یعنی فصلی الی جدار فاتخذہ قبلۃ ونحن خلفہ فجاءت بہیمۃ
تمر بین یدیہ فما زال یدارئہا حتی لصق بطنہ بالجدار ومرت من ورائہ او کما قال مسدد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ اوترے اذاخر کی گھاٹی سے (ایک مقام ہے مکے مدینے کے درمیان) نماز کا وقت آگیا آپنے ایک دیوار کیطرف نماز پڑھی
اور ہم آپکے پیچھے کھڑے ہوئے ایک چارپایہ آیا سامنے سے جانیکو آپ اوسکو روکے رہے یہانتک کہ آپنے اپنا پیٹ دیوار سے لگا دیا تاکہ وہ سامنے سے نجا سکی آخر وہ آپ
کے پیچھے سے چلا گیا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فذہب جدی یمر بین یدیہ فجعل یتقیہ **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے ایک بکری کا بچہ سامنے سے جانے لگا آپ اوسکو روکتے رہے **باب** قال المرأۃ لا تقطع
الصلوۃ عورت کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت کنت بین النبی صلعم وبین القبلۃ قال شعبۃ احسبہا
قالت وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین بیچ مین رسول اللہ اور قبلے کے تھی شعبہ نے کہا مین سمجھتا ہون انہون نے یہہ بھی کہا
اور مین اوس وقت حائضہ تھی۔ کہا ابو داؤد نے اور بہت لوگون نے اس حدیث کو روایت کیا اوس مین یہہ نہین ہے مین حائضہ تھی **عن** عائشۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی صلاتہ من اللیل وہی معترضۃ بینہ وبین القبلۃ راقدۃ علی الفراش الذی یرقد علیہ حتی اذا اراد
ان یوتر ایقظہا فاوترت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہا کرتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے بیچ
مین لیٹی رہتین اوس بچھونے پر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے جب آپ وتر پڑہنا چاہتے تھے تو اونکو جگا دیتے وہ بھی وتر پڑھ لیتین **عن**
عائشۃ قالت بئسما عدلتمونا بالحمار والکلب لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا معترضۃ بین یدیہ فاذا اراد
ان یسجد غمز رجلی فضممتہا الی ثم یسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا برا کیا تم نے برابر کر دیا ہمکو گدہے اور کتے کے (تم نے یہہ کہا کہ عورت اور
گدہے اور کتے کے سامنے نکلجانے سے نماز جاتی رہتی ہے) مین نے رسول اللہ کو دیکھا نماز پڑھتے تھے آپ اور مین آپکے سامنے لیٹی تھی جب آپ سجدہ کرنے
لگتے میرے پانون دبا دیتے مین پانون سمیٹ لیتی آپ سجدہ کرتے **عن** عائشۃ انہا قالت کنت انام وانا معترضۃ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہو یصلی من اللیل فاذا اراد ان یسجد ضرب رجلی فقبضتہما فسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین سوتی رہتی تھی اور پانو
میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے اور آپ رات کو نماز پڑہا کرتے جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پانون کو مار دیتے تھے مین اونکو سمیٹ لیتی آپ
سجدہ کرتے **عن** عائشۃ انہا قالت کنت انام وانا معترضۃ فی قبلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا
امامہ اذا اراد ان یوتر زاد عثمان غمزنی ثم اتفقا فقال تنحی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین سوتی تھی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قبلے کیطرف آپ نماز پڑہا کرتے اور مین آپکے آگے ہوتی جب آپ وتر پڑہنے لگتے فرماتے سرک جا **باب** من قال الحمار لا یقطع الصلوۃ گدہے کے سامنے جانے

نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن ابن عباس** قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناهزت الاحتلام ورسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی
بالناس بمنی فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت فارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک احد **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے میں گدہی پر سوار ہوکر آیا اور ان دنوں میں میں قریب بلوغ تہا اور رسول اللہ صلعم نماز پڑہا رہے تھے منا میں میں سامنے سے صف کے گزرا پھر
پرسے اترا وہ چرتی رہی اور میں صف میں شریک ہوگیا کسی نے مجہپر انکار نہیں کیا **ف** شاید اسوجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ امام کے سامنے سے ہوکر وہ گدہی
نہیں نکلی تھی تو کچھ حرج نہیں ہوا کیونکہ امام کا سترہ مقتدیوں کو کافی ہے اور شاید اسوجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ گدہی کے سامنے جانیکو وہ لوگ مفسد نماز نہ
سمجہتے ہونگے **عن ابی الصهباء** قال تذاکرنا ما یقطع الصلاة عند ابن عباس قال جئت انا وغلام من بنی عبد المطلب علی حمار
ورسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فنزل ونزلت وترکنا الحمار امام الصف فما بالاه وجاءت جاریتان من بنی عبد المطلب فدخلتا بین الصف فما بالی
ذلک **ترجمہ** ابو الصہباء (صہیب مولے ہیں ابن عباس کے) سے روایت ہے ہم نے ذکر کیا ان چیزوں کا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ابن عباس نے کہا میں اور
ایک لڑکا عبد المطلب کے اولاد سے گدہی پر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تھے وہ بھی اترا میں بہی اترا اور گدہی کو صف کے آگے چہوڑ دیا
آپ نے کچہ پرواہ نہ کی پھر دو لڑکیاں آئیں عبد المطلب کے اولاد سے وہ صف کے بیچ میں چلی آئیں آپ نے کچہ پرواہ نہ کی دوسری روایت میں ہے فجاءت
جاریتان من بنی عبد المطلب اقتتلتا فاخذهما قال عثمان ففرع بینهما وقال داود فنزع احداهما من الاخری فما بالی ذلک **ترجمہ**
دو لڑکیاں عبد المطلب کے اولاد میں سے لڑتی ہوئیں آئیں آپ نے انکو پکڑ لیا یا جدا کر دیا پھر کچہ پرواہ نہ کی

باب من قال الکلب لا یقطع الصلوة

کتے کی سامنے جانیسے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن الفضل بن عباس** قال اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن فی بادیة لنا ومعه عباس
فصلی فی صحراء لیس بین یدیه سترة وحمارة لنا وکلبة تعبثان بین یدیه فما بالی ذلک **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلعم ہمارے پاس آئے جنگل میں اور آپکے ساتھ عباس بن عبد المطلب تہے آپنے جنگل میں نماز پڑہی اور آپکے سامنے سترہ نہ تہا اور گدہی اور کتیا ہماری آگے
سامنے کہیلتی تہیں آپنے کچہ پرواہ نہ کی

باب من قال لا یقطع الصلوة شئ

کسی چیز کے سامنے جانیسے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن ابی سعید** قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقطع الصلوة شئ وادرؤا ما استطعتم فانما هو شیطان **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جہانتک ہو سکے دفع کرو وہ شیطان ہے **عن ابی الوداک** قال مر شاب من قریش بین یدی ابی سعید الخدری وهو یصلی
فدفعه ثم عاد فدفعه ثم عاد فدفعه ثلاث مرات فلما انصرف قال ان الصلوة لا یقطعها شئ ولکن قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادرؤا
ما استطعتم فانه شیطان **ترجمہ** ابو الوداک سے روایت ہے ایک جوان قریشی ابو سعید خدری کے سامنے سے جانے لگا نماز میں ابو سعید نے اسکو روکا پھر وہ پہر آیا
پہر روکا تین بار بدستور جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہانتک ہو سکے دفع کرو وہ شیطان ہے کہا ابو داود نے
جب حدیثیں متعارض ہوں تو اب صحابہ کا عمل دیکھا جاویگا۔ صحابہ بہی مختلف ہیں لیکن اکثر کا قول یہی ہے کہ نماز کسی شے کے سامنے جانے سے نہیں ٹوٹتی۔ تمام ہوا پارہ
چوتھا سنن ابی داود کی تیس ۳۰ پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ پانچواں ان شاء اللہ جل جلالہ کے فضل اور انعام پر توکل کرکے بعونہ وتعالی

تم الجزء الرابع ویتلوه الجزء الخامس ان شاء الله تعالی

فہرست ابواب پارہ چہارم سنن ابوداؤد

تم الفہرس الجزو الرابع
بعون اللہ تعالی

الجزؤ الخامس

پارہ پانچوان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب استفتاح الصلوٰة نماز شروع کرنیکا بیان **باب** رفع اليدين دونو ہاتھ اوٹھانی کا بیان **ف** احادیث صحیحہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اوٹھانا کئی مقامون پر ثابت ہی پہلے تکبیر تحریمہ کیوقت دوسری رکوع کرتی وقت تیسرے رکوع سے کھڑی ہوتی وقت چوتھی تیسری رکعت کو ہاتھ باندہنے سے پہلے اور جو روایتین اسکی خلاف مین آئی ہین وہ ضعیف ہین دوسری بعض روایتون سے رفع یدین کا نہ کرنا بعض اوقات مین ثابت ہوتا ہی یہ نہین نکلتا کہ رفع یدین درست نہین ہی یا کبھی نکرنا چاہیے البتہ یہ روایات وقت نماز خلاف ہین جب ہم رفع یدین کو واجب یا فرض جانتے ہم تو اوسکو مستحب کہتے ہین پھر استحباب کا ثبوت ہمات عیان ہی جب احادیث صحیحہ سے کرنا اوس کا رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور تابعین سے بخوبی ثابت ہی **عن** ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلوٰة رفع يديه حتى يحاذي منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع راسه من الركوع وقال سفيان مرة واذا رفع راسه واكثر ما كان يقول وبعد ما يرفع راسه من الركوع ولا يرفع بين السجدتين **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے دونو ہاتھ اوٹھاتے مونڈہون تک اسیطرح جب رکوع کرتے اور جب اوٹھاتے رکوع سے اور دونوں سجدون کے بیچ مین نہ اوٹھاتے تھے **عن** عبد الله بن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوٰة رفع يديه حتى تكونا حذو منكبيه ثم كبر وهما كذلك فيركع ثم اذا اراد ان يرفع صلبه رفعهما حتى تكونا حذو منكبيه ثم قال سمع الله لمن حمده ولا يرفع يديه في السجود ويرفعهما في كل تكبيرة يكبرها قبل الركوع حتى تنقضي صلاته **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑی ہوتے دونون ہاتھ اوٹھاتے مونڈہون تک تکبیر کہتے اور ہاتھ ویسے ہی رہتے پھر رکوع کرتے پھر جب سر اوٹھاتے رکوع سے ہاتھون کو اوٹھاتے مونڈہون تک پھر فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اور نہین ہاتھ اوٹھاتے تھے دونون سجدون مین بلکہ اوٹھاتے تھے ہر رکعت مین جب تکبیر کہتے رکوع کرنیکے لیے یہانتک کہ پوری ہو جاتی نماز آپکی **عن** وائل بن حجر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان اذا كبر رفع يديه قال ثم التحف ثم اخذ شماله بيمينه وادخل يديه في ثوبه قال فاذا اراد ان يركع اخرج يديه ثم رفعهما واذا اراد ان يرفع راسه من الركوع رفع يديه ثم سجد ووضع وجهه بين كفيه واذا رفع راسه من السجود ايضا رفع يديه حتى فرغ من صلاته قال محمد فذكرت ذلك للحسن بن ابي الحسن فقال هي صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله من فعله وتركه من تركه **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہی مینے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپنے جب تکبیر کہی دونون ہاتھ اوٹھائی پھر دونون ہاتھ اندر کر لیے کپڑے کے **ف** یعنی ہاتھ اوٹھاتی وقت دونو ہاتھون کو باہر نکالا کپڑے سے پھر ہاتھ باندہتی وقت اندر کر لیے سردی کے سبب سے **ت** پھر داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ کو پکڑا اور دونون ہاتھ کپڑے کی اندر کر لیے جب رکوع کرنا چاہا تو دونون ہاتھ باہر نکال کر اونکو اوٹھایا اسیطرح جب

سر اوٹھاتی لگر دونوں ہاتھوں کو اوٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی پیشانی کو دونوں پہونچوں کے بیچمین کیا اور جب سجدہ سے سر اوٹھایا دونو
ہاتھوں کو اوٹھایا **ف** صحیح روایت مین سجدون کے بیچ مین ہاتھ اوٹھانا نہین ہے اکثر علما کے نزدیک منسوخ ہے **ق** محمد نے کہا مین نے
یہ حسن بن ابی الحسن سے کہا انہوں نے کہا یہ نماز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرنیوالوں نے ایسا ہی کیا اور چھوڑنیوالوں نے چھوڑدیا **عن**
وائل بن حجر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ مع التکبیر **ترجمہ** وائل بن حجر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ
اٹھاتے دیکھا تکبیر کیوقت **عن** وائل بن حجر انہ ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قام الی الصلوۃ رفع یدیہ حتی کانتا بحیال منکبیہ
وحاذی بابہامیہ اذنیہ ثم کبر **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کے لیے کھڑے ہو
دونوں ہاتھ اپنے اوٹھائے مونڈھوں تک اور انگوٹھے کانوں کے برابر کیے پھر تکبیر کہی **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فکبر فرفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ ثم اخذ
شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذلک ثم وضع یدیہ علی رکبتیہ فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل
ذلک فلما سجد وضع راسہ بذلک المنزل من بین یدیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری
وحد مرفقہ الایمن علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ورایتہ یقول ھکذا وحلق بشر الابہام والوسطی واشار
بالسبابۃ **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قصداً دیکھا آپ کیونکر پڑھتے ہیں تو پہلے آپ
کھڑے ہوئے اور قبلہ کیطرف مونھ کیا اور اللہ اکبر کہا دونو ہاتھ اوٹھائے کانوں تک پھر بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑا جب رکوع کا قصد کیا
اسی طرح دونو ہاتھوں کو اوٹھایا جب سجدہ کیا تو اپنے سر کو دونو ہاتھوں کے بیچ میں کیا پھر بیٹھے تو بائین پیر کو بچھایا اور بایان ہاتھ اپنی بائین ران پر رکھا
اور داہنے ہاتھ کی کہنی داہنے ران سے جدا رکھی اور دو انگلیوں کو بند کر لیا اور ایک حلقہ بنا لیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور دیکھا مین
نے اونکو اسطرح کہتے ہوئے اور بشر نے بتایا انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ کیا اور کلمے کے انگلی سے اشارہ کیا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے
ثم وضع یدہ الیمنی علی ظہر کفہ الیسری والرسغ والساعد قال فیہ ثم جئت بعد ذلک فی زمان فیہ برد شدید فرایت
الناس علیہم جل الثیاب تحرک ایدیہم تحت الثیاب **ترجمہ** پھر داہنا ہاتھ بائین کف پر رکھا یا بائین پہونچے پر یا بائین باہنہ پر اس روایت
مین یہی ہے پھر مین آیا سخت جاڑے مین تو مین نے لوگوں کو دیکھا بہت کپڑے پہنے ہوئے اونکے اندر اونکے ہاتھ ہلتے تھے (رفع یدین کیوقت)
عن وائل بن حجر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حیال اذنیہ قال ثم اتیتہم فرایتہم
یرفعون ایدیہم الی صدورہم فی افتتاح الصلوۃ وعلیہم برانس واکسیۃ **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی دونو ہاتھ اٹھائے کانوں تک وائل نے کہا پھر جو مین آیا تو مین نے لوگوں کو دیکھا اپنے ہاتھ
اٹھاتے تھے سینے تک نماز شروع کرنیکے وقت اور وہ جبے اور کمل اوڑھے تھے

باب افتتاح الصلوۃ نماز کے شروع کرنیکا بیان

عن وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشتاء فرایت اصحابہ یرفعون ایدیہم فی ثیابہم فی الصلوۃ **ترجمہ** وائل ابن
حجر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاڑے مین آیا مین نے دیکھا آپکے اصحاب کو اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کپڑوں کے اندر **ف** سردی کے

پھر دونوں ہاتھ اٹھائے ... جب رکوع سے سر اوٹھایا اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اوٹھایا

کی وجہ سے باہر نہ نکالتے تھے کیونکہ ہاتہوں کا باہر نکالنا واجب نہیں ہے مستحب ہے **عن** ابی حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو قتادة قال ابو حمید انا اعلمکم بصلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فلم فواللہ
ما کنت باکثرنا لہ تبعۃ ولا اقدمنا لہ صحبۃ قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی
الصلوة یرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یکبر حتی یقر کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم یقرأ ثم یکبر فیرفع یدیہ
حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل فلا یصب راسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ
فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یہوی الی الارض فیجافی یدیہ عن
جنبیہ ثم یرفع راسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ویفتخ اصابع رجلیہ اذا سجد ویسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع
ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین
کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوة ثم یصنع ذلک فی بقیۃ صلاتہ حتی اذا
کانت السجدة التی فیہا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متورکا علی شقہ الایسر قالوا صدقت ہکذا کان یصلی
صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیوں میں بیٹھے ہوئے تھے اون میں ابو قتادہ بھی تھے ابو حمید نے کہا
میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں اون لوگوں نے کہا کیونکر قسم خدا کی تم ہم سے زیادہ پیروی نہیں
کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ہم سے پہلے آپ کی صحبت میں آئے تھے ابو حمید نے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے **ف** مگر یہ غرض ہے
کہ تم مجھ سے زیادہ صحبت رکھتے تھے تو نماز کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو اسلیے ہو سکتا ہے میں نے خوب غور کیا ہو اور اچھی طرح یاد رکھا ہو اور تمکو
خیال نہ رہا ہو **ت** اون لوگوں نے کہا اچھا بیان کرو ابو حمید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے
اپنے مونڈہوں تک پھر تکبیر کہتے جب ہر ایک ہڈی اپنے مقام پر آ جاتی اعتدال سے تو آپ قرات شروع کرتے پھر تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے
مونڈہوں تک پھر رکوع کرتے اور دونوں ہتھیلیاں اپنی گھٹنوں پر رکھتے اور پیٹھ سیدھی کرتے اور سر کو پیٹھ کے برابر رکھتے نہ جھکا
نہ اونچا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے اپنے مونڈہوں تک سیدھے کھڑے ہو کر پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین
کیطرف جھکتے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے پھر اٹھاتے اپنا سر سجدے سے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اوس پر بیٹھتے اور سجدہ کیوقت اپنی
انگلیوں کو کھلا رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے اللہ اکبر کہکے پھر سر اٹھاتے سجدے سے اور بائیں پیر کو بچھا کر اوس پر بیٹھتے اتنی دیر تک کہ ہر ایک ہڈی
اپنے ٹھکانے آ جاتی (بعد اوسکے کھڑے ہوتے) اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے پھر جب دو رکعتوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے اللہ اکبر
کہتے اور دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈہوں تک جیسا شروع نماز کیوقت اٹھاتے تھے پھر باقی نماز میں ایسا ہی کرتے یہانتک کہ جب اخیر سجدے سے
فارغ ہوتے جسکے بعد سلام ہوتا ہے نکالتے بایاں پاؤں اپنا اور بیٹھتے بائیں کولہے پر۔ اون صحابہ نے یہہ سنکر کہا سچ کہا تو نے اسیطرح رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے **عن** محمد بن عمرو بن عطاء العامری قال کنت فی مجلس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذاکروا
صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید فذکر بعض ہذا الحدیث وقال فاذا رکع امکن کفیہ من رکبتیہ

وفرّج بين اصابعه غير مقنع راسه ولا صافح بخده وقال فاذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه اليسرى
ونصب اليمنى فاذا كان في الرابعة افضى بوركه اليسرى الى الارض واخرج قدميه من ناحية واحدة **ترجمہ** محمد بن
عمرو عامری سے روایت ہے میں ایک مجلس میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے انہوں نے آپکی نماز کا ذکر کیا ابو حمید نے
کہا پھر یہی حدیث بیان کی اور کہا جب آپ نے رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر جمایا اور انگلیاں کشادہ کہیں پھر پیٹ کو
خم کیا اور سر کو اونچا نہ رکھا نہ کسی طرف داہنی بائیں منہ کو موڑا (بلکہ سیدھا قبلہ کی طرف رکھا) جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو بائیں
پاؤں کے تلوے پر بیٹھے اور داہنے پاؤں کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تو بائیں سرین کو زمین پر رکھدیا اور دونوں پاؤں کو
ایکطرف نکالدیا **عن** محمد بن عمرو بن عطاء نحو هذا قال فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل
باطراف اصابعه القبلة **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطا سے ایسا ہی مروی ہے اور اس میں یہ ہے جب آپ نے سجدہ کیا تو نہ اپنے ہاتھوں کو بچھایا
زمین پر نہ سمیٹ لیا اور اپنی انگلیوں کا منہ قبلہ کی طرف کیا **عن** عباس او عياش بن سهل الساعدي انه كان في مجلس فيه ابوه
وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وفي المجلس ابو هريرة وابو حميد الساعدي وابو اسيد بهذا الخبر يزيد او ينقص
قال فيه ثم رفع راسه يعني من الركوع فقال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ورفع يديه ثم قال الله اكبر فسجد فانتصب
على كفيه وركبتيه وصدور قدميه وهو ساجد ثم كبر فجلس فتورك ونصب قدمه الاخرى ثم كبر فسجد ثم كبر فقام ولم
يتورك ثم ساق الحديث قال ثم جلس بعد الركعتين حتى اذا هو اراد ان ينهض للقيام قام بتكبيرة ثم ركع الركعتين
الاخريين ولم يذكر التورك في التشهد **ترجمہ** عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے جس میں
انکے باپ جو صحابی تھے اور ابو ہریرہ اور ابو حمید ساعدی اور ابو اسید موجود تھے۔ پھر یہی حدیث بیان کی کچھ کم و بیش کہا پھر آپ نے
سر اوٹھایا رکوع سے اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد اور دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر فرمایا اللہ اکبر اور سجدہ کیا تو جمایا زمین
پر اپنی ہتھیلیوں کو اور گھٹنوں کو اور انگلیوں کے سروں کو سجدے میں پھر تکبیر کہی جب بیٹھے تو سرین پر بیٹھے اور ایک قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی
اور دوسرا سجدہ کیا پھر سرین پر نہ بیٹھے اور کھڑے ہو گئے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک یہاں تک کہ بیٹھے دو رکعتیں پڑھ کر جب اوٹھنے
کا ارادہ کیا تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے پچھلی دو رکعتیں پڑھیں اور نہیں ذکر کیا تورک کا تشہد میں (تورک کہتے ہیں سرین پر بیٹھنے کو اور
دونوں پاؤں ایکطرف نکالدینے کو) **عن** عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة
فذكروا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر
بعض هذا قال ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كانه قابض عليهما ووتر يديه فتجافى عن جنبيه قال ثم سجد
فامكن انفه وجبهته ونحى يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه ثم رفع راسه حتى رجع كل عظم في
موضعه حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى
وكفه اليسرى على ركبته اليسرى واشار باصبعه **ترجمہ** عباس بن سہل سے روایت ہے جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ابو حمید نے کہا مین تم سب سے زیادہ جانتا ہون آپ کی نماز
کو پہر بھی حدیث بیان کی بعد اوسکی کہا پہر آپ نے رکوع کیا اور دونو ہاتھونکو دونو گھٹنیون پر رکہا گویا اونکو پکڑ لیا اور دونو ہاتھون کو
سیدہا کیا گویا کمان کی چلّی ہو گئی اور جدا رکہا پہلوؤن سے پہر سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگایا اور دونو ہاتہون کو
جدا رکہا پہلوؤن سے اور دونو ہتہیلیوں کو مونڈہون کے برابر رکہا پہر سر اوٹہایا یہان تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی
پہر دوسرا سجدہ کیا اور اوس سے فارغ ہوئی پہر بیٹہے بایان پاؤن بچہا کر اور داہنی پاؤن کو کہڑا کیا اور اوسکی انگلیون کو قبلہ کی
طرف کیا اور اپنی داہنی ہتہیلی کو داہنی گہٹنی پر رکہا اور بائین ہتہیلی کو بائین گہٹنی پر رکہا اور انگلی سے اشارہ کیا **عن** ابی
حمید بہذا الحدیث قال واذا سجد فرج بین فخذیہ غیر حامل بطنہ علی شیء من فخذیہ **ترجمہ** دوسری روایت
مین ہی جب سجدہ کیا تو دونو رانون کو کشادہ رکہا اور پیٹ کو رانون سے نہ لگایا **عن** وائل بن حجر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
ھذا الحدیث قال فلما سجد وقعتا رکبتاہ الی الارض قبل ان تقع کفاہ قال فلما سجد وضع جبہتہ بین کفیہ
وجافی عن ابطیہ قال حجاج وقال ھمام وحدثنا شقیق حدثنی عاصم بن کلیب عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثل ھذا وفی حدیث احدھما واکبر علمی انہ حدیث محمد بن جحادۃ واذا نہض نہض علی رکبتیہ واعتمد علی فخذہ **ترجمہ**
وائل بن حجر سے روایت ہی اسی حدیث مین جب آپ سجدہ کرتی تو گہٹنی آگی زمین پر ہاتہون سے پہلے لگتی جب سجدی مین جاتی تو پیشانی دونو
ہاتہون کی بیچ مین رکہتی اور اپنی بغلین کہلی رکہتے دوسری روایت مین ہی جب آپ اوٹہتی تو اپنی گہٹنون پر اوٹہتی اور بوجہ ڈالتی رانون پر **عن**
وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع ابہامیہ فی الصلوۃ الی شحمۃ اذنیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹہاتی تہی اپنی دونو انگہوٹون کو دیکہا نماز مین کانوکے لوتک **ف** نماز شروع کرتی وقت ابو حنیفہ
کا بھی قول ہے **عن** ابی ھریرۃ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوۃ جعل یدیہ حذو منکبیہ
واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع للسجود فعل مثل ذلک واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلک **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتی تو دونو ہاتہہ مونڈہون تک اوٹہاتی جب رکوع کرتی تو ایسا ہی کرتی جب رکوع سی
فارغ ہو کر سیدہے کہڑی ہوتی سجدی کیواسطی تو ایسا ہی کرتے جب دو رکعتین پڑہ کر کہڑی ہوتے تو ایسا ہی کرتی **عن** میمون المکی
انہ رای عبد اللہ بن الزبیر وصلی بہم یشیر بکفیہ حین یقوم وحین یرکع وحین یسجد وحین ینہض للقیام فیقوم
فیشیر بیدیہ فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رأیت ابن الزبیر صلی صلاۃ لم ار احدا یصلیہا فوصفت لہ ھذہ
الاشارۃ فقال ان احببت ان تنظر الی صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقتد بصلاۃ عبد اللہ بن الزبیر **ترجمہ**
میمون مکی سی روایت ہی اونہون نی عبد اللہ بن الزبیر کو دیکہا نماز پڑہائی اور اشارہ کیا اپنی دونون ہاتہون سی رفع یدین کیا کہڑی
ہوتی وقت اور رکوع کی وقت اور سجدی کی وقت اور پہر کہڑی ہوتی وقت کہڑی ہوی اور اشارہ کیا ہاتہون سی وہ گئی عبد اللہ بن عباس کی پاس
اور اون سے کہا مین نے عبد اللہ بن الزبیر کو اسطرح نماز پڑہتی دیکہا کہ کسیکو اسطرح پڑہتی نہ دیکہا اور مینے بیان کیا ہاتہون سی اشارہ

کرتی تھا عبداللہ بن عباس نے کہا اگر تو چاہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنا تو پیروی کر عبداللہ بن الزبیر کی نماز کی **عن**
النضر بن کثیر یعنی السعدی قال صلی الی جنبی عبداللہ بن طاؤس فی مسجد الخیف فکان اذا سجد السجدۃ الاولی فرفع رأسہ
منہا رفع یدیہ تلقاء وجہہ فانکرت ذلک فقلت لوهیب بن خالد فقال لہ وهیب بن خالد تصنع شیئا لم ار احدا
یصنعہ فقال ابن طاؤس رأیت ابی یصنعہ وقال ابی رأیت ابن عباس یصنعہ ولا اعلم الا انہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یصنعہ **ترجمہ** نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہے میرے پہلو میں نماز پڑہی عبداللہ بن طاؤس نے مسجد خیف میں جب انہوں نے سجدہ
کیا پہلا اور اپنا سر اوٹھایا تو دونو ہاتھ اٹھائے اپنے منہ کے سامنے میں نے اسکا انکار کیا اور وہیب بن خالد سے ذکر کیا وہیب بن خالد نے
عبداللہ سے کہا تم ایسی بات کرتے ہو جو میں نے کسیکو کرتے نہیں دیکھا عبداللہ بن طاؤس نے کہا میں نے اپنے باپ طاؤس کو یہ کرتے دیکھا
اور طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس کو ایسا کرتے دیکھا اور میں نہیں جانتا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے
تھے **ف** اوائل میں پھر آپ نے دونو سجدوں کے بیچ میں ہاتھ اوٹھانا چھوڑ دیا **عن** ابن عمر انہ کان اذا دخل فی الصلوۃ کبر ورفع
یدیہ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ویرفع ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے دونو ہاتھ اوٹھاتے اور بیان کرتے تھے یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کہا ابوداود نے یہ حدیث
موقوفاً صحیح ہے مرفوع نہیں ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے واذا قام من الرکعتین یرفعہما الی ثدییہ جب دو رکعتیں پڑھ کر
کھڑے ہوتے دونو ہاتھ اٹھاتے چھاتیوں تک تیسری روایت میں ہے ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمر پہلا میں ہاتھ اونچے اٹھاتے
تھے میں نے کہا مجھکو بتاؤ انہوں نے اشارہ کیا چھاتیوں تک یا اس سے بھی کچھ نیچے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا ابتدأ
الصلوۃ یرفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعہما دون ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر
جب نماز شروع کرتے تھے اپنے دونو ہاتھوں کو اوٹھاتے تھے مونڈہوں تک اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس سے کم ہاتھوں کو اٹھاتے
تھے۔ کہا ابوداود نے سوا مالک کے کسی نے روایت نہیں کیا کہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اس سے کم اوٹھاتے تھے **ف** بلکہ اور لوگوں
نے یہی بیان روایت کیا ہے جتنا شروع میں اٹھاتے تھے اوتنا ہی بیچ میں **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام
فی الرکعتین کبر ورفع یدیہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر اوٹھتے تکبیر کہتے اور
دونو ہاتھ اوٹھاتے **عن** علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع
یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء
من صلوتہ وهو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک وکبر **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کو کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ اٹھاتے مونڈہوں تک اور جب قرات سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ
کرتے تو اسیطرح ہاتھوں کو اوٹھاتے اور . . . .

جب رکوع سے سر اوٹہاتے تو اسیطرح ہاتہونکو اوٹہاتے اور بیٹہنے کیحالت مین ہاتہ دنکو نہ اوٹہاتے اور جب دو رکعتین پڑہ کر اوٹہتے تو دونو ہاتھہ اسی
طرح اوٹہاتے اور تکبیر کہتے۔ کہا ابوداؤد نے ابو حمید ساعدی کی حدیث مین ہے جب دو رکعتین پڑہ کر کہڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونو ہاتھہ
اوٹہاتے مونڈہون تک جیسے تکبیر کہی تھی شروع نماز مین۔ اسکو بیان کرنیسے یہہ غرض ہے کہ حضرت علی کے روایت مین واذا قام من السجدتین
کے معنے واذا قام من الرکعتین ہین چنانچہ ہم نے اوسی طرح ترجمہ کیا ہے **عن** مالك بن الحويرث قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم
يرفع يديه اذا كبر واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع حتى يبلغ بهما فروع اذنيه **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت
ہے دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکبیر کہتے آپ دونون ہاتہہ اوٹہاتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹہاتے
یہانتک کہ پہونچتے دونو ہاتھہ کانون تک **عن** بشير بن نهيك قال قال ابو هريرة لو كنت قدام النبي صلى الله عليه وسلم لرأيت
ابطيه زاد ابن معاذ قال يقول لاحق الا ترى انه في الصلوة لا يستطيع ان يكون قدام رسول الله صلى الله عليه وسلم
وزاد موسى يعني اذا كبر رفع يديه **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتا تو اونکی بغل دیکھتا (یعنی اتنا
ہاتہہ اپنا الگ رکہتے تھے) لاحق نے کہا بہلا نماز مین ابوہریرہ کیونکر رسول اللہ صلعم سے آگے ہو سکتے تھے موسی نے زیادہ کیا جب آپ تکبیر کہتے
تو دونو ہاتھہ اوٹہاتے **عن** علقمة قال قال عبد الله علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة فكبر ورفع يديه فلما
ركع طبق يديه بين ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي قد كنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا يعني الامساك
على الركبتين **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز سکہائی تو تکبیر کہی اور دونو
ہاتھہ اوٹہائے جب رکوع کیا تو دونو ہاتہون کو جوڑ کر دونو گہٹنون کے بیچمین رکھہ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہین اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم
تہا پہر منسوخ ہوگیا) جب یہہ خبر سعد بن ابی وقاص کو پہونچی اونہون نے کہا سچ کہا میرے بہائی (عبد اللہ بن مسعود) نے پہلے ہم ایسا ہی کیا
کرتے تہے پہر ہمکو حکم ہوا دونو ہاتھہ گہٹنون پر رکہنے کا

باب من لم يذكر الرفع عند الركوع

رکوع کیوقت ہاتھہ نہ اوٹہانیکا بیان **عن** علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلي بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى فلم
يرفع يديه الا مرة **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کیا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑہ کر نہ بتا دون پہر اونہون نے
نماز پڑہی تو ہاتہہ نہین اوٹہائے مگر ایکبار یعنی شروع نماز مین **ف** امام احمد اور بخاری نے اس حدیث کو ضعیف کہا بوجہ عاصم
بن کلیب کے لیکن توثیق کے ابن معین نے اور حسن کہا اس حدیث کو ترمذی نے لیکن یہہ حدیث معارض نہین ہو سکتی اون احادیث صحیحہ
کثیرہ کی جن سے رفع ثابت ہے اسواسطے کہ رفع یدین مستحب ہے واجب یا فرض نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ترک بہی کیا ہوگا
عبد اللہ بن مسعود کو یہی یاد رہا دوسرے یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود کی یاد نہ رکہنے سے لازم نہین آتا کہ اورون کی روایت غلط ہو جاوے
کیونکہ جہلا ہی صحابہ نے رفع یدین نقل کیا ہے اون مین سے ہین حضرت عمرؓ اور علیؓ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن الزبیر وغیرہم بعضون
نے کہا کہ عشرہ مبشرہ نے اسکو روایت کیا ہے بخاری نے کتاب رفع الیدین مین بیان کیا ہے کہ اونیس صحابہ نے رفع یدین کی حدیثون کو
نقل کیا ہے اور عبد اللہ بن مسعود پر بعض مسائل مخفی رہ گئے مین شاید یہہ بہی اون مین سے ہو جیسے تیمم جنب کے واسطے اور تطبیق اور مذہب

ہونا وغیر ذلک باوجود اسکی شک نہین ہی کسیکو عبد اللہ بن مسعودؓ کے کثرت اور وسعت علم مین اور افقہ ہونی مین رضی ہو اللہ ان سے
اور تمام صحابہ سے۔ دوسری روایت مین ہی فرفع یدیہ فی اول مرۃ وقال بعضہم مرۃ واحدۃ یعنی ایک ہی بار ہاتہہ اوٹھایا یا
پہلی بار مین ہاتھ اوٹہایا عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم
لا یعود ترجمہ براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اوٹہاتی دونو ہاتھ اپنی کانون کی قریب تک پہر نہ اٹہاتے
ف اس حدیث کو ضعیف کیا ابن مدینی اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کہا اوسکو بخاری نی اور اسکی اسناد مین شریک ہے جو
اکثر غلطی کیا کرتا ہے اوسی نی غلطی سی ثم لا یعود کا لفظ کہدیا سفیان نی روایت کیا یزید سی اوس مین نہین ہی ثم لا یعود لیکن سفیان
نی کہا بعد کو یزید نی کہا کوفے مین ثم لا یعود کہا ابو داؤد نی روایت کیا اس حدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے اور ثم
لا یعود نہین کہا بخاری نی کتاب رفع الیدین مین کہا کہ وہم کیا اس حدیث مین سفیان نے ثم لا یعود کے نقل کرنی مین اور ابن القطان
نی بھی ایسے کہا اور محمد بن نصر مروزی اور دارقطنی نے کہا ثم لا یعود کی زیادت منکر ہی۔ مگر سفیان ثوری ثقہ ہین اور زیادتی
ثقہ کی مقبول ہوتی ہی عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین افتتح الصلوۃ ثم
لم یرفعہما حتی انصرف ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہی کہا دیکہا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے ہاتھ اوٹہائی
جب نماز شروع کی پھر نہین اوٹہائے نماز سی فارغ ہونی تک ف ابو داؤد نی کہا یہ حدیث صحیح نہین ہے مگر اسکی صحیح نہونی کے
کوئی وجہ بیان نہین کی عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل فی الصلوۃ رفع یدیہ مدا ترجمہ ابو ہریرہ
سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی تو دونو ہاتھ اوٹھاتے لنبے کرکے

باب وضع الیمنی علی الیسرے فی الصلوۃ

داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھنا نماز مین عن زرعۃ بن عبد الرحمن سمعت ابن الزبیر یقول صف القدمین ووضع
الید علی الید من السنۃ ترجمہ زرعہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی مین نے عبد اللہ بن الزبیر سی سنا کہتی تھی برابر رکھنا قدمونکا اور ہاتھ کو
ہاتھ پر رکھنا سنت ہی عن ابن مسعود انہ کان یصلی فوضع یدہ الیسری علی الیمنی فراٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی
علی الیسری ترجمہ ابن مسعودؓ سی روایت ہی وہ نماز پڑہتی تھی اونہون نی اپنا بایان ہاتھ داہنے کے اوپر رکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
دیکہا تو اونکا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ کے اوپر رکھدیا عن ابی جحیفۃ ان علیا رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف علی
الکف فی الصلوۃ تحت السرۃ ترجمہ ابی جحیفہ سی روایت ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہا سنت ہی رکھنا پہونچی کا دوسری
پہونچی پر نماز مین ناف کے نیچے ف روایت کیا اس اثر کو احمد اور دارقطنی اور بیہقی نے بھی لیکن اسکی اسناد مین عبد الرحمن بن اسحاق
کوفی ہی اور وہ ضعیف ہے امام الائمہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین روایت کیا وائل بن حجر سے کہ نماز پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھہ آپ نے اپنا داہنا ہاتہہ بائین ہاتھ پر رکھا سینے پر اور معارض ہے اوسکی وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے
کہ مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر رکھا ناف کے نیچے۔ بہرحال سینے پر ہاتہہ باندہنا حدیث
صحیح سی ثابت ہی مگر کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ پورا داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر نہ رکھی اسطرح سے کہ داہنی ہاتہہ کی بیچ کی انگلی بائین ہاتہہ کے کہنی پر

اور بایان ہاتھ بغل کے تلے اور یہہ کیفیت ظاہر حدیث سہل بن سعد سے نکلتے ہے جسکو بخاری نے روایت کیا **عن** جریر الضبی قال رایت
علیا رضی اللہ عنہ یمسک شمالہ بیمینہ علی الرسغ فوق السرۃ **ترجمہ** جریر ضبی سے روایت ہے حضرت علی رض کو دیکھا وہ
بائین ہاتھ کو داہنی ہاتھ سے پکڑتے تہے پہونچی کو ناف کے اوپر **ف** یعنی ناف کے اوپر اور سینہ کے نیچے شافعی کا یہی مذہب ہے۔ کہا ابو داؤد
نے سعید بن جبیر سے ناف کے اوپر مروی ہے اور ابو مجلز نے ناف کے نیچے کہا ہے اور ابو ہریرہ سے بھی اس باب مین مروی ہے مگر وہ قوی نہین ہے
عن ابی وائل قال قال ابو ہریرۃ اخذ الاکف علی الاکف فی الصلوۃ تحت السرۃ **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے ابو ہریرہ نے
کہا ہاتھ پہونچی پر پہونچا پکڑ رکہنا نماز مین ناف کے نیچے چاہیے **ف** اسکی اسناد مین بھی عبد الرحمن بن اسحاق ہے۔ کہا ابو داؤد نے مین نے احمد
بن حنبل سے سنا وہ ضعیف کہتے تہے عبد الرحمن بن اسحاق کوفی کو **باب** ما یستفتح بہ الصلوۃ من الدعاء نماز کو شروع مین کون
سی دعا پڑہی جاوے **عن** علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ کبر ثم قال وجہت وجہی
للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک
لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللہم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی
فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واہدنی لاحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت واصرف عنی سیئہا
لا یصرف سیئہا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک
واذا رکع قال اللہم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظامی وعصبی واذا رفع
قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملاء السموت والارض وما بینہما وملاء ما شئت من شیء بعد واذا سجد قال
اللہم لک سجدت وبک امنت وبک اسلمت سجد وجہی للذی خلقہ وصورہ فاحسن صورتہ وشق سمعہ وبصرہ ف
تبارک اللہ احسن الخالقین واذا سلم من الصلوۃ قال اللہم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت
وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم والمؤخر لا الہ الا انت **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب نماز کے لیے کہڑے ہوتے تکبیر کہتے پہر فرماتے وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض اخیر تک۔ مین نے اپنا منہ کیا اوسکی
طرف جس نے بنائے آسمان اور زمین ایکطرف کا ہو کر اور نہین ہون مین ساجہا رکہنیوالون مین سے **ف** یعنی سوا خدا کے
کسیکی طرف مین توجہ نہین کرتا نہ مین اوسکا شریک سا جہی کسیکو سمجہتا ہون **ت** میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا اللہ ہی
کے لیے ہے جو مالک ہے ساری جہان کا کوئی اوسکا شریک نہین مجہے اسی کا حکم ہوا اور مین سب سے پہلے تابعدار ہون اے خدا تو ہی بادشاہ
ہے کوئی معبود نہین سوا تیرے تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون مین نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہ کا بخشدے تو
میرے سب گناہون کو تہین بخشتا اور مجہے بتا تو نیک خصلتین کوئی نہین بتاتا نیک خصلتین سوا تیرے اور دور کر مجہہ سے بری عادتون
کو کوئی دور نہین کرتا بری عادتون کو سوا تیرے مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور بجا لاتا ہون تیرا حکم جتنی بہلائی ہے سب تیرے
اختیار مین ہے مین تیرا ہون اور میرا ٹہکانا تیرے ہی پاس ہے تو بڑی برکت والا ہے اور بہت اونچے درجے والا ہے بخشش چاہتا ہون تجہہ سے

اور توبہ کرتا ہون تجہہ پاس آور جب رکوع کرتی تو ذکر کرتے اللہم لک رکعت اخیر تک - ای خدا مین تیری لیی جہکا اور تجہہ پر یقین لایا اور تابعدار تیرا ہوا
عاجزی مین ہی تیری واسطی کان میرا اور آنکھہ میری اور دماغ میرا اور ہڈی میری اور پٹھی میری اور جب سر اوٹھاتی تو فرماتی سمع اللہ لمن حمدہ
اخیر تک سنتا ہی اللہ اوس شخص کے جو اوسکی تعریف کری ای پروردگار ہماری تیری لیی ہے تعریف بہر کر آسمانون بہر اور زمین بہر اور آسمان و زمین کے
بیچ جو کچہ ہی اوسکی بہر اور بعد اوسکی جو چاہی بعد اسکی اور جب سجدہ کرتے فرماتی اللہم لک سجدت اخیر تک ای پروردگار مین نی تیری واسطی
ماتہا زمین پر رکھدیا تجہہ پر یقین لایا اور تیرا تابعدار ہوا میرا منہ زمین سی لگ گیا اوس شخص کیواسطی جس نی اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی اچھی صورت بنائی اور کان آنکھہ کہولی بڑی برکت والا ہی اللہ بہت اچھا بنانی والا اور جب سلام پہیرتے تہی فرماتی
اللہم اغفرلی ما قدمت اخیر تک ای خدا بخش میری اگلی اور پچھلی اور چھپی اور کھلی گناہ اور جو زیادتی کے مین نے اور جسکو تو مجہہ سی زیادہ جانتا ہی
تو ہی آگے کرنیوالا ہی تو ہی پیچھے کرنیوالا ہی کوئی سچا معبود نہین سوا تیری عن علی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام
الی الصلوٰۃ المکتوبۃ کبر و رفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واذا اراد ان یرکع
ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلاتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک
وکبر ودعا نحو حدیث عبد العزیز فی الدعاء یزید وینقص الشیء ولم یذکر والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک
وزاد فیہ ویقول عند انصرافہ من الصلاۃ اللہم اغفرلی ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الٰہی لا الٰہ
الا انت ترجمہ حضرت علی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑی ہوتی تکبیر کہتی اور دونو ہاتہہ اوٹھاتی مونڈھون
تک اور ایسا ہی کرتے تہے جب قرات سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتی اور ایسا ہی کرتی جب رکوع سی سر اوٹھاتے اور قعدہ کی حالت مین
ہاتہہ نہ اوٹھاتے اور جب دو رکعتین پڑہکر کھڑی ہوتے دونو ہاتہہ اسی طرح اوٹھاتی اور تکبیر کہتی اور دعا مانگتی جیسی اوپر گذری کچہ کم و
بیش اسمین یہ نہین ہے، والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک اور اسمین اتنا زیادہ ہی کہ جب نماز سے فارغ ہوتی تو کہتی اللہم اغفرلی ما قدمت
واخرت واسررت واعلنت انت الٰہی لا الٰہ الا انت عن شعیب بن ابی حمزۃ قال قال لی ابن المنکدر وابن ابی فروۃ وغیرھما
من فقہاء اھل المدینۃ فاذا قلت انت ذاک فقل وانا من المسلمین یعنی قولہ وانا اول المسلمین ترجمہ شعیب
بن ابی حمزہ سی روایت ہی مجہسی ابن منکدر اور ابن ابی فروہ اور سوا انکی اور مدینہ کے فقیہون نے کہا جب تو اس دعا کو پڑہی تو بجای وانا اول
المسلمین کے وانا من المسلمین پڑہ ف اسلیی کہ اول المسلمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے نہ یہ شخص عن انس بن مالک ان رجلا
جاء الی الصلوٰۃ وقد حفزہ النفس فقال اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوتہ قال ایکم المتکلم بالکلمات فانہ لم یقل باسا فقال الرجل انا یا رسول اللہ جئت وقد حفزنی النفس فقلتھا
فقال لقد رأیت اثنی عشر ملکا یبتدرونھا ایھم یرفعھا وزاد حمید فیہ واذا جاء احدکم فلیمش نحو ما کان یمشی
فلیصل ما ادرکہ ولیقض ما سبقہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص آیا نماز کو اوسکی سانس پہول گئی تہی دوڑتا
ہوا آیا تہا، وہ بولا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب رسول اللہ صلعم نماز پڑہ چکی آپنی فرمایا کس نی یہ کہا تہا اوسنی کچہ برا

نہین کہا (یہ اسواسطی آپ نے فرمایا تاکہ کہنیوالا اقرار کرلی اور ڈری نہین) وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے کہا تہا مین آیا اور مجہہ سانس
پہول گئی تہی تو مین نے اسکو کہا آپ نے فرمایا مین نے بارہ فرشتونکو دیکہا سب جلدی کررہی تہی کون ان کلمونکو اوٹہا لیجاوی **ف** اسیطرح اللہ
پاس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نیک عمل سے فرشتی خوش ہوتے ہین اور ہر ایک یہ چاہتا ہی مین اسکو اوٹہا کر اللہ کے پاس لیجاؤن **ف**
حمید نے اتنا زیادہ کیا پہر آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین سی نماز کو آوی تو معمولی چال سے چلی جو ملے اوسکو پڑہ لیوی اور جو نہ ملی اوسکو بعد ادا
کر لیوی **عن** جبیر بن مطعم انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی صلاة قال عمرو لا ادری ای صلاة هی فقال الله اکبر
کبیرا الله اکبر کبیرا الله اکبر کبیرا الحمد لله کثیرا الحمد لله کثیرا سبحان الله بکرة واصیلا ثلاثا اعوذ بالله من الشیطان
من نفخه ونفثه وهمزه قال نفثه الشعر ونفخه الکبر وهمزه الموتة **ترجمہ** جبیر بن مطعم سی روایت ہی انہون نی دیکہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑہنے لگی عمرو نے کہا مین نہین جانتا کون سی نماز تہی آپ نے فرمایا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ
کثیرا الحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرة واصیلا تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخه ونفثه وهمزه (یعنی پناہ مانگتا ہون مین شیطان
کی غرور اور اشعار اور وسوسی سی — دوسری روایت مین ہی کہ آپ نفل نماز مین یہہ کہتے تہے **عن** عاصم بن حمید قال سالت عائشة بای
شیء کان یفتتح رسول الله صلی الله علیه وسلم قیام اللیل فقالت لقد سالتنی عن شیء ما سالنی عنه احد قبلک کان اذا
قام کبر عشرا وحمد الله عشرا وسبح عشرا وهلل عشرا واستغفر عشرا وقال اللهم اغفر لی واهدنی وارزقنی وعافنی و
یتعوذ من ضیق المقام یوم القیامة **ترجمہ** عاصم بن حمید سے روایت ہی مین نی پوچہا حضرت عائشہ رضی سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کس دعا سی شروع کرتی تہی رات کے نفلونکو انہون نی کہا تم نی مجہہ سے ایسی بات پوچہی جو کسی نے نہین پوچہی تم سی پہلی آپ جب کہڑی
ہوتی تو دس بار تکبیر کہتی اور دس بار الحمد للہ کہتی اور دس بار سبحان اللہ کہتی اور دس بار لا الہ الا اللہ کہتی اور دس بار استغفار پڑہتی اور
فرماتی اللہم اغفر لی واہدنی وارزقنی وعافنی اور پناہ مانگتی تہے قیامت کے دن کہڑی ہونیکی تنگی سے **عن** ابی سلمة بن عبد الرحمن بن
عوف قال سالت عائشة بای شیء کان نبی الله صلی الله علیه وسلم یفتتح صلاته اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل
یفتتح صلاته اللهم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموت والارض عالم الغیب والشهادة انت تحکم بین
عبادک فیما کانوا فیه یختلفون اهدنی لما اختلف فیه من الحق باذنک انک تهدی من تشاء الی صراط مستقیم
ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سی روایت ہی مین نی حضرت عائشہ سی پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیی کہڑی
ہوتی تو پہلی کیا دعا پڑہتی انہون نے کہا یہ پڑہتی اللہم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموت والارض عالم الغیب والشہادة انت
تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اہدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک انت تہدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ ابو داود نے
کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا امام مالک نے کہا کچہ قباحت نہین ہے نماز مین دعا کرنے مین خواہ شروع مین کری یا
بیچ مین یا آخر مین فرض مین ہو یا نفل مین **عن** رفاعة بن رافع الزرقی قال کنا نصلی وراء رسول الله صلی الله علیه وسلم
فلما رفع رسول الله صلی الله علیه وسلم من الرکوع قال سمع الله لمن حمده قال رجل وراء رسول الله صلی الله علیه وسلم

ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من المتكلم بها انفا فقال
الرجل انا يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رأيت بضعة وثلاثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتبها اول
ترجمہ رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے ہم نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب آپ نے سر اوٹھایا رکوع سے فرمایا سمع اللہ
لمن حمدہ ایک شخص نے جو آپ کے پیچھے تھا کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کس شخص نے یہ کہا تھا
وہ شخص بولا میں نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے فرمایا میں نے تیس پر کئی فرشتوں کو دیکھا جلدی کر رہے تھے کون اسکو پہلے لکھے **عن** ابن عباس ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوة من جوف الليل يقول اللهم لك الحمد انت نور السموت والارض ولك الحمد
انت قيام السموت والارض ولك الحمد انت رب السموت والارض ومن فيهن انت الحق وقولك الحق ووعدك الحق ولقاءك
حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك
حاكمت فاغفر لي ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الهي لا اله الا انت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب اوٹھتے رات کو نماز پڑھنے کے لیے تو فرماتے اللهم لك الحمد اخیر تک دوسری روایت میں ہے جب تہجد کے لیے اوٹھتے تو اللہ اکبر کہکر یہی
دعا پڑھتے **عن** رفاعة بن رافع قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فعطس رفاعة لم يقل قتيبة رفاعة فقلت
الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف
فقال من المتكلم في الصلوة ثم ذكر نحو حديث مالك واتم منه ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مجھکو چھینک آئی میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز سے فارغ
ہوئے آپ نے کہا کس نے یہ کہا تھا پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسی گزری اور اوس سے بھی زیادہ **عن** عامر بن ربيعة قال عطس
شاب من الانصار خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في الصلاة فقال الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه حتى يرضى
ربنا وبعد ما يرضى من امر الدنيا والاخرة فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من القائل الكلمة قال فسكت الشاب
ثم قال من القائل الكلمة فانه لم يقل باسا فقال يا رسول الله انا قلتها لم ارد بها الا خيرا قال ما تناهت دون عرش
الرحمن تبارك وتعالى ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے ایک جوان انصار میں سے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں اور
نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والآخرة جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے
فارغ ہوئے پوچھا کس نے یہ کہا تھا اور کچھ برا نہیں کہا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں نے کہا تھا نیک نیتی سے آپ نے فرمایا یہ
کلمہ نہیں رکا یا اور کہیں نہ ٹھہرا عرش کے تلے بلکہ عرش سے لگ گیا اور رحمن پاس پہنچ گیا **باب** من رأى الاستفتاح
بسبحانك جن لوگوں کے نزدیک بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللهم پڑھنا چاہیے اونکی دلیل **عن** ابی سعيد الخدرى قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل كبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك
ثم يقول لا اله الا الله ثلاثا ثم يقول الله اكبر كبيرا ثلاثا اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه

ونفثه ثم يقرأ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹھتے نماز کیواسطے تکبیر کہتے پھر فرماتے
سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك پھر لا اله الا الله تین بار کہتے پھر الله اکبر کبیرا تین بار کہتے اعوذ بالله
السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه بعد اوس کے قرأت کرتے۔ کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث علی بن علی کے حسن سے
مرسلاً صحیح ہے وہم کیا اسمین جعفر نے **ف** ترمذی نے کہا کلام کیا گیا ہی اس حدیث کی اسناد مین یحیی بن سعید کلام کرتے
تھے علی بن علی رفاعی مین اور کہا احمد نے نہین صحیح ہے یہہ حدیث انتہی مگر توثیق کی علی بن علی کی وکیع اور ابن معین او
ابو زرعہ نے اور روایت کیا بیہقی نے اس دعا کو انس اور عائشہ اور جابر اور عمر بن مسعود سے **عن** عائشة قالت كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك
ولا اله غيرك **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے فرماتے سبحانك اللهم
وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عبد السلام بن حرب سے کسی نے روایت نہین
کیا سو طلق بن غنام کے اور بدیل سے سو عبد السلام کے اور لوگون نے نماز کا حال نقل کیا اوسمین یہہ دعا نہین ہے **ف** عبد السلام
بن حرب کو تقریب مین لکھا ہی ثقہ حافظ منا کیر عبد السلام ثقہ ہی حافظ ہی مگر چند حدیثین خلاف ثقات کی روایت کی نقل کرتا ہے
شاید یہہ حدیث بھی اون مین سی ہو اور شاید نہ ہو یہ واسطے صحیح کہا اس حدیث کو محدث فیروزآبادی نے **باب** السكتة عند
الافتتاح نماز کی شروع کرنی وقت سکتہ کرنیکا بیان **ف** سفر السعادت مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین دو جگہ
چپ ہوتے ایک درمیان تکبیر اور فاتحہ کے دوسری درمیان فاتحہ اور سورہ کے۔ پہلے سکتہ سی یہہ غرض ہی کہ مقتدی نیت
کرلین اور تکبیر کہہ لین اور اونکو فراغت ہو جاوی پوری فاتحہ کے سننے کیواسطے دوسری سکتہ سی یہہ غرض ہی کہ مقتدی اس
سکتے مین سورہ فاتحہ پڑھ لین بعضون نی کہا کہ دوسرا سکتہ بعد قرأت کی ہو تا رکوع کر نیسی پہلے یہی مذہب ہی امام احمد و اسحاق
اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک صرف ایک سکتہ چاہی بعد تکبیر تحریمہ کے ثنا پڑھنی کیواسطے **عن** الحسن قال قال
سمرة حفظت سكتتين في الصلوة سكتة اذا كبر الامام حتى يقرأ وسكتة اذا فرغ من فاتحة الكتاب وسورة
عند الركوع قال فانكر عليه عمران بن حصين قال فكتبوا في ذلك الى المدينة الى ابي فصدق سمرة **ترجمہ**
حسن سے روایت ہی کہا سمرہ نی مین نے دو سکتے یاد رکھے۔ یعنی دو جای چپ رہنا نماز مین ایک چپ رہنا تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت
تک دوسری جب فاتحہ اور سورت سے فراغت ہو رکوع کیوقت عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اسباب مین لکھا مدینہ
مین ابی بن کعب کو انہون نی تصدیق کی سمرہ کی **عن** سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يسكت
سكتتين اذا استفتح واذا فرغ من القراءة كلها **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے
کرتے ایک شروع نماز مین دوسری جب قرأت سے بالکل فارغ ہوتے **عن** الحسن ان سمرة بن جندب وعمران بن حصين
تذاكرا فحدث سمرة بن جندب انه حفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتتين سكتة اذا كبر وسكتة

اذا فرغ من قرأة غير المغضوب عليهم ولا الضالين فحفظ ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتبنا في ذلك الى ابي بن كعب فكان في كتابه اليهما او في رده عليهما ان سمرة قد حفظ ترجمہ حسن سے روایت ہی کہ سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین نے ذکر کیا تو سمرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کیے ہیں ایک سکتہ تحریمہ تکبیر کے بعد دوسرا سکتہ ولا الضالین کے بعد عمران بن حصین نے اسکو نمانا دونوں نے ابی بن کعب کو لکھا انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک یاد رکھا عن سمرة قال سكتتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فيه قال سعيد قلنا لقتادة ما هاتان السكتتان قال اذا دخل في صلاته واذا فرغ من القراءة ثم قال بعد واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين ترجمہ سمرہ سے روایت ہی مجھ دو سکتے یاد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سعید نے کہا قتادہ سے وہ دو سکتے کونسے ہیں انہوں نے کہا ایک جب نماز شروع کرے دوسرے جب قرأت سے فارغ ہو پھر یہی کہا جب ولا الضالین کہہ چکے یعنے قرأت سے فارغ ہونے سے بھی مقصود یہی کہ فاتحہ کی قرأت سے فارغ ہو یا یہ اور تیسرا سکتہ ہی عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كبر في الصلوة سكت بين التكبير والقراءة فقلت له بابي انت وامي ارأيت سكوتك بين التكبير والقراءة اخبرني ما تقول قال اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم انقني من خطاياي كالثوب الابيض من الدنس اللهم اغسلني بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے چپ ہو رہتے تھوڑی دیر پھر قرأت کرتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر میرے ماں باپ آپ کیا کہا کرتے ہیں اس سکتے میں آپ نے فرمایا اللهم باعد بيني آه ف روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اوسمیں بجای انقني کے نقني ہی یوں اللهم نقني من الخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد ـ یہ حدیث استفتاح کی دعاؤں میں سب سے زیادہ صحیح ہی اور ہمارے شارح نے اس دعا کو اختیار کیا ہی **باب** من لم ير الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار کر نہ پڑھنا بیان **ف** یہی قول ہے ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل حدیث کا اور یہی صحیح ہر باعتبار قوت دلائل اور کثرت روایت کے اور احادیث جہر کی اکثر ضعیف ہیں عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر وعثمان كانوا يفتتحون القراءة بالحمد لله رب العالمين ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان قرأة شروع کرتے تھے الحمد لله رب العلمين کے ساتھ **ف** یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہیں پڑھتے تھے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتتح الصلوة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العالمين وكان اذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك وكان اذا رفع رأسه من الركوع لم يسجد حتى يستوي قائما وكان اذا رفع رأسه من السجدة لم يسجد حتى يستوي قاعدا وكان يقول في كل ركعتين التحيات وكان اذا جلس يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان ينهى عن عقب الشيطان وعن فرشة السبع وكان يختم الصلوة بالتسليم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شروع کرتے تھے نماز کو تکبیر تحریمہ سے اور شروع کرتی تھی قراءت کو الحمد للہ رب العلمین سے اور جب رکوع کرتی تھی تو نہ سر اونچا
رکھتی تھی نیچا ۔ بلکہ درمیان مین اور جب رکوع سے سر اٹھاتی تھی تو سجدہ نہ کرتی تھی جبتک سیدہی نہ کھڑی ہو جاتی اسی طرح جب ایک
سجدہ کرکے سر اٹھاتی تھے تو پھر سجدہ نہ کرتے تھی جبتک سیدہی بیٹھ جاتے تھے اور ہر دو رکعتون کی بعد التحیات پڑھتی جب
بیٹھتے تو بایان پانون بچھاتے اور دہنا پانون کھڑا کرتے اور منع کرتی تھی شیطان کی نشست سے **ف** وہ یہہ ہی دونون
پانون کھڑی کردی اور چوتڑ زمین پر لگادی جیسے کتا بیٹھتا ہی بعضون نے کہا مراد یہہ ہی دونون پانون کی ایڑیون پر سرین رکھے
اور پانون کو کھڑا رکھی جلدی کے مارے اور اطمینان سے نہ بیٹھے **ت** اور جانور کیطرح ہاتہہ بچھا دینے سے **ف** سجدی کی اندر
یعنی ہاتہون کو زمین پر لگا دی اور کتی کیطرح زمین پر پڑ جاوی **ت** اور ختم کرتی تھی نماز کو سلام سے **عن** انس بن مالک یقول

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل علی آنفا سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر حتی

ختمہا قال ہل تدرون ما الکوثر قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ نہر وعدنیہ ربی فی الجنۃ **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلعم نی ابھی اتری ہی میری اوپر ایک سورت پھر پڑہا اسکو فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک
الکوثر اخیر تک پھر لوگون سی پوچھا تم جانتی ہو کوثر کیا چیز ہے انہون نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کوثر ایک
نہر ہے جسکے دینی کا وعدہ کیا ہی میری پروردگار نے جنت مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورت کا
جزو ہی تو اسکو پکار کر پڑہنا چاہیے مگر یہہ استدلال جب صحیح ہو سکتا ہی کہ آپ نے تبرک اور استحباب کی طور پر نہ پڑہا ہو اور جو اسوجہ سے پڑہا
ہو کہ بسم اللہ کلام اللہ شروع کرتے وقت پڑہنا مسنون ہی تو پھر اس استدلال کو گنجایش نہین اسیواسطے اسکی بعد کی حدیث لایا
کہ وہان رسول اللہ صلعم نی کلام اللہ پڑہا اور بسم اللہ نہ پڑہی جواب یہہ ہے کہ بسم اللہ شروع سورت مین آپ پڑہا کرتی تھی فصل
کیواسطی تا کہ معلوم ہو یہہ دوسری سورت شروع ہوئی **عن** عروۃ عن عائشۃ وذکر الافک قالت جلس رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وکشف عن وجہہ وقال اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ
منکم الآیۃ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہی انہون نی نقل کیا حضرت عائشہ سے اور بیان کیا قصہ انکے تہمت کا انہون نی کہا
رسول اللہ بیٹھی اور اپنا منہہ کھولا اور فرمایا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم الآیۃ **ف**
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سورہ کو قرین بسم اللہ جزو ہی سورت کا ورنہ اگر تبرک کی طور پر پڑہتے تو یہان بھی پڑہتے ۔ کہا ابو داؤد نی
یہہ حدیث منکر ہی اسکو ایک جماعت نے زہری سے روایت کیا انہون نی اسطرح نقل کیا اور مین ڈرتا ہون کہ اعوذ باللہ شاید حمید کا قول ہو

باب من جہر بہا بسم اللہ کو پکار کر پڑہنا **عن** یزید الفارسی قال سمعت ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان

ما حملکم ان عمدتم الی براءۃ وہی من المئین والی الانفال وہی من المثانی فجعلتموہا فی السبع الطوال ولم تکتبوا
بینہما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم قال عثمان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما ینزل علیہ الآیات فیدعو بعض من
کان یکتب لہ ویقول لہ ضع ہذہ الآیۃ فی السورۃ التی یذکر فیہا کذا وکذا وتنزل علیہ الآیۃ والآیتان فیقول

مثل ذلك وكانت الانفال من اول ما انزل عليه بالمدينة وكانت براءة من اخر ما نزل من القرآن وكانت قصتها

شبيهة بقصتها فظننت انها منها فمن هناك وضعتها في السبع الطول ولم اكتب بينهما سطر بسم الله
الرحمن الرحيم **ترجمہ** یزید فارسی سے روایت ہے میں نے سنا ابن عباس سے کہتے تھے میں نے حضرت عثمان سے کہا تم نے سورہ
برأت کو جو مئین میں سے ہے **ف** مئین اور سورتوں کو کہتے ہیں جنکی آیتیں دو سو سے زیادہ ہیں **ت** انفال سے ملا دیا حالانکہ
وہ مثانی میں سے ہے **ف** مثانی وہ سورتیں جو مئین سے چھوٹی ہیں **ت** اور تم نے انفال کو سات لمبی سورتوں میں کر دیا **ف**
جنکو ہم طوال کہتے ہیں بقرہ - آل عمران - نساء - مائدہ - انعام - اعراف - توبہ - یا - یونس مطلب یہ ہے
کہ سورہ انفال چھوٹی سورت تھی اوسکو بڑی سورتوں کے بیچ میں کیوں رکھ دیا **ت** اور انفال اور برارت کے بیچ میں بسم اللہ کیوں
نہ لکھی حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلعم پر آیتیں اترا کرتیں آپ کاتب کو بلاتے اور اوس سے فرماتے اس آیت کو فلانی سورت میں
رکھ جسمیں فلان قصہ کو ہے اور آپ پر ایک ایک دو دو آیتیں اترا کرتیں آپ ایسا ہی فرمایا کرتے اور انفال مدینے کو آنکے بعد پہلے اتری
اور برأت آخر میں اتری اور برارت کا قصہ انفال کے مشابہ ہے (دونوں سورتوں میں جہاد اور متعلقات جہاد کا ذکر ہے)
اس وجہ سے یہ گمان ہوا کہ برارت شاید انفال میں داخل ہے اسو سطے میں نے انفال کو سبع طوال میں کہا اور دونو کے بیچ میں بسم اللہ الرحمن
الرحیم نہیں لکھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ ہر سورت کی جزء ہے ورنہ ابن عباس اعتراض کیوں کرتے اوسکے
چھوڑ دینے پر جواب یہ ہے کہ اس سے جزء ہونا نہیں نکلتا بلکہ بسم اللہ فصل کے لیے مقرر ہوئی ہے جیسا آگے آتا ہے - دوسرے روایت میں ہے
قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يبين لنا انها منها رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا اور آپ نے بیان نہیں
کیا کہ سورہ برارت انفال میں سے ہے - کہا ابو داؤد نے کہا شعبی اور ابو مالک اور قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ نہیں لکھی یہانتک کہ سورہ نحل اتری **ف** کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ نمل کے جزء ہے
نہ اور سورتوں کے **عن** ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يعرف فصل السورة حتى تنزل عليه بسم الله
الرحمن الرحيم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم الگ سورت کا جدا شروع ہونا نہیں سمجھتے تھے یہانتک کہ بسم اللہ الرحمن
الرحیم آپ پر اترتی **باب** تخفيف الصلوة للامر يحدث کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے تو جلدی پڑھ لینا درست ہے

عن ابي قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني لاقوم الى الصلوة وانا اريد ان اطول فيها فاسمع
بكاء الصبي فاتجوز كراهية ان اشق على امه **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں کھڑا ہوتا
ہوں نماز میں اور قصد کرتا ہوں قراءت زیادہ کرنیکا (یعنی طول صلوة کا) پھر بچے کا رونا سنکر نماز کو تمام کر دیتا ہوں تاکہ شاق
نہ گزرے اوسکی ماں پر **باب** ما جاء في نقصان الصلوة نماز میں کمی ہونیکا بیان **عن** عمار بن ياسر قال سمعت رسول الله

صلى الله عليه وسلم يقول ان الرجل لينصرف وما كتب له الا عشر صلاته تسعها ثمنها سبعها سدسها خمسها ربعها
ثلثها نصفها **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے حالانکہ دسواں حصہ

کبھی نواں حصہ کبھی آٹھواں حصہ یا ساتواں حصہ یا چھٹا یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا یا نصف اوسکو واسطے لکھا جاتا ہے **ف** یعنی جب نماز میں
کسیطرحکا قصور اوسکی شرائط اور ارکان یا خضوع یا خشوع میں ہوتا ہے تو پوری نماز کا ثواب نہیں لکھا جاتا بلکہ ثواب کم ہو جاتا ہے
کبھی نماز بالکل اولٹ کر منھہ پر پھینک دی جاتی ہے نعوذ باللہ منہ **باب تخفیف الصلوۃ** نماز کو ہلکا کرنے کا بیان **عن**
جابر کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤمنا قال مرۃ ثم یرجع فیصلی بقومہ فاخر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیلۃ الصلوۃ وقال مرۃ العشاء فصلی معاذ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء یؤم قومہ فقرأ البقرۃ
فاعتزل رجل من القوم فصلی فقیل نافقت یا فلان فقال ما نافقت فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان معاذا یصلی
معک ثم یرجع فیؤمنا یا رسول اللہ وانما نحن اصحاب نواضح ونعمل بایدینا وانہ جاء یؤمنا فقرأ بسورۃ
البقرۃ فقال یا معاذ افتان انت افتان انت اقرأ بکذا اقرأ بکذا قال ابو الزبیر بسبح اسم ربک الاعلی واللیل اذا یغشی
فذکرنا لعمرو فقال اراہ قد ذکرہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے معاذ بن جبل رسول اللہ صلعم کی ساتھہ نماز پڑھا کرتے تھے پھر لوٹ
کر ہماری امامت کیا کرتے یا لوٹ کر اپنی قوم کی امامت کیا کرتے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنیوالی کے اقتدا نفل پڑھنیوالے
کو پیچھے درست ہے **ت** ایکبار رسول اللہ صلعم نے رات کو نماز میں دیر کی ایک روایت میں ہے عشا کی نماز میں دیر کی معاذ نے رسول اللہ
کی ساتھہ نماز پڑھی پھر اپنی قوم کی امامت کرنی آئے تو سورۂ بقرہ کو شروع کیا ایک شخص جماعت سے الگ ہو گیا (اور سلام پھیر کر
اپنی) نماز پڑھ لی (اکیلی) لوگون نے کہا تو منافق ہو گیا اوسنے کہا مین کبھی منافق نہین ہوا وہ شخص رسول اللہ صلعم پاس
آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپکے ساتھہ نماز پڑھ کے یہان سے جاتے ہین اور ہماری امامت کرتے ہیں اور ہم لوگ دن بھر اونٹون
سے پانی سینچتے ہین اور ہاتھون سے محنت کرتے ہین (تھکے ماندہ ہوتے ہین) اونہون نے آج سورۂ بقرہ شروع کی رسول اللہ صلعم نے معاذ
سے فرمایا اے معاذ تو لوگون کو فتنے مین ڈالیگا تو لوگون کو فتنے مین ڈالیگا پڑھ فلان فلان سورت ابو الزبیر نے کہا سبح اسم ربک
الاعلی اور واللیل اذا یغشی **ف** صحیحین مین ہے والشمس وضحٰہا اور دوسری روایت مین ہے اذا السماء انفطرت اور اذا السماء
انشقت اور بروج والطارق **عن** حزم بن ابی بن کعب انہ اتی معاذ بن جبل وہو یصلی بقوم صلوۃ المغرب فی ہذا
الخبر قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ لا تکن فتانا فانہ یصلی وراءک الکبیر والضعیف وذو الحاجۃ والمسافر
ترجمہ حزم بن ابی بن کعب سے روایت ہے وہ معاذ بن جبل پاس آئے اور وہ نماز پڑھا رہے تھے مغرب کی اسے حدیث مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا
اے معاذ تو فتنے مین مت ڈال لوگون کو تیرے پیچھے بڈھے اور ضعیف اور کام کاج والے اور مسافر نماز پڑھتے ہین **عن** بعض اصحاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل کیف تقول فی الصلوۃ قال اتشہد ثم اقول اللہم انی اسألک الجنۃ
واعوذ بک من النار اما انی لا احسن دندنتک ولا دندنۃ معاذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حولہا ندندن
ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک شخص سے تو نماز مین کیا کہتا ہے اوسنے کہا مین تشہد پڑھتا ہون پھر کہتا ہون
یا اللہ مانگتا ہون مین تجھسے جنت کو اور پناہ مانگتا ہون تیری جہنم سے لیکن مین نہین سمجھتا آپکے آواز کو نہ معاذ کی آواز کو۔

یعنی معلوم نہین آپ اور معاذ کون سی دُعا مانگتے ہین صرف آواز آتی ہے لیکن الفاظ سمجھ مین نہین آتے) آپ نے فرمایا ہم بھی جنت
اور جہنم کے گرد پھرتے ہین ف یعنی اسی قسم کی دُعا مانگتے ہین جسکا حاصل یہ ہے جنت کا طلب کرنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا عن
جابر ذکر قصة معاذ قال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم کیف تصنع یا ابن اخی اذا صلیت قال اقرأ بفاتحة الکتاب واسأل
الله الجنة واعوذ به من النار وانی لا ادری ما دندنتک ودندنة معاذ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
انی و معاذ حول هاتین او نحو هذا ترجمہ جابر سے روایت ہے انہون نے معاذ کا قصہ بیان کیا کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اے
بیٹے میرے بھائی کے تو کیا کرتا ہے جب نماز پڑھتا ہے وہ بولا مین سورۂ فاتحہ پڑھتا ہون اور اللہ سے جنت مانگتا ہون اور جہنم سے
پناہ مانگتا ہون لیکن مین نہین سمجھتا آپکے آواز کو اور معاذ کی آواز کو آپنے فرمایا مین اور معاذ دونو اسی کے گرد مین یا اسکی مانند
کچھ کہا عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیهم السقیم والشیخ الکبیر
وذا الحاجة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑھا دے تو ہلکی نماز پڑھے
اسواسطے کہ مقتدیون مین بعضے بیمار ہوتے ہین بعضے بڈھے ہین بعضے ضرورت والے **باب** القراءة فی الظهر ظہر کی قرات کا
بیان عن عطاء بن ابی رباح ان ابا هریرة رض قال فی کل صلوة یقرأ فما اسمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
اسمعناکم وما اخفی علینا اخفینا علیکم ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز
مین قرات کرتے تھے جس مین آپ نے پکار کر پڑھا اور ہمکو سنایا ہم نے بھی تمکو سنایا اور جسمین آپنے آہستہ پڑھا ہم نے بھی آہستہ پڑھا عن
ابی قتادة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی بنا فیقرأ فی الظهر والعصر فی الرکعتین الاولیین بفاتحة الکتاب وسورتین
ویسمعنا الایة احیانا وکان یطول الرکعة الاولی من الظهر ویقصر الثانیة وکذالک فی الصبح ترجمہ ابو قتادہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر مین پہلی دو رکعتون مین فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے کبھی ہمکو ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے ف
جو بے اختیاری مین پکار کر نکلجاتی قصداً آپ جہر نہ کرتے تھے ظہر اور عصر مین ف اور پہلی رکعت ظہر کی لنبی ہوتی دوسری رکعت سے اور ایسا ہی
آپ صبح کی نماز مین کرتے ف تاکہ لوگون کو جماعت ملجاوے اسواسطے پہلے رکعت مین قرات زیادہ کرتے تھے اور دوسری رکعت مین کم دوسری روایت
مین نماز زیادہ ہے وفی الاخریین بفاتحة الکتاب یعنی پچھلی دو رکعتون مین سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے - اس عبارت سے یہ بھی ہے کہ آپ پہلی رکعت
مین طول کرتے تھے اور اتنا دوسری رکعت مین نہین کرتے تھے اور ایسا ہی عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین کرتے تھے عن ابی قتادة
قال فظننا انه یرید بذالک ان یدرک الناس الرکعة الاولی ترجمہ ابو قتادہ نے کہا پہلی رکعت مین طول کرنے سے یہ غرض تھی کہ لوگ
پہلی رکعت پالیوین عن ابی معمر قال قلنا لخباب هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الظهر والعصر قال نعم قلنا بم کنتم
تعرفون قال باضطراب لحیته ترجمہ ابی معمر سے روایت ہے مین نے خباب سے کہا رسول اللہ صلعم ظہر اور عصر مین قرات کرتے تھے انہون
نے کہا ہان مین نے کہا تمنے کیونکر معلوم ہوا انہون نے کہا آپکے ریش مبارک ہلتی تھی عن عبد الله بن ابی اوفی ان النبی صلی الله
علیه وسلم کان یقوم فی الرکعة الاولی من صلوة الظهر حتی لا یسمع وقع قدم ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ

کھڑے ہوتی تھی پہلی رکعت مین ظہر کے اتنی دیر تک کہ کسی قدم کی آواز نہ تی **ف** یعنی جماعت میں آنیوالے سب آ چکتے کوئی باقی نہ رہتا **باب**

تخفیف الاخریین پچھلی دو رکعتون مین طول کرنا **عن** جابر بن سمرة قال قال عمر لسعد قد شکاک الناس فی کل شئ حتی فی

الصلاة قال اما انا فامد فی الاولیین واحذف فی الاخریین ولا الو ما اقتدیت به من صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم

قال ذاک الظن بک **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا سعد بن ابی وقاص سے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات

مین یہانتک کہ نماز مین بھی انہون نے کہا مین تو پہلے دو رکعتون کو لنبا پڑھتا ہون اور پچھلی رکعتون کو چھوٹا اور مین کوتاہی نہین کرتا

رسول اللہ کی پیروی مین حضرت عمر نے کہا تمہاری ساتھ مجھکو بھی گمان ہے **عن** ابی سعید الخدری قال حزرنا قیام رسول الله صلی

الله علیه وسلم فی الظهر والعصر فحزرنا قیامه فی الرکعتین الاولیین من الظهر قدر ثلاثین آیة قدر الم تنزیل السجدة و

حزرنا قیامه فی الاخریین علی النصف من ذلک وحزرنا قیامه فی الاولیین من العصر علی قدر الاخریین من الظهر وحزرنا

قیامه فی الاخریین من العصر علی النصف من ذلک **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ہم نے اندازہ کیا رسول اللہ کتنی دیر تک

کھڑے ہوتے تھے ظہر اور عصر مین تو معلوم ہوا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتون مین اتنی دیر تک قیام کرتے تھے جتنی دیر مین کوئی تیس آیتین پڑھے

جیسے سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھی اور پچھلی دو رکعتون مین اسکی نصف اور عصر کی پہلی دو رکعتون مین ظہر کے پچھلی رکعتون کے برابر اور

پچھلی رکعتون مین اسکی نصف **باب** قدر القراءة فی الظهر والعصر ظہر اور عصر مین کونسی سورتین پڑھے **عن** جابر بن سمرة ان

رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج ونحوهما من السور

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین والسماء والطارق والسماء ذات البروج اور ان کے برابر سورتین

پڑھتے تھے **عن** جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دحضت الشمس صلی الظهر وقرأ بنحو من واللیل اذا یغشی

والعصر کذلک والصلوات الا الصبح فانه کان یطیلها **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے جب آفتاب ڈھل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ظہر کی نماز پڑھتے تھے اور پڑھتے واللیل اذا یغشی سے ایسی سورتین پڑھتے سوا فجر کے اوس مین طول کرتے **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه

وسلم سجد فی صلوة الظهر ثم قام فرکع فرأینا انه قرأ تنزیل السجدة قال ابن عیسی لم یذکر امیة احد الا معتمر **ترجمہ** عبد اللہ

بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظہر کی نماز مین پھر کھڑے ہوئے اور رکوع کیا ہم نے جانا آپ نے الم تنزیل السجدہ

پڑھی ہے **عن** عبد الله بن عبید الله قال دخلت علی ابن عباس فی شباب من بنی هاشم فقلنا لشاب منا سل ابن عباس

اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الظهر والعصر فقال لا لا فقیل له فلعله کان یقرأ فی نفسه فقال خمشا هذه

شر من الاولی کان عبدا مأمورا بلغ ما ارسل به وما اختصنا دون الناس بشئ الا بثلاث خصال امرنا ان نسبغ الوضوء

وان لا نأکل الصدقة وان لا ننزی الحمار علی الفرس **ترجمہ** عبد اللہ بن عبید اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس پاس بنی ہاشم

کے کئی جوانون کے ساتھ گیا ہم نے ایک جوان سے کہا تم ابن عباس سے پوچھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین قراءت کرتے تھے ابن

عباس نے کہا نہیں نہیں لوگون نے کہا شاید چپکے چپکے پڑھتے ہون گے انہون نے کہا تیرا منہ خدا کرے گھر اہو یہ بد دعا ہے اور یہ پہلی

بھی پڑہی آپ ایک بندی تھی خدا کی جو حکم ہوا وہ لوگون کو پہونچا دیا اور خاص بنی ہاشم کو کوئی حکم نہین دیا سوا تین باتون کے ایک تو وضو
کامل کرنیکا دوسری زکوۃ نہ لینی کا تیسری گدہی کو گہوڑی سے جفت نہ کرنیکا **ف** ابن عباس نے بوجہ کم سنی کے یہہ دو رکعتین ہوتی اونکو معلوم
نہ ہوا کہ رسول اللہ صلعم آہستہ قراءت کرتی ہی ظہر اور عصر مین **عن** ابن عباس قال لا ادری اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
فی الظہر والعصر ام لا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی مجہی نہین معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین کچہ پڑہتے تہی یا نہین **ف**
یعنی اسقدر آہستہ پڑہتے تہے بالکل آواز نہین آتی تہی یہہ حدیث مؤید ہی اوس تاویل کو جو ابہی مذکور ہوئی **باب** القراءۃ فی المغرب
مغرب مین کون سی سورتین پڑہی **عن** ابن عباس ان ام الفضل بنت الحارث سمعتہ وھو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت
یا بنی لقد ذکرتنی بقراءتک ھذہ السورۃ انھا لاخر ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہا فی المغرب **ترجمہ**
ابن عباس کی روایت ہی ام الفضل نے اونکو سورہ والمرسلات عرفا پڑہتے سنا تو کہا ای بیٹے میری تم نے مجہے یاد دلا دیا اس سورت کو پڑہ کر مین نے
یہہ سورت سب سے آخر مین سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اوسکو مغرب مین پڑہتے تہا **ف** ابن ماجہ کی روایت کیا ابن عمر
سے کہ رسول اللہ جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑہتے **عن** جبیر بن مطعم انہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بالطور فی المغرب **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہی مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
سورہ طور پڑہتے تہے مغرب مین **عن** مروان بن الحکم قال قال لی زید بن ثابت مالک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بطولی الطولیین قال قلت ما طولی الطولیین قال الاعراف والاخری
الانعام وسألت انا ابن ابی ملیکۃ فقال لی من قبل نفسہ المائدۃ والاعراف **ترجمہ** مروان بن الحکم سے زید بن ثابت
نے کہا تم مغرب مین چہوٹی سورتین کیون پڑہتے ہو حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب مین دو لمبی چوڑی سورتین پڑہتے دیکہا مروان نے
کہا وہ کون سے سورتین مین اونہون نے کہا اعراف اور انعام ابن جریج نے کہا مین نے ابن ابی ملیکہ سے پوچہا وہ سورتین کون سے مین انہون نے اپنے
دل سے کہا مائدہ اور اعراف **باب** من رأی التخفیف فیہا مغرب مین چہوٹی سورتین پڑہنے کا بیان **عن** ہشام بن عروۃ ان اباہ
کان یقرأ فی صلاۃ المغرب بنحو ما تقرؤن والعادیات ونحوھا من السور **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہی اونکے باپ عروہ بن الزبیر
مغرب کی نماز مین ایسی ہی سورتین پڑہتے تہے جیسے تم پڑہتے ہو والعادیات یا مانند اوسکی۔ کہا ابو داؤد نے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیثین سورہ
مائدہ اور اعراف یا انعام پڑہنے کی منسوخ ہین اور یہہ روایت زیادہ صحیح ہی اوس سے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال ما من المفصل
سورۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس بہا فی المکتوبۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
کہا مفصل مین (یعنی سورہ حجرات سے آخر قرآن تک) جتنی سورتین ہین چہوٹی یا بڑی مین نے ایک ایک اون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکہا پڑہتے فرض نماز مین **عن** ابی عثمان النہدی انہ صلی خلف ابن مسعود المغرب فقرأ بقل ہو اللہ احد **ترجمہ** ابی عثمان
نہدی سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے مغرب کی نماز پڑہائی اوس مین قل ہو اللہ پڑہی **باب** الرجل یعید سورۃ واحدۃ
فی الرکعتین پہلی رکعت مین جو سورہ پڑہی اوسکو دوسری رکعت مین پڑہنیکا بیان **عن** معاذ بن عبد اللہ الجہنی ان رجلا

من جهينة اخبره انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصبح اذا زلزلت الارض في الركعتين كلتيهما فلا ادري
انسي رسول الله صلى الله عليه وسلم ام قرأ ذلك عمدًا **ترجمہ** معاذ بن عبد اللہ جہنی سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے سنا جو
جہینہ میں سے تھا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فجر کی نماز میں اذا زلزلت الارض پڑھا دونو رکعتوں میں یہی سورت
پڑھی لیکن معلوم نہیں آپ نے بھول کر ایسا کیا یا قصدًا کیا **باب** القراءة في الفجر فجر میں کون سے سورتین پڑھے **عن** عمرو بن
حريث قال كاني اسمع صوت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلاة الغداة فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس **ترجمہ** عمرو بن حریث
سے روایت ہے گویا میں سن رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو آپ فجر کی نماز پڑھتے تھے فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس **ف** یعنی یہی
آیت پڑھتے تھے یا پوری سورہ اذا الشمس کورت پڑھتے تھے **باب** من ترك القراءة في صلاته جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے
یا قراءت نہ کرے اوسکا حکم **عن** ابي سعيد قال امرنا ان نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے ہمکو حکم ہوا سورہ
فاتحہ اور جو آسان ہو قرآن میں سے پڑھنے کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ضرور ہے بعضوں کے
نزدیک مستحب ہے **عن** ابي هريرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج فناد في المدينة انه لا صلاة الا بقرآن
ولو بفاتحة الكتاب فما زاد ولو بفاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او
پکار آدمیوں میں نماز درست نہیں ہوتی بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے **عن** ابي هريرة قال امرني
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان انادي انه لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے مجھکو حکم کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارو یہی کا یہ بات نماز درست نہیں بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کی **عن** ابي هريرة يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج فهي خداج فهي خداج غير تمام قال فقلت يا
ابا هريرة اني اكون وراء الامام قال فغمز ذراعي وقال اقرأ بها يا فارسي في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين فنصفها لي ونصفها لعبدي ولعبدي
ما سأل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأوا يقول العبد الحمد لله رب العالمين يقول الله عز وجل حمدني عبدي
يقول الرحمن الرحيم يقول الله عز وجل اثنى علي عبدي يقول العبد مالك يوم الدين يقول الله عز وجل مجدني
عبدي يقول العبد اياك نعبد واياك نستعين يقول الله هذه بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل يقول العبد
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين يقول الله فهؤلاء
لعبدي ولعبدي ما سأل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے بغیر سورہ فاتحہ کے
اوسکی نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے پوری نہیں ہے راوی نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے کہا کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں انہوں نے
میرا بازو دبا دیا اور کہا اپنے دل میں پڑھ لے اے فارسی **ف** یعنی جب امام کے پیچھے ہو تو آہستہ پڑھ لے — اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ سورہ
فاتحہ پڑھے امام کے پیچھے سری اور جہری نماز میں — دوسرے یہ کہ سری میں پڑھے جہری میں نہ پڑھے — تیسرے یہ کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں نہ پڑھے [illegible]

پہلا مذہب ہے اور وہی اوسط ہے **ف** کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے نماز بانٹ
دی گئی ہے یا مین نے اوسکو بانٹ دیا ہے اپنے اور بندے کے درمیان مین آدہون آدہ آدہی میری ہے اور آدہی بندے کیواسطے ہے اور میرے بندے کو جو
مانگیگا ملیگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین۔ سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے
ساری جہان کا۔ اللہ جل جلالہ کہتا ہے میری بندے نے تعریف کی پھر بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم رحم کرنیوالا نہایت مہربان اللہ
جل جلالہ فرماتا ہے مجھکو سراہا میرے بندے نے۔ پہر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین مالک ہے بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے
بڑائی کی میری میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین ہم تجھی کو پوجتے ہین اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہین سیہ آیت
میری اور بندے میرے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگیگا مین دونگا پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم بتلا ہمکو سیدہی
سچی راہ صراط الذین انعمت علیہم اون لوگونکی راہ جن پر تو نے احسان کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ اون لوگون کی راہ
جن پہ تو نے غصہ کیا اور نہ اون لوگونکی راہ جو گمراہ ہوگئے یہ تینون باتین میرے بندے کے لیے ہین اور میرے بندے کو جو مانگیگا ملیگا

عن عبادة بن الصامت یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلاة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب فصاعدا قال سفیان
لمن یصلی وحدہ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اوس شخص کے جو سورہ فاتحہ
اور کچھ زیادہ نہ پڑہے سفیان نے کہا یہ حدیث اوسکیواسطے ہے جو تنہا نماز پڑہے **عن** عبادة بن الصامت قال کنا خلف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوة الفجر فقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فثقلت علیہ القراءة فلما فرغ قال لعلکم
تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم ہذا یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بفاتحة الکتاب فانہ لا صلوة لمن لم یقرأ بہا **ترجمہ** عبادہ
بن صامت سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہ رہے تھے فجر کی آپ نے قرأت کی لیکن آپ پر شاق ہوا پڑہنا قرآن کا
جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا شاید تم پڑہا کرتے ہو اپنے امام کے پیچھے ہم نے کہا ہان یا رسول اللہ ایسا ہی آپ نے فرمایا مت پڑہا کرو
سوا سورہ فاتحہ کے کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کی نماز نہین ہوتی **عن** نافع بن محمود بن الربیع الانصاری قال نافع ابطأ عبادة بن
الصامت عن صلاة الصبح فاقام ابو نعیم المؤذن الصلاة فصلی ابو نعیم بالناس واقبل عبادة وانا معہ حتی صففنا
خلف ابی نعیم وابو نعیم یجہر بالقراءة فجعل عبادة یقرأ بام القرآن فلما انصرف قلت لعبادة سمعتک تقرأ بام القرآن
وابو نعیم یجہر قال اجل صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات التی یجہر فیہا القراءة قال فالتبست علیہ
القراءة فلما انصرف واقبل علینا بوجہہ وقال ہل تقرؤن اذا جہرت بالقراءة فقال بعضنا انا نصنع ذلک قال
فلا وانا اقول ما لی ینازعنی القرآن فلا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جہرت الا بام القرآن **ترجمہ** نافع محمد بن ربیع الانصاری
سے روایت ہے کہ عبادہ بن الصامت نے دیر کی فجر کی نماز کی واسطے نکلنے مین تو ابو نعیم مؤذن نے تکبیر کہہ کر نماز پڑہانا شروع کی اتنے مین عبادہ
آئے اور مین بہی اون کے ساتھ تھا ہم نے صف باندہی ابو نعیم کے پیچھے اور ابو نعیم پکار کر قرأت کرتے تھے عبادہ سورہ فاتحہ پڑہنے لگے جب نماز
سے فارغ ہوئے مین نے عبادہ سے کہا مین نے تمکو سورہ فاتحہ پڑہتے سنا حالانکہ ابو نعیم پکار کر قرأت کرتے تھے عبادہ نے کہا ہان البتہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑہائی جہری آپ قرأت سے رکنے لگی (لوگون کی قرأت کی سبب سے) جب نماز سے فارغ ہوئی تو ہماری
طرف مخاطب ہوئی اور پوچہا کیا تم پڑہا کرتی ہو جب مین پکار کر پڑہتا ہون بعض لوگون نے ہم مین سے کہا ہان ہم تو ایسا ہی کرتے
ہین آپنے فرمایا مت پڑہا کرو جب ہی مین کہتا تہا کیا ہوا ہے مجہکو کوئی چہینے لیتا ہے قرآن مجہہ سے تو مت پڑہا کرو قرآن کو جب مین
جہر کیا کرون سوا سورہ فاتحہ کے عن عبادة نحو حديث الربيع بن سليمان قال فكان مكحول يقرأ في المغرب والعشاء
والصبح بفاتحة الكتاب في كل ركعة سرا قال مكحول اقرأ فيما جهر به الامام اذا قرأ بفاتحة الكتاب وسكت
سرا فان لم يسكت اقرأ بها قبله ومعه وبعده لا تتركها على حال ترجمہ عبادہ سے دوسری روایت بہی یہی ہے
راوی نے کہا مکحول سورہ فاتحہ پڑہتے تہے مغرب اور عشا اور فجر مین ہر رکعت مین آہستہ سے کہا مکحول نے اگر امام سورہ فاتحہ پڑہ کر سکتہ کرے
جہری نماز مین تو اوسوقت سورہ فاتحہ پڑہ لے آہستہ سے اور جو سکتہ نکرے تو امام سے پہلے یا اوسکے ساتہہ یا اوسکے بعد سورہ فاتحہ پڑہ لے نہ
چہوڑدے **باب** من رأى القراءة اذا لم يجهر جہری نماز مین قرأت نہ کرنیکا بیان عن ابي هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلاة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي احد منكم آنفا فقال
رجل نعم يا رسول الله قال اني اقول ما لي انازع القرآن قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيما جهر به النبي صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلوات حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے فارغ ہوئی آپ نے فرمایا کسی نے تم مین سے میری ساتہہ
قرأت کی تہی ابہی ایک شخص بولا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب ہی مین کہتا تہا کیا ہوا ہے مجہکو کوئی قرآن مجہسے چہینے لیتا ہے
راوی نے کہا پہر لوگ باز آئی قرأت سے جہری نماز مین جب سے یہہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یعنی سوا سورہ فاتحہ
کی اور سورتون کے پڑہنے سے تو موافق ہوئے یہہ حدیث عبادہ کی حدیث سے اور حجت نہین ہے اس مین اوس شخص کی جو فاتحہ
پڑہنے کو منع کرتا ہے امام کے پیچہے عن ابي هريرة يقول صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة نظن انها الصبح
بمعناه الى قوله ما لي انازع القرآن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نماز پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید فجر کے
پہر روایت کیا حدیث کو اوسی طرح جیسی اوپر گزری یہانتک کہ فرمایا کیا ہوا مجہکو مین چہینا جاتا ہون قرآن سے مسدد کی روایت مین
ہے فانتهى الناس عن القراءة فيما جهر به رسول الله صلى الله عليه وسلم لوگون نے قرأت چہوڑدی جہری نماز مین ابن سرح نے
معمر سے انہون نے زہری سے روایت کیا یہہ قول ابوہریرہ کا اور اوزاعی کے روایت مین یہہ قول زہری کا ہے فاتعظ المسلمون
بذلك فلم يكونوا يقرؤن معه فيما يجهر به صلى الله عليه وسلم یعنی اوس روز سے مسلمانون کو نصیحت ہوئی وہ جہری نماز مین
قرأت نکرتے تہے - کہا ابوداود نے مین نے محمد بن یحیی بن فارس سے سنا کہتے تہے فانتهى الناس زہری کا کلام ہے **باب** من
رأى القراءة اذا لم يجهر جب جہر نہ ہو تو قرأت کرنا چاہیے عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر
فجاء رجل فقرأ خلفه بسبح اسم ربك الاعلى فلما فرغ قال ايكم قرأ قالوا رجل قال قد عرفت ان بعضكم خالجنيها

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے آپکے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا
جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کس نے پڑھا تھا لوگوں نے کہا ایک شخص نے آپ نے فرمایا میں سمجھا تم میں سے کسی نے قرآن مجھکو
چھین لیا ابو الولید کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے کہا کیا سعید نے نہیں کہا جب قرآن پڑھا جاوے تو چپ رہو انہوں
نے کہا یہ جب ہے کہ پکار کر پڑھا جاوے ابن کثیر کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا قتادہ سے شاید آنحضرت نے اس قرارت کو برا جانا قتادہ
نے کہا اگر برا جانتے تو اوس سے منع کرتے **عن** عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم الظہر فلما انفتل
قال ایکم قرأ سبح اسم ربک الاعلی فقال رجل انا فقال علمت ان بعضکم خالجنیہا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب فراغت پائی تو پوچھا سبح اسم ربک الاعلی کس نے پڑھا ایک شخص بولا میں نے
پڑھا آپ نے فرمایا میں سمجھا گویا مجھ سے کلام اللہ چھینا جاتا ہے **باب** ما یجزئ الامی والاعجمی من القراءۃ امی اور اعجمی کو
کتنی قرارت کافی ہے **ف** امی وہ شخص جو ان پڑھ ہے اور عجمی وہ جو عرب کا رہنے والا نہیں ہے اور ملکوں کا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ
قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرأ القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرؤا فکل حسن و
سیجیء اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یتعجلونہ ولا یتاجلونہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر نکلے اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور ہم میں اعرابی (جنگلی) لوگ بھی تھے اور پردیسی بھی تھے آپ نے فرمایا پڑھو سب
اچھا ہے قریب ہے ایسی قومیں پیدا ہونگی جو قرآن کو تیر کی طرح درست کرینگی (یعنی تجوید میں مبالغہ کرینگی) جلدی پڑھیں گے اور ٹھہر
کر نہ پڑھیں گے (یا جلدی دنیا میں اوسکا بدلا پاوینگے اور آخرت میں اونکو ثواب نہ ملیگا) **عن** سہل بن سعد الساعدی قال خرج علینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما ونحن نقترئ فقال الحمد للہ کتاب اللہ واحد وفیکم الاحمر وفیکم الابیض وفیکم
الاسود اقرؤہ قبل ان یقرأہ اقوام یقیمونہ کما یقوم السہم یتعجل اجرہ ولا یتاجلہ **ترجمہ** سہل بن سعد الساعدی سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم ہمارے اوپر نکلے ایک دن اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا الحمد للہ اللہ کی کتاب ایک ہے اور پڑھنے والے سرخ اور سفید
اور سیاہ سب طرح کے ہیں پڑھو اسکو اوس سے پہلے کہ کئی قومیں آوینگی اور قرآن کو مضبوط کرینگے جیسے تیر درست کیا جاتا ہے یہ دنیا میں
اوسکا بدلا لینگے عقبے کی پرواہ نہ کرینگے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا
استطیع ان آخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی منہ فقال قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا للہ فما لی قال قل اللہم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی
فلما قام قال ہکذا بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ہذا فقد ملأ یدہ من الخیر **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی
سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلعم پاس بولا یا رسول اللہ میں قرآن یاد نہیں کر سکتا کچھ بھی تو مجھکو کوئی چیز ایسی بتلائیے جو قرآن
سے کافی ہو آپنے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وہ شخص بولا یہ تو اللہ کی تعریف
ہوئی میرے فائدہ کی بھی بتلائیے آپنے فرمایا کہہ اللہم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی اے پروردگار مجھپر رحم کر اور مجھے روزی دے اور تندرستی

اور ہدایت کر مجھکو جب وہ اوٹھا تو اوس نے ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنی مین نے بڑی دولت کمائی) رسول اللہ صلعم نے اشارہ کیا (اسکو یاد رکھنا) پھر فرمایا آپ نے اس شخص نے اپنا ہاتھ بھر لیا خیر سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا جسکو کوئی سورت قرآن کی یاد نہ ہوسکے وہ نماز مین بھی پڑھ لیا کرے نماز درست ہوجاوے گی بعضون نے کہا یہہ ورد وظیفے کیواسطے ہے نماز مین قرآن تہوڑا بہت پڑھنا ضرور ہے

عن جابر بن عبد اللہ قال کنا نصلی التطوع ندعو قیاما وقعودا ونسبح رکوعا وسجودا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا ہم نفل نماز مین کہڑے اور بیٹھے دعا کرلیتے تھے اور رکوع سجدے مین تسبیح پڑھتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفل نماز مین قرارت فرض نہین ہے دوسری روایت مین ہے قال کان الحسن یقرأ فی الظہر والعصر اماما وخلف امام بفاتحۃ الکتاب ویسبح ویکبر ویہلل قدر قاف والذاریات **ترجمہ** حسن قرارت کرتے تھے ظہر اور عصر مین امام ہونے کی صورت مین یا امام کے پیچھے ہونیکی صورت مین سورہ فاتحہ کی اور تسبیح کہتے تھے اور تکبیر اور تہلیل سورہ قاف اور والذاریات کی مقدار تک **باب** تمام التکبیر تکبیر کون کون سے مقام پہ کہنی نماز مین

عن مطرف قال صلیت انا وعمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فکان اذا سجد کبر واذا رکع کبر واذا نہض من الرکعتین کبر فلما انصرفنا اخذ عمران بیدی وقال لقد صلی ہذا او قال لقد صلی بنا ہذا قبل صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے مین نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت امیر المومنین مرتضی علی کے پیچھے آپ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین پڑھ کر اوٹھتے تکبیر کہتے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہون نے ایسی نماز پڑھی جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے

عن ابی بکر بن عبد الرحمن و ابی سلمۃ ان ابا ہریرۃ کان یکبر فی کل صلاۃ من المکتوبۃ وغیرہا یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یقول ربنا ولک الحمد قبل ان یسجد ثم یقول اللہ اکبر حین یہوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع رأسہ ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع رأسہ ثم یکبر حین یقوم من الجلوس فی اثنتین فیفعل ذلک فی کل رکعۃ حتی یفرغ من الصلوۃ ثم یقول حین ینصرف والذی نفسی بیدہ انی لاقربکم شبہا بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت لصلاتہ حتی فارق الدنیا **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن اور ابی سلمہ سے روایت ہے کہ ابا ہریرہ تکبیر کہتے تھے ہر نماز مین فرض ہین اور غیر فرض مین پہلے تکبیر کہتے تھے جب نماز کو کہڑے ہوتے تھے پھر رکوع کیوقت تکبیر کہتے تھے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے بعد اوسکے ربنا ولک الحمد سجدے سے پہلے جب سجدے کو جہکتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے مین جانے لگتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعت پڑھ کر قعدہ کرکے اوٹھتے تو اللہ اکبر کہتے ایسا ہی ہر رکعت مین کرتے نماز سے فارغ ہونے تک بعد اوسکے کہتے قسم خدا کی مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون نماز مین رسول اللہ صلعم سے یہی آپ کی نماز تھی یہانتک کہ آپ نے دنیا کو رخصت کیا

عن عبد الرحمن بن ابزی انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان لا یتم التکبیر **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ تمام نہین کرتے تھے تکبیر کو۔ کہا ابو داؤد نے اسکا مطلب یہ ہے کہ جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو تکبیر نہین کہتے تھے (بلکہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے) اسی طرح جب سجدہ کا ارادہ کرتے تو تکبیر نہین کہتے تھے جب سجدے سے کہڑے ہوتے

ف پس روایت پر عمل نہین ہی سوار کو بھی سر اوٹھانا کی وقت اور سب حرکات مین اللہ اکبر کہنا ثابت ہی **باب کیف یضع**
رکبتیہ قبل یدیہ سجدہ کرنی وقت پہلی گھٹنون کو زمین پر رکھی یا ہاتون کو **ف** مالک اور اوزاعی اور بعض ائمہ حدیث کا مذہب
ہی کہ پہلے ہاتہونکو زمین پر رکھی پیچھے گھٹنونکو اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا قول یہ ہی کہ پہلی گھٹنون کو
زمین پر رکھے پھر ہاتھونکو سجدہ کرتی وقت **عن وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل**
یدیہ واذا نهض رفع یدیہ قبل رکبتیہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ
سجدہ کرتے تو دونو گھٹنی ہاتھون سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اوٹھتے تو ہاتہ پہلے اوٹھاتی گھٹنون سے دوسری روایت مین ہے **فلما**
سجد وقعت رکبتاہ الی الارض قبل ان یقع کفاہ جب سجدہ کرتی تو آپکے گھٹنی زمین پر پہلے پڑتی ہاتھون سے ایک روایت مین ہی **واذا**
نهض نهض علی رکبتیہ واعتمد علی فخذہ یعنی جب سجدے سے کھڑے ہوتے تو تکیہ کرتے اپنی دونو رانون پر اور گھٹنونکے بل اوٹھتے **عن ابی هریرة**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ نی فرمایا جب کوئی تم مین سے سجدہ کری تو اونٹ کیطرح نہ بیٹھی بلکہ اپنے ہاتہ گھٹنونکے پہلے رکھے **ف** یہ حدیث مالک اور اوزاعی
کی دلیل ہے کرمانی نے اسکو ضعیف کیا مگر یہ ضعیف نہین ہوسکتی رجال اسکے ثقات مین خطابی نے کہا کہ حدیث وائل بن حجر کی اس سے
زیادہ صحیح ہی۔ اگر کوئی کہی وائل کی حدیث کی اسناد مین شریک قاضی ہی جو ضعیف ہے جواب اوسکا یہ ہی کہ شریک سے روایت کیا مسلم نی
اور توثیق کی اوسکی ائمہ حدیث نی پر یہ کہا وہ کثیر الغلط ہی اور اس حدیث کی دوسری اور تیسری طریق مین شریک نہین ہی **سفر السعادت**
مین ہی کہ ابوہریرہ کی حدیث مخالف ہی آخر اوسکا اوسکی اول سے اسلیے کہ جب ہاتہونکو گھٹنی سے پہلے رکھیگا تو اونٹ کا سا بیٹھنا ہوگا اسلیے کہ
اونٹ پہلے ہاتھ ہی رکھتا ہی جواب یہ ہی کہ چار پایون مین اونکے چارون پانون گنے جاتے مین عرف کے اعتبار سے تو جب گھٹنی پہلے رکھی
اونٹ سے مشابہت ہوئی اسباب مین کہ وہ بھی زمین پر پہلے اپنے پانون رکھتا ہی جنکو تم ہاتہ سمجھا ہی۔ بعضون نی ابو ہریرہ کی حدیث
کو منسوخ کہا ہی ابن خزیمہ نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا پہلی ہم ہاتہ گھٹنون کے پہلے رکھتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنی پہلے رکھنے کا واللہ
اعلم **عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم فی صلاته فیبرک کما یبرک الجمل ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تم مین سے کوئی شخص نماز مین اسطرح بیٹھتا ہی جسطرح اونٹ بیٹھتا ہی **باب فی النهوض**
فی الفرد پہلی اور تیسری رکعت پڑہ کر کسطرح اوٹھی **ف** جب پہلی اور تیسری رکعت کی دوسری سجدی سے سر اوٹھاوی تو تھوڑی دیر بیٹھ جاوی پھر
کھڑا ہو اس جلسے کو جلسہ استراحت کہتی مین شافعی اور ائمہ حدیث کا یہی قول ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سجدہ سے اوٹھکر بیٹھنا نہ چاہیے
بلکہ سیدھے کھڑے ہوجانا چاہی اگرچہ آثار صحابہ کے اسباب مین موجود ہین پر کوئی حدیث مرفوع صحیح سے ائمہ ثلاثہ کے قول کو تائید نہین ہوتی
ایک ابوہریرہ کی حدیث ہی جسکو ترمذی نی روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین قدمون کے کناری پر اوٹھتے تھے کہا ترمذی
نی اسپر عمل ہی اہل علم کا مگر یہ حدیث ضعیف ہی بسبب خالد بن ایاس کے **عن ابی قلابة قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث**
الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما ارید الصلاة ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال قلت

لابی قلابة کیف صلی قال مثل صلوة شیخنا هذا یعنی عمر بن سلمة امامهم وذکر انه کان اذا رفع رأسه من السجدة الآخرة
فی الرکعة الاولی قعد ثم قام **ترجمہ** ابی قلابہ سے روایت ہے ابو سلیمان مالک بن الحویرث ہماری مسجد میں آئے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں
نماز پڑھونگا اور میں نہیں پڑھتا ہوں مگر اس ارادے سے کہ تمکو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے ایوب نے کہا میں نے
ابو قلابہ سے پوچھا پھر کیونکر نماز پڑھے مالک بن الحویرث نے انہوں نے کہا جیسے ہمارے امام عمر بن سلمہ پڑھتے ہیں انہوں نے یہ بھی بیان کیا
کہ جب وہ اپنا سر اٹھاتے تھے دوسرے سجدے سے پہلی رکعت کے تو بیٹھ کر کھڑے ہوتے **عن** ابی قلابة قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث
الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما ارید الصلوة ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال فقعد
فی الرکعة الاولی حین رفع رأسه من السجدة الآخرة **ترجمہ** ابو قلابہ سے روایت ہے ہماری مسجد میں مالک بن الحویرث آئے اور کہا میں نماز
پڑھونگا اس نیت سے کہ تمکو بتلاؤں کس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا راوی نے کہا وہ ایک رکعت پڑھ کر بیٹھے جب سر اٹھایا
اخیر سجدہ سے **عن** مالک بن الحویرث انه رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وتر من صلوته لم ینهض حتی یستوی قاعدًا
ترجمہ مالک بن الحویرث نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب پہلی یا تیسری رکعت سے اوٹھتے تو کھڑے نہ ہوتے جبتک سیدھے بیٹھ نہ
لیتے **باب** الاقعاء بین السجدتین دونوں سجدوں کے بیچ میں اقعا کرنیکا بیان **ف** خطابی نے کہا یہاں اقعا سے یہ مراد ہے
کہ سجدے سے اوٹھکر اطمینان سے نہ بیٹھے بلکہ دونوں سرین کو ایڑیوں پر رکھے اور پنجوں کو کھڑا کرلے۔ مشہور معنی اقعا کے یہ ہیں دونوں پنڈلیاں
اور رانیں کھڑی کردے اور سرین زمین سے لگادے۔ بہرحال اکثر علماء نے اس فعل کو نماز میں مکروہ رکھا ہے اور تاویل کی ہے اس حدیث
کی جو آگے آتی ہے اسطرح پر کہ زمانہ پیری اور ضعف میں یہ فعل مجبوری سے ہوا ہوگا دلیل اوسکی یہ بھی جو روایت کیا ترمذی نے حضرت علیؓ
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں تیرے واسطے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے لیے برا جانتا ہوں
تیرے واسطے برا جانتا ہوں تو اقعا نہ کیا کر دونوں سجدوں کے بیچ میں **عن** طاوس یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین
فی السجود فقال هی السنة قال فقلنا انا لنراه جفاء بالرجل فقال ابن عباس هی سنة نبیک صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
طاؤس سے روایت ہے ہم نے ابن عباس سے ذکر کیا اقعا کا سجدے میں انہوں نے کہا یہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو اوسکو ظلم جانتے تھے پاؤں
پر **ف** کیونکہ پاؤں پر سارا زور پڑتا ہے اور نیچی کھڑے رہنے کے سبب سے پاؤں کو تکلیف ہوتی ہے **ت** ابن عباس نے کہا یہ سنت
ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **باب** ما یقول اذا رفع رأسه من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے **عن** عبد اللہ
بن ابی اوفی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع رأسه من الرکوع یقول سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد
ملأ السموت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے فرماتے سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد ملأ السموت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد **عن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول حین یقول سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد ملأ السماء فی
مومل ملأ السموت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع

لما اعطيت ولا معطي لما منعت ثم اتفقوا ولا ينفع ذا الجد منك الجد وقال بشر ربنا لك الحمد لم يقل اللهم لم يقل محمود اللهم قال ربنا ولك الحمد **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہتے تھے اللہم ربنا لک الحمد یا ربنا لک الحمد ملأ السماء اور ملأ السموٰت وملأ الارض وملأ ما شئت الخ **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللہم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا قول فرشتوں کے قول سے مل جاویگا اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عن عامر** قال لا یقول القوم خلف الامام سمع اللہ لمن حمدہ ولکن یقولون ربنا لک الحمد **ترجمہ** عامر نے کہا مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہیں بلکہ ربنا لک الحمد کہیں

باب الدعاء بین السجدتین

دونو سجدون کے درمیان کونسی دعا مانگے **عن ابن عباس** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللھم اغفر لی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو سجدون کے بیچ مین فرماتے تھے اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی واہدنی وارزقنی

باب رفع النساء اذا کن مع الامام رؤسہن من السجدۃ

عورتین جب جماعت مین ہون تو مردون کے بعد سر اوٹھاوین سجدہ سے **عن اسماء بنت ابی بکر** قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان منکن یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا ترفع راسہا حتی یرفع الرجال رؤسہم کراھیۃ ان یرین من عورات الرجال **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو عورت تم مین سے ایمان لاتی ہو اللہ اور پچھلے دن پر تو اپنا سر نہ اٹھاوے جبتک مرد اپنا سر اٹھا دین تاکہ نظر نہ پڑے کسی مرد کے ستر پر **ف** اوس وقت مین تہبند باندہتے تھے اور تہبند مین سجدے کی حالت مین کبھی کبھی ستر کھلجاتا ہے اسواسطے عورتونکو مردون سے پہلے سر اٹھانیکو منع فرمایا

باب طول القیام من الرکوع وبین السجدتین

رکوع سے اوٹھکر کتنی دیر تک کھڑا رہے اور دونون سجدون کے بیچ مین کستقدر بیٹھے **عن البراء** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان سجودہ ورکوعہ وقعودہ ما بین السجدتین قریبا من السواء **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دونو سجدون کے بیچ مین بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے ہوتا **ف** یعنی جتنی دیر مین آپ سجدہ کرتے اوتنا ہی یا اوس سے کچھ کم سجدے سے اوٹھکر بیٹھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے **عن انس بن مالک** قال ما صلیت خلف رجل اوجز صلوۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تمام وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوھم ثم یکبر ویسجد وکان یقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوھم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین نے کسیکے پیچھے نمازین نہ پڑہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور پھر پوری نماز پڑہتا ہو **ف** آپ کی نماز مختصر ہوتی اسلیے کہ آپ فرضون مین چھوٹی چھوٹی سورتین پڑہتے اور پوری ہوتی یعنی ارکان کو اچھی طرح سے ادا کرتے رکوع سے سیدہے کھڑے ہوتے اور ٹھہرتے تھوڑی دیر تک پہر سجدہ کرتے دونو سجدون کے بیچ مین بھی اچھی طرح بیٹھتے دم لیتے رہا کرتے بعضون نے کہا ہے کہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز مین ایسا استغراق حاصل ہوتا کہ وہ اوسکو مختصر سمجھتے حالانکہ وہ نماز ایسی مختصر نہ ہوتی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے کھڑے رہتے یہانتک کہ ہم سمجھتے آپ بھول گئے

ف یعنی رکوع بھول گئی پھر قیام مین مصروف ہوئی ف پھر آپ تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور دونو سجدون کے درمیان آپ اتنا ٹھہرتے ہم سمجھتے آپ بھول گئے عن البراء بن عازب قال رمقت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوة فوجدت قیامه کرکعته وسجدته واعتداله فی الرکعة کسجدته وجلسته بین السجدتین وسجدته ما بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء قال ابو داود قال مسدد فرکعته واعتداله بین الرکعتین فسجدته فجلسته بین السجدتین فسجدته فجلسته بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قصد کرکے دیکھا نماز مین تو مین نے آپکے قیام کو رکوع اور سجود کے مانند اسیطرح رکوع کو سجدے کے مانند اور دونو سجدون کے درمیان مین بیٹھنا پھر سجدہ کرنا پھر سلام تک بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے پایا ف یعنی کچھ بہت فرق نہ تہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے اور خوب فاصلہ کرتے تھے درمیان رکوع اور سجدے کے اسی طرح دونو سجدون کے بیچ مین شافعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہے بغیر اسکے نماز درست نہین ہوتی اور اور ائمہ کے نزدیک واجب ہے واجب بھی مثل فرض کے ہے عمل مین

باب صلوة من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود جو شخص نماز مین پیٹھ برابر نہ کرے رکوع اور سجدہ نہ کرے اوسکی نماز نہین ہوتی

عن ابی مسعود البدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزئ صلوة الرجل حتی یقیم ظهره فی الرکوع والسجود ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نماز درست نہین ہوتی جبتک اپنی پیٹھ سیدہی نہ کرے رکوع اور سجود مین

عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ارجع فصل فانك لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وعلیك السلام ثم قال ارجع فصل فانك لم تصل حتی فعل ذلك ثلاث مرار فقال الرجل والذی بعثك بالحق ما احسن غیر هذا فعلمنی قال اذا قمت الی الصلوة فكبر ثم اقرأ ما تیسر معك من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم اجلس حتی تطمئن جالسا ثم افعل ذلك فی صلاتك كلها قال القعنبی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی هریرة وقال فی آخره فاذا فعلت هذا فقد تمت صلاتك وما انتقصت هذا فانما انتقصته من صلاتك وقال فیه اذا قمت الی الصلوة فاسبغ الوضوء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تھے اوس شخص نے نماز پڑہی پھر نماز پڑہ کر آیا اور آپکو سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی ہے وہ شخص گیا اور پھر پڑہ کر آیا جیسے پہلی پڑہی تھے اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی یہانتک کہ تین بار ایسا ہوا تب وہ شخص بولا قسم اوس شخص کے جسنے آپکو بھیجا ہے سچا نبی کرکے مین تو دوسری طرح نماز پڑہنا نہین جانتا مجھے سکھا دیجیے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے اوٹھے تکبیر کہہ پھر جو کچھ ہو سکے قرآن مین سے پڑہ پھر رکوع کر اطمینان سے پھر اوٹھ سیدہا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر بیٹھ اطمینان

سے پھر ایسا ہی کر ساری نماز مین قعنبی کی روایت مین ہے جب تو ایسا کر چکا تو تیری نماز تمام ہوگئی اور جو تو نے اس مین سے کم کیا تو اپنی
نماز مین سے کم کیا اور اوس مین یہ بھی ہے آپ نے فرمایا جب نماز کو کھڑا ہو تو پورا کر وضو کو **ف** اس حدیث سے تعدیل ارکان کا فرض ہونا
ثابت ہوتا ہے۔ دوسری روایت مین ہے ان رجلا دخل المسجد فذکر نحوہ قال فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا
تتم صلوۃ لاحد من الناس حتی یتوضأ فیضع الوضوء یعنی مواضعہ ثم یکبر ویحمد اللہ عز وجل ویثنی علیہ و
یقرأ بما شاء من القرآن ثم یقول اللہ اکبر ثم یرکع حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حتی یستوی
قائما ثم یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول اللہ اکبر و یرفع رأسہ حتی یستوی قاعدا ثم
یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یرفع رأسہ فیکبر فاذا فعل ذلک فقد تمت صلوتہ **ترجمہ**
ایک شخص مسجد مین آیا پھر ویسا ہی بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی کی نماز تمام نہین ہوتی جبتک وضو کرے پورا وضو پھر تکبیر کہے
اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کرے اور اوسکو سراہے اور پڑھے جتنا چاہے قرآن مین سے پھر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے اطمینان سے
اسطرح کہ سب جوڑ اپنی جگہہ پر آجاوین پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدھا کھڑا ہوجاوے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اطمینان سے
جوڑون کے پھر اللہ اکبر کہے اور سر اوٹھاوے یہانتک کہ سیدھا بیٹھ جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ کرے اطمینان سے
پھر سر اٹھاوے اور تکبیر کہے جب ایسا کر چکا تو اوسکی نماز پوری ہوگئی **عن رفاعۃ بن رافع** بمعناہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہا لا تتم صلوۃ احدکم حتی یسبغ الوضوء کما امرہ اللہ تعالی فیغسل وجہہ ویدیہ الی المرفقین ویمسح برأسہ
ورجلیہ الی الکعبین ثم یکبر اللہ عز وجل ویحمدہ ثم یقرأ من القرآن ما اذن لہ فیہ وتیسر فذکر نحو حماد قال ثم
یکبر فیسجد فیمکن وجہہ قال ہمام وربما قال جبہتہ من الارض حتی تطمئن مفاصلہ وتسترخی ثم یکبر
فیستوی قاعدا علی مقعدہ ویقیم صلبہ فوصف الصلوۃ ہکذا اربع رکعات حتی فرغ لا تتم صلوۃ احدکم حتی
یفعل ذلک **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے ایسا ہی روایت ہے اوس مین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کی تم مین سے نماز پوری
نہین ہوتی جبتک وضو پورا نہ کرے جیسا اللہ جل جلالہ نے اوسکو حکم کیا پھر دھووے منہہ اپنا اور ہاتھونکو کہنیون تک اور مسح کرے سر کو
اور دھووے دونو پانون کو ٹخنون تک پھر تکبیر کہے اللہ جل جلالہ کی اور تعریف کرے اوسکی پھر جہان تک ہوسکے قرآن پڑہے
پھر ویسا ہی بیان کیا بعد اوسکے کہا پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو اپنا منہہ زمین پر یا پیشانی زمین پر لگادے اطمینان سے یہانتک کہ جوڑ
آرام پاوین اور ڈہیلے ہوجاوین پھر تکبیر کہے اور سیدھا بیٹھ اپنی بیٹھک پر اور پیٹ کو سیدھا کرے اسی طرح نماز کو بیان کیا چارون
رکعتون کو فارغ ہونے تک نہین تمام ہوتی نماز کسی کی تم مین سے جبتک ایسا نہ کرے دوسری روایت مین ہے **عن رفاعۃ بن رافع**
بہذہ القصۃ قال اذا قمت فتوجہت الی القبلۃ فکبر ثم اقرأ بام القرآن وبما شاء اللہ ان تقرأ واذا رکعت
فضع راحتیک علی رکبتیک وامدد ظہرک وقال اذا سجدت فمکن لسجودک فاذا رفعت فاقعد علی فخذک الیسری
ترجمہ رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس مین یہہ بھی ہے جب تو کھڑا ہو اور منہہ کرے قبلے کیطرف تکبیر کہہ اور سورۂ فاتحہ پڑہ اور جو اللہ چاہے قرآن

مین سی پڑہ جب رکوع کری تو اپنی دونو ہتھیلیون کو اپنی گھٹنیون پر رکھہ اور اپنی پیٹ کو پہیلا اور برابر رکھہ اور جب سجدہ کری تو ٹھہر جا اپنی
سجدہ مین جب سر اوٹہا تو بیٹھہ اپنی بائین ران پر۔ تیسری روایت مین ہی عن رفاعة بن رافع عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذه
القصة قال اذا انت قمت فی صلاتك فكبر الله عز وجل ثم اقرأ ما تيسر عليك من القرآن وقال فيه فاذا جلست
فی وسط الصلوة فاطمئن وافترش فخذك اليسرى ثم تشهد ثم اذا قمت فمثل ذلك حتى تفرغ من صلوتك ترجمه
رفاعه بن رافع سے یہی قصہ اوس مین یہہ ہے جب تو نماز کو کہڑا ہو تو تکبیر کہہ الله عز وجل کی پہر جو کچھ آسانی سی ہو سکی قرآن پڑہ کہا اوس
نے جب بیٹھے تو پہلے قعدہ مین تو اطمینان سے بیٹھہ اور بائین ران کو بچھا دے پھر تشہد پڑہ پہر جب کہڑا ہو تو ایسا ہی کر یہان تک
کہ فارغ ہو نماز سے۔ چوتھی روایت مین ہی عن رفاعة بن رافع ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فقص هذا الحديث
قال فيه فتوضأ كما امرك الله ثم تشهد فاقم ثم كبر فان كان معك قرآن فاقرأ به والا فاحمد الله عز وجل وكبره
وهلله وقال فيه وان انتقصت منه شيئا انتقصت من صلوتك ترجمه رفاعه بن رافع سے یہی قصہ اوس مین یہہ ہے
آپنے فرمایا وضو کر جس طرح الله جل جلاله نے تجہکو حکم دیا پھر تشہد پڑہ بعد اوسکی تکبیر کہہ اور الله اکبر کہہکر اگر تجہے قرآن یاد ہو تو پڑہ
نہین تو الحمد لله اور الله اکبر لا اله الا الله کہہ اگر تو نے اسمین کچہہ کم کیا تو اپنی نماز مین سے کم کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا
جسکو سورہ فاتحہ اور اور کوئی سورت یاد نہ ہو یا یاد نہین ہو سکتی ہو تو اوسکو یہہ سکہا دینا چاہیے سبحان الله والحمد لله ولا اله
الا الله والله اکبر یہہ قائم مقام قرآن کی ہی عن عبد الرحمن بن شبل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب
وافتراش السبع وان يوطن الرجل المكان في المسجد كما يوطن البعير ترجمه عبد الرحمن بن شبل سے روایت ہی رسول
الله صلی الله علیه وسلم نے منع کیا کوّی کیطرح ٹہونگ مارنی سے ف یعنی جلدی سی سجدہ کرنا پہر جلدی سے دوسری سجدہ مین جانا
ف اور درندی کیطرح بازو بچہانے سے ف یعنی سجدی مین دونو ہاتہہ زمین سے لگا دینا اور پیٹ بہی رانون سی ملا لینا ف
اور مسجد مین ایک جگہہ مقرر کرلینی سے جیسی اونٹ مقرر کرلیتا ہے ف ہر روز اوسی جگہہ پڑہے دوسری جگہہ نہ پڑہی یہہ مکروہ ہے
بعضون نے کہا مراد یہہ ہی کہ اونٹ کیطرح سجدہ مین پہلی دونو گہٹنی بچہا دی پیچہے ہاتہہ اور اوسکا بیان تفصیل سے اوپر گزر چکا عن
سالم البراد قال اتينا عقبة بن عمرو الانصاري ابا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقام بين ايدينا في المسجد فكبر فلما ركع وضع يديه على ركبتيه وجعل اصابعه اسفل من ذلك وجافى بين مرفقيه
حتى استقر كل شيء منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتى استقر كل شيء منه ثم كبر وسجد ووضع كفيه
على الارض ثم جافى بين مرفقيه حتى استقر كل شيء منه ثم رفع رأسه فجلس حتى استقر كل شيء منه ففعل
مثل ذلك ايضا ثم صلى اربع ركعات مثل هذه الركعة فصلى صلاته ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله
علیه وسلم یصلی ترجمه سالم سی روایت ہے ہم ابی مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری پاس آئی اور اون سی کہا ہمکو رسول الله صلی الله علیه وسلم کی
نماز بتاؤ وہ ہماری سامنی کہڑی ہوئی مسجد مین اور تکبیر کہی جب رکوع کیا دونو ہاتہون کو دونو گہٹنیون پر رکہا اور انگلیون کو

اون سی نچار کہا اور کہینیونکو جدا رکہا یہانتک کہ ہر ایک عضو اپنی مقام پر جم گیا پہر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کہڑی ہوئی یہانتک کہ ہر عضو
تہم گیا پہر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا اور دونوں ہاتہونکو زمین پر رکہا اور کہنیان جدا رکہین یہانتک کہ ہر عضو تہم گیا پہر سر اوٹہایا اور بیٹہی
یہانتک کہ ہر عضو اپنی مقام پر تہم گیا پہر دوبارہ ایساہی کیا پہر چارون رکعتین اسیطرح پڑہین بعد نماز کی کہا ہم نی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑہتی دیکہا

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوٰۃ لا یتمہا صاحبہا تتم من تطوعہ

جسکی فرض ناقص ہوگے تو وہ نقصان نفلون مین سی پورا کیا جاویگا

عن انس بن حکیم الضبی قال خاف من زیاد او ابن زیاد فاتی المدینۃ فلقی ابا ھریرۃ قال فنسبنی فانتسبت لہ فقال یا فتی الا احدثک حدیثا قال قلت بلی رحمک اللہ قال یونس واحسبہ ذکرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول ما یحاسب بہ الناس یوم القیمۃ من اعمالہم الصلوٰۃ قال یقول ربنا عز وجل للملائکۃ وھو اعلم انظروا فی صلوٰۃ عبدی اتمہا ام نقصہا فان کانت تامۃ کتبت لہ تامۃ وان کان انتقص منہا شیئا قال انظروا ھل لعبدی من تطوع فان کان لہ تطوع قال اتموا لعبدی فریضتہ من تطوعہ ثم تؤخذ الاعمال علی ذلک

ترجمہ انس بن حکیم ضبی ابن زیاد یا زیاد کا خوف کرکی مدینی مین آئے وہان ابوہریرہ سے ملے اُنہون نے اپنا نسب اونسی لگایا وہ اون سے ملگئے ایکدن ابوہریرہ نے اون سی کہا ای جوان مین تجہہ سی ایک حدیث بیان نہ کرون اُنہون نے کہا کیون نہین بیان کر اللہ تجہ پر رحم کری یونس نے کہا مین بہی سمجہتا ہون کہ اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہا آپنے فرمایا اول سب عملون مین قیامت کے دن نماز کا سوال ہوگا تو ہمارا پروردگار جل جلالہ فرشتون سی فرماویگا حالانکہ وہ خوب جانتا ہی دیکہو میری بندی کی نماز کامل تہی یا ناقص اگر کامل ہوگی تو پورا ثواب لکہا جاویگا اور جو ناقص ہوگے تو اللہ جل جلالہ فرشتون سی فرماویگا دیکہو میری بندی پاس نفل ہین اگر نفل ہون تو وہ فرض نفلون مین سے پورا کرو پہر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا **ف** مثلا زکوٰۃ اگر ناقص ہوگی تو نفل صدقات سی اور روزہ اگر ناقص ہوگا نفل روزون سے اوسکی تکمیل ہوگے

عن تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا المعنی قال ثم الزکوٰۃ مثل ذلک ثم تؤخذ الاعمال علی حسب ذلک

ترجمہ تمیم داری سی بہی ایساہی روایت ہی اوس مین اتنا زیادہ ہی کہ پہر زکوٰۃ کا بہی حال ہوگا پہر تمام اعمال کا حساب اسی طور سی ہوگا

باب وضع الیدین علی الرکبتین دونو گہٹنون پہ ہاتہہ رکہنا رکوع مین

عن مصعب بن سعد قال صلیت الی جنب ابی فجعلت یدی بین رکبتی فنہانی عن ذلک فعدت فقال لا تصنع ھذا فانا کنا نفعلہ فنہینا عن ذلک وامرنا ان نضع ایدینا علی الرکب

ترجمہ مصعب بن سعد سی روایت ہی مین نی نماز پڑہی اپنی باپ کے پہلو مین تو مین نے دونوں ہاتہونکو دونو گہٹنون کے بیچ مین رکہہ لیا (اسکو تطبیق کہتی ہین) میری باپ (سعد بن وقاص) نے مجہی منع کیا اس سے پہر مین نی ویساہی کیا اُنہون نے کہا است کر ایسا پہلی ہم بہی ایساہی کرتے تہے بعد اوسکی ہمکو ممانعت ہوئی اسکی اور حکم ہوا گہٹنون پہ ہاتہہ رکہنی کا

عن عبد اللہ قال اذا رکع احدکم فلیفرش ذراعیہ علی فخذیہ ولیطبق بین کفیہ فکانی انظر الی اختلاف اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نی کہا جب کوئی تم مین سی رکوع کری تو دونوں ہاتہہ رانون سے

لگا لیوی اور دونو ہتھیلیان ملا کر جوڑ لیوی گویا مین اسوقت دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلعم کے انگلیونکے اختلاف کو **ف** اسی کو تطبیق کہتے مین
اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم تہا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور گھٹنون پر ہاتھ رکھنیکا حکم ہوا اگر عبد اللہ بن مسعود کو پچھلا ہی حکم یاد رہا **باب ما یقول**
الرجل فی رکوعه وسجوده آدمی رکوع اور سجدی مین کیا کہے **عن عقبة بن عامر** قال لما نزلت فسبح باسم ربک العظیم قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اجعلوها فی رکوعکم فلما نزلت سبح اسم ربک الاعلی قال اجعلوها فی سجودکم **ترجمه** عقبه بن عامر سے
روایت ہی جب یہ آیت اتری فسبح باسم ربک العظیم یعنی سبحان ربی العظیم کہہ آپنے فرمایا اسکو رکوع مین کہا کرو جب یہ آیت اتری سبح
اسم ربک الاعلی یعنی سبحان ربی الاعلی کہہ آپنے فرمایا اسکو سجدی مین کہا کرو **عن عقبة بن عامر** بمعناه زاد قال فکان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع قال سبحان ربی العظیم وبحمده ثلاثا واذا سجد قال سبحان ربی الاعلی و
بحمده ثلاثا قال ابو داؤد وهذه الزیادة نخاف ان لا تکون محفوظة **ترجمه** عقبه بن عامر سے ایسا ہی روایت ہی اور یہ
بہی ہی کہ رسول اللہ صلعم جب رکوع کرتی تین بار سبحان ربی العظیم وبحمده کہتی اور جب سجده کرتے تین بار سبحان ربی الاعلی وبحمده کہتے
۔ ابو داؤد نی کہا ہمکو خوف ہی کہ بحمده کی زیادت محفوظ نہو **عن حذیفة** انه صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم فکان یقول
فی رکوعه سبحان ربی العظیم وفی سجوده سبحان ربی الاعلی وما مر بایة رحمة الا وقف عندها فسأل ولا بایة عذاب
الا وقف عندها فتعوذ **ترجمه** حذیفه سی روایت ہی انہون نی نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ رکوع مین کہتی
سبحان ربی العظیم اور سجدی مین کہتی سبحان ربی الاعلی اور جس آیت مین عذاب کا ذکر ہوتا وہان ٹھہرتے اور عذاب سے پناہ مانگتی **عن**
عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول فی سجوده ورکوعه سبوح قدوس رب الملائکة والروح **ترجمه**
حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدی اور رکوع مین سبوح قدوس رب الملائکة والروح کہتی تہی **عن عوف**
بن مالک الاشجعی قال قمت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة فقام فقرأ سورة البقرة لا یمر بایة رحمة الا وقف
فسأل ولا یمر بایة عذاب الا وقف فتعوذ قال ثم رکع بقدر قیامه یقول فی رکوعه سبحان ذی الجبروت والملکوت
والکبریاء والعظمة ثم سجد بقدر قیامه ثم قال فی سجوده مثل ذلک ثم قام فقرأ بآل عمران ثم قرأ سورة
سورة **ترجمه** عوف بن مالک اشجعی سی روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات کو کھڑا ہوا آپ نے سورہ بقرہ پڑہی
جب کسی رحمت کی آیت پر گزرتی تو وہان ٹھہرتے اور دعا کرتے اور جب عذاب کی آیت پر گزرتے وہان ٹھہرتی اور پناہ مانگتی پھر
آپنے رکوع کیا جتنی دیر تک قیام کیا تہا آپ رکوع مین کہتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة پھر سجده کیا
جتنی دیر تک قیام کیا تہا پھر سجدی مین ایسا ہی کہا بعد اسکے کھڑی ہوئی اور سورہ آل عمران پڑہی پھر ایک ایک سورت پڑہی **عن**
حذیفة انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل فکان یقول الله اکبر ثلاثا ذو الملکوت والجبروت
والکبریاء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم رکع فکان رکوعه نحوا من قیامه وکان یقول فی رکوعه سبحان ربی
العظیم ثم رفع رأسه من الرکوع فکان قیامه نحوا من رکوعه یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجوده نحوا من قیامه

فكان يقول في سجوده سبحان ربي الاعلى ثم رفع راسه من سجوده وكان يقعد فيما بين السجدتين نحوا من سجوده وكان يقول

رب اغفر لي رب اغفر لي فصلى اربع ركعات فقرأ فيهن البقرة وآل عمران والنساء والمائدة او الانعام شك شعبة

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے آپنے اللہ اکبر تین بار کہا ذو الملکوت والجبروت والکبریاء

والعظمۃ پھر آپنے سورہ بقرہ شروع کی بعد اوسکی رکوع کیا قریب قریب قیام کے رکوع میں آپ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہتے رہے

پھر آپنے رکوع سے سر اوٹھایا تو قریب قریب اوتنی ہی دیر تک کھڑے رہے لربی الحمد کہا کیے پھر سجدہ کیا قریب قریب قیام کے اور

سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہا کیے پھر سجدے سے سر اوٹھایا اور اتنی دیر تک بیٹھے رہے قریب قریب اوسکے جتنی دیر تک سجدے میں رہے

تھے اور رب اغفر لی رب اغفر لی کہتے رہے اسطرح آپنے چار رکعتیں پڑھیں اور اون میں سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا

انعام پڑھی شک ہے شعبہ کو **باب الدعاء فی الرکوع والسجود** رکوع اور سجدے میں دعا کرنیکا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرب ما یکون العبد من ربہ وهو ساجد فاکثروا الدعاء **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے سجدے میں تو دعا زیادہ کیا کرو اوس میں **ف** سجدہ بڑی عبادت

ہے اور اوسمیں انتہا درجے کا تواضع اور انکسار ہے اسواسطے کہ خدا کو بہت پسند ہے اور ہرگز اوسکو گوارا نہیں کہ سجدہ سوا اوسکے کسی دوسرے کے لیے کیا

جاوے جب کوئی شخص اپنے پروردگار کو سجدہ کرتا ہے تو اوسکو پروردگار سے نہایت قرب اور نزدیکی حاصل ہوتی ہے چاہیے اوسوقت ضرور دعا

کرے کہ قبول ہووے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کشف الستارۃ والناس صفوف خلف ابی بکر فقال ایہا

الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراہا المسلم او تری لہ والی نہیت ان اقرأ راکعا او ساجدا

فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتہدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اوٹھایا (اپنی بیماری میں حضرت عائشہ کے حجرے کا جس میں آپ تشریف رکھتے تھے) دیکھا

تو لوگ صف باندھے ہوئے ہیں ابوبکر رض کے پیچھے آپنے فرمایا اے لوگو نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں سے اب کوئی چیز نہ رہی (کیونکہ

نبوت ہی ختم ہو گئی) سوا ایک خواب کے جسکو مسلمان آدمی دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا دیکھے اور مجھکو ممانعت ہوئی کلام اللہ پڑھنے کے رکوع

یا سجدے میں رکوع میں پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں کوشش سے دعا کرو امید ہے کہ قبول ہو جاوے **عن** عائشۃ قالت

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی

یتأول القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت وقت رکوع اور سجدے میں سبحانک اللہم ربنا وبحمدک

اللہم اغفر لی فرماتے اور قرآن کے یہی معنی کرتے **ف** یعنی قرآن میں جو آیا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ پاکی کر اپنے رب کی تعریف سے اور

مغفرت مانگ اوس سے اوسکی یہی معنی ہیں **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ اللہم اغفر لی ذنبی کلہ

دقہ وجلہ واولہ واخرہ زاد ابن السرح وعلانیتہ وسرہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سجدے میں یہ دعا مانگتے اللہم اغفر لی الخ یا خدا بخش تو میرے گناہ چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے اور کھلے اور چھپے **عن** عائشۃ قالت

فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فلمست المسجد فاذا هو ساجد وقدماه منصوبتان وهو يقول اعوذ
برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا مسجد میں ڈھونڈھا تو آپ سجدے میں تھے
اور کھڑے ہوئے تھے آپ فرماتے تھے اعوذ برضاک من سخطک الخ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے تیری رضامندی
اور پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے تیری عفو کی پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری میں تیری تعریف کر نہیں سکتا تو ایسا ہی جیسی
تو نے آپ اپنی تعریف کی ہے **باب الدعاء فی الصلوۃ** نماز میں دعا مانگنے کا بیان عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی
الله عليه وسلم كان يدعو في صلوته اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك
من فتنة المحيا والممات اللهم اني اعوذ بك من المأثم والمغرم فقال له قائل ما اكثر ما تستعيذ من المغرم فقال ان
الرجل اذا غرم حدث فكذب ووعد فاخلف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کہا کرتے
تھے اللهم انی اعوذ بک الخ ای پروردگار میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فساد سے
اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فساد سے ای پروردگار پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا آپ
اکثر قرض سے پناہ کیوں مانگتے ہیں آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے باتیں بناتا ہے جھوٹھ بولتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے عن
ابی لیلی قال صلیت الی جنب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صلوة تطوع فسمعته یقول اعوذ بالله من النار ویل لاهل
النار ترجمہ ابو لیلی (انکا بلال یا بلیل یا داؤد یا یسار یا اوس ہے) سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پہلو میں نفل نماز تو میں نے سنا آپ سے فرماتے تھے اعوذ باللہ من النار ویل لاہل النار پناہ مانگتا ہوں میں جہنم سے خرابی ہے جہنم والوں کی
عن ابی هریرة قال قام رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الصلوة وقمنا معه فقال اعرابی فی الصلوة اللهم ارحمنی ومحمدا
ولا ترحم معنا احدا فلما سلم رسول الله صلی الله علیه وسلم قال للاعرابی لقد حجرت واسعا یرید رحمة الله عز وجل ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک اعرابی نے نماز میں دعا مانگی ای پروردگار
رحم کر مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کسی پر ہمارے ساتھ رحم نہ کر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اوس اعرابی سے کہا تو نے
اللہ کی رحمت کو جو وسیع تھی تنگ کر دیا عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربك الاعلى قال
سبحان ربي الاعلى ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے فرماتے سبحان ربی الاعلی
عن موسى بن ابي عائشة قال كان رجل يصلي فوق بيته وكان اذا قرأ اليس ذلك بقادر على ان يحيي الموتى قال سبحانك
فبلى فسألوه عن ذلك فقال سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ موسی بن ابی عائشہ سے روایت ہے ایک شخص چھت
پر نماز پڑھا کرتا جب اس آیت پر پہنچتا الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تو سبحانک فبلی کہتا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی اوس نے
کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے یہ سنا ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہا امام احمد رح نے مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے فرض میں دعا پڑھنا جو کلام اللہ

مین کئی ہی **باب** مقدار الرکوع والسجود رکوع اور سجدے مین کتنی دیر کرنا چاہیے **عن** السعدی عن ابیہ او عن عمہ قال رمقت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاتہ فکان یتمکن فی رکوعہ وسجودہ قدر ما یقول سبحان اللہ وبحمدہ ثلاثا **ترجمہ** سعدی سے روایت ہے
اونہون نے باپ یا چچا سے سنا (اوسکے باپ یا چچا کا نام معلوم نہین ہوا نہ سعدی کا نام معلوم ہوا) کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ رکوع اور سجدے
مین اتنا ٹہرتے جتنی دیر مین تین بار سبحان اللہ وبحمدہ کہا جاوے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع
احدکم فلیقل ثلاث مرات سبحان ربی العظیم وذلک ادناہ واذا سجد فلیقل سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناہ **ترجمہ** عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی رکوع کرے تو چاہیے کہ سبحان ربی العظیم تین بار کہے یہ ادنی اوسکا
ہے اور جب سجدہ کرے تو چاہیے سبحان ربی الاعلی تین بار کہے اور یہ ادنی اوسکا ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قرأ منکم والتین والزیتون فانتہی الی آخرہا الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاہدین
ومن قرأ لا اقسم بیوم القیمۃ فانتہی الی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبای حدیث
بعدہ یؤمنون فلیقل آمنا باللہ قال اسمعیل ذہبت اعید علی الرجل الاعرابی وانظر لعلہ فقال یا ابن اخی اتظن انی
لم احفظہ لقد حججت ستین حجۃ ما منہا حجۃ الا وانا اعرف البعیر الذی حججت علیہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص تم مین سے والتین والزیتون پڑہے پھر اوسکی آخر کی آیت تک یعنی الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پہونچے تو اوسکے بعد بلی وانا
علی ذلک من الشاہدین کہے اور جو شخص لا اقسم بیوم القیمۃ پڑہے پھر الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تک پہونچے تو اوسکے بعد بلی کہے اور جو والمرسلات
پڑہے پھر اس آیت پر پہونچے فبای حدیث بعدہ یؤمنون اوسکے بعد کہے آمنا باللہ۔ اسمعیل بن امیہ نے کہا یہ حدیث مین نے ایک اعرابی سے سنی
(اوسکا نام معلوم نہین تو اسناد مجہول ہے) تو پھر مین دوبارہ اوسکے پاس گیا تاکہ پھر اس حدیث کو سنون اور اوسکی غلطی کو آزماؤن وہ
اعرابی بولا اے میرے بھائی کے بیٹے تو سمجھتا ہے مین بھول گیا حالانکہ مین نے ساٹھ حج کیے ہین اور ہر ایک حج مین جس اونٹ پر مین چڑھا تھا
اوسکو پہچانتا ہون **عن** انس بن مالک رض یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبہ صلاۃ برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال فحزرنا فی رکوعہ عشر تسبیحات وفی سجودہ عشر تسبیحات **ترجمہ** انس بن
مالک سے روایت ہے مین نے کسی جوان کے پیچھے ایسی نماز نہین پڑھی جو رسول اللہ صلعم کی نماز سے مشابہ ہو زیادہ عمر بن عبد العزیز رض سے انہون نے
کہا ہم نے رکوع کا اونکے اندازہ کیا دس تسبیحون کا اور سجدے کا دس تسبیحون کا **باب** الرجل یدرک الامام ساجدا کیا جب امام کو سجدے مین پاوے
تو کیا کرے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئتم الی الصلوۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہا شیئا
ومن ادرک الرکعۃ فقد ادرک الصلاۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم نماز کیواسطے آؤ اور ہم سجدے مین ہون
تو سجدہ کر لو مگر وہ شمار مین نہوگا (یعنی اوس رکعت کو پھر پورا پڑھنا پڑیگا وہ سجدہ حساب مین نہ آویگا) اور جس شخص نے رکوع پایا اوس نے
نماز پالی **ف** یعنی وہ رکعت پالی یہی مذہب ہے جمہور کا اور قرات فاتحہ اوسکے ذمے سے ساقط ہو جاوے گی اور بعضون کے نزدیک رکوع پانے
سے وہ رکعت نہین ملتی جبتک سورۂ فاتحہ نہ پڑہے اور یہی راجح ہے محدثین کے ایک جماعت کے نزدیک اور تفصیل اس مسئلے کی **قاضی محمد**

بن علی شوکانی نے نیل الاوطار مین کی ہی من شاء فلیرجع الیہ اور حدیث باب سی جو جمہور نے استدلال کیا ہی اس امر پر کہ مدرک
رکوع مدرک رکعت ہی یہہ استدلال ضعیف ہی کیونکہ اس تقدیر سی عدول حقیقت سی بلا قرینہ صارفہ دو طرح پر لازم آتا ہی اول لفظ رکعت مین کہ اوس
سی مراد رکوع لینا پڑتا ہی دوسری لفظ صلوۃ مین کہ اوس سی مراد رکعت لینا پڑتی ہی **باب اعضاء السجود** سجدی مین کون کون سی عضو زمین
سی لگانا چاہیے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت قال حماد امر نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ ولا
یکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ کرنے کو سات اعضا پر منہ اور دونو
ہاتھہ اور دونو گھٹنے اور دونو پانون پر اور منع کیا بالون کے اٹھا کر نیسی اور کپڑون کو جو پہنے نماز مین **عن** ابن عباس عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال امرت وربما قال امر نبیکم ان یسجد علی سبعۃ آراب **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نے
فرمایا سات اعضا پر سجدہ کرنی کا **ف** مگر منہہ مین پیشانی اور ناک دونو داخل ہین لیکن اگر ناک زمین پر نہ لگی تو سجدہ درست ہو جاویگا
مگر پیشانی لگنا ضروری ہی کیونکہ سجدی کی معنی بغیر پیشانی کی متحقق نہین ہوتے ۔ بالونکا اکٹھا کرنا دستار وغیرہ مین یا جوڑا باندھ لینا
نماز مین مکروہ ہے اسی طرح کپڑونکو جوڑنا سمیٹنا خاک سے بچانے کیواسطے **عن** العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ آراب وجہہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ **ترجمہ** حضرت عباس سے روایت ہے
انہون نی سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتی تھی جب بندہ سجدہ کرتا ہی اوسکی ساتہہ سات اعضا اوسکی سجدہ کرتی ہین منہہ اور دونو ہتھیلیان اور
دونو گھٹنی اور دونو پانون **عن** ابن عمر رفعہ قال ان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ واذا وضع احدکم وجہہ فلیضع
یدیہ واذا رفع فلیرفعہما **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا دونو ہاتھہ سجدہ کرتے ہین جیسی منہہ سجدہ کرتا ہی جب کوئی
تم مین سی اپنا منہہ زمین پر رکھی تو دونون ہاتھہ بھی رکھے اور جب منہہ اٹھاوی دونو ہاتھون کو بھی اٹھاوی **ف** یہہ حدیث موقوف صحیح ہی
ابن عمر پر مالک نے اوسکو ابن عمر کا قول روایت کیا **باب السجود علی الانف والجبہۃ** ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنیکا بیان **عن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلوۃ صلاہا بالناس
ترجمہ ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلعم کے ماتھی اور ناک پر مٹی کا نشان تھا نماز پڑہانی سی **باب صفۃ السجود** سجدہ کیونکر کری
عن ابی اسحاق قال وصف لنا البراء بن عازب فوضع یدیہ واعتمد علی رکبتیہ ورفع عجیزتہ وقال ھکذا کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد **ترجمہ** ابو اسحاق سی روایت ہی براء بن عازب نے ہمکو سجدہ بتلایا تو اپنی دونو ہاتھہ زمین پر رکھے اور
گھٹنون پر تکیہ لگایا اور سرین کو بلند کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلعم اسیطرح سجدہ کرتی تھی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اعتدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیہ افتراش الکلب **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا اعتدال کرو سجدی مین **ف** یعنی پیٹ کو ہموار رکہو اور دونو ہاتھون کو زمین پر لگاؤ اور کہنیان پہلوؤن سی جدا رکھو
اسیطرح پیٹ کو رانون سی الگ رکھو بعضون نی اعتدلوا کی یہہ معنی کہی ہین اطمینان سی ٹہر کر سجدہ کرو **ت** اور نہ بچھاوی کوئی تم مین
سی ہاتھہ اپنی کتی کے طرح یعنی زمین سی نہ لگاوی **عن** میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی بین یدیہ حتی

لو ان بهمة ارادت ان تمر تحت يديه مرت ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے دونوں ہاتھوں
کو بغلوں سے جدا رکھتے اتنا کہ اگر بکری کا بچہ چاہے تو ہاتھوں کے نیچے سے چلا جاوے عن ابن عباس قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من خلفه فرأيت بياض ابطيه وهو مجخ قد فرج بين يديه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
(آپ سجدے میں تھے) میں نے آپکی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا آپ اپنے دونوں بازوؤں کو جدا کیے ہوئے تھے پسلیوں سے اور اپنے پیٹ کو اٹھائے ہوئے
تھے زمین سے (خطابی) نے مجخ کے معنی یہ لکھے ہیں کہ سرین کو اٹھائے ہوئے تھے اور ایکطرف کو ذرا سا جھکے ہوئے تھے) عن احمر بن جزء
صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی عضدیه عن جنبیه حتی ناوی له
ترجمہ احمر بن جزء سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ ہمکو رحم آجاتا آپکی
تکلیف اور مشقت پر) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلا یفترش یدیه افتراش الکلب
ولیضم فخذیه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ کتے کی طرح نہ بچھا دے اور دونوں
رانوں کو ملا رکھے باب الرخصة فی ذلک سجدوں میں کہنیوں کو زمین پر لگانے کی اجازت عن ابی ہریرۃ قال اشتکی اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقة السجود علیهم اذا انفرجوا فقال استعینوا بالرکب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے صحابہ
نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدوں میں ہمکو تکلیف ہوتی ہے جب ہم پھیلکر سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہنیوں پر تکیہ دیا
کرو باب التخصر والاقعاء کمر پر ہاتھ رکھنا نماز میں منع ہے عن زیاد بن صبیح الحنفی قال صلیت الی جنب ابن عمر فوضعت
یدی علی خاصرتی فلما صلی قال هذا الصلب فی الصلاة وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینهی عنه ترجمہ زیاد
بن صبیح سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کی پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا عبداللہ بن عمر نے کہا یہ صلب ہے نماز
میں رسول اللہ صلعم اس سے منع کرتے تھے (صلب سے یعنی سولی کی شکل ہے جو سولی پر چڑھتا ہے اوسکا ہاتھ اسی طرح سے رکھے جاتے ہیں) باب
البکاء فی الصلوٰۃ نماز میں رونے کا بیان عن عبداللہ بن الشخیر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی
صدره ازیز کازیز الرحی من البکاء ترجمہ عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے
تھے اور آپ کے سینے میں سے ایسی آواز آتی تھی جیسے چکی کی آواز رونے سے ف احمد کی روایت میں ہے کہ آپ نماز پڑھتے تھے اور آپ
کے اندر سے آواز آتی جیسے دیگ جوش مارتی ہے یعنی روتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز نہیں جاتی باب
کراهیة الوسوسة وحدیث النفس فی الصلوٰۃ دل میں وسوسہ اور خیال آنے کی کراہت نماز میں عن زید بن خالد الجهنی
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ فاحسن وضوءه ثم صلی رکعتین لا یسهو فیهما غفر له ما تقدم من
ذنبه ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعتیں پڑھے اور ان
میں بھول نہ ہوے اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاتے ہیں عن عقبة بن عامر الجهنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من
احد یتوضأ فیحسن الوضوء ویصلی رکعتین یقبل بقلبه ووجهه علیهما الا وجبت له الجنة ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے دل و منہہ کو متوجہ کر کے مگر اوسکے لیے جنت واجب
ہو جاتی ہے **باب** الفتح علی الامام فی الصلوة نماز میں امام کو بتانے کا بیان **عن** المسور بن یزید المالکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحیی
وربما قال شهدت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الصلوة فترک شیئا لم یقرأه فقال له رجل یا رسول الله ترکت آیة کذا وکذا فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم هلا اذکرتنیها قال سلیمان فی حدیثه قال کنت اراها نسخت **ترجمہ** مسور بن یزید مالکی سے روایت ہے میں نے
نماز پڑھی رسول اللہ صلعم کے ساتھ آپنے پڑھنے میں کچھہ آیتیں چھوڑ دیں (پڑھنے سے رہ گئی تھیں) ایک شخص (بعد نماز کے) بولا یا رسول اللہ آپنے فلان فلان آیت
چھوڑ دی آپنے فرمایا تونے مجھے یاد کیوں نہ دلا دی وہ شخص بولا میں یہہ سمجھا شاید اونکا پڑھنا منسوخ ہو گیا **ف** اس حدیث سے مقتدی امام
کو بتانا درست نکلتا ہے **عن** عبد الله بن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی صلاة فقرأ فیها فلبس علیه فلما انصرف قال لابی اصلیت معنا
قال نعم قال فما منعک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک نماز پڑھی آپ کلام اللہ پڑھتے تھے متشبہ ہو گئے جب نماز سے فارغ ہوئے
ابی بن کعب سے کہا تم نے میرے ساتھ نماز پڑھی تھی انہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا پھر تمنے کیوں نہیں بتلایا **باب** امام کو بتانے کی ممانعت **عن**
ابی اسحاق عن الحارث عن علی رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی لا تفتح علی الامام فی الصلوة **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے
انہوں نے سنا حارث سے انہوں نے حضرت امیر المومنین علی سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی مت بتا امام کو نماز میں۔ کہا ابو داود نے ابو اسحاق نے
حارث سے نہیں سنیں مگر چار حدیثیں یہہ حدیث اون میں سے نہیں ہے تو یہہ حدیث منقطع ٹھہری دوسرے یہہ کہ حارث ضعیف ہے شعبی نے کہا وہ
جھوٹا ہے بعضوں نے کہا رافضی تھا **باب** الالتفات فی الصلوة نماز میں گردن موڑ کر دیکھنا ادھر ادھر مکروہ ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لا یزال الله عز وجل مقبلا علی العبد وهو فی صلاته ما لم یلتفت فاذا التفت انصرف عنه **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ منہہ کیے رہتا ہے بندے کیطرف نماز میں جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے جب ادھر ادھر دیکھتا ہے اوسکی طرف سے منہہ پھیر لیتا ہے **ف**
ایک حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلعم نماز میں داہنی بائیں دیکھتے تھے لیکن گردن اپنی نہ موڑتے تھے پیٹھ کیطرف روایت کیا اوسکو ترمذی اور نسائی نے
ایسا التفات درست ہے اور جو منع ہے وہ یہہ ہے کہ گردن موڑ کر دیکھے بعضوں نے بے گردن موڑے بھی ادھر ادھر دیکھنا مکروہ کہا ہے بعضوں نے فرض
میں مکروہ کہا ہے نفل میں درست رکھا ہے **عن** عائشة قالت سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التفات الرجل فی الصلوة فقال
هو اختلاس یختلسه الشیطان من صلوة العبد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے پوچھا رسول اللہ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کو انہوں نے کہا یہ شیطان
کا اوچک لیجانا ہے بندے کی نماز میں سے (یعنی اوسکی ثواب میں سے کچھہ حصہ اوڑا لیتا ہے) **باب** السجود علی الانف ناک پر سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابی
سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رئی علی جبهته وعلی ارنبته اثر طین من صلاة صلاها بالناس **ترجمہ** ابی سعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کی پیشانی اور ناک پر مٹی کا داغ دیکھا گیا آپنے نماز پڑہائی تھی لوگوں کو **ف** یہہ حدیث اوپر گزر چکی ابو علی لولوئی نے
کہا ابو داود نے جب اس کتاب کو چوتھی مرتبہ پڑھا تو اس حدیث کو نہیں پڑھا **باب** النظر فی الصلاة نماز میں کسیطرف دیکھنے کا بیان **عن**
جابر بن سمرة قال عفان قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم المسجد فرأی فیه ناسا یصلون رافعی ایدیهم الی السماء ثم اتفقا فقال
لینتهین رجال یشخصون ابصارهم الی السماء قال مسدد فی الصلاة او لا ترجع الیهم ابصارهم **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ

مسجد مین تشریف لائی دیکہا تو لوگ نماز مین اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹہا کر دعا کر رہی مین آپ نے فرمایا جو لوگ اپنی آنکھون سی آسمان
کیطرف دیکھتی مین چاہیے اس سی باز آوین شاید اونکی بینائی جاتی رہی **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما بال اقوام یرفعون ابصارهم فی صلاتهم فاشتد قوله فی ذلك فقال لینتهین عن ذلك او لتخطفن ابصارهم **ترجمه**
انس بن مالک سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہی لوگونکا اپنی نگاہین نماز مین آسمان کیطرف اٹھاتی
مین پھر آپ نے سختی سے فرمایا اس سی باز آوین ورنہ اوچک لیجاویگی نگاہین اونکی (یعنی اندہی ہو جاوین گے **عن** عائشة قالت
صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی خمیصة لها اعلام فقال شغلتنی اعلام هذه اذهبوا بها الی ابی جهم واتونی بانبجانیته
ترجمه حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر مین نماز پڑہی اوسمین نقش بنی ہوئی تہے آپ نی فرمایا مجہی ان نقشون
نی نماز بہلا دی لیجاؤ اسکو ابو جہم پس (ابو جہم نی وہ چادر آپ کو تحفہ دی تھی) اور لی آؤ اوس سے کمل اوسکا دوسری روایت مین و اخذ
کردیا کان لابی جهم فقیل یا رسول الله الخمیصة کانت خیرا من الکردی آپ نے ایک چادر ابو جہم کی کردی بنی ہوئی لے لے
لوگون نی کہا یا رسول اللہ وہ چادر اس سی اچھی تہی

باب الرخصة فی ذلك

ادہر اودہر دیکہنا بی گردن موڑی نماز مین درست ہی
عن سهل بن الحنظلیة قال ثوب بالصلوة یعنی صلاة الصبح فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی و هو یلتفت الی الشعب
قال ابوداؤد و کان ارسل فارسا الی الشعب من اللیل یحرس **ترجمه** سهل بن حنظلیہ سی روایت ہی صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی رسول
اللہ صلعم نماز پڑہتی جاتی تھی اور گہاٹی کیطرف دیکہتی جاتی تھی ابوداؤد نے کہا آپ نی اودہر ایک سوار بہیجا تہا رات کو نگہبانی کے
واسطے **ف** کیونکہ اودہر سے خوف تہا کفار کی آنیکا

باب العمل فی الصلوة

نماز مین کونسا کام درست ہی
عن ابی قتادة ان رسول الله صلعم کان یصلی و هو حامل امامة بنت زینب ابنة رسول الله فاذا سجد وضعها و اذا قام حملها **ترجمه** ابو قتادہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلعم نماز پڑہتی تھی اور امامہ بنت زینب کو (جو نواسی تھی رسول اللہ صلعم کی) اوٹہائی ہوئی تھی جب آپ سجدہ کرتی
اوسکو بٹہا دیتی اور جب کہڑی ہوتی پہر اوسکو اٹہا لیتی **ف** زینب صاحبزادی تہین رسول اللہ صلعم کی اور امامہ اون کی بیٹی تہین
ابو العاص سے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر لڑکا یا لڑکی تنگ کری اور نماز نہ پڑہنی دی تو اوسکو گود مین اٹہا کر یا کندہی
پر بٹہا کر نماز پڑہنا درست ہے **عن** ابی قتادة یقول بینا نحن فی المسجد جلوسا خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم
یحمل امامة بنت ابی العاص بن الربیع و امها زینب بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم و هی صبیة یحملها علی عاتقه فصلی
رسول الله صلعم و هی علی عاتقه یضعها اذا رکع و یعیدها اذا قام حتی قضی صلوته یفعل بها **ترجمه** ابو قتادہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلعم تشریف لائی اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو جو آپکی صاحبزادی زینب کی بیٹی تہین اپنی کندہی پر اوٹہائی ہوئی
تھی رسول اللہ صلعم نی نماز پڑہی اور وہ آپکی کاندہی پر مین جب آپ رکوع کرتی اونکو بٹہا دیتی پہر جب کہڑی ہوتی اوسکو اٹہا لیتی
اسی طرح اخیر نماز تک کرتے رہے **عن** ابی قتادة الانصاری یقول رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی للناس و امامة
بنت ابی العاص علی عنقه فاذا سجد وضعها **ترجمه** ابو قتادہ انصاری سی روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھا آپ نماز پڑہاتی اور امامہ بنت ابی العاص انکی گردن پر سوار تہین جب آپ سجدہ کرتے اونکو بیٹھا دیتے - کہا ابو داؤد نی مخرمہ نے
اپنے باپ سے صرف ایک حدیث سُنی (تو یہہ حدیث مرسل ہی) **عن** ابی قتادۃ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما
نحن ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلٰوۃ فی الظہر او العصر وقد دعاہ بلال للصلاۃ اذ خرج الینا وامامۃ
بنت ابی العاص بنت بنتہ علی عنقہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مصلاہ وقمنا خلفہ وھی فی مکانہا
الذی ھی فیہ قال فکبر فکبرنا قال حتی اذا اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرکع اخذھا فوضعھا ثم رکع وسجد
حتی اذا فرغ من سجودہ ثم قام اخذھا فردھا فی مکانہا فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع بہا ذلک فی
کل رکعۃ حتی فرغ من صلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہی ہم انتظار کر رہی تھی رسول اللہ صلعم کا ظہر یا عصر کے
واسطے اور بلال آپ کو بلا چکو تھی نماز کے لیے اتنی مین آپ نکلے امامہ اپنی نواسے کو گردن پر سوار کیے ہوئے رسول اللہ اپنی جگہہ مین
کھڑی ہوئے اور ہم آپکے پیچھے کھڑی ہوئے لیکن امامہ وسے جگہہ پر رہین بعد اوسکے آپ نے تکبیر کہی جب آپ نے رکوع کا ارادہ کیا تو امامہ
کو اوتار کر نیچے بٹھا دیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا جب سجدے سے فارغ ہوئے اور کھڑی ہوئے تو امامہ کو پھر وہین سوار کر لیا ایسا ہی کرتے
رہی آپ ہر رکعت مین یہانتک کہ فارغ ہوئے نماز سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین
فی الصلاۃ الحیۃ والعقرب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا مار ڈالو دو کالون کو سانپ اور بچھو کو نماز
مین **ف** دو کالون کو ہو سطی فرمایا کہ کالا سانپ اور کالا بچھو زیادہ ہردار ہوتا ہے اونکا مارنا بہت ضروری ہی - معلوم ہوا کہ سانپ
اور بچھو کی مارنی سے نماز نہین ٹوٹتے بشرطیکہ اور کوئی فعل منافی نماز نہ کری **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاہ وذکر ان الباب کان فی
القبلۃ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ نماز پڑہ رہی تھی اور دروازہ بند تہا مین آئی دروازہ کھولنے کو
کہا آپ نے چلکر دروازہ کھولا پھر اپنی مصلے مین آکر نماز پڑہنے لگے اور دروازہ قبلے کیطرف تہا **ف** ان حدیثون سے صاف معلوم
ہوتا ہی کہ ضرورت کیواسطے چلا جانا یا دروازہ کھولنا یا لاٹھی اٹھا کر سانپ بچھو مارنا یا لڑکے کو گود مین اٹھا لینا پھر بٹھا دینا یہہ سب
افعال نماز کو نہین توڑتے جن لوگون نے انپر حدیثون کی یہہ تاویل کی ہی کہ شاید یہہ فعل کثیر ہو اون سے پوچھنا چاہیے کہ پہلی اسکو تو
ثابت کرو کہ فعل کثیر نماز کو فاسد کرتا ہی پھر یہہ ثابت کرو کہ فعل کثیر کے معنی اور مصداق کیا ہی خود تم لوگ فعل کثیر کے معنی مین اختلاف
کثیر رکھتی ہو اور بڑی تعجب کی یہہ بات ہی کہ فعل کثیر سے نماز ٹوٹ جانیکی جو قائل ہین وہی اسبات کی قائل مین کہ جب نماز مین حدث
ہو جاوی تو وضو کر کر آوی اور پھر بنا کرے نماز پر اب اون سے کہنا چاہیے کیا وضو کو جانا اور پانی لینا اور وضو کرنا اور پھر وہان سے
لوٹ کر آنا نماز کو فاسد نہین کرتا یا یہہ فعل کثیر نہین ہی **باب** رد السلام فی الصلاۃ نماز مین سلام کا جواب دینا **عن** عبد اللہ
قال کنا نسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلاۃ فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا
علیہ فلم یرد علینا وقال ان فی الصلاۃ لشغلا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلعم کو سلام کیا کرتی تہے

جب حضرت نماز پڑہتے ہوتے آپ جواب ہمکو دیا کرتے جب ہم نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا (معمول کے موافق آپ نماز مین تہے) آپنے جواب نہ دیا (بعد نماز کے) فرمایا نماز مین ایک شغل ہوتا ہے عن

عبد اللہ قال کنا نسلم فی الصلاۃ ونامر بحاجتنا فقدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو

یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی السلام فاخذنی ما قدم وما حدث فلما قضی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ قال ان اللہ عز وجل یحدث من امرہ ما یشاء وان اللہ تعالی قد احدث

ان لا تکلموا فی الصلاۃ فرد علی السلام ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے پہلے ہم نماز مین سلام کیا کرتے

تہے اور اپنے کام کاج کے باتین کر لیتے تہے مین آیا (حبشے سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نماز پڑہ رہے تہے

مین نے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا مجھے فکر پیدا ہوئی پرانے اور نئی باتون کی (مین نے کیا قصور کیا جو آپنے جواب نہ دیا)

جب آپ نماز پڑہ چکے تو آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے نیا حکم اوتارتا ہے اب اوس نے نیا حکم کیا ہے نماز مین

باتین نہ کرو پھر میرے سلام کا جواب دیا عن صہیب انہ قال مررت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی

فسلمت علیہ فرد اشارۃ قال لا اعلمہ الا قال اشارۃ باصبعہ ترجمہ صہیب سے روایت ہے مین گزرا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑہ رہے تھے مین نے سلام کیا آپنے اونگلی کے اشارے سے جواب دیا ف اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا درست ہے اور اشارے سے سلام کا جواب دینا بھی درست ہے عن جابر قال ارسلنی نبی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی المصطلق فاتیتہ وھو یصلی علی بعیرہ فکلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا ثم

کلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا وانا اسمعہ یقرأ ویومی برأسہ قال فلما فرغ قال ما فعلت فی الذی ارسلتک

فانہ لم یمنعنی ان اکلمک الا کنت اصلی ترجمہ جابر سے روایت ہے مجھکو بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی

المصطلق پاس جب مین لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑہ رہے تھے اپنے اونٹ پر مین نے آپ سے بات کی آپنے ہاتہ سے اشارہ کیا

پھر مین نے بات کی آپنے ہاتہ سے اشارہ کیا اور مین سن رہا تہا آپ کلام اللہ پڑہتے تہے اور سر سے اشارہ کرتے تھے (رکوع

اور سجدے کیواسطے) جب آپ فارغ ہوئے تو آپنے پوچھا تم نے کیا کیا اوس کام کو جسکے لیے مین نے تمکو بہیجا تہا اور مین نے

تم سے اسواسطے بات نہین کی کہ مین نماز پڑہ رہا تہا عن عبد اللہ بن عمر یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الی قباء یصلی فیہ قال فجاءتہ الانصار فسلموا علیہ وھو یصلی قال فقلت لبلال کیف رأیت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیھم حین کانوا یسلمون علیہ وھو یصلی قال یقول ھکذا وبسط جعفر بن عون

کفہ وجعل بطنہ اسفل وجعل ظہرہ الی فوق ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد قبا مین نماز پڑہنے کو گئے انصار آئے اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑہ رہے تہے مین نے بلال سے کہا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا جب انہون نے سلام کیا اور آپ نماز مین تھے انہون نے کہا اسطرح جعفر بن عون نے

اوسکو بتلایا ہتھیلی کو نیچی کیا اور اوسکی پشت کو اوپر **عن ابی ھریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا غرار فی صلاۃ ولا تسلیم قال احمد یعنی فیما اری ان لا تسلم ولا یسلم علیک ویغرر الرجل بصلاتہ فینصرف وھو فیھا شاک **ترجمہ** ابی ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین نقصان ہی نماز مین اور سلام مین **ف** امام احمد نے اسکی تفسیر یہہ کی ہے سلام مین نقصان یہہ ہی کہ تو کسیکو سلام کری وہ جواب دی نماز مین نقصان یہہ ہی کہ آدمی کو شک ہو مین نے تین رکعتین پڑہین ہین یا چار پھر وہ اکثر ٹوڑلی اور نماز سی لوٹ آدمی حالانکہ اوسکو شک رہے۔ بعضون نے کہا سلام مین نقصان یہہ ہی تجھکو کوئی کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ تو اوسکی جواب مین اتنا ہی کہدی وعلیک السلام یہہ نقصان ہی چاہیے اوتنا ہی کہنا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ یا زیادہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعضون نے کہا نماز مین غرار یہ ہے کہ سو جاوے اوسکی ارکان سی غفلت کری واللہ اعلم۔ کہا ابو داؤد نی دوسری روایت مین یون ہے لا غرار فی تسلیم ولا صلوۃ مگر ابن فضیل نے روایت کیا عبد الرحمن بن مہدی کیطرح موقوفا ابو ہریرہ پر۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ پانچوان ابو داؤد کے بتیس ۳۲ پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ چھٹا اوسکے فضل اور احسان کے بھروسے پر مجکو طاقت کچھہ نہین ہی بغیر اوسکی مدد کے فقط فقط

تم الجزء الخامس ویتلوہ الجزء السادس انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ پنجم تمام شد بعونہ

الجزء السادس

پاره چهٹا

بسم الله الرحمن الرحيم

باب تشمیت العاطس فی الصلوٰۃ نماز میں چھینک کا جواب دینا چاہیے **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی قال صلیت
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فعطس رجل من القوم فقلت یرحمک الله فرمانی القوم بابصارهم فقلت
واثکل امیاه ماشانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیهم علی افخاذهم فعرفت انهم یصمتونی فقال عثمان
فلما رأیتهم یسکتونی لکنی سکت قال فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم بابی وامی ما ضربنی ولا کهرنی
ولا سبنی ثم قال ان هذه الصلاة لا یحل فیها شئ من کلام الناس هذا انما هو التسبیح والتکبیر وقراءة
القرآن او کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت یا رسول الله انا قوم حدیث عهد بجاهلیة و
قد جاءنا الله بالاسلام ومنا رجال یاتون الکهان قال فلا تاتهم قال قلت ومنا رجال یتطیرون
قال ذاک شئ یجدونه فی صدورهم فلا یصدهم قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء
یخط فمن وافق خطه فذاک قال قلت جاریة لی کانت ترعی غنیمات قبل احد والجوانیة اذا
طلعت علیها اطلاعة فاذا الذئب قد ذهب بشاة منها وانا من بنی آدم آسف کما یاسفون لکنی
صککتها صکة فعظم ذاک علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت افلا اعتقها قال ائتنی بها قال
فجئته بها فقال این الله قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول الله قال اعتقها فانها
مؤمنة **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمیؓ سے روایت ہی کہ مین نماز پڑھتا تھا رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ کہ دفعتہً
ایک شخص نے چھینکا قوم مین سے تو مین نے کہا یرحمک الله تو اسپر مجھے لوگ گھورنے لگے ۔ یعنی نماز مین چھینک کا جواب
دینے کے سبب تو مین نے کہا ۔ یعنی اپنے دل مین گم کیجیو تجھکو ماں تیری (یہ بددعا ہی اپنے لیے یعنے تو مرجاوی اور تیری
ماں تجھکو روو ی) تمہارا کیا حال ہی کہ میری طرف دیکھتے ہو لوگون نے اپنی رانون پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو مین نے جانا
کہ یہ لوگ مجھے چپ رہنے کو کہتے ہین تو مین چپ ہوگیا جب رسول الله صلی الله علیه وسلم نماز پڑھ چکے تو فدا ہون میرے باپ اور ماں
نہ آپنے مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا اتنا فرمایا یہ نماز ہی اس مین بات کرنا درست نہین ہی تسبیح یا تکبیر قرآن پڑھنے کے یا کچھ ایسا ہی
مین نے عرض کیا یا رسول الله صلی الله علیه وسلم مین نیا مسلمان ہوا ہون الله جل جلالہ نے ہمکو جاہلیت اور کفر سے نجات دیکر
دین اسلام عطا فرمایا لیکن ہم مین سے بعض لوگ نجومیون پاس جاتے ہین آپنے فرمایا تو مت جا اونکے پاس مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے
شگون بد لیتے ہین آپنے فرمایا یہ اونکے دلونکا وہم ہے (اور یہ بالکل غلط ہے) تو اونکو کام سے باز نہ رہین (یعنے جو ارادہ ہو اوسکو
کرین شگون بد کے ڈر سے اوس کام سے رک نہ جاوین) مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیر کھینچتے ہین **ف** یعنی خطوط کھینچکر آیندہ

کا احوال دریافت کرتے مین مراد علم جفر ہی یا رمل **ف** آپنے فرمایا یہہ معجزہ تہا ایک پیغمبر کا (ادریس یا دانیال علیہما السلام کا)
اب جس کسیکا خط اوسکی موافق ہو تو وہ سچا ہو سکتا ہی **ف** اور موافق ہونا ہر بار ممکن نہین اسواسطی کہ وہ معجزہ تہا کسیکو اوسکا
قاعدہ اچہی طرح معلوم نہین ہے اگر کبہی اتفاق سی موافق ہوجاتا ہے تو صحیح پڑتا ہی اکثر غلط نکلتا ہے مین نے بہت سی رمالون
کو دیکہا اور انکو امتحان لیا کچہہ اصل نہ پائی۔ بعضون نی کہا خط کہینچنی سی مراد یہہ ہی کہ عرب مین یہہ دستور تہا کوئی شخص فال
نکالنی کیواسطی عراف پاس جاتا وہ ایک لڑکے کو حکم کرتا ریت پر لکیرین کرتا پہر دو دو کو مٹانا شروع کرتا اگر دو بچتین تو فال نیک سمجہتی
مطلب برآری کا یقین کرتے جو ایک لکیر بچتی تو نامرادی کا یقین ہوجاتا۔ اس خیال کو آپنے غلط کر دیا اور بیان فرمایا کہ یہہ معجزہ
تہا ایک نبی کا دوسری کو حاصل نہین ہو سکتا **ف** مین نے کہا میری ایک لونڈی بکریان چراتی تہی احد اور جوانیہ (احد
ایک پہاڑ ہی مشہور اور جوانیہ ایک مقام کا نام ہی) پاس ایکبار مین جو وہان پہونچا تو دیکہا ایک بکری کو بہیڑیا لی گیا ہے آخر مین آدمی
تہا مجہی رنج ہوتا ہے جیسی آدمیونکو ہوا کرتا ہے مین نی اوسکو ایکہی دفعہ کوٹ دیا پس گران گزرا یہہ حضرت پر پس کہا مینے کیا مین
اسکو آزاد کرون آپنے فرمایا اوس لونڈی کو میری پاس لیکر آ مین اوسکو آپکے پاس لی گیا آپنے پوچہا خدا کہان ہی **ف**
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہہ سوال درست ہی خدا کہان ہی اور کسجگہہ ہے **ف** وہ بولی آسمان پر ہی **ف** یعنی آسمان
کے اوپر عرش پر اس حدیث سی ذات الٰہی کا اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے **ف** پہر آپنے پوچہا مین کون ہون بولی آپ رسول
ہین اللہ کے آپنے فرمایا اسکو آزاد کر دی یہہ مومن ہے **ف** یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نی اور
ذہبی نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کو متعدد طریقون سی نقل کیا ہے عن معاویة بن الحکم السلمی قال لما قدمت
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت امورا من امور الاسلام فکان فیما علمت ان قال لی اذا عطست فاحمد اللہ
واذا عطس العاطس فحمد اللہ فقل یرحمک اللہ قال فبینما انا قائم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
الصلوة اذ عطس رجل فحمد اللہ فقلت یرحمک اللہ رافعا بہا صوتی فرمانی الناس بابصارہم حتی احتملنی
ذلک فقلت ما لکم تنظرون الی باعین شزر قال فسبحوا فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة
قال من المتکلم قیل ہذا الاعرابی فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی انما الصلوة لقراءة
القرآن وذکر اللہ جل وعز فاذا کنت فیہا فلیکن ذلک شانک فما رأیت معلما قط ارفق من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو مین نے چند باتین اسلام کی
سیکہین ایک اون مین یہہ تہا جب تجہے چہینک آوی الحمد للہ کہہ اور جب دوسرا چہینکی تو یرحمک اللہ کہہ ایکبار مین رسول اللہ
کے ساتہہ نماز پڑہ رہا تہا اتنی مین ایک شخص چہینکا اسنی الحمد للہ کہا مین نے یرحمک اللہ بلند آواز سی کہا لوگون نے
میری طرف دیکہنا شروع کیا مجہی برا معلوم ہوا مین نے کہا تمکو کیا ہوا میری طرف کنکیون سی دیکہتی ہو انہون نی سبحان اللہ
کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا کس نے نماز مین بات کہی تہی لوگون نے کہا اس عربی نے

آپ نے مجکو بولایا اور فرمایا نماز کلام اللہ پڑھنے کیواسطے ہے اور اللہ کی یاد کے واسطے پھر جب تو نماز مین ہو تو تیرا یہی کام ہو (یعنی اللہ کی یاد کیا کر اور کلام اللہ پڑھا کر دنیا کے باتین نہ کر) تو مین نے کوئی معلم (سکھانیوالا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہتر نہ دیکھا نرمی اور ملائمت سے سکھانے مین — **باب** التامین وراء الامام امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان **ف** شافعی اور احمد بن حنبل اور اکثر ائمہ حدیث اور اہل علم کا مذہب یہہ ہے کہ امام جب ولا الضالین کہے تو پکار کر آمین کہے اور مقتدی بھی پکار کر آمین کہیں یا رب اغفرلی آمین کہیں اسباب مین احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہین جو آگے آتی ہین بیہقی اور ابن حبان نے عطا سے روایت کیا مین نے دو سو صحابہ کو پایا آمین پکار کر کہتے ہوئی — اور ابو حنیفہ اور بعض اہل علم کے نزدیک آمین آہستہ سے کہنا چاہیے دلائل ابو حنیفہ کے اسباب مین قوی نہین ہین صحیح اور راجح باعتبار قوت اور کثرت دلائل کے یہی ہے کہ آمین پکار کر کہی جاوے **عن** وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین ورفع بہا صوتہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے اوسکے بعد آمین کہتے بلند آواز سے **ف** شعبہ نے اسے اسنادسے وائل سے روایت کیا اسی اسناد سے کہ آپ نے آہستہ سے آمین کہی محدثین نے کہا کہ شعبہ نے اس مین خطا کی صحیح یہہ ہے کہ آپنے بلند آواز سے آمین کہی مترجم کہتا ہے کہ اگر یہہ روایت ثابت بھی ہو تب بھی حنفیہ کی دلیل نہین ہو سکتے اس لیے کہ آہستہ کہنے سے یہہ مراد نہین ہے کہ کسی نے نہین سنا ورنہ وائل بن حجر کیونکر سنتے بلکہ آہستہ کہنے سے یہہ مقصود ہے کہ آپ نے بہت چلا کر نہ کہا کہ سب صفون مین آواز جاوے بلکہ پاس والوں نے سنا چنانچہ دوسری روایت مین آتا ہے کہ آپ آمین اسطرح سے فرماتی کہ پہلے صف والے نزدیک کے لوگ سن لیتے تو اسقدر آواز بھی جہر مین داخل ہے نہ سر مین پھر حنفیہ کا دعوی کیونکر ثابت ہو سکتا ہے اب رہی اونکے پاس کے آثار صحابہ اور وہ کیونکر مقابل ہو سکتی ہین — احادیث صحیحہ مشہورہ کے علی الخصوص اوس صورت مین جب بہت سے صحابی جہر کے قائل ہون

عن وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بآمین وسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی رأیت بیاض خدہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے او نہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپنے پکار کر آمین کہی اور سلام پھیرا داہنے اور بائین یہانتک کہ مین نے آپکے رخسار کی سفیدی کو دیکھا

عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ چکتے آمین کہتے یہانتک کہ صف اول کے لوگ جو نزدیک تھے سن لیتے

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو جسکا قول فرشتونکے قول سے مل جاویگا یعنی اوسکے ساتھ برابر ہو ویگا اوسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** دوسرے حدیث مین ہے جب تم آمین کہو فرشتے بھی آمین کہتے ہین صحیحین

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

آمین ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ
جسکی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑجاوے گی اوسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے عن بلال انہ قال یا رسول اللہ لا تسبقنی بآمین ترجمہ بلال سے روایت ہے انہوں
نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے آگے آپ آمین نہ کہئے ف یعنی اتنی مہلت دیا کیجئے کہ میں سورہ فاتحہ سے فارغ ہوجاؤں تو
آپ کی اور میری آمین ساتھ ہوا کرے عن ابی مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زهیر النمیری وکان من الصحابة
فیتحدث احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمه بآمین فان آمین مثل الطابع علی الصحیفة قال
ابو زهیر اخبرکم عن ذلک خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلة
فوقف النبی صلی الله علیه وسلم یستمع منه فقال النبی صلی الله علیه وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شیء
یختم قال بآمین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی سال النبی صلی الله علیه وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بآمین
وابشر وهذا لفظ محمود ترجمہ ابی مصبح المقرائی سے روایت ہے ہم بیٹھا کرتے تھے ابو زہیر نمیری پاس جو صحابی تھے اور اچھی
اچھی حدیثیں سنایا کرتے تھے جب ہم میں سے کسی شخص نے دعا کی انہوں نے کہا ختم کر اوسکو آمین پر کیونکہ آمین مثل مہر کی ہے کتاب
پر ابو زہیر نے کہا میں تمکو اسکا حال سناتا ہوں ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک شخص کے پاس پہونچے جو نہایت
عاجزی سے دعا کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر سننے لگے آپ نے فرمایا اوسکی دعا قبول ہوگی اگر ختم کریگا ایک شخص نے
پوچھا یا رسول اللہ کس چیز سے ختم کریگا آپ نے فرمایا آمین سے اگر وہ آمین پر ختم کریگا تو اوسکی دعا قبول ہوگی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ سنکر اوس شخص پاس آیا جو دعا کر رہا تھا اور اوس سے بولا ختم کر تو اپنی دعا کو آمین پر اور خوش ہوجا۔ کہا ابو داؤد
نے مقرائی ایک قبیلہ ہے حمیر میں سے باب التصفیق فی الصلوٰة نماز میں دستک مارنے کا بیان عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
مردوں کیواسطے تسبیح ہے اور عورتوں کیواسطے دستک مارنا ہے ف جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آوے مثلاً کوئی پکارے یا کچھ آگاہ
کرنا ہو تو مرد سبحان اللہ کہدیں اور عورت ایک ہتھیلی کو دوسری ہاتھ کی پشت پر مارے عن سهل بن سعد ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم ذهب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینهم وحانت الصلوٰة فجاء المؤذن الی ابی بکر رضی الله عنه فقال اتصلی
بالناس فاقیم قال نعم فصلی ابو بکر فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس فی الصلوٰة فتخلص حتی وقف فی الصف
فصفق الناس وکان ابو بکر لا یلتفت فی الصلوٰة فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرای رسول الله صلی الله علیه و
سلم فاشار الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان امکث مکانک فرفع ابو بکر یدیه فحمد الله علی ما امره به رسول
الله صلی الله علیه وسلم من ذلک ثم استاخر ابو بکر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی
فلما انصرف قال یا ابا بکر ما منعک ان تثبت اذ امرتک قال ابو بکر ما کان لابن ابی قحافة ان یصلی بین

يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي رأيتكم اكثرتم من التصفيح من نابه شيء في صلاته فليسبح فانه

اذا سبح التفت اليه وانما التصفيح للنساء **ترجمه** سهل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف (جو ایک بطن ہے قبیلہ اوس میں سے) کے پاس گئے اونکے درمیان صلح کرانیکو (اونکی آپس میں کچھ لڑائی ہوئی تھی) اتنے میں نماز کا وقت آگیا اور مؤذن (بلال) ابوبکر صدیق پاس آئے کہنے لگے تم نماز پڑہاتے ہو میں تکبیر کہوں ابوبکر نے کہا ہاں پھر ابوبکر نماز پڑہانے لگے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ نماز پڑہ رہے تھے آپ صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں آکر کھڑے ہوئے لوگوں نے دستک مارنا شروع کیا **ف** اسلیے کہ ابوبکر مطلع ہو جاویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے **ف** مگر ابوبکر نماز میں کسیطرف خیال نکرتے تھے جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں انہوں نے مڑکر دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اشارہ کیا اپنی جگہہ پر کھڑے رہو **ف** یعنی نماز پڑہاؤ اس حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت تمام صحابہ پر ثابت ہوتی ہے **ف** ابوبکر نے دونوں ہاتھ اوٹھاکر خدا کا شکر کیا اس بات پر کہ رسول اللہ صلعم نے اونکو نماز پڑہانے کا حکم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں دونوں ہاتھ اوٹھاکر دعا مانگنا درست ہے (زرقانی) **ف** پھر پیچھے ہٹ آئے اور صف میں شریک ہوگئے رسول اللہ صلعم آگے بڑہ گئے اور آپنے نماز پڑہائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا ای ابوبکر تم کیوں اپنی جگہہ پر قایم نرہے جب میں نے تمکو اشارہ کیا ابوبکر نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے کا درجہ یہہ نہیں ہوسکتا کہ رسول اللہ صلعم کے آگے کھڑے ہوکر نماز پڑہاوے **ف** ابو قحافہ ابوبکر کے باپ کا نام تہا۔ ہر چند ابوبکر کو جب انحضرت صلعم نے اشارہ کیا کھڑے رہنے کا تو اونکو امامت درست ہوگئی مگر تواضع اور انکسار علی الخصوص جناب رسالت مآب کے سامنے اسی کو مقتضی تہا جو ابوبکر نے کیا اور الامر فوق الادب صحیح ہے مگر یہاں قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ امر اختیاری تہا جب تو رسول اللہ صلعم صفوں کو چیر کر صف اول میں آئے اور آپ کا جی امامت کو چاہتا تہا ابوبکر نے جو آپ کی دل میں تہا اوسی پر عمل کیا **ف** پھر آپنے لوگوں سے فرمایا کیا ہوا تم کو میں نے دیکہا بہت تالیاں بجاتے ہو اگر کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے تو تسبیح کہو جب تسبیح کہوگے اوسکو خیال ہوگا اور تالی بجانا عورتوں کیواسطے ہے

عن سهل بن سعد قال كان قتال بين بني عمرو بن عوف فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فاتاهم ليصلح بينهم بعد الظهر فقال لبلال ان حضرت صلاة العصر ولم آتك فمر ابا بكر فليصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابا بكر فتقدم قال في آخره واذا نابكم شيء في الصلاة فليسبح الرجال وليصفح النساء **ترجمه** سهل بن سعد سے روایت ہے عمرو بن عوف کے آپس میں کچھ لڑائی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خبر پہونچی آپ انکے بیچ صلح کرانیکو گئے بعد ظہر کے اور بلال کو فرما گئے اگر نماز کا وقت آجاوے تو ابوبکر سے کہنا نماز پڑہاویں جب عصر کا وقت ہوا بلال نے اذان دی پہر تکبیر کہی اور ابوبکر کو حکم کیا نماز پڑہانے کا وہ آگے بڑہے۔ پھر ویسی ہی حدیث بیان کی مگر اس میں یہہ ہے آپ نے یوں فرمایا جب کوئی حادثہ پیش آوے نماز میں تو مرد تسبیح کہیں اور عورتیں دستک دیں

عن عيسى بن ايوب قال قوله التصفيح للنساء تضرب باصبعين

من يمينه على يساره اليسرى **ترجمہ** عیسی بن ایوب نی کہا دستک سی یہہ مراد ہی کہ داہنی ہاتھ کی دو انگلیون اپنی

بائین ہاتھ کی ہتھیلی پر مارے **باب** الاشارة فی الصلوة نماز مین اشارہ کرنیکا بیان **عن** انس بن مالك ان النبی

صلعم کان یشیر فی الصلوة **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھی نماز مین **عن**

ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التسبیح للرجال یعنی فی الصلوة والتصفیق للنساء من اشار

فی صلاته اشارة تفهم عنه فلیعدها یعنی الصلوة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی

فرمایا سبحان اللہ کہنا مردون کیواسطے ہی اور دستک مارنا عورتون کیواسطے ہی نماز مین جو کوئی اشارہ کری ایسا جس

سے کوئی مضمون سمجہا جاوے تو وہ اپنی نماز لوٹا وی۔ کہا ابوداود نے یہہ حدیث وہم ہی **ف** اسکا اعتبار نہین ہی

مخالف ہی حدیث صحیح کے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین اشارہ کرتے تھے اور مخالف ان احادیث صحیحہ

کی جو ادپر گزرین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین سلام کا جواب اشارہ سی دیتے تھی **باب** مسح الحصی فی

الصلوة نماز کے اندر کنکریان ہٹانیکا بیان **عن** ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قام احدکم

الی الصلوة فان الرحمة تواجهه فلا یمسح الحصاء **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سی نماز کو کھڑا ہو تو رحمت خدا کی اوسکی سامنی ہوتی ہی چاہیے کہ کنکریان نہ ہٹاوی **عن**

معیقیب ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تمسح وانت تصلی فان کنت لابد فاعلا فواحدة تسویة

الحصا **ترجمہ** معیقیب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کنکریان نہ ہٹا نماز پڑہتی مین اگر ضرورت

ہو تو ایکبار ہٹاے **باب** الرجل مختصرا کمر پر ہاتہہ رکہکر نماز پڑہنے کا بیان **عن** ابی هریرة قال نهی رسول

الله صلی الله علیه وسلم عن الاختصار فی الصلوة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی

کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑہنے سی **باب** الرجل یعتمد فی الصلوة علی عصا نماز مین لکڑی پر ٹیکا لگانے کا بیان

عن هلال بن یساف قال قدمت الرقة فقال لی بعض اصحابی هل لك فی رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه

وسلم قال قلت غنیمة فدفعنا الی وابصة قلت لصاحبی نبدأ فننظر الی دله فاذا علیه قلنسوة لاطئة

ذات اذنین وبرنس خز اغبر واذا هو معتمد علی عصا فی صلاته فقلنا بعد ان سلمنا فسألناه فقال حدثتنی ام

قیس بنت محصن ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اسن وحمل اللحم اتخذ عمودا فی مصلاه یعتمد علیه

ترجمہ ہلال بن یساف سی روایت ہی مین رقہ مین آیا (رقہ ایک بستی ہی شام مین) میری ایک یار نی کہا تمکو کسی صحابی

سی ملنے کے آرزو ہی مین نے کہا یون تو غنیمت ہی پھر ہم گئی وابصہ پاس مین نے اپنی ساتھی سے کہا پہلے ہم اوسکی

وضع دیکھین تو دیکھا ایک ٹوپی سر سے جیکی ہوئی دو کان والی پہنے ہی اور ایک باران پوش خز کا خاکی رنگ کا اوڑہے

تھی اور نماز مین ٹیکا لگائی ہوئی تھے ایک لکڑی پر جب ہم نی سلام پہیرا تو اوسکی وجہ پوچھی اونہون نی کہا ام قیس بنت

محصن نے مجھہ سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب سن زیادہ ہو گیا اور آپ کا گوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک ستون اپنے
مصلے مین کھڑا کر لیا اوس پہ ٹیکا لگا کے نماز پڑھتے تھے **باب** النھی عن الکلام فی الصلاۃ نماز مین بات
کرنیکی ممانعت **عن** زید بن ارقم قال کان احدنا یکلم الرجل الی جنبہ فی الصلاۃ فنزلت وقوموا للہ
قانتین فامرنا بالسکوت ونھینا عن الکلام **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے ہم مین سے ہر ایک آدمی اپنے
برابر والے سے (نماز مین) بات کیا کرتا اوسوقت یہہ آیت اوتری وقوموا للہ قانتین - کھڑے ہو واسطے اللہ کے چپ چاپ تب ہمکو سکوت
کا حکم ہوا اور ممانعت ہوئی بات کرنے کی **باب** فی صلاۃ القاعد بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان **عن** عبد اللہ
بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ فاتیتہ فوجدتہ
یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسی فقال ما لک یا عبد اللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت
صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمرو سے روایت ہے مین نے یہہ حدیث سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدہا ثواب رکھتا ہے تو مین آپ پاس آیا
آپکو بیٹھے نماز پڑھتے دیکھا مین نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا (تعجب سے) آپ نے پوچھا کیا ہے اے عبد اللہ بن عمرو مین نے
کہا مجھہ سے کسی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدہی نماز ہے حالانکہ آپ بیٹھکر نماز پڑہتے ہین آپ نے فرمایا ہان
سچ ہے لیکن مین تمہاری کسی کے مثل نہین ہون **ف** مجھہ بیٹھکر نماز پڑہنے مین بھی پورا ثواب ہے یہہ آپ کی خصوصیات
مین سے تہا **عن** عمران بن حصین انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا فقال صلاتہ قائما
افضل من صلاتہ قاعدا وصلاتہ قاعدا علی النصف من صلاتہ قائما وصلاتہ نائما علی النصف من
صلاتہ قاعدا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے اونہون نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھکر نماز
پڑہنے کو آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑہنا بیٹھ کر پڑہنے سے افضل ہے اور بیٹھکر پڑہنے مین کھڑے ہونیکا آدہا ثواب ملتا ہے
اور لیٹ کر پڑہنے مین بیٹھ کر پڑہنے کا آدہا ثواب ملتا ہے **ف** خطابی نے کہا مین نے کسی اہل علم سے نہین سنا جس نے
نفل نماز لیٹ کر پڑہنے کی اجازت دی ہو تو اگر یہہ حدیث صحیح ہو مراد اس سے بیمار کی نماز ہے جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے انتہی مین کہتا
ہون یہہ روایت صحیح ہے مگر مراد اس سے نفل نماز ہے وہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سب طرح درست ہے لیکن ثواب مین کمی بیشی ہے
عن عمران بن حصین قال کان بی الناصور فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فعلی
جنب **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے مجھے ناصور ہو گیا تہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر
نماز پڑھ اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر کروٹ پر پڑھ **عن** عائشۃ قالت ما رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی شیء من صلاۃ اللیل جالسا قط حتی دخل فی السن فکان یجلس فیقرا حتی اذا بقی
اربعین او ثلاثین آیۃ قام فقراھا ثم سجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہ دیکھا یہانتک کہ آپ ضعیف ہوگئی تو بیٹھ کر کلام اللہ پڑہا کرتے جب تیس یا چالیس آیتیں رہ
جاتین کھڑی ہوتی پھر اونکو پڑہ کر رکوع کرتی **عن** عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالساً فیقرأ
وھو جالس واذا بقی من قرأته قدر ما یکون ثلاثین او اربعین اٰیة قام فقرأھا وھو قائم ثم رکع
ثم سجد ثم یفعل فی الرکعة الثانیة مثل ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بیٹھ کر نماز پڑہتے تو بیٹھی بیٹھی کلام اللہ پڑہا کرتی جب تیس یا چالیس آیتین رہ جاتین کھڑی ہو جاتے پھر اون آیتونکو
پڑہ کر رکوع کرتی پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت مین اسی طرح کرتے **عن** عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی لیلاً طویلاً قائماً ولیلاً طویلاً قاعداً فاذا صلی قائماً رکع قائماً واذا صلی قاعداً رکع قاعداً
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ بڑی رات تک کھڑی ہو کر نماز پڑہتی اور بڑی رات تک بیٹھ کر نماز پڑہتے جب
کھڑی ہو کر نماز پڑہتے تو رکوع بھی کھڑی ہو کر کرتی اور جب بیٹھ کر پڑہتی تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عبد اللہ بن شقیق
قال سألت عائشة اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السورة فی رکعة قالت المفصل قال قلت فکان یصلی
قاعداً قالت حین حطمه الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک سورت پڑہتی تھی ایک رکعت مین انہون نے کہا ہان مفصل مین سے پھر مین نے کہا آپ بیٹھ کر نماز پڑہتی تھی
انہون نے کہا جب لوگون نے اونکو بڈہا کر دیا تو بیٹھ کر پڑہنے لگے **باب** کیف الجلوس فی التشھد تشہد کے
لیے کسطرح بیٹھے **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلة فکبر فرفع یدیه حتی حاذتا باذنیه ثم اخذ شماله
بیمینه فلما اراد ان یرکع رفعھما مثل ذلک قال ثم جلس فافترش رجله الیسری ووضع یده الیسری
علی فخذه الیسری وحد مرفقه الیمنی علی فخذه الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقة ورأیته یقول
ھکذا وحلق بشر الابھام والوسطی واشار بالسبابة **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے کہا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا آپ کیونکر پڑہتے مین تو آپ کھڑی ہوئی اور آپ نے منہہ کیا قبلہ کیطرف اور تکبیر
کہی اور دونو ہاتھ اوٹہائی کانون تک پھر بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا دونو ہاتھون
کو اوٹہایا کانون تک یہانتک کہ آپ بیٹھی تو آپ نے بایان پانو بچہایا اور بایان ہاتھ بائین ران پر رکہا اور داہنی کہنی کو داہنے
ران سے اوٹہا ہوا رکہا اور دو اونگلیون کو بند کرلیا (یعنی چہنگلیا اور اوسکے پاس کی اونگلی) اور حلقہ کیا (بیچ کی اونگلی اور
انگھوٹھے سے) اور مین نے دیکھا اونکو اسطرح کرتی ہوئی پھر بشر نے اوسکو بتایا بیچ کی اونگلی اور انگھوٹھے سے حلقہ کیا اور کلمے کے
اونگلی سے اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے اور حنفیہ محدثین اشارہ کی باب مین آئین ہین اون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ شروع
سے آپ اسی طرح بیٹھتی تھے اشارہ کی شکل پر نہ یہ کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ پر اونگلی اوٹہاتے تھے **باب** من ذکر التورك فی

الرابعة چوتھی رکعت کی بعد سرین پر بیٹھنے کا بیان عن ابی حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقال احمد قال اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منهم ابو قتادة قال ابو حمید انا اعلمكم بصلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا
فاعرض فذكر الحديث قال ويفتح اصابع رجليه اذا سجد ثم يقول الله اكبر ويرفع ويثني رجله اليسرى فيقعد
عليها ثم يصنع فی الاخرى مثل ذلك فذكر الحديث قال حتى اذا كانت السجدة التی فيها التسليم اخرج رجله
اليسرى وقعد متوركا على شقه الايسر زاد احمد قالوا صدقت هكذا كان يصلي ولم يذكرا فی حديثهما
الجلوس فی الثنتين كيف جلس **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سی روایت ہی وہ دس صحابیون مین بیٹھی ہوئی تھی اون مین سی ایک
ابو قتادہ ابو حمید نی کہا مین تم سب مین رسول اللہ صلعم کی نماز خوب جانتا ہون انہون نے کہا بیان کرو پھر بیان کیا حدیث
کو یہانتک کہ کہا آپ جب سجدہ کرتی تو پانون کی اونگلیون کو کہلا رکھتی پھر اللہ اکبر کہتی اور سر اوٹھاتی اور بائین پانون
کو ٹیڑھا کر کے اوس پر بیٹھتی پھر دوسری رکعت مین ایسا ہی کرتے اخیر حدیث تک جب اوس سجدہ سی فارغ ہوتی جسکی بعد سلام
ہی تو بایان پانو داہنی طرف نکال دیتی اور بائین سرین پر ٹیکا دیکر بیٹھتی احمد بن حنبل کے روایت مین اتنا زیادہ ہی پھر اون صحابیو
نی کہا تم نے سچ کہا آپ اسی طرح نماز پڑہتی تھی لیکن احمد بن حنبل اور مسدد بن مسرہد دونون نی یہ نہین بیان کیا کہ دو رکعت
پڑہ کر کسطرح بیٹھتی تہے **عن** محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بهذا الحديث ولم يذكر ابا قتادة قال فاذا جلس فی الركعتين جلس على رجله اليسرى فاذا جلس فی الركعة الاخيرة
قدم رجله اليسرى وجلس على مقعدته **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطا چند صحابیون کے پاس بیٹھی تہی پھر یہی حدیث بیان
کی مگر ابو قتادہ کا ذکر نہین کیا کہا جب آپ دو رکعتون کے بعد بیٹھتی تو بائین پانون پر بیٹھتی اور جب اخیر رکعت کے بعد بیٹھتی تو
بائین پانو کو باہر نکال دیا اور سرین پر بیٹھی **عن** محمد بن عمرو العامری قال كنت فی مجلس بهذا الحديث قال
فيه فاذا قعد فی الركعتين قعد على بطن قدمه اليسرى ونصب اليمنى فاذا كانت الرابعة افضى بوركه
اليسرى الى الارض واخرج قدميه من ناحية واحدة **ترجمہ** اس روایت مین یہ ہی جب آپ دو رکعتین پڑہ کر
بیٹھتی تو بائین قدم کے تلوی پر بیٹھتی اور داہنی پانو کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت پڑہ کر بیٹھتی تو اپنی بائین سرین زمین
سی لگا دی اور دونو پانون کو ایکطرف نکال دیا **عن** عباس او عياش بن سهل الساعدی انه كان فی مجلس فيه
ابوه فذكر فيه قال فسجد فانتصب على كفيه وركبتيه وصدور قدميه وهو جالس فتورك ونصب قدمه
الاخرى ثم كبر فقام ولم يتورك ثم عاد فركع الركعة الاخرى فكبر كذلك ثم جلس بعد الركعتين حتى
اذا هو اراد ان ينهض للقيام قام بتكبير ثم ركع الركعتين الاخريين فلما سلم سلم عن يمينه وعن شماله
ترجمہ عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سی روایت ہی وہ ایک مجلس مین تھی اوس مین انکی باپ بھی تھی پھر حدیث بیان

اور کہا کہ آپ نے سجدہ کیا تو آپنے اعتماد کیا دونو ہتھیلیوں پر اور گھٹنوں پر اور پانون کی سرون پر جب آپ بیٹھے تو سرین پر بیٹھے
اور دوسری قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئی اور بیٹھے نہین پھر دوسری رکعت مین اسی طرح
دو بار کیا ایسا ہی تکبیر کہے پھر دو رکعتین پڑھ کر بیٹھے جب اوٹھنے لگی تکبیر کہہ کر اوٹھے پھر پچھلی دو رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا
داہنی اور بائین طرف - کہا ابو داؤد نے اس مین سرین پر بیٹھنے کا اور پھر ہاتھ اوٹھانیکا جب دو رکعت پڑھ کر اوٹھے ذکر
نہین ہے **عن** عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا الحديث
ولم يذكر الرفع اذا قام من ثنتين ولا الجلوس قال حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى واقبل
بصدره اليمنى على قبلته **ترجمہ** عباس بن سہل سے روایت ہے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع
ہوئی پھر بھی حدیث بیان کی نہ اس مین ہاتھ اوٹھانیکا ذکر ہے کھڑے ہوتے وقت نہ بیٹھنے کا بلکہ یہ ہے جب آپ نماز سے فارغ
ہوئی تو بایان پانوں بچھایا اور داہنی پانو نکے اونگلیان قبلے کیطرف کین بیٹھے **ف** ابو حنیفہ کا بھی قول ہے -

باب التشہد التحیات کا بیان **عن** عبد الله بن مسعود قال كنا اذا جلسنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الصلاة قلنا السلام على الله قبل عباده السلام على فلان وفلان فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام ولكن اذا جلس احدكم فليقل التحيات لله والصلوات
والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
فانكم اذا قلتم ذلك اصاب كل عبد صالح في السماء والارض او بين السماء والارض اشهد ان لا اله
الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير احدكم من الدعاء اعجبه اليه فيدعو به **ترجمہ**
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز کیواسطے بیٹھتے تو کہتے السلام علی اللہ قبل عبادہ
یعنی سلام ہے اللہ پر بندون سے پہلے یا بندون کیطرف سے السلام علی فلان وفلان سلام ہے فلانے پر رسول اللہ نے فرمایا نہ کہو
سلام ہے اللہ پر اسواسطے کہ اللہ وہی سلام ہے **ف** یعنی سلام اللہ کا نام بھی ہے جب یہ کہا کہ سلام ہے اللہ پر تو معلوم ہوا سلام
اور کوئی چیز ہے یا یہ مقصود ہے کہ سلامتی دینے والا اور سب آفتون سے بچانیوالا اللہ ہی ہے اور وہ خود تو سب عیبون سے پاک ہے اوسکو
نقصان نہین پہونچ سکتا پھر اوسکے لیے سلامتی کے دعا بیکار ہے **ت** لیکن جب تم مین سے کوئی نماز مین بیٹھے تو کہے التحیات للہ
والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب یہ تم کہوگے تو ہر
نیک بندے کو آسمان مین ہو یا زمین مین ہو یا دونو کے بیچ مین ہو اسکا ثواب پہونچیگا پھر یہ کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد
ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگو **ف** یہ تشہد عبد اللہ بن مسعود کا سب تشہدون سے زیادہ صحیح ہے
اتفاق کیا ہے سب ائمہ ستہ نے لفظا ومعنی پر السلام علیک ایہا النبی - آنحضرت کیحالت حیات مین کہا جاتا تہا اب یون کہنا
چاہیے السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ روایت کیا اسکو بخاری نے ابن مسعود سے عینی نے کہا ظاہر اس حدیث سے یہی ہے کہ صحابہ

آپ کی حیات مین السلام علیک ایہا النبی کہتے تھے پھر آپ کی وفات کے بعد السلام علی النبی کہنے لگے ابن حجر نے
کہا السلام علی النبی کہنا صحیح ہوا بغیر شک کے عن عبد اللہ قال کنا لا ندری ما نقول اذا جلسنا
فی الصلوٰۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد علم فذکر نحوہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
پہلے ہم کو معلوم نہ تہا ہم کیا کہین جب بیٹھیں ہم نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا پہر ویسی ہی حدیث
بیان کی عن عبد اللہ بمثلہ قال وکان یعلمنا کلمات ولم یکن یعلمناهن کما یعلمنا التشہد
اللہم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا واہدنا سبل السلام ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا
الفواحش ما ظہر منہا وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا
وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بہا قابلیہا واتمہا علینا
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اوس مین یہہ ہی اور بھی چند کلمے آپ نے ہمکو سکہائی لیکن اسطرح نہین سکہائے
جیسے تشہد سکہایا وہ یہہ مین اللہم الف بین قلوبنا اخیر تک عن القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان
عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید عبد اللہ فعلمہ التشہد فی
الصلوٰۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش اذا قلت ہذا او قضیت ہذا فقد قضیت صلوتک ان شئت
ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد ترجمہ قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے علقمہ نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا
عبد اللہ بن مسعود نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود کا ہاتہہ پکڑا اور اونکو تشہد
پڑہنا سکہایا جیسے اوپر گزرا بعد اوسکے فرمایا جب تو یہہ پڑہ چکا تو تیری نماز پوری ہو گئی - اب چاہے اوٹھ کھڑا ہو اور چاہے
بیٹھا رہ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لفظ سلام فرض نہین ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے عن ابن عمر عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
قال قال ابن عمر زدت فیہا وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ قال ابن
عمر زدت فیہا وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکہایا التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ برکاتہ (ابن عمر نے
کہا برکاتہ مین نے بڑہا دیا) السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ (ابن عمر نے کہا مین نے بڑہا دیا
وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ عن حطان بن عبد اللہ الرقاشی قال صلی بنا ابو موسی الاشعری
فلما جلس فی اخر صلوتہ قال رجل من القوم اقرت الصلوۃ بالبر والزکوۃ فلما انفتل ابو موسی اقبل علی القوم
فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم قال فلعلک
یا حطان قلتہا قال ما قلتہا ولقد رہبت ان تبکعنی بہا فقال رجل من القوم انا قلتہا وما اردت بہا

الا الخير فقال ابو موسى اما تعلمون كيف تقولون في صلاتكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبنا فعلمنا
وبين لنا سنتنا وعلمنا صلاتنا فقال اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قرأ
غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله واذا كبر وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع
قبلكم ويرفع قبلكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا
لك الحمد يسمع الله لكم فان الله تعالى قال على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده واذا كبر وسجد فكبروا
واسجدوا فان الامام يسجد قبلكم ويرفع قبلكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك فاذا كان عند
القعدة فليكن من اول قول احدكم ان يقول التحيات الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله لم
يقل احمد وبركاته ولا قال واشهد قال وان محمدا **ترجمہ** حطان بن عبداللہ رقاشی سے روایت ہے ابو موسیٰ اشعری
نے نماز پڑھائی جب اخیر نماز میں بیٹھے ایک شخص بول اوٹھا نماز مقرر کی گئی ہے نیکی اور پاکی کے ساتھ جب ابو موسیٰ نماز سے لوٹے تو
لوگوں سے پوچھا یہ کلام کس نے کیا تھا سب لوگ چپ ہو رہے پھر انہوں نے پوچھا سب لوگ چپ ہو رہے ابو موسیٰ نے کہا اے حطان
شاید تو نے کہا حطان نے کہا میں نے نہیں کہا میں تو ڈرتا ہوں کہیں تم مجھ کو سزا نہ دو ایک شخص بول اوٹھا میں نے کہا اور
میری نیت بہتر تھی ابو موسیٰ نے کہا تم نہیں جانتے کیا کہتے ہو نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بتایا اور سکھایا اور طریقہ
دکھلایا اور نماز تعلیم کی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو پہلے صفوں کو درست کرو پھر کوئی تم میں سے امامت کرے جب وہ
تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی
تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھاویگا رسول اللہ نے فرمایا پھر اسکا عوض او دہر آجاویگا **ف**
یعنی تم رکوع میں امام کے بعد جاؤگے تو سر اوٹھانے میں امام سے دیر کروگے اوتنا ہی تم کو ملیگا اور جتنا امام نے پڑہا ہے رکوع میں تم
بھی سکوگے **ف** اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو اللہ سن لیویگا کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کی زبان
پر ارشاد فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہ سنتا ہے اوسکی جو کوئی اوسکی تعریف کرے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی
تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھاویگا آپ نے فرمایا یہ اوسکا عوض ہو جاویگا
اور جب امام بیٹھے تو تم میں سے ہر ایک پہلے یہی کہے التحيات الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى
عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله امام احمد کی روایت میں یوں ہے السلام عليك ايها النبي
ورحمة الله السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله - دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے
اوتنا زیادہ ہے فاذا قرأ فانصتوا جب امام قرات کرے تو تم چپ رہو اور تشہد میں اتنا زیادہ ہے بعد اشهد ان لا اله الا الله کے
وحده لا شريك له - کہا ابو داؤد نے انصتوا کا لفظ محفوظ نہیں ہے صرف اوسکو سلیمان تیمی نے نقل کیا ہے اس حدیث میں عن

ابن عباس انه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمنا التشهد کما یعلمنا القرآن وکان یقول التحیات المبارکات
الصلوات الطیبات لله السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد
ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ہمکو تشہد اس طرح سکھاتے جس
طرح قرآن کی سورت سکھاتے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا اله الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ **ف** عبد اللہ بن مسعود کی تشہد کے بعد
یہ تشہد صحیح ہے روایت کیا اسکو مسلم نے **عن** سمرة بن جندب اما بعد امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان فی وسط
الصلوة او حین انقضائها فابدؤا قبل التسلیم فقولوا التحیات الطیبات والصلوات والملک لله ثم سلموا
عن الیمین ثم سلموا علی قارئکم وعلی انفسکم **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے ہمکو حکم کیا رسول اللہ نے جب ہم بیچ نماز
مین بیٹھین یا اخیر مین بیٹھین تو قبل سلام کے یہ کہین التحیات الطیبات والصلوات والملک للہ پھر سلام پھیرو داہنی طرف پھر سلام
کرو اپنے امام پر اور اپنی اوپر **باب** الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد التشهد بعد تشہد کے درود پڑھنے کا بیان
عن کعب بن عجرة قال قلنا او قالوا یا رسول الله امرتنا ان نصلی علیک وان نسلم علیک فاما السلام فقد
عرفناه فکیف نصلی علیک قال قولوا **اللهم** صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی محمد وآل
محمد کما بارکت علی ابراهیم انک حمید مجید **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے
حکم کیا ہے کہ تجھپر درود اور سلام بھیجا کرو تو سلام کا طریقہ ہمکو معلوم ہو گیا لیکن درود کیونکر بھیجین آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد
وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ دوسری روایت مین ہے۔ اللہم
صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم۔ تیسری روایت مین ہے۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم
انک حمید مجید۔ اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ زبیر بن عدی کی روایت مین ہے۔ کما
صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد الخ **عن** ابی حمید الساعدی انهم قالوا یا رسول الله کیف نصلی
علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد وازواجه وذریته کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی محمد وازواجه
وذریته کما بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ
ہم کیونکر درود بھیجین آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وازواجه وذریته کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وازواجه وذریته کما بارکت
علی آل ابراہیم انک حمید مجید **عن** ابی مسعود الانصاری انه قال اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مجلس سعد بن عبادة
فقال بشیر بن سعد امرنا الله ان نصلی علیک یا رسول الله فکیف نصلی علیک فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم
حتی تمنینا انه لم یسأله ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قولوا فذکر بمعنی حدیث کعب بن عجرة زاد فی آخره
فی العالمین انک حمید مجید **ترجمہ** ابی مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد

بن عبادہ کی مجلس مین تو بشیر بن سعد نے کہا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ نے ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجین ہم آپ پر
آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ ہم نے خیال کیا کاش نہ پوچھتے پھر رسول اللہ نے فرمایا کہو ویسا ہی بیان کیا جیسا اوپر گزرا کعب بن
عجرہ کے روایت مین اسکے آخر مین یہ ہے فی العالمین انک حمید مجید **عن** عقبة بن عمرو بهذا الخبر قال قولوا اللهم صل
على محمد النبي الامي وعلى آل محمد **ترجمہ** عقبہ بن عمرو سے روایت ہے اسی حدیث مین یون کہو۔ اللہم صل علی
محمد النبي الامي وعلى آل محمد **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سره ان يكتال بالمكيال
الاوفى اذا صلى علينا اهل البيت فليقل اللهم صل على محمد النبي وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل
بيته كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص کو بھلا معلوم ہو پورا پورا ثواب ملنا درود بھیجنے کا ہم اہل بیت پر تو یون کہے۔ اللہم صل علی النبی وازواجہ امہات
المومنین وذریتہ واہل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید **عن** ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا فرغ احدكم من التشهد الآخر فليتعوذ بالله من اربع من عذاب جهنم ومن عذاب القبر و
من فتنة المحيا والممات ومن شر المسيح الدجال **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص تم مین سے اخیر تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزون سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسرے قبر کے عذاب سے تیسرے زندگی
اور موت کے فتنے سے چوتھے مسیح دجال کے فتنے سے **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول بعد التشهد اللهم
انى اعوذ بك من عذاب جهنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا
والممات **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ فرماتے تھے تشہد کے بعد اللہم انی اعوذ بک اخیر تک **عن** محجن بن الادرع
قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فاذا هو برجل قد قضى صلاته وهو يتشهد وهو يقول اللهم انى
اسئلك يا الله الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ان تغفر لي ذنوبي انك انت
الغفور الرحيم قال فقال قد غفر له قد غفر له ثلاثا **ترجمہ** محجن بن الادرع سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین تشریف لائے دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ چکا ہے تشہد پڑھ رہا ہے اور کہتا ہے اللہم انی اسالک یا اللہ الاحد الصمد الذی لم
یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپ نے فرمایا یہ بخشدیا گیا یہ بخشدیا گیا تین بار **باب**
اخفاء التشهد تشہد آہستہ پڑھنا **عن** عبد الله قال من السنة ان يخفى التشهد **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا سنت
ہے تشہد کا آہستہ پڑھنا **باب** الاشارة في التشهد انگلی سے اشارہ کرنیکا بیان **عن** علي بن عبد الرحمن المعاوي
قال رآني عبد الله بن عمر وانا اعبث بالحصى في الصلوة فلما انصرف نهاني وقال اصنع كما كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصنع فقلت وكيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال كان اذا جلس في الصلوة وضع
كفه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه كلها واشار باصبعه التي تلي الابهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى

ترجمہ علی بن عبد الرحمن المعاوی سے روایت ہے مجھکو عبد اللہ بن عمرؓ نے دیکھا کنکریوں سے کھیلتے ہوئے نماز میں جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے
منع کیا اور کہا ویسا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے میں نے کہا آپ کیا کرتے تھے انہوں نے کہا آپ جب بیٹھتے تھے نماز میں تو رکھتے داہنا
ہاتھ داہنی ران پر اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے لیکن کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے عن عبد اللہ
بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قعد فی الصلاۃ جعل قدمہ الیسری تحت فخذہ الیمنی وساقہ وفرش قدمہ
الیمنی ووضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی واشار باصبعہ وارانا عبد الواحد اشار بالسبابۃ
ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں دہنی ران اور دہنی پنڈلی کے نیچے کر لیتے اور
دہنا پاؤں بچھا دیتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دہنا ہاتھ دہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے عبد الواحد نے اسکو بتایا کلمے کی انگلی سے
اشارہ کیا عن عبد اللہ بن الزبیر انہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکہا قال ابن جریج وزاد عمرو بن
دینار قال اخبرنی عامر عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدعو کذلک ویتحامل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ
الیسری علی فخذہ الیسری ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کرتے تھے اپنی انگلی سے جب تشہد پڑھتے تھے اور اسکو
حرکت نہیں دیتے تھے ف اکثر علما کا یہی مذہب ہے اسی کو مختار کیا ہے امام ابو حنیفہ نے اور امام مالک کی نزدیک ہلانا مسنون ہے بدلیل حدیث وائل
بن حجر کے۔ دوسری روایت میں ہے عبد اللہ بن الزبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسطرح دعا مانگتے دیکھا اور آپ بایاں ہاتھ اپنا بائیں ران
پر ٹیکتے تھے۔ ایک روایت میں ہے لا یجاوز بصرہ اشارتہ اپنی نگاہ اشارہ ہی کے مقام پر رکھتے یعنی اسطرف دیکھتے عن نمیر الخزاعی قال رایت النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضعا ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی رافعا اصبعہ السبابۃ قد حناہا شیئا ترجمہ نمیر خزاعی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنا دہنا ہاتھ اپنی ران پر رکھے تھے اور کلمے کی انگلی کو اٹھائی ہوئی تھی تھوڑا سا جھکائی ہوئی **باب کراہیۃ
الاعتماد علی الید فی الصلوۃ** نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی ممانعت ف یعنی بیٹھے ہوئے ایکطرف زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا کھڑے ہوتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر
ٹیک کر اٹھے مگر یہ [illegible] امر ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعضوں نے کہا یہ فعل آپکا ضعیفی میں تھا عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال احمد بن حنبل ان یجلس الرجل فی الصلوۃ وہو معتمد علی یدہ وقال ابن شبویہ نہی ان یعتمد الرجل علی یدہ فی الصلوۃ
وقال ابن رافع نہی ان یصلی الرجل وہو معتمد علی یدہ وذکرہ فی باب الرفع من السجود وقال ابن عبد الملک نہی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نہض فی
الصلوۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام احمد کی روایت میں بیٹھنے سے نماز میں ہاتھ ٹیکا کر اور ابن شبویہ کی روایت میں منع کیا ہاتھ ٹیکا دینے سے نماز
میں اور ابن رافع کی روایت میں منع کیا نماز پڑھنے سے ہاتھوں کو ٹیکا کر اور بیان کیا اسکو سجدے سے اٹھتے وقت اور ابن عبد الملک نے کہا منع کیا ہاتھوں کو ٹیکا دینے سے
کھڑے ہوتے وقت نماز میں ف ابن شبویہ کی روایت مطلق ہے اور ابن رافع اور ابن عبد الملک کی روایت سے اس قول کو تائید ہوتی ہے کہ سجدے سے ہاتھ ٹیک کر نہ
اٹھنا چاہیے اور اس میں گنجایش نہیں ہے اس دلیل کے کہ ہاتھ ٹیکنا بھی قعود کی حالت میں۔ جو لوگ سجدے سے دونوں ہاتھ ٹیک کر
اٹھنا بہتر جانتے ہیں وہ دلیل لاتے ہیں مالک بن الحویرث کی حدیث سے واذا رفع راسہ عن السجدۃ الثانیۃ جلس واعتمد علی الارض ثم قام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنا سر اٹھاتے دوسرے سجدے سے بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹیکا لگا کر کھڑے ہوتے یعنی ہاتھ زمین میں ٹیکتے روایت کیا اسکو بخاری نے عن اسمعیل بن

مشبك يديه قال قال ابن عمر تلك صلاة المغضوب عليهم ترجمہ اسمٰعیل بن امیہ سے روایت ہے میں نے
نافع سے پوچھا اگر کوئی شخص نماز پڑھے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر (یعنی اس ہاتھ کی انگلیاں اس ہاتھ کی گھائیوں
میں ڈالے اور اس ہاتھ کی اس ہاتھ کی گھائیوں میں) انہوں نے کہا ابن عمر نے کہا یہ نماز مغضوب علیہم کی ہے
یعنی ان لوگوں کی جن پر خدا کا غضب نازل ہوا وہ یہودی ہیں یا اور کوئی قوم مراد ہے عن ابن عمر انه رأى
رجلا يتكي على يده اليسرى وهو قاعد في الصلوة وقال هارون بن زيد ساقط على شقه الايسر
ثم اتفقا فقال له لا تجلس هكذا فان هكذا يجلس الذين يعذبون ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو تکیہ لگائے
بائیں ہاتھ پر بیٹھے دیکھا نماز میں ہارون بن زید کی روایت میں ہے بائیں کروٹ پر پڑا ہوا دیکھا تو کہا مت بیٹھ اس طرح یہ
ان لوگوں کی نشست ہے جو عذاب دیے جاوینگے **باب في تخفيف القعود** قعدہ اولی میں تخفیف کا بیان عن
عبد الله بن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في الركعتين الاوليين كانه على الرضف قال قلنا
حتى يقوم قال حتى يقوم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے قعدہ میں گویا گرم
پتھر پر تھے کھڑے ہونے تک ف یعنی جلدی اٹھ کھڑے ہوتے تھے اس واسطے کہ صرف تشہد پڑھتے تھے یا تشہد اور درود
پڑھتے تھے دعا نہ کرتے تھے برخلاف قعدہ اخیرہ کے اس میں تشہد اور دعا اور درود سب ہوتی **باب في السلام**
سلام پھیرنے کا بیان عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه وعن شماله حتى يرى بياض
خده السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سلام پھیرتے تھے داہنی اور بائیں طرف یہاں تک کہ آپکے رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ ف حنفیہ اور شافعیہ اور حنابلہ اور اکثر علما کا یہی مذہب ہے کہ سلام داہنی اور بائیں طرف پھیرے اور بعضوں کے
نزدیک ایک ہی سلام سامنے کرے پھر تھوڑا سا داہنی طرف مڑ جاوے عن وائل بن حجر قال صليت مع النبي
صلى الله عليه وسلم فكان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وعن شماله السلام عليكم
ورحمة الله ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ داہنی طرف سلام
پھیرتے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں طرف کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن جابر بن سمرة قال كنا اذا
صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم احدنا اشار بيده من عن يمينه ومن عن يساره فلما صلى
قال ما بال احدكم يرمي بيده كانها اذناب خيل شمس انما يكفي احدكم او الا يكفي احدكم ان يقول هكذا و
اشار باصبعه يسلم على اخيه من عن يمينه ومن عن شماله ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پھر ہم میں سے کوئی سلام پھیرتا تو اشارہ کرتا اپنے ہاتھ سے داہنے والی اور بائیں والے کو
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے فرمایا کیا حال ہے تمہارا ہاتھوں سے اشارہ کرتا ہے ایک تم میں گویا وہ دمیں ہیں

شریر گہوڑون کی کافی ہر ایک تم مین کو اسطرح پہ کرنا اور اشارہ کیا آپ نی اپنی انگلی سے سلام کرے اپنی داہنی طرف والی بہائی کو اور بائین طرف والی کو۔ دوسری روایت مین ہی انما یکفی احدکم ولحدھم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم یسلم علی اخیہ من عن یمینہ ومن عن شمالہ کیا کافی نہین ہے تم مین سی کسی کو اپنا ہاتہ رکہے رہے ران پر اور سلام کرے اوس شخصکو جو اوسکی داہنی طرف ہے اور اوس شخصکو جو اوسکی بائین طرف ہی۔ تیسری روایت مین ہی عن جابر بن سمرۃ قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس رافعوا ایدیھم قال زھیر اراہ قال فی الصلوۃ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس آئی اور لوگ اپنی ہاتہ اوٹہائی ہوئی تہے (زہیر نی کہا مین سمجہتا ہون نماز مین) آپ نی فرمایا کیا ہی مین تمکو دیکہتا ہون ہاتہ اوٹہاتی ہوئی گویا وہ دمین ہین شریر گہوڑون کی نماز مین سکون اختیار کرو یعنی تہمنا حرکت نہ کرنا ف ان حدیثون مین سلام کیوقت ہاتہ اوٹہانی کو منع فرمایا یہی مضمون مراد ہے کہ رکوع کیوقت یا رکوع سی اوٹہتی وقت ہاتہ نہ اوٹہاؤ بعض حنفیہ نی جنکو علم حدیث سی مس نہین ہی ان حدیثونکو رفع یدین عند الرکوع کی ممانعت مین ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ان حدیثون کو اوس سے کچہہ تعلق نہین۔ باب الرد علی الامام امام کو سلام کا جواب دینا عن سمرۃ قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام وان نتحاب وان یسلم بعضنا علی بعض ترجمہ سمرہ سی روایت ہی رسول اللہ نی ہمکو حکم کیا امام کے سلام کا جواب دینے کا ف جو شخص امام کے داہنی طرف ہو وہ بائین سلام مین اور جو بائین طرف ہو وہ داہنی سلام مین امام کی نیت کرلے اور جو امام کے پیچہے ہو وہ پہلے سلام مین امام کی نیت کرلی۔ بعضون نی کہا تین سلام کرے ایک سامنے امام کو اوسکے سلام کا جواب دینے کو دوسرا داہنی والون کو تیسرا بائین والون کو ف اور آپس مین دوستی رکہنے کا اور ایکدوسرے کو سلام کرنے کا عن ابن عباس قال کان یعلم انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم اوسوقت معلوم ہوتا ہی جب تکبیر ہوتی ف بعد نماز کے لوگ ذکر الہی کرتے پکار کر اوسوقت معلوم ہوتا کہ آپ نماز پڑہ چکے لیکن اکثر لوگون نی اسپر عمل نہین کیا اور جہر بالذکر کو بعد نماز کے مکروہ کہا ہی مگر ابن حزم ظاہری نے مسنون کہا ہی عن ابی معبد مولی ابن عباس ان ابن عباس اخبرہ ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان ذلک علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ابن عباس قال کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک واسمعہ ترجمہ ابو معبد سے جو مولی ابن عباس کے ہین روایت ہی انہون نی کہا پکار کر ذکر کرنا بعد نماز فرض کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تہا اور ابن عباس کہتے تہے مجہی اس ذکر کے سننے سے معلوم ہوتا کہ لوگ نماز سی فارغ ہوئے اور مین اوسکو سنا کرتا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حذف السلام سنۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا سلام مختصر کرنا سنت ہے ف یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کو آواز بڑہا کر نہ کہی اوس مین مد نہ کرے باب اذا احدث فی صلوتہ نماز مین وضو ٹوٹ جاوے

تو کیا کری عن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلاۃ فلینصرف
فلیتوضا ولیعد صلاتہ ترجمہ علی بن طلق سے روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا جب تم مین سی کوئی نماز مین پھسکی
مارے تو چلا جاوے اور وضو کرے پھر دوبارہ نماز پڑھی ف یعنی سرے سے پڑھے یا اوسی نماز پر بنا کرلیوے اگر کسی سے
بات نہ کی ہو جیسے ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت مین ہی **باب** فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلی فیہ
المکتوبۃ جہان پر فرض پڑھے ہون وہان نفل پڑھے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز
احدکم قال عن عبد الوارث ان یتقدم او یتاخر او عن یمینہ او عن شمالہ زاد فی حدیث حماد
فی الصلاۃ یعنی فی السبحۃ ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا تم مین سے
کوئی اس سی عاجز ہی کہ آگے بڑہ جاوی یا پیچھے ہٹ جاوی یا داہنی طرف یا بائین طرف چلا جاوے نفل کے نماز پڑہنی کو ف
یعنی جہان پر فرض پڑہی ہی وہان نفل نہ پڑہی آگی یا پیچھی یا داہنی بائین ہٹ کر پڑہی عن الازرق بن قیس قال صلی بنا امام لنا
یکنی ابا رمثۃ فقال صلیت ہذہ الصلوۃ او مثل ہذہ الصلوۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان
ابوبکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل قد شہد التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ فصلی نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی رأینا بیاض خدیہ ثم انفتل کانفتال ابی رمثۃ یعنی
نفسہ فقام الرجل الذی ادرک معہ التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ یشفع فوثب الیہ عمر فاخذ بمنکبیہ
فہزہ ثم قال اجلس فانہ لم یہلک اہل الکتاب الا انہم لم یکن بین صلوتہم فصل فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بصرہ فقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب ترجمہ ازرق بن قیس سے روایت ہی ہمارے نماز پڑہائی امام نی جسکا
نام ابو رمثہ تہا پہر اوس نی کہا مین نی یہی نماز یا ایسی ہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑہی کہا اوس نے ابوبکر
اور عمر پہلے صف مین کھڑے ہوتی تہے داہنی طرف اور ایک شخص تکبیر اولی پا چکا تہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے
آپ نی سلام پہیرا داہنی طرف اور بائین طرف یہان تک کہ ہم نی آپکے گالون کی سفیدی دیکھی پہر آپ اوٹھ کھڑی ہوئی جیسے
ابو رمثہ اوٹھ کھڑا ہوا اب وہ شخص جس نے تکبیر اولی پائی تہی لگا دوگانہ پڑہنے حضرت عمرؓ نی کود کر اوسکی مونڈہی پکڑی اور اوسکو
ہلا کر بٹہا دیا اور کہا اہل کتاب (یہود اور نصاری) اسی واسطی تباہ ہو گئی انہون نے کہا ایک نماز کو دوسری سی جدا نہ کیا تہی
پہر رسول اللہ صلعم نی اودہر آنکھ اوٹہا کر دیکھا اور فرمایا اللہ نے تجھے ٹھیک بات کی توفیق دی ای خطاب کے بیٹے **باب**
السہو فی السجدتین سجدہ سہو کا بیان عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلاتی
العشی الظہر او العصر قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم ثم قام الی خشبۃ فی مقدم المسجد فوضع یدیہ علیہا
احداہما علی الاخری یعرف فی وجہہ الغضب ثم خرج سرعان الناس وہم یقولون قصرت الصلوۃ وفی
الناس ابوبکر وعمر فہاباہ ان یکلماہ فقام رجل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمیہ ذا الیدین فقال

یارسول اللہ انسیت ام قصرت الصلاۃ قال لم انس ولم تقصر الصلاۃ قال بلی نسیت یارسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی القوم فقال اصدق ذو الیدین فاومؤا ای نعم
فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مقامہ فصلی الرکعتین الباقیتین ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجودہ
او اطول ثم رفع وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع وکبر قال فقیل لمحمد سلم فی السہو
فقال لم احفظ عن ابی ہریرۃ ولکن نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو نمازوں میں سے جو دوپہر ڈھلنے کے بعد پڑہی جاتی ہیں یعنی ظہر اور عصر میں
سے کوئی نماز پڑہائی مگر دو ہی رکعتیں پڑہ کر سلام پھیر دیا پھر آپ ایک لکڑی کیطرف جو مسجد کے آگے گڑی ہوئی تھی گئے اور
دونوں ہاتھ تلے اوپر اوس پر رکھے آپ کی چہرہ سے اوس وقت غصہ معلوم ہوتا تھا جو لوگ جلدباز تھے وہ تو (مسجد کے دروازوں سے)
نکلکر چلدیئے (جلدباز سے مراد یہ ہی کہ سلام پھیرتے ہی چلے جاتی تھے بعد نماز کی ذکر اور دعا کیلئے مسجد میں نہیں ٹھہرتے تھے)
اور باقی لوگ کہنے لگی نماز کم ہوگئی گھٹ گئی (بجای چار رکعتوں کے دو ہی رکعتیں رہ گئیں) ان لوگوں میں ابوبکر اور عمر
بھی تھے وہ دونوں ڈر کے مارے آنحضرت سے عرض نکرسکے (کیونکہ اوس وقت آپ غصے میں تھے) ایک شخص کہڑا ہوا جسکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تھے (ذوالیدین یعنی دو ہاتھ والا اوسکے ہاتھ بڑی بڑی تھے اسواسطے یہ اوسکا نام ہوگیا) اوس نے کہا
یارسول اللہ آپ بہول گئے یارسول اللہ اوسوقت آپ لوگوں کیطرف مخاطب ہوئے اور پوچھا ذوالیدین سچ کہتا ہی لوگوں نے اشارے
سے کہا ہاں آپ پھر امامت کیجگہ پر آئے اور دو رکعتیں جو باقی رہ گئی تھیں پڑہیں پھر سلام پھیرا بعد اوسکی اللہ اکبر کہا
اور سجدہ کیا مانند اور سجدوں کی یا کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا مانند اور سجدوں کی یا کچھ لنبا پھر
سر اوٹھایا اللہ اکبر کہکر کہتے ہیں لوگوں نے پوچھا محمد بن سیرین سے جو اس حدیث کی راوی ہیں کیا سجدہ سہو کر کی پھر سلام پھیرا انہوں
نے کہا ابوہریرہ سے تو مجھے یاد نہیں لیکن مجھ کو خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا پھر آپ نے سلام پھیرا (دوبارہ بعد
سجدہ سہو کے) دوسری روایت میں ہی قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقل بنا ولم یقل فاومؤا
قال فقال الناس نعم قال ثم رفع ولم یقل وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع وتم
حدیثہ لم یذکر ما بعدہ ولم یذکر فاومؤا الا حماد بن زید **ترجمہ** آپ نے نماز پڑہی یہ نہیں کہا کہ ہماری ساتھ
پڑہی نہ یہ کہا لوگوں نے اشارہ کیا بلکہ لوگوں نے ہاں کہا پھر آپنے سر اوٹھایا اور یہ نہیں کہا کہ آپنے اللہ اکبر کہا پھر
اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدوں کے یا کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا پس حدیث پوری ہوگئی اسکی بعد کا مضمون کچھ نہیں بیان
کیا اور اشارہ کا ذکر کسی نے نہیں کیا سوا حماد بن زید کے ۔ تیسری روایت میں ہی عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بمعنی حماد کلہ الی آخر قولہ نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم قال قلت فالتشہد قال
لم اسمع فی التشہد واحب الی ان یتشہد ولم یذکر کان یسمیہ ذا الیدین ولا ذکر فاومؤا ولا ذکر الغضب

وحدیث ایوب ادم ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہی نماز پڑہائی ہمارے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل روایت
حماد کے اخیر تک کہا پھر آپنے سلام پھیرا مین نے کہا تشہد او نہون نے کہا مین نے تشہد مین کچہہ نہین سنا لیکن پھیر نے کی نیک
تشہد پڑہنا بہتر ہے لیکن اس روایت مین ذو الیدین کا نام رکہنے کا ذکر نہین ہے نہ اشارے کا ذکر ہے نہ غصے کا اور حدیث
حماد کی پوری ہے - چوتہی روایت مین ہی کبر ثم کبر و سجد تکبیر کہی پھر تکبیر کہے پھر سجدہ کیا - مگر یہ کسی نے نقل
نہین کیا سوا حماد کے ہشام سی - پانچوین روایت مین ہی ولم یسجد سجدتی السہو حتی یقنہ اللہ ذلک آپنے سجدہ سہو
نہ کیا یہانتک کہ آپکو یقین ہو گیا (دو رکعت نہ پڑہنے کا) ایک روایت مین ہی ولم یسجد السجدتین اللتین تسجدان اذا شک
حتی لقاہ الناس آپ نے سجدے شک کے نہ کیے جبتک لوگون نے ملکر بیان نہین کیا عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم صلی الظہر فسلم فی الرکعتین فقیل لہ نقصت الصلاۃ فصلی رکعتین ثم سجد سجدتین ترجمہ ابی ہریرہ رض سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی دو رکعتون کے بعد سلام پھیر دیا لوگون نے کہا نماز گہٹ گئی یا آپنے
گہٹا دی آپنے دو رکعتین اور پڑہین اور دو سجدے کیے عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من الرکعتین
من صلوۃ المکتوبۃ فقال لہ رجل اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ ام نسیت قال کل ذلک لم افعل فقال الناس
قد فعلت ذلک یا رسول اللہ فرکع رکعتین اخریین ثم انصرف ولم یسجد سجدتی السہو ترجمہ
ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض کے دو رکعتین پڑہکر اوٹھ کہڑے ہوئے ایک شخص بولا کیا نماز گہٹ گئی
یا رسول اللہ یا آپ بہول گئے آپ نے فرمایا کوئی بات نہین ہوئی تب لوگ بولے یا رسول اللہ آپ نے یہ کیا (یعنے کم پڑہا نماز کو)
آپ نے پہر دو رکعتین پڑہین اور اوٹہہ کہڑے ہوئے سجدہ سہو نہین کیا کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو داؤد
بن الحصین نے ابو سفیان مولی ابی احمد سے انہون نے ابو ہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلعم سے یہی قصہ اس مین یہہ ہی کہ آپنے
دو سجدے کیے بیٹہے بیٹہے بعد سلام کے عن ابی ہریرۃ بہذا الخبر قال ثم سجد سجدتی السہو بعد ما سلم
ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی یہی حدیث اس مین یہہ ہی پہر آپنے دو سجدہ کیے بعد سلام کے عن ابن عمر قال صلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم فی الرکعتین فذکر نحو حدیث ابن سیرین عن ابی ہریرۃ قال ثم سلم ثم سجد
سجدتی السہو ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی دو رکعت کے بعد سلام پہیر دیا پہر
یہی قصہ بیان کیا اور کہا پہر آپنے سلام پہیرا اور دو سجدے سہو کے کیے عن عمران بن حصین قال سلم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ثلث رکعات من العصر ثم دخل قال عن مسلمۃ الحجر فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق کان طویل الیدین
فقال اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ فخرج مغضبا یجر رداءہ فقال اصدق قالوا نعم فصلی تلک الرکعۃ ثم
سلم ثم سجد سجدتیہا ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت عصر کی
پڑہکر سلام پہیر دیا مسدد نے مسلمہ سے نقل کیا پہر آپ حجرے مین چلے گئے ایک شخص کہڑا ہوا جسکا نام خرباق تہا اور اسکے دونو ہاتہہ بڑے تہے

بولا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی آپ غصے میں نکلے چادر کھینچتے ہوئے اور پوچھا یہہ سچ کہتا ہے لوگوں نی کہا ہاں آپ نے
اوس رکعت کو جو رہ گئی تھی پڑھا پھر سلام پھیرا پھر دو سجدہ کیے پھر سلام پھیرا

باب اذا صلی خمسا چار کی پانچ پڑھ لے تو کیا کرے

عن عبد اللہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر خمسا فقیل لہ ازید فی الصلوۃ قال وما ذاک
قال صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں
پڑھیں۔ لوگوں نی کہا کیا نماز میں کچھ بڑھ گیا آپ نے فرمایا کیونکر کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو آپ نی دو سجدہ کر لیے بعد سلام کے
ف اختلاف ہے سجدہ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد سلام کے شافعی نے قبل سلام کہا ہے ابو حنیفہ نی بعد سلام کہا ہے مالک نے
زیادت کی صورت میں بعد سلام کے اور کمی کی صورت میں قبل سلام کے کہا ہے۔ ہمارے مشائخ کے نزدیک مختار یہہ ہے کہ جن مقامات
میں سجدہ سہو آنحضرت صلعم سے ثابت ہے وہاں جیسے آپنے کیا ہے ویسا ہی کرے قبل سلام کی کیا ہے تو قبل سلام کے بعد سلام کے
کیا ہے تو بعد سلام کے سوا ان کے اور مقامات میں اختیار ہے چاہے قبل سلام کے کرے یا بعد سلام کے

عن ابراہیم عن علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابراہیم فلا ادری زاد ام نقص فلما سلم
قیل لہ یا رسول اللہ احدث فی الصلوۃ شیء قال وما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجلہ واستقبل
القبلۃ فسجد سجدتین ثم سلم فلما انفتل اقبل علینا بوجہہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لو حدث
فی الصلوۃ شیء انبأتکم بہ ولکن انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی وقال اذا
شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم لیسلم ثم لیسجد سجدتین **ترجمہ** ابراہیم نخعی سے روایت
ہے انہوں نی سنا علقمہ سے انہوں نی سنا عبد اللہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلعم نے ابراہیم نی کہا نہیں معلوم آپ نے اوس میں
زیادہ کر دیا یا کم کر دیا دہول سے جب سلام پھیرا لوگوں نی کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نئی بات ہوئی فرمایا آپنے کیا انہوں نی کہا
آپ نی اتنی رکعتیں پڑھیں آپنے اپنا پانوں جھکایا اور قبلے کی طرف موہنہ کیا اور دو سجدہ کیے پھر سلام پھیرا جب فارغ ہوئے تو ہماری
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اگر نماز میں کوئی نئی بات کا حکم ہوتا تو میں تم کو خبر کرتا لیکن میں بھی آدمی ہوں بھول جاتا ہوں
جیسے تم بھول جاتے ہو جب میں بھول جایا کروں مجھے یاد دلا دیا کرو اور فرمایا آپنے جب تم میں سے کوئی شک کرے نماز میں تو سوچے
ٹھیک کیا ہے پھر اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے بعد اوسکے سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے۔ دوسری روایت میں ہے فاذا نسی
احدکم فلیسجد سجدتین ثم تحول فسجد سجدتین جب تم میں سے کوئی بھول جاوے تو دو سجدے کرے پھر آپ پلٹے
گئے اور دو سجدے کیے

عن علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا فلما انفتل
توشوش القوم بینہم فقال ما شانکم قالوا یا رسول اللہ ہل زید فی الصلوۃ قال لا قالوا فانک قد صلیت
خمسا فانفتل فسجد سجدتین ثم سلم ثم قال انما انا بشر انسی کما تنسون **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود نے کہا نماز پڑھائی ہمکو ساتھ رسول اللہ صلعم نی تو پانچ رکعتیں پڑھیں جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں نی کہا آپس میں شروع کی

آپ نی فرمایا کیا کہتے ہو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی ہی آپ نے فرمایا نہین لوگون نی کہا آپ نی پانچ رکعتین
پڑھین آپ مڑی اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا بعد اوسکے فرمایا مین آدمی ہون بھول جاتا ہون جیسے تم بھول جاتی ہو عن
معاویۃ بن حدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوما فسلم وقد بقیت من الصلوۃ رکعۃ فادرکہ
رجل فقال نسیت من الصلوۃ رکعۃ فرجع فدخل المسجد وامر بلالا فاقام الصلوۃ فصلی للناس رکعۃ
فاخبرت بذلک الناس فقالوا لی اتعرف الرجل قلت لا الا ان اراہ فمر بی فقلت ہذا ہو فقالوا ہذا
طلحۃ بن عبید اللہ **ترجمہ** معاویہ بن حدیج سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکدن نماز پڑھائی تو سلام پھیر دیا
حالانکہ ایک رکعت باقی تھی (اور آپ چلی) ایک شخص آپسے جا کر ملا اور بولا آپ ایک رکعت بھول گئے نماز مین آپ لوٹی اور مسجد مین
آئی اور حکم کیا بلال کو انہون نی تکبیر کہی آپنے ایک رکعت ادا کی مین نے یہہ لوگون سی بیان کیا انہون نی کہا تو جانتا ہی وہ شخص
کون تھا مین نے کہا نہین البتہ اگر دیکھون تو پہچان لون گا پھر وہی شخص میری سامنی سی گزرا مین نی کہا یہہ شخص تھا لوگون نے
کہا یہہ طلحہ بن عبید اللہ ہی **باب** اذا شک فی الثنتین والثلاث من قال یلقی الشک جب شک ہو دو رکعتین
پڑھین ہین یا تین (یا ایک پڑھی ہی یا دو) تو شک کو دور کری **ف** اس مقام مین تین مذہب ہین۔ ایک یہہ کہ جب شک ہو تعداد
رکعات مین تو دو سجدہ کر لی یہی کافی ہے یہ مذہب ہے بعض سلف کا دوسرا یہہ کہ شک کو دور کرے کم کو اختیار
کری یعنی ایک اور دو مین شک ہو تو ایک سمجھی و دو تین مین شک ہو تو دو سمجھی یا چار مین شک ہو تین سمجھے یہہ مذہب نہایت صحیح
اور مختار اور محتاط ہی تیسری یہہ کہ غلبہ ظن پر عمل کری ورنہ کم کو اختیار کری عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیلق الشک ولیبن علی الیقین فاذا استیقن التمام سجد
سجدتین فان کانت صلاتہ تامۃ کانت الرکعۃ نافلۃ والسجدتان وان کانت ناقصۃ کانت الرکعۃ تماما
للصلوۃ وکانت السجدتان مرغمتی الشیطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سی شک کری اپنی نماز مین تو شک کو دور کری اور یقین پر بنیاد ڈالی جب اوسکو یقین ہو جاوی نماز
پوری ہو جانیکا تو دو سجدے کری اب دو صورتین ہین یا نماز اوسکی درحقیقت پوری ہو چکی ہی تو یہہ رکعت نفل ہو جاوی گی اور
سجدی بھی نفل ہو جاوینگی یا نماز پوری نہین ہوئی تھی تو اس رکعت سی پوری ہو جاوے گی اور دو سجدی شیطان کو ذلیل کرینگی **ف**
اس لیے کہ اوسکی بہکانے سی کچھ نقصان نہین ہوا نماز کا نماز پوری ہوئی سجدون کا ثواب زیادہ ملا عن ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم سمی سجدتی السہو المرغمتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی دونو سجدہ
سہو کا نام مرغمتین رکھا یعنی ذلیل کرنیوالی شیطان کے عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک
احدکم فی صلاتہ فلا یدری کم صلی ثلثا او اربعا فلیصل رکعۃ ولیسجد سجدتین وہو جالس قبل التسلیم
فان کانت الرکعۃ التی صلی خامسۃ شفعہا بہاتین وان کانت رابعۃ فالسجدتان ترغیم للشیطان **ترجمہ** عطاء بن یسار سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں پھر اوسکو یاد نہ رہے کہ میں نے
تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں پڑھی ہیں تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور دو سجدہ کر لے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اب اگر وہ
رکعت درحقیقت پانچویں ہو گئی تو یہہ دو سجدے ملکر ایک دوگانہ ہو جاویگا اور اگر چوتھی ہو گئی تو دو سجدے ذلیل کرینگے شیطان کو

عن زید بن اسلم باسناد مالک قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوته فان
استیقن ان قد صلی ثلثا فلیقم فلیتم رکعة بسجودها ثم یجلس فیتشهد فاذا فرغ فلم یبق الا ان
یسلم فلیسجد سجدتین وهو جالس ثم یسلم ثم ذکر معنی مالک ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں اگر یقین ہو جاوے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو
کھڑا ہو اور ایک رکعت سجدہ کے ساتھ پڑھ کر بیٹھ تشہد پڑھے پھر جب فارغ ہو (سب کاموں سے) اور سوا سلام کے کچھ باقی نہ رہے تو دو
سجدے کرے پھر سلام پھیرے - پھر وہی بیان کیا جو اوپر کی حدیث میں گذرا

باب من قال یتم علی اکثر ظنه

جسکو شک ہو وہ غلبہ ظن پر عمل کرے عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کنت
فی صلوة فشککت فی ثلاث او اربع واکبر ظنک علی اربع تشهدت ثم سجدت سجدتین وانت جالس
قبل ان تسلم ثم تشهدت ایضا ثم تسلم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تو نماز میں ہو اور شک کرے تین رکعتیں ہوئیں ہیں یا چار لیکن گمان غالب یہ ہو کہ چار ہوئیں ہیں تو تشہد پڑھ پھر دو
سجدے کر بیٹھ کر قبل سلام کے پھر تشہد پڑھ پھر سلام پھیر ف یہ حدیث عبد الواحد نے موقوفا روایت کی اور موافقت کی
عبد الواحد کی سفیان اور شریک اور اسرائیل نے اور اختلاف کیا ہے متن حدیث میں اور مسند نہیں کیا اوسکو - ابو عبیدہ نے
ابن مسعود سے نہیں سنا اسواسطے منقطع ہوئی - اکثر علما کا مذہب یہہ ہی کہ بعد سجدوں سہو کے تشہد پڑھے پھر سلام پھیرے ائمہ
اربعہ وغیرہم کا یہی قول ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک تشہد پڑھنا ضرور نہیں ہے سجدوں سہو کے بعد سلام پھیر دے عن
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلم یدر زاد ام نقص فلیسجد سجدتین
وهو قاعد فاذا اتاه الشیطان فقال انک قد احدثت فلیقل قد کذبت الا ما وجد ریحا بانفه
او صوتا باذنه ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے
پھر اوسکو یاد نہ رہے زیادہ پڑھی ہے یا کم تو دو سجدے کر لے بیٹھ کر جب شیطان آوے اور اوس سے کہے - (یعنی دل میں وسوسہ
ڈالے) تیرا وضو ٹوٹ گیا تھا تو کہے تو جھوٹا ہے مگر جب ناک سے بو سونگھے یا کان سے آواز سنے تو وضو ٹوٹ جاویگا عن
ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاءه الشیطان فلبس علیه حتی
لا یدری کم صلی فاذا وجد احدکم ذلک فلیسجد سجدتین وهو جالس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اوسکے پاس آتا ہے اور اوسکو بھلا دیتا ہے

یہان تلک کہ اوسکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین پڑہین جب ایسا ہو تم مین سی کسیکو تو دو سجدے کری بیٹھے بیٹھے دوسری روایت
مین ہے قبل التسلیم سلام سے پہلے - تیسری روایت مین ہو فلیسجد سجدتین قبل ان یسلم ثم لیسلم دو سجدے
کری سلام سے پہلے پھر سلام کری **باب من قال بعد التسلیم** سجدہ سہو بعد سلام کے کرنیکا بیان **عن** عبد الله
بن جعفر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من شك فی صلاته فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم ترجمه
عبد الله بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول الله نے فرمایا جو شخص شک کرے نماز مین تو دو سجدے کری بعد سلام کے **باب**
من قام من ثنتین ولم یتشهد جو شخص دو رکعتین پڑہ کر اوٹھ کھڑا ہو اور تشہد نہ پڑہے وہ کیا کری **عن** عبد الله
بن بحینة انه قال صلی لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس معه فلما
قضی صلوته وانتظرنا التسلیم کبر فسجد سجدتین وهو جالس قبل التسلیم ثم سلم ترجمه عبد الله
بن بحینہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نی نماز پڑہائی دو رکعتین پڑہکر اوٹھ کھڑی ہوئی اور قعدہ نہ کیا لوگ بہی
آپ کے ساتہ اوٹھ کھڑی ہوئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور ہم لوگ سلام پہیرنے کے منتظر تھے آپ نی تکبیر کہی اور دو سجدے
کیے بیٹھے بیٹھے قبل سلام کے پھر سلام پہیرا دوسری روایت مین ہو وکان منا المتشهد فی قیامه بعض لوگون نے ہم مین سے
کھڑے کھڑے تشہد پڑہا - کہا ابو داؤد نی ابن الزبیر نے بہی دو سجدے کیے جب دو رکعتین پڑہ کر کہڑی ہوگئے تھے سلام سے پہلے
زہری کا بہی قول ہے **باب من نسی ان یتشهد وهو جالس** جو شخص بیچ کا قعدہ بہول جاوی وہ کیا کرے
ف یہہ بعینہ وہی باب ہی جو اس سے پہلے مذکور ہوا شاید اسکو بہولی سے دوبارہ ذکر کیا بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ
بیٹھے لیکن تشہد بہولجاوی اگرچہ معنی ظاہری اسیکو مقتضی ہین پر حدیثین اسپر منطبق نہین ہوتین **عن** المغیرة بن شعبة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس
فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السهو ترجمه مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نی
فرمایا جب امام دو رکعت پڑہ کر کہڑا ہو جاوی پھر اوسکو یاد آوی سیدہا کھڑا ہونے سے پہلے تو بیٹھ جاوی اگر سیدہا ہو جانے کے
بعد یاد آوی تو نہ بیٹھے اور دو سجدہ سہو کرلے **ف** اگرچہ یہہ حدیث ضعیف ہی اسکی اسناد مین جابر بن یزید بن حارث
جعفی ہے جو رفضی ہونے کے علاوہ متہم بالکذب ہے اور ابو داؤد نے اپنی ساری کتاب مین سوا اس مقام کے اور کہین جابر جعفی سے
روایت نہین کیا لیکن شاہد ہی اسکی حدیث عبد الله ابن بحینہ کی جو اوپر گذری اور حدیث مغیرہ بن شعبہ کے جو آگے آتی ہے **عن**
زیاد بن علاقة قال صلی بنا المغیرة بن شعبة فنهض فی الرکعتین قلنا سبحان الله قال سبحان الله ومضی فلما اتم
صلوته وسلم سجد سجدتی السهو فلما انصرف قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع کما صنعت
ترجمه زیاد بن علاقہ سے روایت ہے نماز پڑہائی مغیرہ بن شعبہ نی تو اوٹھ کھڑی دو رکعت پڑہ کر (قعدہ اولے نہ کیا) ہم نی کہا سبحان
الله انہون نی بہی کہا سبحان الله اور نماز پڑہتی گئی جب پورا کرچکے نماز کو اور سلام پہیرا تو دو سجدے سہو کی کیے جب فارغ

ہوئی تو کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔ کہا ابو داؤد نے سعد بن ابی وقاص اور عمران بن حصین
اور ضحاک بن قیس اور معاویہ بن ابی سفیان نے ایسا ہی کیا ہے اور ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز نے ایسا ہی فتویٰ دیا عن
ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل سھو سجدتان بعد ما یسلم ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سہو کے لیے دو سجدے ہین بعد سلام کے ف اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اگر صحیح ہوتا
تو بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا راجح ہوتا **باب** سجدتی السھو فیھما تشھد و تسلیم سجدہ سہو کر کے تشہد پڑھے
پھر سلام پھیرے عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم فسھی فسجد سجدتین ثم تشھد ثم سلم
ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر بھول گئے تو دو سجدے کئے بعد اونکے
تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا **باب** انصراف النساء قبل الرجال من الصلوٰۃ پہلے عورتون کو نماز سے فارغ ہو کر چلا جانا
چاہیے بعد اوسکے مردونکو اوٹھنا چاہیے ف کیونکہ عورتین مردون کے ساتھ اوٹھنے مین ہجوم ہوگا احتمال ہے نظر بد پڑنے کا
یا کسی عضو کے مس ہو جانیکا عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم مکث قلیلا وکانوا
یرون ان ذلک کیما ینفذ النساء قبل الرجال ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب سلام پھیرتے تھوڑی دیر ٹھہر جاتے لوگ اسکی وجہ یہ سمجھتے تھے کہ عورتین مردون سے پہلے چلے جاوین۔ **باب** کیف
الانصراف من الصلوٰۃ نماز سے فارغ ہو کر کسطرف اوٹھنا چاہیے ف یعنی داہنی طرف جانا چاہیے یا بائین طرف
عن ھلب انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان ینصرف عن شقیہ ترجمہ ہلب سے روایت ہے انہون نے نماز پڑھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ دونو طرف پھرا کرتے ف یعنی نماز سے فارغ ہو کر کبھی داہنی طرف اوٹھ کر چلے
جاتے کبھی بائین طرف عن عبد اللہ قال لا یجعل احدکم نصیبا للشیطان من صلاتہ ان لا ینصرف الا عن
یمینہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ما ینصرف عن شمالہ قال عمارۃ اتیت المدینۃ بعد
فرأیت منازل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن یسارہ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کوئی تم مین سے ایک حصہ اپنی نماز
مین سے شیطان کو نہ دے یعنی خواہ مخواہ جب ہو تو داہنی طرف اوٹھ کر چلے ف اوسکا التزام کرنا خلاف سنت اور شیطانی
حرکت ہے لت حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اکثر بائین طرف اوٹھ کر جاتے عمارہ نے کہا مین مدینے
مین آیا تو مین نے رسول اللہ صلعم کے گھر آپکے بائین طرف دیکھے (اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ اکثر بائین طرف اوٹھکر جاتے تھے)
باب صلوٰۃ الرجل التطوع فی بیتہ نفل گھر مین پڑھنا بہتر ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھرون مین نماز پڑھا کرو اور گھر کو قبرستان مت بناؤ ف جیسے قبر مین نماز نہین ہوتی ویسے ہی
جب گھر مین نماز نہ ہوئی وہ بھی قبر ہو گیا عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ المرء فی بیتہ

افضل من صلاته في مسجدي هذا الا المكتوبة ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے مگر فرض ف یعنی فرض مسجد میں پڑھنا بہتر ہے **باب**
من صلی لغیر القبلة ثم علم جو شخص قبلہ کی طرف نہ جانکر نماز پڑھتا ہو پھر نماز میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے
تو کیا کرے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابه كانوا يصلون نحو بيت المقدس فلما نزلت هذه
الاية فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره فمر رجل من بني سلمة
فناداهم وهم ركوع في صلاة الفجر نحو بيت المقدس الا ان القبلة قد حولت الى الكعبة مرتين فمالوا
كما هم ركوع الى الكعبة ترجمہ انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نماز پڑھتے تھے بیت المقدس
کی طرف جب یہ آیت اتری فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره یعنی پھیر لے منہ اپنا طرف خانہ کعبہ
کی اور جہاں تم ہو اوسی طرف منہ کیا کرو یہ حکم سنکر ایک شخص بنی سلمہ پر گزرا وہ نماز فجر کی رکوع میں تھے اور منہ اونکا
(معمول کے موافق) بیت المقدس کی طرف تھا اوس نے پکارا آگاہ ہو جاؤ قبلہ پھر گیا کعبہ کی طرف وہ لوگ اوسی طرح رکوع میں
کعبہ کی طرف پھر گئے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسقدر نماز انہوں نے ناوانستہ بیت المقدس کی طرف پڑھی وہ درست ہو گئی
باب تفریع ابواب الجمعة جمعہ کے احکام کا بیان **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم
طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه اهبط وفيه تيب عليه وفيه مات وفيه تقوم الساعة
وما من دابة الا وهي مسيخة يوم الجمعة من حين يصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفيه ساعة
لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي يسأل الله حاجة الا اعطاه اياها قال كعب ذلك في كل سنة يوم فقلت
بل في كل جمعة قال فقرأ كعب التوراة فقال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو هريرة ثم لقيت
عبد الله بن سلام فحدثته بمجلسي مع كعب فقال عبد الله بن سلام قد علمت اية ساعة هي قال ابو هريرة
فقلت له فاخبرني بها فقال عبد الله بن سلام هي آخر ساعة من يوم الجمعة فقلت كيف هي آخر
الساعة من يوم الجمعة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي وتلك
الساعة لا يصلى فيها فقال عبد الله بن سلام الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر
الصلاة فهو في الصلوة حتى يصلي قال فقلت بلى قال فهو ذاك ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنوں میں آفتاب نکلا ہے سب میں بہتر جمعہ کا دن ہے اوسی دن آدم پیدا کیے گئے اوسی دن جنت سے اتارے گئے
اوسی دن اونکا قصور معاف ہوا اوسی دن مرے اوسی دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن کان نہ لگائے رہتا ہو
صبح سے آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے سوا جن اور انس کے اور جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جو مسلمان بندہ اوسکو پالیوے نماز پڑھتے
ہوئے پھر اللہ سے کچھ مانگے اللہ اوسکو دیگا کعب الاحبار نے کہا یہ ساعت ہر سال میں ایکبار ہوتی ہے میں نے کہا نہیں بلکہ ہر جمعہ میں ہوتی ہے

ہی پہر کعب نے توریت کو پڑہا اور کہا سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو ہریرہ نی پھر مین عبد اللہ بن سلام سے
ملا اور مین نے اپنی اور کعب کی گفتگو کا حال بیان کیا عبد اللہ بن سلام نے کہا مین جانتا ہون اوس ساعت کو مین نے کہا مجھے
بتاؤ عبد اللہ بن سلام نے کہا وہ اخیر ساعت ہی جمعہ کے دن مین نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یون فرمایا جو مسلمان بندہ اوسکو پاوی نماز پڑہتے ہوئی اور اخیر ساعت مین نماز کب پڑہی جاتی ہی عبد اللہ
بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ نہین فرمایا جو شخص بیٹہا ہے نماز کی انتظار مین وہ نماز ہی مین
ہی جبتک نماز شروع کری مین نے کہا ہان کیون نہین انہون نے کہا پھر یہی سمجہہ لو **ف** یعنی نماز پڑہتے ہوئی سے یہ مراد نہین
ہی کہ درحقیقت اوس وقت نماز پڑہتا ہو بلکہ مقصود یہہ ہی کہ نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ بھی مثل نماز کی ہے - اس ساعت مین
بڑا اختلاف ہی - بعضون نی عبد اللہ بن سلام کی قول کو صحیح کہا ہی - بعضون نی کہا ہی وہ ساعت امام جب خطبہ کے
واسطے بیٹہی اوس وقت سے شروع ہوتی ہی نماز کے تمام ہونے تک یہہ مضمون خود حدیث مین مصرح ہی اور اسی کو صواب کہا ہی
اکثر علما نے بعضون نی کچھ اور بیان کیا ہے غرض اسمین چالیس قول مین جو فتح الباری مین مصرح مین مطلب سکی چھپانے
سی یہہ ہے کہ جمعہ کو سارا دن عبادت اور دعا مین مشغول رہی **عن** اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق ادم وفیہ قبض [illegible] النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا علی
من الصلوۃ فیہ فان صلاتکم معروضۃ علی قال قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک
وقد ارمت قال یقولون بلیت فقال ان اللہ عز وجل حرم علی الارض اجساد الانبیاء **ترجمہ** اوس بن اوس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہتر دنون مین جمعہ کا دن ہی اوسی دن آدم علیہ السلام پیدا
ہوئی اوسی دن اونکا انتقال ہوا اوسی دن صور پہونکا جاویگا اوسی دن سب لوگ بیہوش ہونگے اسلیے اوسدن مجھپر درود
بہت بہیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میری سامنے پیش کیا جاتا ہے لوگون نی عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہمارا درود آپ پر پیش
کیا جاویگا جب آپکا بدن گلکر خاک ہو جاویگا **ف** یعنی بعد وفات کے **ت** آپ نی فرمایا اللہ جل جلالہ نے پیغمبرون کی بدن
زمین پر حرام کر دیے ہین **ف** تو وہ اپنی قبرون مین زندہ ہین کلام اور سلام سنتے ہین اعمال ونکی امت کے اون پر پیش کیے جاتے
ہین درود شریف سامنے لایا جاتا ہی وہ خوش ہوتے ہین دعا کرتی ہین - اگرچہ باقی اہل قبور بھی بر بنای مذہب صحیح اہل سنت
وجماعت سنتی ہین مگر یہہ سننا اونکا صرف روحانی ہی اور انبیا کی حیات روحانی اور جسمانی دونون طرح ہی مگر اوس مین
اور دنیا کی حیات مین ایک فرق دقیق ہے جسکو ہر شخص نہین سمجہہ سکتا نہ اوسکی بیان کی یہان گنجایش ہے **باب الاجابۃ**
ساعۃ ھی فی یوم الجمعۃ ساعت جمعہ جسمین دعا قبول ہوتی ہے کس وقت ہی **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال یوم الجمعۃ ثنتا عشرۃ یرید ساعۃ لا یوجد مسلم یسال اللہ عز وجل
شیئا الا اتاہ اللہ عز وجل فالتمسوھا اخر ساعۃ بعد العصر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ ساعت کا ہوتا ہی اون مین ایک ایسی ساعت ہی جسمین کوئی مسلمان الله سے کچھ مانگی مگر اللہ اوسکو دیوی اوس ساعت کو ڈھونڈھو بعد عصر کے **عن** ابی بردة بن ابی موسی الاشعری قال قال لی عبد اللہ بن عمر اسمعت اباک یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شان الجمعة یعنی الساعة قال قلت نعم سمعته یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان یقضی الصلاة **ترجمہ** ابی بردہ سے انھون نے اشعری سے روایت ہی مجھسی عبد اللہ بن عمر نے پوچھا تم نی اپنے باپ سے کچھ سنا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتی تھی جمعہ کی ساعت کی باب مین مین نے کہا ان مین نی اپنے باپ سے سنا وہ کہتی تھی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھی جمعہ کی ساعت امام کی منبر پر بیٹھنی سی نماز کی ختم ہونی تک ہی **باب فضل الجمعة** جمعہ کی فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بینه وبین الجمعة وزیادة ثلاثة ایام ومن مس الحصی فقد لغا **ترجمہ** ابی ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کری پھر جمعہ کے لیے آوی اور خطبہ سنی اور چپ رہی تو اس جمعہ سی دوسری جمعہ تک کی گناہ اوسکی بخشدی جاوینگی بلکہ تین دن زیادہ کے اور جو شخص کنکریان ہٹاوی اوس نے بیہودہ حرکت کی **عن** عطاء الخراسانی عن مولی امرأته ام عثمان قال سمعت علیا رضی اللہ عنه علی منبر الکوفة یقول اذا کان یوم الجمعة غدت الشیاطین برایاتها الی الاسواق فیرمون الناس بالترابیث او الربائث ویثبطونهم عن الجمعة وتغدو الملائکة فیجلسون علی ابواب المسجد فیکتبون الرجل من ساعة والرجل من ساعتین حتی یخرج الامام فاذا جلس الرجل مجلسا یستمکن فیه من الاستماع والنظر فانصت ولم یلغ کان له کفلان من اجر فان نأی وجلس حیث لا یسمع فانصت ولم یلغ کان له کفل من اجر ومن قال یوم الجمعة لصاحبه صه فقد لغا ومن لغا فلیس له فی جمعته تلک شیء ثم یقول فی آخر ذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک **ترجمہ** عطاء خراسانی سی روایت ہی انھون نی سنا اپنی بی بی ام عثمان کے مولی (غلام آزاد) سے اوس نے کہا مین نے سنا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے آپ فرماتی تھی کوفے کے منبر پر جب جمعہ کا دن ہوتا ہی تو شیطان اپنی جھنڈی لیکر بازار کو جاتے ہین اور لوگون کو روکتی ہین ضرورتون اور حاجتون میں جمعہ مین آنے سی اور فرشتی سویری سی مسجد ان کی دروازی پر آن کر بیٹھتی ہین اور لکھتی ہین لوگون کو پہلی ساعت مین آیا یہ دوسری ساعت مین آیا یہانتک کہ امام نکلتا ہی پھر جو آدمی ایسی جگہہ بیٹھتا ہی جہان سی خطبہ سن سکتا ہی اور امام کو دیکھ سکتا ہی اور چپ رہتا ہی کوئی بات بیہودہ نہین کرتا تو اوسکو دوہرا ثواب ملتا ہی اور ایک نسخہ مین اتنی عبارت اور ہی فان نأی وجلس حیث لا یسمع فانصت ولم یلغ کان له کفل من الاجر اگر دور بیٹھا جہان سے خطبہ سنائی نہین دیتا پھر چپ رہا اور بیہودہ نہ بکا تو اوسکو اکہرا ثواب کا ملتا ہی اگر ایسی جگہہ بیٹھا جہان سی خطبہ سن سکتا ہی اور امام کو دیکھتا ہی لیکن بیہودہ بکا اور چپ نہ رہا تو اوس پر اکہرا گناہ کا لادا جاتا ہے

اور جس شخص نے جمعے کے دن اپنے ساتھی سے کہا چپ رہ وہ بھی بیہودہ بکا اور جس نے بیہودہ بکا اوسکے جمعے کا ثواب کچھ نہ ملیگا۔ یہہ کہکر
اخیر مین فرمایا مین نے رسول اللہ سے ایسا ہی سنا **باب التشدید فی ترک الجمعۃ** جمعے کے نہ پڑھنے کا عذاب **عن**
ابی الجعد الضمری وکانت لہ صحبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع
اللہ علی قلبہ **ترجمہ** ابی جعد ضمری سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعے چھوڑ دیگا
سستی سے مہر کر دیگا اللہ اوسکے دل پر **باب** کفارۃ من ترکہا جمعہ قضا ہوجانے کا کفارہ **عن** سمرۃ بن جندب
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فنصف
دینار **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعے کو بغیر عذر کے ترک کرے تو وہ
ایک دینار صدقہ دے اگر ایک دینار نہ ہوسکے تو نصف دینار صدقہ دے **عن** قدامۃ بن وبرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من فاتہ الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدرہم او نصف درہم او صاع حنطۃ او نصف
صاع **ترجمہ** قدامہ بن وبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قضا کر دے جمعے کو بغیر عذر کے
تو ایک درم یا آدہا درم صدقہ دے یا ایک صاع گیہون یا آدہا صاع گیہون صدقہ دیوے۔ ایک روایت مین ہے مدا او نصف
مد ایک مد صدقہ دے یا آدہا مد۔ مد اور صاع کا بیان کتاب الطہارۃ مین گزرا **باب** من تجب علیہ الجمعۃ کن
لوگون پر جمعہ واجب ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان الناس ینتابون الجمعۃ
من منازلہم ومن العوالی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ جمعہ کے لیے حاضر ہوتے اپنے اپنے مکانون سے اور عوالے
سے آتے **ف** عوالی چند دیہات ہین مدینے کے اطراف مین بعضے تین میل پر بعضے پانچ میل پر بعضے اس سے بہی زیادہ **عن**
عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی کل من سمع النداء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اوس شخص پر ہے جو سنے اذان کو **ف** اور جو اتنی دور رہتا ہو کہ
وہان اذان کی آواز نہ جاوے اوسپر جمعہ واجب نہین ہے اگر چلا آوے تو ثواب ہے **باب** الجمعۃ فی یوم المطیر جسدن پانی
پڑے ہا جمعے کو آنا واجب نہین **عن** ابی ملیح عن ابیہ ان یوم حنین کان یوم مطر فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
منادیہ ان الصلوۃ فی الرحال **ترجمہ** ابے ملیح سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے سنا (اسامہ بن عمیر ہذلی) سے کہ حنین
کو روز پانی برس رہا تھا آپنے حکم کیا منادی کو پکار دینے کا نماز اپنے اپنے ڈیرون مین۔ ابو الملیح سے روایت ہے ان ذلک کان یوم جمعۃ یہ دن جمعے کا تھا
عن ابی ملیح عن ابیہ انہ شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ فی یوم جمعۃ واصابہم مطر لم یبتل اسفل نعالہم فامرہم ان یصلوا فی رحالہم
ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے صلح حدیبیہ مین جمعے کے روز اوسدن بارش ہوئی مگر اتنی کہ لوگون کے جوتون کے تلے بھی نہ بہیگے آپ نے حکم کیا اونکو اپنے
اپنے ٹھکانون مین نماز پڑھ لینے کا **ف** سبحان اللہ رسول اللہ کو کسقدر شفقت اور آسانی اپنے امت پر منظور تھی کہ دیتے

تخفیف کو بھی گوارا کیا **باب التخلف عن الجماعۃ فی اللیلۃ الباردۃ** سردی مین شب کو جماعت معاف ہونا **عن**
ایوب عن نافع ان ابن عمر نزل بضجنان فی لیلۃ باردۃ فامر المنادی فنادی ان الصلاۃ فی الرحال قال ایوب
وحدثنا نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کانت لیلۃ باردۃ او مطیرۃ امر المنادی فنادی
الصلاۃ فی الرحال **ترجمہ** ایوب سے روایت ہے انہون نے سنا نافع سے کہ عبد اللہ ابن عمر ضجنان (ایک مقام ہے درمیان مکہ
اور مدینہ کے) مین اترے ٹھنڈی رات مین انہون نے حکم کیا منادی کو ندا کرنیکا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین کہا ایوب نے
حدیث بیان کی نافع نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا بارش کے رات مین منادی کو حکم کرتے آواز کرنے
کا الصلوۃ فی الرحال یعنے پڑھ لو نماز اپنے ٹھکانون مین **عن** نافع قال نادی ابن عمر بالصلوۃ بضجنان ثم نادی ان
صلوا فی رحالکم قال فیہ ثم حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یامر المنادی فینادی
بالصلوۃ ثم ینادی ان صلوا فی رحالکم فی اللیلۃ الباردۃ وفی اللیلۃ المطیرۃ فی السفر **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے ابن عمر نے اذان دی نماز کی ضجنان مین پھر پکارا کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین پھر حدیث بیان کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم کرتے تھے اذان دینے والیکو پہلے وہ اذان دیتا نماز کی پھر پکار دیتا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون
مین سردی کی رات یا بارش کی رات کو سفر مین۔ دوسری روایت مین ہے فی السفر فی اللیلۃ القرۃ او المطیرۃ سفر مین
سردی کی رات یا بارش کے رات مین **عن** ابن عمر انہ نادی بالصلوۃ بضجنان فی لیلۃ ذات برد وریح فقال
فی اخر ندائہ الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ
باردۃ او ذات مطر فی سفر یقول الا صلوا فی رحالکم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے انہون نے اذان ضجنان مین
سردی اور آندھی کے رات مین پھر بعد اذان کے کہا اے لوگو پڑھ لو نماز اپنی اپنی ٹھکانون مین بعد اسکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حکم کرتے تھے مؤذن کو سردی یا بارش کے رات مین سفر مین یہ کہنیکا اے لوگو نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین **عن**
نافع ان ابن عمر اذن بالصلوۃ فی لیلۃ ذات برد وریح فقال الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ باردۃ او ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے ابن عمر نے اذان دی نماز کی سردی اور آندھی کے رات کو بعد اسکے کہا آگاہ ہو نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین پھر کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم کرتے سردی یا بارش کے رات مین یہ کہنے کا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین **عن** ابن عمر قال
نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فی المدینۃ فی اللیلۃ المطیرۃ والغداۃ القرۃ **ترجمہ** ابن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ کے منادی نے مدینے مین ایسی ہی ندا کی بارش کے رات مین یا سردی کی صبح مین دوسری روایت مین ہے
سفر مین **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فمطرنا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیصل من شاء منکم فی رحلہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

تھی سفر مین یا نئے برسنے لگا آپ نی فرمایا تم مین سی جسکا جی چاہے اپنے ٹہکانے مین نماز پڑہی **عن** عبد اللہ بن الحارث ابن عم
محمد بن سیرین ان ابن عباس قال لمؤذنہ فی یوم مطیر اذا قلت اشہد ان محمدا رسول اللہ فلا تقل حی
علی الصلوۃ قل صلوا فی بیوتکم فکان الناس استنکروا ذلک فقال قد فعل ذا من ہو خیر منی ان الجمعۃ
عزمۃ وانی کرھت ان اخرجکم فتمشون فی الطین والمطر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے اپنے مؤذن سی کہا بارش
کی دن جب تو محمد رسول اللہ کہی تو توحی علی الصلوۃ نہ کہہ بلکہ یون کہہ صلوا فی بیوتکم نماز پڑہ لو اپنے گھرون مین لوگون
نی اسکو برا جانا ابن عباس نے کہا یہہ اوس شخص نے کیا جو مجھ سے بہتر تہا (رسول اللہ ص) جمعہ فرض ہی لیکن مجھے برا معلوم
ہوا تمکو تکلیف دینا کیچڑ اور پانی مین تمہارا چلنا **باب الجمعۃ للمملوک والمرأۃ** عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہین ہے

عن طارق بن شہاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا اربعۃ عبد مملوک
او امرأۃ او صبی او مریض **ترجمہ** طارق بن شہاب سے روایت ہی رسول اللہ ص نی فرمایا جمعہ فرض ہے ہر مسلمان پر جماعت سی
مگر چار آدمیون پر ایک غلام پر دوسری عورت پر تیسری لڑکے پر چوتھی بیمار پر **ف** پانچوین مسافر پر باتفاق علماء کہا ابوداؤد
نی طارق بن شہاب نی رسول اللہ کو دیکہا مگر اون سی سنا نہین (تو یہہ حدیث مرسل ہوئی مگر حاکم نے اوسکو مسند روایت
کیا ہی طارق بن شہاب سی اوس نے ابوموسی سی اور دارقطنی نی جابر رض سے ایسا ہی روایت کیا **باب الجمعۃ فی القری**
گانوٴمین جمعہ پڑہنے کا بیان **عن** ابن عباس قال ان اول جمعۃ جمعت فی الاسلام بعد جمعۃ جمعت فی مسجد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ لجمعۃ جمعت بجواثا قریۃ من قری البحرین قال عثمان قریۃ من قری عبد
القیس **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سی روایت ہی پہلا جمعہ جو پڑہا گیا اسلام مین بعد اوس جمعہ کے جو پڑہا گیا مسجد نبوی مین وہ
جمعہ ہی جو پڑہا گیا جواثا مین (جواثا ایک گانون ہی بحرین کے گانوٴمین سی عثمان نی کہا وہ گانوٴ ہی عبد القیس کے گانوٴمین سے

ف اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جمعہ گانون مین پڑہنا درست ہی مگر یہہ استدلال موقوف ہی اس بات پر کہ جواثی کا گانون
ہونا ثابت ہو جاوی حنفیہ نے ابوعبید بکری سی نقل کیا ہی کہ جواثی ایک شہر ہی بحرین مین عبد القیس کا اور جوہری نے صحاح مین
کہا ہی کہ جواثی ایک قلعہ ہی بحرین مین اور ایسا ہی کہا ابن الاثیر نے نہایہ مین مگر وکیع نے جو راوی ہی اس حدیث کا اوسکو قریہ کہا
اور قریے کا اطلاق زبان عرب مین گانون اور شہر دونون پر ہوتا ہی پس اس نظر سے اس حدیث سے استدلال تمام نہین ہو سکتا

عن کعب بن مالک انہ کان اذا سمع النداء یوم الجمعۃ ترحم لاسعد بن زرارۃ فقلت لہ اذا سمعت النداء
ترحمت لاسعد بن زرارۃ قال لانہ اول من جمع بنا فی ہزم النبیت من حرۃ بنی بیاضۃ فی نقیع الخضمات
قلت کم انتم یومئذ قال اربعون **ترجمہ** کعب بن مالک جب جمعہ کے دن اذان سنتے تو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے عبد الرحمن
اونکے بیٹے نے کہا کیا وجہ ہی جب تم اذان سنتے ہو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے ہو اونہون نے کہا اسواسطے کہ پہلے جمعہ انہون
نی قائم کیا ہزم النبیت (ایک موضع ہی مدینے مین بنی بیاضہ کے زمینون مین سی) مین ایک نقیع مین (نقیع وہ مقام ہی جہان

پانی بھرا رہتا ہی جسکا نام نقیع الخضمات تہا مین نی پوچھا اوسدن تم کتنے آدمی تھی انہون نی کہا چالیس آدمی **ف** اس حدیث سی بھی یہہ امر اچھی طرح ثابت نہین ہو سکتا کہ جمعہ گانوؤمین درست ہی کیونکہ ہزم النبیت متعلقات مدینے مین تہا نہ خارج مدینے کر اچھا طریقہ استدلال کا یہہ ہی کہ جمعہ کی فرضیت آیت اور حدیث سی مطلق ثابت ہی اوس مین شہر کی قید نہین ہی پھر شہر کی قید بڑہانا زیادتی ہی کتاب اللہ پر اور وہ نہین جائز ہی مگر حدیث مشہور سی حنفیہ کے نزدیک اور وہ جو روایت کیا حنفیہ نے حضرت علی سے کہ نہین تشریق ہی اور جمعہ مگر شہر مین روایت کیا اوسکو عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے اوسکی خلاف روایت کیا حضرت عمر سی کہ جمعہ پڑہو تم جہان ہو صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ نے اور ایسا ہی روایت کیا بیہقی نی حضرت عمر سی اور بیہقی نے مرفوعا روایت کیا کہ جمعہ واجب ہی ہر گانون پر اگرچہ نہون اوس مین سوا چار کے اور ایسا ہی منقول ہی ابن مسعود سی اور صحابہ سی جمعہ پڑھنا جنگل اور شہر دونون جگہہ مین ثابت ہی یہی قول ہی اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب اذا وقع یوم الجمعۃ یوم عید جب عید اور جمعہ ایکدن پڑی تو کیا کرنا چاہیے

عن ایاس بن ابی رملۃ الشامی قال شہدت معاویۃ بن ابی سفیان وھو یسأل زید بن ارقم قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اجتمعا فی یوم قال نعم قال فکیف صنع قال صلی العید ثم رخص فی الجمعۃ فقال من شاء ان یصلی فلیصل **ترجمہ** ایاس بن ابی رملہ سی روایت ہی مین موجود تہا معاویہ بن ابی سفیان پوچھنے لگے زید بن ارقم رض سی تم نے کبھی جمعہ اور عید رسول اللہ صلعم کے ساتھ ایکدن مین پایا ہی انہون نی کہا ہان معاویہ نے پوچھا آپ نے کسطرح کیا زید نی کہا آپ نے عید کی نماز پڑہ لی پھر جمعہ مین رخصت دی اور فرمایا جسکا جی چاہے جمعہ پڑہی **ف** اور جسکا جی نہ چاہے نہ پڑہی مگر ظہر پڑہنا ضرور ہے۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے اور صحیح کہا اوسکو اور حاکم نی اور صحیح کہا اوسکو ابن المدینی نے مگر بعض لوگون نی اسکی اسناد مین کلام کیا ہی بوجہ ایاس بن ابی رملہ کے اور کہا وہ مجہول ہی

عن عطاء بن ابی رباح قال صلی بنا ابن الزبیر فی یوم عید فی یوم الجمعۃ اول النہار ثم رحنا الی الجمعۃ فلم یخرج الینا فصلینا وحدانا وکان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذکرنا ذلک فقال اصاب السنۃ **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سے روایت ہی عبد اللہ بن الزبیر نی نماز پڑہائی عید کی جمعہ کے دن سویری پھر جب ہم آئی جمعہ کے واسطے تو وہ نہ نکلی آخر ہم نے اکیلے پڑہ لیا **ف** جمعہ کو ابن عباس کا مذہب یہی ہے کہ جمعہ اکیلے کا صحیح ہے اور ابراہیم نخعی اور داؤد اور اہل ظاہر کا یہہ ہے کہ دو آدمیون کی جماعت کافی ہی ایک امام ہو ایک مقتدی اور اکثر علما کے نزدیک دو آدمی سوا امام کے یا تین آدمی سوا امام کے ضرور ہین **ف** ابن عباس اوسوقت طائف مین تھے جب آئے تو ہم نی اون سی یہ بیان کیا انہون نے کہا عبد اللہ بن الزبیر نے سنت کی موافقت کیا

عن ابن جریج قال قال عطاء اجتمع یوم جمعۃ ویوم فطر علی عہد ابن الزبیر فقال عیدان اجتمعا فی یوم واحد فجمعہما جمیعا فصلاہما رکعتین بکرۃ لم یزد علیہما حتی صلی العصر **ترجمہ** ابن جریج سی روایت ہی عطا نی کہا جمعہ اور عید ایکدن جمع ہوئی عبد اللہ بن الزبیر کے زمانے مین انہون نی کہا دو عیدین جمع ہوئین ایک دن مین انہون نے دونون کو ملا کر پڑہ لیا صبح کو دو رکعتین نہ زیادہ کیا اون پر

یہانتک کہ نماز پڑھی عصر کے **ف** یعنی عید اور جمعہ دونوں صبح کو ادا کر لیے **عن** ابی ہریرة عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم
انه قال قد اجتمع في يومكم هذا عيدان فمن شاء اجزاه من الجمعة وانا مجمعون **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ نے فرمایا آج کے دن دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں جو شخص چاہے جمعہ پڑھے ہم تو پڑھیں گے **ف** اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جمعہ پڑھنا بہتر ہے اگرچہ پڑھی صرف عید کی نماز پر اکتفا کرے تو بھی درست ہے مگر ظہر پڑھنا ضروری ہے اکثر علما کے نزدیک
بعضوں کے نزدیک جمعہ عید میں داخل ہو جاویگا یعنی عید کے دو رکعتیں جمعہ سے بھی کافی ہوں گی۔ اب ظہر پڑھنا ضرور نہیں جیسے
ابن جریج کی روایت میں گزرا **باب** ما يقرأ في صلوة الصبح يوم الجمعة جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کون سے
سورت پڑھی **عن** ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة تنزيل
السجدة وهل اتى على الانسان حين من الدهر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
فجر میں جمعہ کے روز الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدہر پڑھتے تھے۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے
اور جمعہ کے نماز میں سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون پڑھتے تھے **باب** اللبس للجمعة جمعہ کے کپڑوں کا بیان **عن**
عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب راى حلة سيراء يعني تباع عند باب المسجد فقال يا رسول الله لو اشتريت
هذه فلبستها يوم الجمعة وللوفد اذا قدموا عليك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما يلبس هذه
من لا خلاق له في الآخرة ثم جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم منها حلل فاعطى عمر بن الخطاب منها
حلة فقال عمر كسوتنيها يا رسول الله وقد قلت في حلة عطارد ما قلت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اني لم اكسكها لتلبسها فكساها عمر اخا له مشركا بمكة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب نے
ایک کپڑا ریشمی مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اوسکو خرید لیں اور پہنا کریں جمعہ کے روز
اور جب لوگ آیا کریں آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ پہنیگا جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہ ملیگا پھر
اوسی قسم کے چند کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اون میں سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا عمر نے کہا
یا رسول اللہ آپ مجھے یہ کپڑا پہننے کو دیتے ہیں حالانکہ پیشتر آپ نے عطارد کے کپڑے میں فرمایا تھا (عطارد نام تھا اوس شخص کا جو
وہ کپڑا بیچتا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے اوسکو نہیں دیا کہ تو پہنے پھر حضرت عمر نے وہ کپڑا اپنے ایک
بھائی کو جو مشرک تھا اور مکے میں رہتا تھا پہننے کو دیدیا **عن** عبد الله بن عمر قال وجد عمر بن الخطاب حلة استبرق
تباع بالسوق فاخذها فاتى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابتع هذه تجمل بها للعيد و
للوفد ثم ساق الحديث والاول اتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک کپڑا ریشمی بازار میں بکتا
ہوا پایا وہ اوسکو لائے رسول اللہ پاس اور کہا اوسکو خرید لیجیے زینت کیواسطے عید کو پہنا کیجیے یا جب لوگ آپ پاس آیا کریں پھر بیان
کیا حدیث کو اخیر تک **عن** محمد بن يحيى بن حبان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما على احدكم ان وجد او ما على

احدكم ان وجد او ان يتخذ ثوبين ليوم الجمعة سوى ثوبي مهنته قال عمرو واخبرني ابن ابي حبيب

عن موسى بن سعد عن ابن حبان عن ابن سلام انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك على

المنبر **ترجمہ** محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہو جاویگا ایک تم میں کو اگر دو کپڑے جمعہ کے لیے بنا رکھے سوا کام کاج کے کپڑوں کے **ف** یعنی جن کپڑوں کو پہنکر محنت کرتا ہے اون کے سوا دو کپڑے جمعہ میں پہننے کے لیے بنا رکھے تو بہتر ہے اسمین کچھ نقصان نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کیواسطے کپڑے بدلنا بہتر ہے ایک روایت میں ہے آپ نے یہ منبر پر فرمایا

باب التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة قبل نماز جمعہ کے حلقہ باندہ کر بیٹھنے کی ممانعت

عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الشراء والبيع في المسجد وان تنشد فيه شعر ونهى عن التحلق قبل الصلاة يوم الجمعة **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خرید اور فروخت سے مسجد میں اور شعر پڑھنے سے اوس میں اور منع کیا حلقہ باندہ کر بیٹھنے سے نماز سے پہلے جمعہ کے روز **ف** کیونکہ جمعہ کے دن خطبہ سننا اور چپ رہنا ضرور ہے جب لوگ حلقہ باندہ کر بیٹھینگے خواہ مخواہ باتین کرینگے

باب اتخاذ المنبر منبر بنانیکا بیان

عن ابی حازم بن دينار ان رجالا اتوا سهل بن سعد الساعدي وقد امتروا في المنبر مم عوده فسالوه عن ذلك فقال والله اني لاعرف مما هو ولقد رأيته اول يوم وضع و اول يوم جلس عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فلانة امرأة قد سماها سهل ان مري غلامك النجار ان يعمل لي اعوادا اجلس عليهن اذا كلمت الناس فامرته فعملها من طرفاء الغابة ثم جاء بها فارسلته الى النبي صلى الله عليه وسلم فامر بها فوضعت ههنا فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى عليها وكبر عليها ثم ركع وهو عليها ثم نزل القهقرى فسجد في اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ اقبل على الناس فقال ايها الناس انما صنعت هذا لتأتموا ولتعلموا صلاتي **ترجمہ** ابی حازم بن دینار سے روایت ہے کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی پاس آئے جو شک کر رہے تھے اس بات مین کہ منبر کس لکڑی کا تھا اونہوں نے سہل سے اسکو پوچھا سہل نے کہا قسم خدا کی مین جانتا ہوں جس لکڑی کا منبر تھا اور مین نے اوسکو پہلے دن دیکھا جب وہ رکھا گیا اور جب اوس پر رسول اللہ صلعم بیٹھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس جسکا نام سہل نے لیا (عائشہ یا مینا) کہلا بھیجا تو اپنے چھوکری کو جو بڑہی ہے (اسکا نام میمون تھا) حکم کر مجھے چند لکڑیاں ایسی بنا دے جنپر بیٹھکر مین لوگوں کو خطبہ سنایا کروں اوس عورت نے حکم کیا اوس چھوکری کو اوس نے بنایا اون لکڑیوں کو غابہ کی ایک درخت میں سے جسکو طرفا کہتے ہیں **ف** غابہ ایک مقام ہے مدینے سے نو میل پر وہاں درخت بہت ہیں طرفا ایک درخت ہے **ت** پھر لیکر آیا اوس عورت پاس اوس نے رسول اللہ صلعم پاس بھیجا آپ نے حکم کیا وہ اس جگہ رکھا گیا مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپنے اوسپر نماز پڑھی اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور آپ اوسی پر رہے بعد اوسکے اوتری پیٹھ موڑی ہوئے اور سجدہ کیا نیچے اور منبر کی جڑ میں پھر اوپر چلے گئے جب نماز سے فارغ ہوئے لوگوں کی طرف منہ

کیا اور کہا اے لوگو مین نے یہ اسواسطے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑہنا سیکہو **عن** ابن عمران النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما بدن قال لہ تمیم الداری الا اتخذ لک منبرا یا رسول اللہ یجمع او یحمل عظامک قال بلی فاتخذ لہ
منبرا مرقاتین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب موٹے ہوگئے تمیم داری نے اون سے کہا کیا مین آپ کے
واسطے ایک منبر تیار کرون یا رسول اللہ جو آپکا بوجہ اوٹہا یا کرے آپنے فرمایا ہان انہون نے ایک منبر بنایا دو سیڑہی کا **باب**
موضع المنبر منبر کس جگہہ پر رہنا چاہیے **عن** سلمۃ بن الاکوع رض قال کان بین منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بین الحائط کقدر ممر الشاۃ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور دیوار مسجد کے بیچ مین
ایک بکری کے جانے کی راہ تھی **ف** یعنی منبر مسجد کے دیوار سے لگا ہوا نہ تہا بلکہ تہوڑا سا فاصلہ تہا **باب** الصلاۃ یوم الجمعۃ
قبل الزوال قبل زوال کے جمعہ کے دن نماز پڑہنا درست ہے **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الصلوۃ
نصف النہار الا یوم الجمعۃ وقال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلعم نے منع کیا دوپہر کو نماز پڑہنے سے مگر جمعے کے روز اور فرمایا کہ جہنم روز سلگایا جاتا ہے مگر جمعے کے روز **ف** تو سوا جمعے کی اور
دنون مین دوپہر کو نماز پڑہنا مکروہ ہے اور جمعے کے دن مکروہ نہین ہے **باب** وقت الجمعۃ جمعے کے وقت کا بیان **عن**
انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعۃ اذا مالت الشمس **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم جمعہ آفتاب ڈہلے پر پڑہتے **ف** ائمہ ثلاثہ اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے
جیسے ظہر کا مگر امام احمد رح کے نزدیک جمعہ پڑہنا قبل زوال کے بھی درست ہے اور اسی طرح مروی ہے ابن مسعود اور جابر اور سعید اور معاویہ
سے اور دلائل اونکے قوی ہین **عن** سلمۃ بن الاکوع قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم ننصرف
ولیس للحیطان فیئ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلعم کے ساتہ جمعہ کے پھر لوٹ کر
آتے تہے اور دیوارون کا سایہ نہوتا تہا **ف** یہ حدیث بظاہر مؤید ہے امام احمد کے مذہب کو **عن** سہل بن سعد قال کنا
نقیل ونتغدی بعد الجمعۃ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے ہم قیلولہ اور دن کا کہانا بعد جمعے کے کہتے تہے **ف** یعنی جمعہ پڑہ
کر قیلولہ کرتے تہے قیلولہ کہتے ہین دن کے سونیکو **باب** النداء یوم الجمعۃ جمعے کی اذان دینے کا بیان **ف** آنحضرت
اور ابوبکر اور عمر کے زمانے تک جمعے مین صرف ایک اذان دی جاتی تہے جب امام منبر پر بیٹہتا خطبہ پڑہنے کے لیے پھر تکبیر ہوتی نماز شروع
ہونیکے وقت ۔ حضرت عثمان نے اپنی خلافت مین ایک اور اذان کا حکم کیا اس نظر سے کہ لوگ بہت ہوگئے تہے اور مسجد سے دور دور رہتے
تہے تو سب کو نماز کی اطلاع ہوجاوے پھر یہہ اذان اب تک جاری ہے حالانکہ یہہ مستحب ہے کیونکہ فعل خلیفہ راشد کا اگر کوئی ترک کرے اور
ایک اذان پر قناعت کرے تو وہ متبع ہے سنت نبوی اور سیرت ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما کا **عن** السائب بن یزید ان الاذان
کان اولہ حین یجلس الامام علی المنبر یوم الجمعۃ فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما
فلما کان خلافۃ عثمان وکثر الناس امر عثمان یوم الجمعۃ بالاذان الثالث فاذن بہ علی الزوراء فثبت الامر علی

ذالك ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضہ کے زمانے مین پہلی اذان جمعے کو اوسوقت
ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان رضہ کی خلافت ہوئی اور لوگ بہت ہو گئے اُنہون نے تیسری اذان کا حکم دیا وہ زوراء پر
دی گئی پہر یہی حکم رہا **ف** زوراء ایک گہر کا نام ہے جو مدینے کے بازار مین تھا۔ تیسری اذان سے مراد یہ ہے کہ تکبیر کو پہلی اذان
مقرر کیا اور امام جب منبر پر بیٹھتا ہے اذان ہوتی ہے اوسکو دوسری اذان اور اُسکی پہلی تیسری اذان ہوئی اگرچہ تیسری اذان
سب سے پہلے ہوتی ہے۔ دوسری روایت مین ہے کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا جلس علی
المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر وعمر ثم ساق نحو حدیث یونس یعنی اذان ہوتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے جب آپ منبر پر بیٹھتے جمعے کے روز مسجد کے دروازے پر پہر ابو بکر کے سامنے پہر عمر کے سامنے پہر ایسا ہی بیان کیا اخیر تک تیسری
روایت مین ہے لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا مؤذن واحد بلال ثم ذکر معناہ یعنی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی مؤذن نہ تہا سوا بلال کے **باب الامام یکلم الرجل فی خطبتہ** امام کو خطبے مین بات کرنا
درست ہے **عن** جابر قال لما استوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ قال اجلسوا فسمع ذلک
ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فراٰہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال تعال یا عبد اللہ بن مسعود ترجمہ جابر سے روایت
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے جمعے کے روز آپ نے لوگون سے فرمایا بیٹھ جاؤ عبد اللہ بن مسعود رضہ اوسوقت مسجد کے
دروازے پر تھے یہ سنکر مسجد کے دروازے پاس بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا تو فرمایا ادہر آؤ عبد اللہ بن مسعود
ف آپنے عبد اللہ بن مسعود کا دور بیٹھنا گوارا نکیا اور خطبے مین بات کہکر اونکو اپنے پاس بلایا اس حدیث سے بڑی فضلیت عبد اللہ بن
مسعود رضہ کی ثابت ہوئی **باب الجلوس اذا صعد المنبر** پہلے امام منبر پر جاکر بیٹھے **عن** ابن عمر قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ اراہ المؤذن ثم یقوم
فیخطب ثم یجلس فلا یتکلم ثم یقوم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے پہلے منبر پر
بیٹھتے یہانتک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا پہر کھڑے ہو کر خطبہ پڑہتے پہر بیٹھتے کسی سے بات نکرتے پہر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑہتے
باب الخطبۃ قائما کھڑے ہو کر خطبہ پڑہنے کا بیان **عن** جابر بن سمرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما
ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما فمن حدثک انہ کان ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہو کر خطبہ پڑہتے پہر بیٹھ جاتے پہر کھڑے ہو کر خطبہ پڑہتے جو تجہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑہتے تہے وہ جہوٹا ہے قسم خدا کے
مین نے آپکے ساتھ دو ہزار نماز سے زیادہ پڑہی ہین **ف** اون مین پچاس جمعے بھی پڑہے ہونگے۔ یہ مراد نہین ہے کہ دو ہزار جمعے سے
زیادہ آپکے ساتھ پڑہے ہین کیونکہ دو ہزار جمعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آپ کے وفات تک بہی نہین ہوتے **عن** جابر بن سمرۃ
قال کان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القراٰن ویذکر الناس ترجمہ جابر بن سمرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے اون کے بیچ مین بیٹھتے تہے اور خطبون مین قرآن پڑہتے تہے لوگون کو نصیحت

قولہ یخطب ... یخطب جالسا فقد کذب فقد واللہ
صلیت معہ اکثر من الفی صلوۃ

کرتے تہے عن جابر بن سمرة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یخطب قائما ثم یقعد قعدة لا یتکلم وساق الحدیث

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ خطبہ پڑہتے تہے کہڑے ہوکر پہر بیٹہتے تہے تہوڑی دیر کسی

سے بات نکرتے تہے

باب الرجل یخطب علی قوس

کمان پر ٹیکا دیکے خطبہ پڑہنا

عن شعیب بن رزیق الطائفی قال جلست الی رجل له صحبة من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقال له الحکم بن حزن الکلفی فانشأ یحدثنا قال وفدت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم سابع سبعة او تاسع تسعة فدخلنا علیه فقلنا یا رسول الله زرناک فادع الله لنا بخیر فامر بنا او امر لنا بشیء من التمر والشان اذ ذاک دون فاقمنا بها ایاما شهدنا فیها الجمعة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام متوکئا علی عصا او قوس فحمد الله واثنی علیه کلمات خفیفات طیبات مبارکات ثم قال ایها الناس انکم لن تطیقوا ولن تفعلوا کل ما امرتم به ولکن سددوا وابشروا سمعت ابا داود قال ثبتنی فی شیء منه بعض اصحابنا

ترجمہ شعیب بن رزیق طائفی سے روایت ہے مین ایک شخص کے پاس بیٹہا جو صحبت مین تہا رسول اللہ صلعم کے وہ ہم سے حدیث بیان کرنے لگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہم سات آدمی تھے یا نو آدمی جب آپ سے ملے تو کہا یا رسول اللہ ہمنے آپکی زیارت کی آپ ہمارے واسطے بہتری کی دعا کیجیے آپ نے کچہ کہجورین ہمکو دین اور اوس وقت مین مسلمانون کا حال تکلیف کا تہا پہر ہم چند روز مدینے مین رہے جمعہ ہمنے رسول اللہ صلعم کے ساتھ پڑہا آپ ایک عصا یا کمان پر ٹیکا دیکر کہڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی چند کلمون سے جو نہایت ہلکے اور پاکیزہ اور مبارک تہے پہر فرمایا اے لوگو تمکو ہرگز طاقت نہین ہے حکم کو بجالانے کی لیکن مضبوط رہو اور خوشخبری سناؤ

ف یعنی اگر کسی حکم مین قصور ہو جاوے تو اللہ جل جلالہ کی رحمت سے مایوس نہو آیندہ سے چال کی سیدہی اختیار کرو اور اوس کی رحمت اور فضل پر بہروسا رکہو خوش رہو

عن ابن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا تشهد قال الحمد لله نستعینه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من یهده الله فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعة من یطع الله ورسوله فقد رشد ومن یعصهما فانه لا یضر الا نفسه ولا یضر الله شیئا

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب خطبہ پڑہتے تو یہ کہتے الحمد لله نحمده ونستعینه الخ سب تعریف ہے اللہ کو اوسی سے ہم مدد مانگتے ہین زیادتی اوسی سے مغفرت چاہتے ہین پناہ مانگتے ہین ہم اپنے نفس کی برائیون سے جسکو اللہ ہدایت کرے اوسکو کوئی گمراہ نہین کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے بندے اور رسول ہین اللہ نے اونکو سچا پیغمبر کرکے بہیجا خوشی سناتے ہین اور ڈراتے ہین قیامت آنے سے پہلے جو اللہ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرے وہ سیدہی راہ پر ہے اور جو اون کی نافرمانی کرے وہ اپنی جان کو نقصان دیگا اللہ کو کچہ نقصان نہ پہنچا سکے گا دوسری روایت مین ہے ومن یعصهما فقد غوی ونسأل الله ربنا ان یجعلنا ممن یطیعه

ويطيع رسوله ويتبع رضوانه ويجتنب سخطه فانما نحن به وله **ترجمہ** جو اللہ اور اوسکے رسول کی نافرمانی
کرے وہ گمراہ ہوگیا ہم اللہ سے جو ہمارا رب ہے یہ چاہتے ہین کہ ہمکو اطاعت کرنیوالون مین سے اپنے کرے اور اپنے رسول کی اطاعت کرنیوالون
مین سے اور اوسکی رضامندی ڈہونڈہنیوالون مین سے اور اوسکے غصے سے پرہیز کرنیوالون مین سے کیونکہ ہم اوسی کے سبب سے پیدا
ہوے اور اوسیکے ہین **عن** عدی بن حاتم ان خطیبا خطب عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یطع اللہ ورسوله
ومن یعصهما فقال قم او اذهب بئس الخطیب **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے ایکشخص نے خطبہ پڑہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور یون کہا من یطع اللہ ورسوله ومن یعصهما آپنے فرمایا جا بہاگ برا خطیب ہے **ف** اوس نے مطیع اور
عاصی کو ایک ساتھ کردیا اور ہر ایک کا حکم علیحدہ بیان نہین کیا **عن** بنت الحارث بن النعمان قالت ما حفظت قاف الا من
فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بها کل جمعة قالت وکان تنورنا وتنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
تنورنا واحدا **ترجمہ** ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے روایت ہے مینے سورہ قاف نہین یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے منہہ سے سنتی سنتے آپ ہر جمعے کو اوسکو خطبے مین پڑہا کرتے ۔ ام ہشام نے کہا ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ایک تنور تہا **عن** جابر بن سمرة قال کانت صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصدا وخطبته قصدا یقرأ
آیات من القرآن ویذکر الناس **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز بہی میانہ تہے اور
خطبہ بہی میانہ تہا (نہ بڑا نہ چہوٹا) چند آیتین قرآن کے خطبہ مین پڑہتے تہے اور لوگون کو نصیحت کرتے تہے **عن** عمرة
عن اخت لها قالت ما اخذت قاف الا من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ بها فی کل جمعة **ترجمہ**
عمرہ بنت عبد الرحمن نے سنا اپنی بہن (ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے) مین نے سورہ قاف کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے منہہ سے سنکر یاد کیا آپ ہر جمعے مین اوسکو پڑہا کرتی تہے **باب** رفع الیدین علی المنبر

دونوں ہاتہ اوٹہانا خطبے مین برا ہے **ف** دعا کیواسطے ہو یا بسبیل عادت جیسے خطیبون کے ہوتی ہے **عن** حصین بن عبد
الرحمن قال رای عمارة ابن رؤیبة بشر بن مروان وهو یدعو فی یوم جمعة فقال عمارة قبح اللہ
هاتین الیدین قال زائدة قال حصین حدثنی عمارة قال لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وهو علی المنبر ما یزید علی هذه یعنی السبابة التی تلی الابهام **ترجمہ** حصین بن عبد الرحمن سے روایت
ہے عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو دیکہا دعا مانگتی ہوئی جمعہ کے روز عمارہ نے کہا برا کرے اللہ ان دونوں ہاتہون کو مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ فقط کلمے کی اونگلی سے اشارہ کرتے **ف** تشہد کیوقت یا خطاب کیوقت **عن**
سهل بن سعد قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاهرا یدیه قط یدعو علی منبره ولا غیره
ولکن رأیته یقول هکذا واشار بالسبابة وعقد الوسطی بالابهام **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی دونوں ہاتہ اوٹہا کر دعا مانگتے نہین دیکہا نہ منبر پر نہ غیر منبر پر بلکہ آپ کلمے کی اونگلی سے اشارہ

کرتے اوپر نیچے کے انگلی اور انگھوٹی سے حلقہ لیتے **ف** ان دو حدیثون سے خطبے مین ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے کی اصلیت ثابت
ہوئی اگرچہ استسقا اور غیر استسقا مین بعض مقامون مین آپ سے دونو ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہے جیسا استسقا کی باب مین
گزرا **باب** اقصار الخطب خطبہ چھوٹا پڑھنے کا بیان **عن** عمار بن یاسر امرنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
باقصار الخطب **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے حکم دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا خطبہ پڑھنیکا **ف**
مسلم نے روایت کیا عمار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ چھوٹا پڑھنا علامت ہے دانائی
کی تو لمبا کرو نماز کو اور کوتاہ کرو خطبے کو ۔ افسوس ہے اس زمانے مین جاہلون نے یہہ اختیار کیا ہے کہ خطبے لمبے پڑھتے ہین
پڑھتے ہین اور نماز کو تاہ جلدی سے پڑھ لیتے ہین **عن** جابر بن سمرة السوائی قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
لا یطیل الموعظة یوم الجمعة انما هن کلمات یسیرات **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خطبے کو طول نہین دیتے تھے جمعہ کے دن چند کلمے کہدیتے تھے **باب** الدنو من الامام عند الموعظة خطبے کے وقت امام کے
ساتھ نزدیک بیٹھنے کا بیان **عن** سمرة بن جندب ان نبی اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال احضروا الذکر وادنوا من الامام
فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنة وان دخلها **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو خطبے مین اور نزدیک رہو امام سے کیونکہ آدمی ہمیشہ دور رہتے رہتے جنت جانے وقت بھی دور رہیگا اگرچہ
جنت مین جاویگا (یعنی سب کے بعد جاویگا کیونکہ دنیا مین بھی وہ سب کے پیچھے رہتا تھا) **باب** الامام یقطع الخطبة للامر
یحدث اگر کوئی حادثہ ہو تو امام خطبہ موقوف کرسکتا ہے **عن** بریدة قال خطبنا رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاقبل الحسن والحسین علیهما قمیصان احمران یعثران ویقومان فنزل فاخذهما فصعد بهما ثم
قال صدق اللّٰہ انما اموالکم واولادکم فتنة رأیت هذین فلم اصبر ثم اخذ فی الخطبة **ترجمہ** بریدہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے مین امام حسن اور امام حسین علیهما السلام آئے دو کرتے سرخ پہنے گرتے
پڑتے (بچپنے کی وجہ سے) رسول اللہ صلعم منبر پر سے اوترے اور انکو گود مین اوٹھا لیا پھر منبر پر چڑھ گئے بعد اسکے فرمایا سچ ارشاد
کیا اللہ جل جلالہ نے تمہاری مال اور اولاد آزمایش ہین مین نے ان دونو کو دیکھا تو مین صبر نہ کرسکا پھر آپنے خطبہ شروع کیا **باب**
الاحتباء والامام یخطب امام جسوقت خطبہ پڑھتا ہو گوٹ مارکر نہ بیٹھے **ف** وہ نشست یہ ہے کہ دونو پانون کو کھڑا
کرکے پیٹ سے باندہ لیوے یا ہاتھون سے حلقہ دے لیوے ۔ اسکو منع فرمایا کیونکہ اکثر اوس نشست مین نیند آ جاتی ہے وضو ٹوٹ
جاتا ہے خبر نہین ہوتی **عن** معاذ بن انس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نهی عن الحبوة یوم الجمعة والامام
یخطب **ترجمہ** معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مارکر بیٹھنے سے جمعہ کے روز جب امام
خطبہ پڑھتا ہو **عن** یعلی بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاویة بیت المقدس فجمع بنا فنظرت فاذا جل
من فی المسجد اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرأیتهم محتبین والامام یخطب **ترجمہ** یعلی بن شداد سے روایت ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیتا رکوع مین عن البراء انهم کانوا یصلون مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا رکع رکعوا واذا قال سمع الله لمن حمده لم نزل قیاما حتی یرونه قد وضع جبهته بالارض ثم یتبعونه صلی الله علیه وسلم ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے صحابہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آپ رکوع کرتے تھے وہ بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو وہ کھڑے دیکھتے رہتے تھے جب آپ سجدے مین جا لیتے اوس وقت وہ بھی سجدہ کرتے

باب التشدید فیمن یرفع قبل الامام او یضع قبله جو شخص امام کے پہلے سر اوٹھا دے یا رکھدے اوسکے عذاب کا بیان

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما یخشی او لا یخشی احدکم اذا رفع رأسه والامام ساجد ان یحول الله رأسه رأس حمار او صورته صورة حمار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین ڈرتا تم مین سے کوئی جب اٹھاتا ہے سجدے سے اور امام سجدے مین ہوتا ہے اس بات سے کہ اللہ جل جلالہ اوسکا سر گدہے کا سر کر دیوے یا اوسکی صورت گدہے کی صورت ہو جاوے **ف** یعنی قیامت کے روز یا دنیا مین نقل ہے کہ ایک شخص نے امتحان کیواسطے ایسا ہی کیا اوسی وقت اوسکا منہ گدہے کا سا ہو گیا نعوذ باللہ

باب فیمن ینصرف قبل الامام امام سے پہلے اوٹھ کر چلے جانے کا بیان

عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم حضهم علی الصلوة ونهاهم ان ینصرفوا قبل انصرافه من الصلوة **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رغبت دلائی جماعت سے نماز پڑھنے کی اور منع کیا اونکو امام سے پہلے جانے سے **ف** آپ نماز پڑھ کر ٹھہر رہتے جب عورتین چلی جاتین اوسوقت آپ اوٹھتے اور مرد بھی اوٹھتے تاکہ مرد عورتون سے چلنے مین نہ ملین اسواسطے مردون کو پہلے اوٹھنے سے منع کیا خطابی

باب جماع اثواب ما یصلی فیه کتنے کپڑون مین نماز درست ہے

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل عن الصلوة فی ثوب واحد فقال النبی صلی الله علیه وسلم اولکلکم ثوبان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کسی نے آپ سے پوچھا ایک کپڑے مین نماز پڑھنے سے آپ نے فرمایا کیا تم مین سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ایک کپڑے مین نماز درست ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے لیکن دو کپڑون مین نماز پڑھنا افضل ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی منکبیه منه شیء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑھے کوئی تم مین سے ایک کپڑے مین اسطرح کہ کندھے پر اوسکے کچھ نہو **ف** بلکہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوس مین ایسا کرے جیسے آگے حدیث مین آتا ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فی ثوب فلیخالف بطرفیه علی عاتقیه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اوسکے داہنے کنارے کو بائین کندھے پر ڈال لیوے اور بائین کو داہنے پر

عن عمر بن ابی سلمة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی ثوب واحد ملتحفا به مخالفا بین طرفیه علی منکبیه **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے مین نماز پڑھتے ہوئے اوس کپڑے کو لپیٹ لیا تھا اسطرح کہ بایان کنارہ اوسکا داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر داہنے کندھے پر ڈالا اور داہنا کنارہ اوسکا داہنی بغل کے نیچے سے لیجا کر بائین کندھے پر ڈال لیا تھا اسی کو اشتمال کہتے ہین اور توشیح بھی کہتے ہین دونو

في الصلوة في الثوب الواحد قال فاطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم ازاره طارقه رداءه فاشتمل بهما ثم قام فصلى
بنا نبي الله صلى الله عليه وسلم فلما ان قضى الصلاة قال او كلكم يجد ثوبين **ترجمہ** طلق بن علی سے روایت ہے کہ آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس تنے میں ایک شخص آیا اور بولا ای نبی اللہ کیا فرماتے ہیں آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلعم نے
اپنی تہ بند اور چادر کو ایک کر لیا یعنی ایک کو دوسری پر منطبق کر لیا اور اوسکو لپیٹ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی جب نماز پڑھ
چکے تو فرمایا کیا ہر ایک تم میں سے دو کپڑے پاتا ہے **ف** یعنی ہر ایک کو دو کپڑے ملنا دشوار ہے تو ایک کپڑے میں نماز درست
کیونکر نہ ہوگی **باب** الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي ایک شخص کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے تو کیسا
عن سهل بن سعد قال لقد رأيت الرجال عاقدي ازرهم في اعناقهم من ضيق الازر خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم
في الصلوة كامثال الصبيان فقال قائل يا معشر النساء لا ترفعن رؤسكن حتى يرفع الرجال **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت
ہے میں نے لوگوں کو دیکھا اپنی ازاریں (تہ بند) اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے تھے اس قدر تنگ تھیں (اگر کشادہ ہوتیں تو سینے پر باندھتے)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لڑکوں کی طرح ایک شخص بولا ای عورتو تم اپنا سر مت اٹھایا کرو جب تک مرد سر نہ اٹھاویں (ورنہ شاید ستر
پر نظر پڑ جاوے) **باب** الرجل يصلي في ثوب بعضه على غيره ایک شخص نماز پڑھے ایک کپڑے میں جس میں سے کچھ دوسرے شخص پر
ہو **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في ثوب بعضه علي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھی ایک کپڑے میں جس میں کا ایک حصہ میں اوڑھے تھی **باب** الرجل يصلي في قميص واحد ایک کرتہ پہنکر نماز پڑھنا کیسا ہے
عن سلمة بن الاكوع قال قلت يا رسول الله اني رجل اصيد افاصلي في القميص الواحد قال نعم وازرره ولو بشوكة
ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں شکاری ہوں ایک کرتہ میں نماز پڑھا کروں آپ نے فرمایا ہاں لیکن اوسکو باندھ
لے اگرچہ کانٹے سے ہو **ف** تاکہ ستر کھل نہ جاوے **عن** عبد الرحمن بن ابي بكر قال امنا جابر بن عبد الله في قميص ليس له رداء فلما
انصرف قال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في قميص **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے امامت کی ہماری جابر
بن عبداللہ نے ایک کرتہ پہنکر چادر نہیں پہنے تھے جب فارغ ہوئے تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کرتے میں نماز پڑھتے دیکھا **ف**
کرتہ جب بڑا ہو کر اوس سے بدن ڈھک جاوے تو پھر دوسرے کپڑے کی ضرورت نہیں اوسے سے نماز درست ہے **عن** عبادة بن الوليد بن عبادة
بن الصامت قال اتينا جابرا يعني ابن عبد الله قال سرت مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة فقام يصلي وكانت علي بردة
ذهبت اخالف بين طرفيها فلم تبلغ لي وكانت لها ذباذب فنكستها ثم خالفت بين طرفيها ثم تواقصت عليها لا تسقط
ثم جئت حتى قمت عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ بيدي فادارني حتى اقامني عن يمينه فجاء ابن صخر حتى قام
عن يساره فاخذنا بيديه جميعا حتى اقامنا خلفه قال وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمقني ولا اشعر ثم فطنت
به فاشار الي ان اتزر بها فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا جابر قال قلت لبيك يا رسول الله قال اذا كان
واسعا فخالف بين طرفيه واذا كان ضيقا فاشدده على حقوك **ترجمہ** عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم آئے

جابر بن عبد اللہ انصاری پاس اُنھون نے بیان کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کی لیے گیا آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھنے کو میرے
پاس ایک چادر تھی مین اوسکے کنارے ذرا نکو اولٹنے لگا (یعنی اشتمال کرنے لگا) اوسمین گنجایش نہین ہوئے (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی) لیکن اوسمین کنارے
لگے تھے مینے اولٹ کر اوسکو اشتمال کیا اور جھک گیا اور گردن سے اوسکے دونون کنارے دابے پھر مین آنکر آپ کی بائین طرف کھڑا ہوا آپنے میرا
ہاتھ پکڑکے مجھکو گھماکر داہنی طرف کھڑا کیا پھر ابن صخر آیا وہ بائین طرف کھڑا ہوا آپنے اپنے دونو ہاتھ سے ہم دونون کو پکڑکر اپنے پیچھے کیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہون تو امام آگے کھڑا ہو اور مقتدی پیچھے کھڑے ہون اور ایک ہو تو داہنی طرف کھڑا ہونا درست ہے **ق** اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکھیون سے مجھے دیکھتے تھے مین سمجھتا نہ تھا پھر مین سمجھ گیا آپنے اشارہ کیا تہبند باندھنے کا (چونکہ وہ چادر چھوٹی تھی اسواسطے
اشتمال مین تکلیف تھی جھکنا پڑتا تھا کھلنے کے ڈر سے آپ نے اشارہ کیا اوسکو تہبند کرے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا اے جابر مینے
کہا لبیک یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اشتمال کر اور جب تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندھ لے **عن ابن مسعود** قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اسبل ازارہ فی صلاتہ خیلاء فلیس من اللہ فی حل ولا حرام **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے تہبند لٹکاوے (ٹخنون سے نیچے) نماز مین غرور کی راہ سے تو اللہ جل جلالہ نہ اوسکے واسطے
جنت حلال کریگا نہ اوس پر دوزخ حرام کریگا یا گناہ اوسکے نہ بخشیگا اور بری کامون سے نہ بچاویگا یا وہ شخص اللہ سے جدا ہو گیا اوسکو حرام حلال سے
کچھ غرض نہ رہی - کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مسعود سے موقوفاً اون مین سے ہین حماد بن سلمہ اور حماد بن زید اور
ابو الاحوص اور ابو معاویہ **باب** من قال تتزر بہ اذا کان ضیقا جب کپڑا تنگ ہو تو اوسکی تہبند کرلی **عن ابن عمر**

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال قال عمر رضی اللہ عنہ اذا کان لاحدکم ثوبان فلیصل فیہما فان لم یکن الا ثوب
فلیتزر بہ ولا یشتمل اشتمال الیہود **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حضرت عمر نے کہا جب تم مین
کسیکے پاس دو کپڑے ہون تو نماز پڑھے اونکو پہنکر اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسکا تہبند باندھ لیوے اور اوسکو یہود کیطرح نہ لٹکاوے **ف** یہودی کپڑے
کو لیکر اوڑھ لیتے ہین اور دونو کنارے اوسکے لٹکتے رہتے ہین دونو طرف سے نماز کے وقت **عن بریدۃ** قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یصلی فی لحاف لا یتوشح بہ ولا ان یصلی فی سراویل ولیس علیہ رداء **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھنے
سے ایک چادر مین جب توشیح نہ کیجاوے (توشیح کے معنے یہ ہین ایک کنارے کو کپڑے کے بائین ہاتھ کے نیچے سے لیکر داہنے کندھے پر ڈالے اور جو بائین
کندھے پر ہو اوسکو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیکر سینے پر گرہ دیدیوے) اور منع کیا آپنے فقط ازار پہنکر نماز پڑھنے سے بغیر چادر کے **عن ابی ہریرۃ**

قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ اذ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضأ فذہب فتوضأ ثم جاء ثم قال اذہب

فتوضأ فذہب فتوضأ ثم جاء فقال لہ رجل یا رسول اللہ ما لک امرتہ ان یتوضأ فقال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ و

ان اللہ تعالی لا یقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اپنا ازار لٹکائے ہوئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جا وضو کر وہ وضو کرکے پھر آیا آپنے فرمایا جا وضو کرکے آ وہ پھر گیا اور وضو کرکے آیا ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ آپنے اوسکو وضو کرنے کا کیون حکم دیا آپنے فرمایا اسواسطے کہ وہ ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھتا تھا اور اللہ قبول نہین کرتا اوس شخص کی نماز

جو اپنی ازار لٹکا دی **ف** وضو کا حکم السوطی دیا کہ دل اوسکا ناپاک تہا تکبر او غرور کی نجاست سے آپ نی طہارت ظاہری کا حکم دیا تاکہ وہ ذریعہ ہو طہارت باطنی کا بھی

باب فی کم تصلی المرأۃ عورت کتنے کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے

عن محمد بن زید بن قنفذ عن امہ انہا سألت ام سلمۃ ماذا تصلی فیہ المرأۃ من الثیاب فقالت تصلی فی الخمار والدرع السابغ الذی یغیب ظہور قدمیہا **ترجمہ** محمد بن زید کی ان نی حضرت ام المومنین ام سلمہ سے پوچہا عورت کتنے کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے انہون نے کہا ایک سربند مین اور ایک کرتی مین پڑہ سکتی ہے جب وہ کرتہ پورا ہو اور نیچا اتنا کہ پانون اوسکے چہپے مین

عن ام سلمۃ انہا سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتصلی المرأۃ فی درع وخمار لیس علیہا ازار قال اذا کان الدرع سابغا یغطی ظہور قدمیہا **ترجمہ** ام سلمہ نی پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عورت نماز پڑہ لی ایک سربند اور ایک کرتے مین آپنے فرمایا ہان جب کرتہ پورا ہو چہپا لیوے اوسکے پانون کو (تو ازار کی ضرورت نہین ہے ازار نماز ہو جاوے گی ورنہ ازار ضرور ہے) کہا ابو داؤد نی اس حدیث کو مالک بن انس اور بکر بن مضر اور حفص بن غیاث اور اسمعیل بن جعفر اور ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق نے محمد بن زید سے روایت کیا انہون نی اپنی مان سے انہون نے ام سلمہ سے موقوفا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قول ان نہین کیا

باب المرأۃ تصلی بغیر خمار عورت کو بغیر سربند کی نماز درست نہین ہے

عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یقبل اللہ صلوۃ حائض الا بخمار **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نہین قبول کرتا نماز جوان عورت کی بغیر سربند کے **ف** کیونکہ سر عورت کا ستر ہے ابو داؤد نی کہا سعید بن ابی عروبہ نی قتادہ سے اوس نے حسن سے اس حدیث کو مرسلا روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عن محمد ان عائشۃ نزلت علی صفیۃ ام طلحۃ الطلحات فرأت بنات لہا فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل وفی حجرتی جاریۃ فالقی لی حقوہ وقال شقیہ بشقتین فاعطی ہذہ نصفا والفتاۃ التی عند ام سلمۃ نصفا فانی لا اراہا الا قد حاضت او لا اراہا الا قد حاضتا **ترجمہ** محمد سے روایت ہے حضرت عائشہ گئین صفیہ ام طلحہ پاس اونکی لڑکیون کو دیکہا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری حجری مین تشریف لائی میری پاس ایک لڑکی تہی آپ نی اپنی لنگی مجہے دی اور کہا اسی پہاڑ دو ٹکڑی کر ایک ٹکڑا اس لڑکی کو دی اور دوسرا ٹکڑا اوس لڑکی کو دی جو ام سلمہ پاس ہے کیونکہ مین اوسکو یا ان دونون کو جوان سمجہتا ہون

باب السدل فی الصلوۃ سدل کی ممانعت **ف** خطابی نے کہا سدل یہی کپڑی کو چہوڑ دی کہ وہ زمین تک لٹکتا رہے غرور اور تکبر سے نہایہ مین ہے سدل اوسکو کہتی ہین کپڑا اوپر سے اوڑہ کر چہوڑ دی جیسے یہود کیا کرتے ہین بعضون نی کہا ہے سر پر چادر اوڑہ کر اوسکو لٹکنی دی بالکل نہ مارے بعضون نی کہا سدل جسمی مین یہ ہی کہ اوسکو اوڑہ لی اور ہاتہ آستینون کے اندر نہ کری

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلوۃ وان یغطی الرجل فاہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا سدل سے نماز مین اور منہ کیا منہ بند کرنے سے نماز مین **ف** عرب کی عادت ہے عماموں سے منہ پر ڈہاٹا باندہ لیا کرتے تہے ابن جریج نے کہا مین نے عطا کو دیکہا سدل کرتے تہے نماز مین معلوم ہوا سدل کو مکروہ جانتے تہے کہ مصلی پر اور کپڑے ہون

باب الصلوۃ فی شعر النساء عورتون کی کپڑے میں نماز نہ پڑہنا

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا او لحفنا قال عبید اللہ شک ابی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اندرونی کپڑون یا چادرون پر نماز نہین پڑھتے تھے **ف** یہہ حدیث کتاب الطہارت مین مع
فائدہ گذر چکی **باب** الرجل یصلی عاقصا شعرہ کوئی شخص جوڑا باندھ کر نماز پڑھے تو کیسا ہی **عن** ابی رافع مولی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر بحسن بن علی علیہما السلام وھو یصلی قائما وقد غرز ضفرہ فی قفاہ فحلھا ابو رافع فالتفت
حسن الیہ مغضبا فقال ابو رافع اقبل علی صلوتک ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک
کفل الشیطان یعنی مغرز ضفرہ **ترجمہ** ابو رافع جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی تھی امام حسن علیہ السلام پر گزری اور وہ کھڑی ہو کر
نماز مین انھون نے اپنی بالون کا جوڑا گردن کی پیچھی باندھ لیا تھا ابو رافع نے اوسکو کھول دیا امام حسن علیہ السلام نے اونکی طرف غصی سی دیکھا
ابو رافع نے کہا نماز پڑھو اور غصہ کرو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہہ شیطان کی بیٹھک ہے **عن** کریب مولی
ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس رای عبد اللہ بن الحارث یصلی ورأسہ معقوص من ورائہ فقام وراءہ فجعل یحلہ واقر لہ
الآخر فلما انصرف اقبل الی ابن عباس فقال ما لک ورأسی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل ھذا
مثل الذی یصلی وھو مکتوف **ترجمہ** کریب سے جو مولی ہین عبد اللہ بن عباس کی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس نے نبی عبد اللہ بن الحارث
کو نماز پڑھتے دیکھا اور اونکی سر مین پیچھی جوڑا بندھا تھا عبد اللہ بن عباس اونکے پیچھے کھڑے ہو کر جوڑا کھولنے لگے وہ چپکے ہی رہے جب نماز سے فارغ ہوئے
ابن عباس پاس آئے اور کہا تم نے میرے سر کیون چھوا انھون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص بالون کا جوڑا
باندھ کر نماز پڑھے اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کسیکی ہاتھ پیچھے بندھے ہون اور وہ نماز پڑھے **باب** الصلوٰۃ فی النعل جوتی اوتار
کر اور جوتون سمیت نماز پڑھنی کا بیان **عن** عبد اللہ بن السائب قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی یوم الفتح ووضع
نعلیہ عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے تھے مکہ جسدن فتح
ہوا اور جوتی اونکی بائین طرف رکھے تھے **ف** اس حدیث کی مناسبت باب سے ظاہر ہی اور اوسکی بعد کے حدیث اس شئے کے مناسبت سے
بیان کی گئی یا اسلیئی کہ یہہ روایت ضعیف ہی کیونکہ دوسری روایت مین جسکو چند لوگون نے عبد اللہ بن سائب سے روایت کیا جوتی اوتارنی
کا ذکر نہین ہے **عن** عبد اللہ بن السائب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بمکۃ فاستفتح سورۃ المؤمنین
حتی اذا جاء ذکر موسی وھارون او ذکر موسی وعیسی ابن عباد یشک او اختلفوا علیہ اخذت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سعلۃ فحذف فرکع وعبد اللہ بن السائب حاضر لذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن سائب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
صبح کی نماز پڑھائی جسدن مکہ فتح ہوا تو شروع کیا آپ نے سورۃ مومنون کو جب موسی اور ہارون کی قصے پر پہونچے یا عیسی کے راوی کو شک ہی یا اوس
نی اختلاف سے سنا یعنی ابن عباد کے اس روایت مین تین شیخ ہین انہون نی اختلاف کیا ہوگا) تو آپ کو کھانسی آئی آپ نے قرات چھوڑ دی
اور رکوع کیا عبد اللہ بن سائب اوس وقت موجود تھے **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ
اذ خلع نعلیہ فوضعھما عن یسارہ فلما رأی ذلک القوم القوا نعالھم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ
قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رأیناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا وقال اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رای فی نعلیہ قذرا او اذی فلیمسحہ ولیصل فیہما **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھتے تھے آپ نے اپنی جوتی اتاری اور بائیں طرف رکھ دی جب لوگوں نے دیکھا انہوں نے بھی اپنی جوتی نکال ڈالی **ف** اس خیال سے کہ شاید جوتوں سمیت پڑھنا منع ہو گیا **ف** جب رسول اللہ صلعم نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا تم اپنی جوتی کیوں اتاری انہوں نے کہا ہم نے دیکھا آپ نے جوتے اتارے تو ہم نے بھی اتار ڈالی آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے انہوں نے بیان کیا کہ تمہاری جوتوں میں نجاست لگی ہے **ف** اس واسطے میں نے اتار ڈالا اور نماز کا اعادہ نہ کیا کیونکہ نادانستہ اگر نجس کپڑے یا نجس جوتی یا نجس جگہہ پر نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جاویگی یہی قول قدیم ہے شافعی کا اور یہی مستفاد ہے اس حدیث سے **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو دیکھے اپنے جوتوں کو اگر ان میں نجاست پاوے تو زمین پر رگڑ دیوے پھر ان کو پہنکر نماز پڑھ لیوے

عن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم لا یصلون فی نعالہم ولا خفافہم **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو یہودیوں کا وہ نماز نہیں پڑھتے اپنی جوتوں اور موزوں میں **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومتنعلا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے دیکھا میں نے رسول صلعم کو نماز پڑھتے ہوئے جوتا پہنکر اور ننگے پاؤں

باب المصلی اذا خلع نعلیہ این یضعہما نمازی اپنی جوتوں کو اگر اتارے تو کہاں رکھے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون عن یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو اپنی جوتی داہنے طرف نہ رکھے نہ بائیں طرف مگر جب بائیں طرف کوئی نہ ہو تو بائیں طرف رکھ لیوے بلکہ جوتوں کو دونوں پاؤں کے بیچ میں رکھے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فخلع نعلیہ فلا یؤذ بہما احدا لیجعلہما بین رجلیہ او لیصل فیہما **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنے جوتے اتارے تو کسی کو تکلیف نہ دے اُن جوتوں کے سبب سے بلکہ ان کو اپنی دونوں پاؤں کے بیچ میں رکھ لیوے یا جوتا پہنے پہنے پڑھے

باب الصلوۃ علی الخمرۃ چھوٹے بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان **عن** میمونۃ بنت الحارث قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا حذاءہ وانا حائض وربما اصابنی ثوبہ اذا سجد وکان یصلی علی الخمرۃ **ترجمہ** میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپکے برابر ہوتے تھی حالت حیض میں کبھی آپکا کپڑا مجھ سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے اور آپ نماز پڑھتے تھی چھوٹے بوریے پر

باب الصلوۃ علی الحصیر بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان **عن** انس بن مالک قال قال رجل من الانصار یا رسول اللہ انی رجل ضخم وکان ضخما لا استطیع ان اصلی معک وصنع لہ طعاما ودعاہ الی بیتہ فصل حتی اراک کیف تصلی فاقتدی بک فنضحوا لہ طرف حصیر لہم فقام فصلی رکعتین قال فلان ابن الجارود لانس بن مالک اکان یصلی الضحی قال لم ارہ صلی الا یومئذ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے

کہیں نمبر ۱ طبع مطبع ... ۱۰۰۵ ... حدیث ...

کہا یا رسول اللہ میں موٹا آدمی ہوں مجھی اتنی طاقت نہیں کہ آپکے ساتھ نماز پڑھا کروں اوس نے آپکے واسطے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر پر بلایا اور
کہا یا رسول اللہ یہاں آپ نماز پڑھیے تاکہ مجھے معلوم ہو جاوے آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں میں انکی پیروی کیا کروں پھر لوگوں نے ایک بوریے کا کنارہ
دھو دیا آپ نے کھڑے ہو کر اوس پر دو رکعتیں پڑھیں ابن الجارود نے انس سے کہا کیا آپ صلوٰۃ الضحی پڑھتے تھے انھوں نے کہا میں نے تو آپ کو سوا
اوس دن کے کبھی پڑھتے نہ دیکھا عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام سلیم فتدرکه الصلوٰۃ احیانا فیصلی
علی بساط لنا وھو حصیر ننضحه بالماء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے ام سلیم کی کبھی نماز
کا وقت آجاتا تو ہمارا ایک فرش پر جو بوریے کا تھا نماز پڑھ لیتے ام سلیم اوسکو پانی سے دھو ڈالتیں عن المغیرۃ بن شعبة قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الحصیر والفروۃ المدبوغة ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر
اور چمڑے پر جو دباغت کیا ہوا ہوتا نماز پڑھ لیتے **باب** الرجل یسجد علی ثوبه کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان عن انس بن مالک قال کنا
نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شدۃ الحر فاذا لم یستطع احدنا ان یمکن وجھه من الارض بسط ثوبه فسجد علیه ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں جب کوئی ہم میں سے سجدہ نہ کر سکتا زمین پر
گرمی کی وجہ سے تو اپنا کپڑا بچھا کر اوس پر سجدہ کرتا **باب** تسویة الصفوف صفیں برابر کرنے کا بیان عن جابر بن سمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تصفون کما تصف الملائکة عند ربھم قلنا وکیف تصف الملائکة عند ربھم قال
یتمون الصفوف المقدمة ویتراصون فی الصف ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم صفیں
نہیں باندھتے جیسے فرشتے صفیں باندھتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس ہم لوگوں نے کہا فرشتے کیونکر صفیں باندھتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس
آپ نے فرمایا پہلے پورا کرتے ہیں صف اول کو پھر اوسکے بعد والی کو پھر اوسکے بعد والی کو اسی طرح اور صف میں ایک دوسرے سے ملکر کھڑے
ہوتے ہیں عن النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس بوجھه فقال اقیموا صفوفکم ثلاثا واللہ
لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فرأیت الرجل یلزق منکبه بمنکب صاحبه ورکبته برکبة صاحبه
وکعبه بکعبه ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے لوگوں پر اور فرمایا تین بار برابر کرو اپنی صفوں
کو قسم خدا کی تم اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈالیگا نعمان کہتے ہیں میں نے دیکھا ایک شخص دوسرے شخص کے
مونڈھے سے مونڈھا اور گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنا ملا کر کھڑا ہوتا عن النعمان بن بشیر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یسوینا فی الصفوف کما یقوم القدح حتی اذا ظن ان قد اخذنا ذلک عنه وفقھنا اقبل ذات یوم بوجھه اذا رجل
منتبذ بصدرہ فقال لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم برابر کرتے تھے ہمکو صفوں میں جیسے برابر کرتے ہیں تیر کی لکڑی کو جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ ہم سیکھ گئے یا سمجھ گئے ایکبار تشریف لائے دیکھا تو
ایک شخص اپنا سینہ آگے نکالا ہوا ہے آپ نے فرمایا تم برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو اللہ پھوٹ ڈالدیگا تمہاری رایوں میں **ف**

اوسکی عوض مین اونکا جتھا توڑ دیا عن البراء بن عازب قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتخلل الصف من ناحیة الی ناحیة
یمسح صدورنا ومناکبنا ویقول لا تختلفوا فتختلف قلوبکم وکان یقول ان الله وملائکته یصلون علی الصفوف الاول
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کے اندر آتی تھی ادہر اور ادہر سے اور ہماری سینون اور مونڈہون کو
برابر کرتی تھی اور فرماتی تہی آگی پیچھی مت ہو تمہاری دل بہی مختلف ہو جاوینگے اور فرماتی تھی اللہ جل جلالہ اپنی رحمت بہیجتا ہی اور فرشتی دعا کرتے
ہین پہلے صفون پر عن النعمان بن بشیر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسوی یعنی صفوفنا اذا قمنا للصلوة فاذا استوینا
کبر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی تھی ہماری صفونکو جب ہم کھڑی ہوتی تھی نماز کیواسطی جب صفین
برابر ہو جاتی آپ تکبیر کہتی عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا
الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لم یقل عیسی بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصله الله ومن
قطع صفا قطعه الله ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قائم کرو صفون کو اور برابر کرو مونڈہون
کو اور بند کرو اون جگہونکو جو خالی رہ جاوین اور نرم ہو جاو اپنی بہائیون کی ہاتہون مین ف یعنی اگر کوئی تم کو تنبیہ آگی بڑہا دے
یا پیچھی ہٹا دی تو بڑہ جاو یا ہٹ جاو سختی نہ کرو ف اور شیطان کیواسطی صفون کی بیچمین جگہہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملا دیگا
اللہ بھی اوسکو ملا دیگا اپنی رحمت سے اور جو صف کو کاٹیگا اللہ بھی اپنی رحمت سے اوسکو کاٹ دیگا عن انس بن مالك عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال رصوا صفوفکم وقاربوا بینها وحاذوا بالاعناق فو الذی نفسی بیده انی لاری الشیطان یدخل
من خلل الصف کانها الحذف ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خوب ملکر کھڑی ہو صفون مین
اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکھو اور گردنون کو بھی برابر رکھو قسم اوس شخص کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی مین دیکھتا ہون شیطان
صف کے اندر جو جگہہ خالی ہوتی ہے وہان ہی گھس آتا ہی گویا وہ بکری کا بچہ ہے عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
سووا صفوفکم فان تسویة الصف من تمام الصلوة ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برابر کرو اپنی صفون
کو کیونکہ صف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے ف یعنی صف برابر کرنا فضول نہ سمجھو بلکہ جیسی نماز کا اہتمام کرتی ہو ویسی ہی اسکا بھی
اہتمام کرو افسوس ہے کہ حرمین مین اب قبل تحریمہ تکبیر کے مکبر یہ حدیث پڑہ دیتا ہی مگر اسکی موافق تعمیل نہین ہوتی نہ لوگ صف برابر
کرنے لگے لیے مقرر مین بارہا حرمین مین دیکھا گیا ہے کہ پہلی صفون مین جگہہ باقی ہے اور لوگ پچھلی صفون مین کھڑی ہین اور صفین
بھی ٹیڑہی ہین سیدہی کے پیچھی بیچ مین جابجا فرجی کوئی نہین پوچھتا نہ اسکا اہتمام کرتا ہی عن محمد بن مسلم بن السائب صاحب المقصورة
قال صلیت الی جنب انس بن مالك فقال هل تدری لم صنع هذا العود فقلت لا والله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یضع یده علیه فیقول استووا واعدلوا صفوفکم ترجمہ محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہی مین نے نماز پڑہی انس بن مالک کے پہلو مین
انہون نے کہا تجھی معلوم ہے یہ لکڑی کیون رکھی ہی مین نے کہا نہین انہون نے کہا قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس لکڑی پر رکھتے تھے اور
فرماتی تھی برابر ہو جاو اور سیدہا کرو صفونکو۔ دوسری روایت مین ہی ان رسول الله صلعم کان اذا قام الی الصلوة اخذه بیمینه

ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفکم ثم اخذہ بیسارہ فقال اعتدلوا سووا صفوفکم ترجمہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب نماز کی لیے کھڑی ہوتی اُس لکڑی کو داہنی ہاتھ مین لیکر متوجہ ہوتی اور فرماتی سیدھے ہو جاؤ برابر کرو صفون کو پھر بائین ہاتھ
مین لیکر یہی فرماتے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص
فلیکن فی الصف المؤخر ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی صف کو پورا کرو پھر اگر کچھ نقص رہ
تو دوسری صف مین رہی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوٰۃ ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر تم مین وہ لوگ ہین جنکی مونڈہی نرم ہین نماز مین ف
یعنی کوئی بڑہاتا ہی تو بڑہ جاتی ہین ہٹاتا ہے تو ہٹ جاتی ہین بعضون نی کہا مراد یہ ہی کہ ادہر ادہر نہین دیکھتی قبلہ کیطرف دیکھا کرتی
ہین یا دوسری نمازیون کو تکلیف نہین دیتے **باب الصفوف بین السواری** ستونون کے بیچ مین صف کرنیکا بیان عن
عبد الحمید بن محمود قال صلیت مع انس بن مالک یوم الجمعۃ فدفعنا الی السواری فتقدمنا وتاخرنا فقال انس کنا
نتقی ھذا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد الحمید بن محمود سے روایت ہی ہم نی انس بن مالک کے ساتھ جمعہ پڑہا
ہجوم کے سبب ہم ستونون کے بیچ مین ڈالی گئی تو ہم آگے پیچھے ہو گئی انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین اس سے بچتے تھے
باب من یستحب ان یلی الامام فی الصف وکراھیۃ التاخر امام کے قریب رہنا مستحب ہے عن ابی مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ترجمہ
ابو مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے قریب مین وہ لوگ جو بالغ ہین عقلمند پھر جو اُن سے قریب ہین پھر جو اون سے
قریب ہین عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وزاد ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وھیشات
الاسواق ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت ہی اسمین اتنا زیادہ ہی کہ اختلاف نکرو یعنی آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہاری دلون مین بہی
اختلاف ہو جاویگا اور بچو تم بازار کیطرح شور مچانی سے یعنی مسجدون مین غل مت کرو آہستہ سے اگر ضرورت ہو تو بات کرو عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی میامن الصفوف ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ اپنی رحمت اُتارتا ہی صف کے داہنی جانب مین اور فرشتی بھی دعا کرتی ہین
ف یعنی حتی المقدور صف اول مین شریک ہو پھر اگر صف اول مین داہنا جانب ملجاوے تو نور علی نور ہے **باب مقام
الصبیان من الصف** لڑکے کہان پر کھڑے ہون عن ابی مالک الاشعری الا احدثکم بصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فاقام الصلوٰۃ وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان ثم صلی بھم فذکر صلاتہ ثم قال ھکذا صلاۃ قال عبد
الاعلی لا احسبہ الا قال صلاۃ امتی ترجمہ ابو مالک اشعری نی کہا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤن آپ
کھڑے ہوئی نماز کو پہلے مردون کی صف باندہی پھر لڑکون کی بعد اوسکی آپ نے نماز پڑہی پھر فرمایا میری اُمت کی نماز یہی ہی **باب
صف النساء والتاخر عن الصف الاول** عورتون کے صفوف کا بیان اور صف اول مین شریک ہونی کا بیان عن ابی ہریرۃ قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وخير صفوف النساء آخرها وشرها اولها
ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر پہلی صف ہے کیونکہ وہ زیادہ دور ہے عورتوں سے اور بری
پچھلی صف ہے کیونکہ وہ نزدیک ہے عورتوں سے اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پہلی صف ہے کیونکہ وہ نزدیک ہے مردوں سے)
اور اچھی پچھلی صف ہے کیونکہ وہ دور ہے مردوں سے) عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال قوم
يتاخرون عن الصف الاول حتى يؤخرهم الله في النار ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمیشہ لوگ صف اول سے پیچھے ہٹتے رہیں گے یہانتک کہ اللہ بھی انکو جہنم میں سب سے پیچھے کر دیگا ف وہاں عذاب کی شدت زیادہ ہوگی
بہ نسبت آگے کے اس حدیث سے صف اول میں شریک ہونے کی بہت تاکید نکلی عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
رای فی اصحابه تاخرا فقال لهم تقدموا فأتموا بي وليأتم بكم من بعدكم ولا يزال قوم يتاخرون حتى يؤخرهم الله
عز وجل ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا صف اول سے پیچھے ہٹتے ہوئے فرمایا آگے
آؤ اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کرینگے اللہ تعالی بھی انکو پیچھے ڈالدیگا

باب مقام الامام من الصف امام کی مقام بیچ میں صف کے آگے عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم وسطوا الامام وسدوا الخلل ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ میں کھڑا کرو امام کو اور بند کرو خالی جگہوں
کو

باب الرجل يصلي خلف الصف وحده جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھے اسکی نماز درست نہیں ہوتی عن وابصة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رای رجلا يصلي خلف الصف وحده فامره ان يعيد قال سليمان الصلوة ترجمہ وابصہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اسکو نماز دوہرانے کا حکم کیا ف کیونکہ جو شخص صف میں جگہ
ہوتے شریک نہوا پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر پڑھے اسکی نماز درست نہوگی امام احمدؒ کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہؒ کہتے ہیں درست ہو جاوے گی
مگر مکروہ ہے

باب الرجل يركع دون الصف امام کو رکوع میں دیکھ جلدی کے مارے صف سے پیچھے رکوع کرے عن
ابی بکرة انه دخل المسجد ونبي الله صلعم راكع قال فركعت دون الصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم زادك الله حرصا
ولا تعد ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے دیکھا تو آنحضرتؐ رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے ہی سجدہ کر لیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے (نیکی کے) پھر ایسا نہ کرنا عن الحسن ان ابا بکرة جاء ورسول الله صلى الله عليه
وسلم راكع فركع دون الصف ثم مشى الى الصف فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم صلوته قال ايكم الذي ركع دون الصف ثم مشى
الى الصف فقال ابو بكرة انا فقال النبي صلى الله عليه وسلم زادك الله حرصا ولا تعد ترجمہ حسن سے روایت ہے ابو بکرہ آئے رسول اللہ
رکوع میں تھے انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کر لیا پھر صف میں ملنے کے لیے چلے جب آپ نماز پڑھ چکے پوچھا کس نے تم میں سے رکوع کیا تھا صف کے پیچھے پھر
آیا صف میں ابو بکرہ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے پھر ایسا نہ کرنا ف بعضوں نے لا تعد کے معنی یہ کیے ہیں
اب مت دوڑنا بعضوں نے یہ کیا ہے اب وتیر کبجیو نماز میں آنے کے واسطے لیکن اسکی ضرورت نہ ہو مگر صحیح وہی معنی ہیں جو ہم نے کیے یعنی پھر ایسا نہ کرنا

ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفکم ثم اخذه بیساره فقال اعتدلوا سووا صفوفکم **ترجمہ** رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب نماز کی لیے کہڑی ہوتی اُس لکڑی کو داہنی ہاتھ مین لیکر متوجہ ہوتی اور فرماتی سیدہی ہو جاؤ برابر کرو صفون کو پھر بائین ہاتھ
مین لیکر یہی فرماتے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص
فلیکن فی الصف المؤخر **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی اول صف کو پورا کرو پھر اگر کچھ نقص رہے
تو دوسری صف مین رہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ لوگ ہین جنکے مونڈہی نرم ہین نماز مین **ف**
یعنی کوئی بڑہاتا ہی تو بڑہ جاتی ہین ہٹاتا ہے تو ہٹ جاتی ہین بعضون نے کہا مراد یہ ہی کہ ادہر ادہر نہین دیکھتی قبلے کیطرف دیکہا کرتے
ہین یا دوسری نمازیون کو تکلیف نہین دیتے **باب الصفوف** بین السواری ستونون کی بیچ مین صف کرنیکا بیان **عن**
عبد الحمید بن محمود قال صلیت مع انس بن مالک یوم الجمعۃ فدفعنا الی السواری فتقدمنا وتاخرنا فقال انس کنا
نتقی ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد الحمید بن محمود سے روایت ہی ہم نی انس بن مالک کے ساتہہ جمعہ پڑہا
ہجوم کے سبب ہم ستونون کی بیچ مین ڈالے گئی تو ہم آگے پیچہی ہوگئی انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین اس سے بچتے تہے

باب من یستحب ان یلی الامام فی الصف وکراھیۃ التاخر امام کی قریب رہنا مستحب ہے **عن** ابی مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم **ترجمہ**
ابو مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا میری قریب رہین وہ لوگ جو بالغ ہین عقلمند پھر جو اُن سے قریب ہین پھر جو اون سے
قریب ہین **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ زاد ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وھیشات
الاسواق **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت ہی اسمین اتنا زیادہ ہی کہ اختلاف نکرو یعنی آگی پیچہی نہ ہو ورنہ تمہاری دلون مین بہی
اختلاف ہو جاویگا اور بچو تم بازار کیطرح شور مچانی سے یعنی مسجدون مین غل مت کرو آہستہ سے اگر ضرورت ہو تو بات کرو **عن**
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی میامن الصفوف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ اپنی رحمت اُتارتا ہی صف کے داہنی جانب مین اور فرشتی بہی دعا کرتی ہین
ف یعنی المقدور صف اول مین شریک ہو پھر اگر صف اول مین داہنا جانب ملجاوی تو نور علی نور ہے **باب** مقام
الصبیان من الصف لڑکی کہان پر کہڑی ہون **عن** ابی مالک الاشعری الا احدثکم بصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فاقام الصلوۃ وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان ثم صلی بھم فذکر صلاتہ ثم قال ھکذا صلاۃ قال عبد
الاعلی لا احسبہ الا قال صلاۃ امتی **ترجمہ** ابو مالک اشعری نے کہا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤن آپ
کہڑی ہوئی نماز کو پہلے مردون کی صف باندہی پہر لڑکون کی بعد اوسکی آپ نے نماز پڑہی پھر فرمایا میری اُمت کی نماز یہی ہی **باب**
صف النساء والتاخر عن الصف الاول عورتون کی صفون کا بیان اور صف اول مین شریک ہونی کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وخیر صفوف النساء آخرها وشرها اولها
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر پہلی صف ہے (کیونکہ وہ زیادہ دور ہے عورتوں سے) اور بری
پچھلی صف ہے کیونکہ وہ نزدیک ہے عورتوں سے اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ نزدیک ہے مردوں سے)
اور اچھی پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ دور ہے مردوں سے) **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال قوم
یتأخرون عن الصف الاول حتی یؤخرهم الله فی النار **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمیشہ لوگ صف اول سے پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ بھی انکو دوزخ میں سب سے پیچھے کر دیگا **ف** وہاں عذاب کی شدت زیادہ ہوگی
بہ نسبت آگے کے اس حدیث سے صف اول میں شریک ہونے کی تاکید نکلی **عن** ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
رای فی اصحابه تأخرا فقال لهم تقدموا فأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم ولا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرهم الله
عز وجل **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا صف اول سے پیچھے ہٹتے ہوئی فرمایا آگے
آؤ اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کرینگے اللہ تعالی بھی انکو پیچھے ڈالدیگا
باب مقام الامام من الصف امام کی مقام یعنی کھڑا ہونے کی جگہ **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم وسطوا الامام وسدوا الخلل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ میں کھڑا کرو امام کو اور بند کرو خالی جگہوں کو
باب الرجل یصلی خلف الصف وحده جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھے اسکی نماز درست نہیں ہوتی **عن** وابصة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا یصلی خلف الصف وحده فامره ان یعید قال سلیمان الصلوة **ترجمہ** وابصہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اوسکو نماز دوہرانے کا حکم کیا **ف** کیونکہ جو شخص صف میں
ہوتے شریک نہ ہوا اور پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر پڑھی اوسکی نماز درست نہ ہوگی امام احمدؒ کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں درست ہو جاویگی
مگر مکروہ ہے **باب** الرجل یرکع دون الصف امام کو رکوع میں دیکھ کر جلدی کے مارے صف سے پیچھے رکوع کر لے **عن**
ابی بکرة انه دخل المسجد ونبی الله صلعم راکع قال فرکعت دون الصف فقال النبی صلی الله علیه وسلم زادک الله حرصا
ولا تعد **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے دیکھا تو آنحضرت رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے ہی سجدہ کر لیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے (نیکی کی) پھر ایسا نہ کرنا **عن** الحسن ان ابا بکرة جاء ورسول الله صلی الله علیه
وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی الله علیه وسلم صلوته قال ایکم الذی رکع دون الصف ثم مشی
الی الصف فقال ابو بکرة انا فقال النبی صلی الله علیه وسلم زادک الله حرصا ولا تعد **ترجمہ** حسن سے روایت ہے ابو بکرہ آئے رسول اللہ
رکوع میں تھے انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کر لیا پھر صف میں ملنے کے لیے چلے جب آپ نماز پڑھ چکے پوچھا کس نے تم میں سے رکوع کیا تھا صف کے پیچھے پھر
آیا صف میں ابو بکرہ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے پھر ایسا نہ کرنا **ف** بعضوں نے لا تعد کے معنی یہ کیے ہیں
اب مت دوڑنا بعضوں نے یہ کیا ہے اب ویسی نماز میں آنے کے واسطے تاکہ پھر اوسکی ضرورت نہ ہو مگر صحیح وہی معنی ہیں جو ہم نے کیے یعنی پھر ایسا نہ کرنا

کہ صف کے پیچھے سے رکوع کر لی بلکہ جبتک صف میں شریک ہو جاوے رکوع نہ کرے **باب ما یستر للمصلی** سترہ کا بیان **عن** طلحة بن عبید اللہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جعل احدکم بین یدیه مثل مؤخرة الرحل فلا یضره من مر بین یدیه **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ

سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے سامنے رکھ لی پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر تب تجھے سامنے سے جانا کسیکا نقصان نہ پہنچاویگا

ف یعنی تیری نماز نہ توڑیگا اگرچہ سامنے سے جانی والا گدھا یا کتا یا عورت ہو۔ امام احمد کے نزدیک عورت اور گدھے کی سامنے سے گذرنے سے

نماز مشکوک ہو جاتی ہے اور کالی کتے کے سامنے جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور بعض علما کے نزدیک عورت اور گدھے اور کتے تینوں کے سامنے جانے سے

نماز فاسد ہو جاتی ہے مگر جمہور علما کے نزدیک کسی شے کے سامنے جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے پر سامنے جانے والا اگر آدمی ہو تو گنہگار ہوتا ہے۔

سترہ کھڑا کرنی سے یہ سب ایسا ان موقوف ہو جاتی ہیں نماز پڑھنے والی کے نماز نہیں ٹوٹتی اور سامنے جانی والا جو سترہ کی پار جاوی

گنہگار نہیں ہوتا **عن** عطاء قال آخرة الرحل ذراع فما فوقه **ترجمہ** عطا نے کہا پالان کی پچھلی لکڑی ایک ہاتھ کی ہوتی ہے یا اس سے کچھ زیادہ

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربة فتوضع بین یدیه فیصلی الیها والناس

وراءه وکان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذها الامراء **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے

روز نکلتے حکم کرتے برچھا لانیکا وہ سامنے کھڑا کیا جاتا آپ اوسکی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپکے پیچھے ہوتے لیکن آپ یہہ سفر میں کرتے آپکے لوگ

ہی اسی وجہہ سے برچھا ساتھ رکھنا اختیار کیا ہے **ف** اور نماز کو چھوڑ دیا گیا خوب جو چیز اصل تھی وہ بھول گئے اور جو تبع تھی اوسکو ضرور سمجھ لیا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے سامنے اگر سترہ ہو تو کافی ہے مقتدیون کیواسطے بھی **عن** ابی جحیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بهم

بالبطحاء وبین یدیه عنزة الظهر رکعتین والعصر رکعتین یمر خلف العنزة المرأة والحمار **ترجمہ** ابی جحیفہ سے روایت ہے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی بطحا میں اور آپکے سامنے ایک برچھی تھی ظہر کی دو رکعتین اور عصر کے دو رکعتین برچھی کے اوس پار عورتین جاتی

تھین اور گدھے جاتے تھے **باب الخط اذا لم یجد عصا** جب لکڑی نہ ہو تو ایک لکیر کر لی زمین پر **عن** ابی ہریرة ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجهه شیئا فان لم یجد فلینصب عصا فان لم یکن معه عصا

فلیخطط خطا ثم لا یضره ما مر امامه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے

تو اپنے منہ کے سامنے کوئی چیز رکھ لیوی اگر کچھ نہ پاوی تو ایک لکڑی کھڑی کر لے اگر لکڑی بھی نہ ہو تو ایک لکیر کھینچ لیوی پھر جو چیز سامنے

سے جاوی گی اوسکو نقصان نہ پہنچاویگی **ف** یہہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اس پر بھی بعض علما کا عمل اسی پر ہے اور بعضوں کے

نزدیک لکیر کھینچنا کافی نہیں ہے لکیر کی کیفیت یہہ ہے مصلی یا یہہ مصلی یا یہہ مصلی کہا سفیان نے ہم نے کوئی دلیل نہیں

پائی جس سے اس حدیث کو مضبوط کریں اور یہہ حدیث ضعیف مروی ہے مگر اسی اسناد سے **عن** سفیان بن عیینة قال رأیت شریکا صلی بنا

فی جنازة العصر فوضع قلنسوته بین یدیه یعنی فی فریضة حضرت **ترجمہ** سفیان بن عیینہ سے روایت ہے میں نے شریک کو دیکھا۔

انہوں نے ہمارے ساتھ ایک جنازے میں عصر کے نماز پڑھی تو اپنی ٹوپی سامنے رکھ لی **باب الصلوة الی الراحلة** اونٹ کیطرف نماز پڑھنے کا

بیان **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الی بعیره **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ

کیطرف نماز پڑھتی تھی **باب** اذا صلی الی ساریۃ او نحوھا این یجعلھا منہ ستری کو کس جگہ پر مقابل کری **عن** المقداد بن

الاسود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی عود ولا عمود ولا شجرۃ الا جعلہ علی حاجبہ الایمن او الایسر ولا یصمد

لہ صمدا **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتی لکڑی یا ستون یا درخت کیطرف تو اوسکو اپنی داہنی

ابرو یا بائین ابرو کے مقابل کرتے اور اوسکو اپنی دونو آنکھوں کے بیچ مین نہ کرتے **ف** تاکہ بت پرستون کی مشابہت نہو۔ اسناد اس حدیث

کی ضعیف ہی **باب** الصلوۃ الی المتحدثین والنیام جو شخص باتین کرتا ہو یا سو رہا ہو اوسکی پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہی **عن** عبد اللہ

بن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصلوا خلف النائم ولا المتحدث **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑھو اوس شخص کے پیچھے جو سو رہا ہو یا باتین کر رہا ہو **باب** الدنو من السترۃ ستری سی نزدیک کھڑی

ہونیکا بیان **عن** سھل بن ابی حثمۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم الی سترۃ فلیدن منھا لا یقطع الشیطان

علیہ صلاتہ **ترجمہ** سھل بن ابی حثمہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب کوئی تم مین سے ستری کی آڑ مین نماز پڑھی

تو ستری سی نزدیک ہو جاوے تاکہ شیطان اوسکی نماز نہ توڑی **ف** کیونکہ اگر ستری سی دور کھڑا ہوگا تو کتا یا عورت یا گدھا اوسکی

اندر ہو کر جاویگا **عن** سھل قال کان بین مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین القبلۃ ممر عنز **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قبلے سے اتنا نزدیک کھڑی ہوتے کہ ایک بکری کی جگہہ ہتی **باب** ما یؤمر المصلی ان یدرأ عن الممر بین یدیہ اگر کوئی

نمازی کی سامنی سی جانی لگی تو اوسکو روکے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم

یصلی فلا یدع احدا یمر بین یدیہ ولیدرأہ ما استطاع فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سی جانی نہ دی اور جہانتک ہوسکی اوسکو روکے

اگر وہ نہ مانی تو اوس سے لڑی وہ شیطان ہی **ف** یعنی شیطان کا سا کام کرتا ہی کہ منع سے بھی نہین مانتا اوسکو مارنا بھی علاج ہی **عن**

ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیصل الی سترۃ ولیدن منھا ثم ساق معناہ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی نماز پڑھی تو ستری کی آڑ مین پڑھی اور اوس سی نزدیک

کھڑا ہو پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسی اوپر گزری **عن** ابی عبید حاجب بن سلیمان قال رأیت عطاء بن یزید اللیثی قائما یصلی

فذھبت امر بین یدیہ فردنی ثم قال حدثنی ابو سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من استطاع

منکم ان لا یحول بینہ وبین قبلتہ احد فلیفعل **ترجمہ** حاجب بن سلیمان سے روایت ہی مین نی عطاء بن یزید لیثی کو کھڑی

ہوئی نماز پڑھتے دیکھا مین اونکی سامنی سی جانی لگا اونہون نے مجھے پھیر دیا پھر کہا حدیث بیان کی مجھ سی ابو سعید خدری نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے یہ کر سکی کہ کسی شخص کو اپنی اور قبلے کے بیچ مین سی نکلنے نہ دی تو وہ کری **عن** ابی صالح قال رأیت

ابو سعید یصلی الی سترۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا صلی احدکم الی شیء یسترہ من الناس فاراد

احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفع فی نحرہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان **ترجمہ** ابو صالح سے روایت ہی ابو سعید مروان

پاس گئے اور کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی شخص تم میں سے ستر کی آڑ میں نماز پڑہتا ہے پھر کوئی شخص
اوسکے سامنے سے گذرنا چاہے تو اوسکے سینے پر مارے اگر وہ انکار کرے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے **ف** مراد یہہ ہے کہ اوسکو تنبیہہ کرے سختی سے سمجہا
دیوے لیکن بعد نماز کے اور اشارے سے منع کرے **باب ما ینہی** عنہ من المرور بین یدی المصلی نمازی کے سامنے سے جانیکی ممانعت **عن** بسر
بن سعید ان زید بن خالد الجہنی ارسلہ الی ابی جہیم یسالہ ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المار بین یدی
المصلی فقال ابو جہیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیر لہ من ان
یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شہرا او سنۃ **ترجمہ** بسر بن سعید کو زید بن خالد جہنی نے ابو جہیم پاس بہیجا یہہ پوچہنے
کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اوس شخص کے حق میں جو نمازی کے سامنے سے گزرے ابو جہیم نے کہا آپنے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے
والا جانے جو اوسپر عذاب ہوگا تو اوسکو چالیس تک کہڑا رہنا بہتر ہو سامنے چلے جانے سے ابو النضر نے کہا مجہے یاد نہیں انہوں نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینے
یا چالیس برس **باب ما یقطع الصلوۃ** کن چیزون کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم یقطع صلاۃ
الرجل اذا لم یکن بین یدیہ قید آخرۃ الرحل الحمار والکلب الاسود والمرأۃ فقلت ما بال الاسود من الاحمر من الاصفر من الابیض
فقال یا ابن اخی سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما سألتنی فقال الکلب الاسود شیطان **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب اوسکے سامنے کوئی چیز پالان کی پچہلی لکڑی برابر نہ ہو اور گدہا یا کتا یا عورت سامنے سے گذر جاوے میں نے کہا کالی کی کیا
خصوصیت ہے سرخ ہو یا زرد ہو یا سفید ہو تو کیسا انہوں نے کہا اے بہتیجے میرے بہائی کے تو نے مجہہ سے وہ بات پوچہی جو میں نے رسول اللہ سے پوچہی تہی آپنے
فرمایا کالا کتا شیطان ہوتا ہے **عن** ابن عباس رفعہ شعبۃ قال یقطع الصلوۃ المرأۃ الحائض والکلب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹوٹ جاتی ہے جب سامنے سے جوان عورت یا کتا نکل جاوے **ف** اس حدیث کو شعبہ نے اور ہشام اور ہمام نے موقوفا روایت کیا ہے اور شعبہ نے
مرفوعا **عن** ابن عباس قال احسبہ عن رسول اللہ صلعم قال اذا صلی احدکم الی غیر سترۃ فانہ یقطع صلوتہ الکلب والحمار والخنزیر
والیہودی والمجوسی والمرأۃ ویجزی عنہ اذا مروا بین یدیہ علی قذفۃ بحجر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے عکرمہ نے کہا میں سمجہتا
ہوں رسول اللہ نے فرمایا ہوگا جب کوئی تم میں سے نماز پڑہے بغیر سترہ کے تو اوسکی نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدہے اور سور اور یہودی اور پارسی اور عورت کے
سامنے نکل جانے سے البتہ اگر یہہ چیزیں ایک ڈہیلے کی مار سے پرے ہو کر نکلیں تو نماز ہو جاوے گی **عن** یزید بن نمران قال رأیت رجلا بتبوک مقعدا فقال
مررت بین یدی النبی صلعم وانا علی حمار وہو یصلی فقال اللہم اقطع اثرہ فما مشیت علیہا بعد **ترجمہ** یزید بن نمران سے روایت ہے
میں نے ایک شخص کو تبوک میں دیکہا جو لنجا تہا اوس نے کہا رسول اللہ صلعم نماز پڑہ رہے تہے میں گدہے پر سوار ہو کر آپکے سامنے سے گزرا آپنے فرمایا اللہ کاٹ
دے پاؤں اوسکا پہر میں اوس سے چل نہ سکا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کاٹ دیا اوس نے ہماری نماز کو کاٹ دے اللہ قدم اوسکا **عن** غزوان انہ
نزل بتبوک وہو حاج فاذا ہو برجل مقعد فسألہ عن امرہ فقال ساحدثک حدیثا فلا تحدث بہ ما سمعت انی حی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بتبوک الی نخلۃ فقال ہذہ قبلتنا ثم صلی الیہا فاقبلت وانا غلام اسعی حتی مررت بینہ و
بینہا فقال قطع صلوتنا قطع اللہ اثرہ فما قمت علیہا الی یومی ہذا **ترجمہ** غزوان سے روایت ہے وہ اوترے تبوک میں حج کے

اترا دی سے انہوں نے ایک لنجا آدمی دیکھا اوس سے حال پوچھا وہ بولا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں بشرطیکہ جبتک میں زندہ رہوں تم اوسکو کسی سے بیان نہ کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں اوترے تھے ایک درخت کی آڑ میں اور آپنے فرمایا یہ ہمارا قبلہ ہے پھر نماز شروع کی اوسطرف میں آیا دوڑتا ہوا اور جانیکو
مرکا تھا یہانتک کہ آنحضرت اور درخت کے بیچ میں سے ہو گزرا آپنے فرمایا توڑ دی اس نے نماز ہماری کاٹ دے اللہ نشان اسکا اوس وقت سے میں کھڑا نہ
ہو سکا لنجا ہو گیا **باب** سترۃ الامام سترۃ من خلفہ امام کا سترہ مقتدیوں کو بھی کفایت کرتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال
هبطنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثنية اذاخر فحضرت الصلوة يعني فصلى الى جدار فاتخذه قبلة ونحن خلفه فجاءت بهمة
تمر بين يديه فما زال يدارئها حتى لصق بطنه بالجدار ومرت من ورائه او كما قال مسدد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ اوترے اذاخر کی گھاٹی سے (ایک مقام ہے مکے مدینے کے درمیان) نماز کا وقت آگیا آپنے ایک دیوار کیطرف نماز پڑھی
اور ہم آپکے پیچھے کھڑے ہوئے ایک چارپایہ آیا سامنے سے جانیکو آپ اوسکو روکتے رہے یہانتک کہ آپنے اپنا پیٹ دیوار سے لگا دیا تاکہ وہ سامنے سے نہ جا سکے آخر وہ آپ
کے پیچھے سے چلا گیا **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي فذهب جدي يمر بين يديه فجعل يتقيه **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تھے ایک بکری کا بچہ سامنے سے جانے لگا آپ اوسکو روکتے رہے **باب** من قال المرأة لا تقطع
الصلوة عورت کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عائشة قالت كنت بين النبي صلعم وبين القبلة قال شعبة احسبها
قالت وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں بیچ میں رہتی تھی رسول اللہ اور قبلے کے شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا
اور میں اوس وقت حائضہ تھی۔ کہا ابو داؤد نے اور بہت لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا اونمیں یہ نہیں ہے میں حائضہ تھی **عن** عائشة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يصلي صلاته من الليل وهي معترضة بينه وبين القبلة راقدة على الفراش الذي يرقد عليه حتى اذا اراد
ان يوتر ايقظها فاوترت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہا کرتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے بیچ
میں لیٹی رہتیں اوس بچھونے پر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے جب آپ وتر پڑہنا چاہتے تو اونکو جگا دیتے وہ بھی وتر پڑہ لیتیں **عن**
عائشة قالت بئسما عدلتمونا بالحمار والكلب لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا معترضة بين يديه فاذا اراد
ان يسجد غمز رجلي فضممتها الي ثم يسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا برا کیا تم نے برابر کر دیا ہمکو گدہے اور کتے کے (تم نے یہ کہا کہ عورت اور
گدہے اور کتے کے سامنے نکل جانے سے نماز جاتی رہتی ہے) میں نے رسول اللہ کو دیکھا نماز پڑہتے تھے آپ اور میں آپکے سامنے لیٹی تھی جب آپ سجدہ کرنے
لگتے میرے پاؤں دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی آپ سجدہ کرتے **عن** عائشة انها قالت كنت انام وانا معترضة بين يدي رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو يصلي من الليل فاذا اراد ان يسجد ضرب رجلي فقبضتهما فسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں سوتی رہتی تھی اور پاؤں
میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے اور آپ رات کو نماز پڑہا کرتے جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پاؤں کو مار دیتے تھے میں اونکو سمیٹ لیتی آپ
سجدہ کرتے **عن** عائشة انها قالت كنت انام وانا معترضة في قبلة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيصلي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا
امامه اذا اراد ان يوتر زاد عثمان غمزني ثم اتفقا فقال تنحي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں سوتی تھی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قبلے کیطرف آپ نماز پڑہا کرتے اور میں آپکے آگے ہوتی جب آپ وتر پڑہنے لگتے فرماتے سرک جا **باب** من قال الحمار لا يقطع الصلوة گدہے کے سامنے جانے

نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن ابن عباس** قال اقبلت راكبا على اتان وانا يومئذ قد ناهزت الاحتلام ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس بمنى فمررت بين يدي بعض الصف فنزلت فارسلت الاتان ترتع ودخلت في الصف فلم ينكر ذلك احد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں قریب بلوغ تھا اور رسول اللہ صلعم نماز پڑھا رہے تھے منا میں میں سامنے سے صف کے گزرا پھر گدھی پر سے اترا وہ چرتی رہی اور میں صف میں شریک ہو گیا کسی نے مجھ پر انکار نہیں کیا **ف** شاید اس وجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ امام کے سامنے سے ہو کر وہ گدھی نہیں نکلی تھی تو کچھ حرج نہیں ہوا کیونکہ امام کا سترہ مقتدیوں کو کافی ہے اور شاید اس وجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ گدھی کے سامنے جانے کو وہ لوگ مفسد نماز نہ سمجھتے ہونگے **عن ابي الصهباء** قال تذاكرنا ما يقطع الصلاة عند ابن عباس فقال جئت انا وغلام من بني عبد المطلب على حمار ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فنزل ونزلت وتركنا الحمار امام الصف فما بالاه وجاءت جاريتان من بني عبد المطلب فدخلتا بين الصف فما بالى ذلك **ترجمہ** ابو الصہباء (صہیب مولے ہیں ابن عباس کے) سے روایت ہے ہم نے ذکر کیا ان چیزوں کا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ابن عباس نے کہا میں اور ایک لڑکا عبد المطلب کی اولاد سے گدھے پر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے وہ بھی اترا میں بھی اترا اور گدھے کو صف کے آگے چھوڑ دیا آپ نے کچھ پرواہ نہ کی پھر دو لڑکیاں آئیں عبد المطلب کی اولاد سے وہ صف کے بیچ میں چلی آئیں آپ نے کچھ پرواہ نہ کی دوسری روایت میں ہے فجاءت جاريتان من بني عبد المطلب اقتتلتا فاخذهما قال عثمان ففرع بينهما وقال داود فنزع احداهما من الاخرى فما بالى ذلك **ترجمہ** دو لڑکیاں عبد المطلب کی اولاد میں سے لڑتی ہوئیں آئیں آپ نے ان کو پکڑ لیا یا جدا کر دیا پھر کچھ پرواہ نہ کی

باب من قال الكلب لا يقطع الصلوة کتے کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن الفضل بن عباس** قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في بادية لنا ومعه عباس فصلى في صحراء ليس بين يديه سترة وحمارة لنا وكلبة تعبثان بين يديه فما بالى ذلك **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ہمارے پاس آئے جنگل میں آپ کے ساتھ عباس بن عبد المطلب تھے آپ نے جنگل میں نماز پڑھی اور آپ کے سامنے سترہ نہ تھا اور گدھی اور کتیا ہماری آگے سامنے کھیلتی تھیں آپ نے کچھ پرواہ نہ کی

باب من قال لا يقطع الصلوة شيء کسی چیز کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن ابي سعيد** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلوة شيء وادرؤا ما استطعتم فانما هو شيطان **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جہاں تک ہو سکے دفع کرو وہ شیطان ہے **عن ابي الوداك** قال مر شاب من قريش بين يدي ابي سعيد الخدري وهو يصلي فدفعه ثم عاد فدفعه ثلث مرات فلما انصرف قال ان الصلوة لا يقطعها شيء ولكن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادرؤا ما استطعتم فانه شيطان **ترجمہ** ابو الوداک سے روایت ہے ایک جوان قریشی ابو سعید خدری کے سامنے سے جانے لگا نماز میں ابو سعید نے اس کو دھکا دیا پھر وہ آیا پھر دھکا دیا تین بار جب فارغ ہوئے تو کہا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے دفع کرو وہ شیطان ہے کہا ابو داود نے جب دو حدیثیں متعارض ہوں تو اصحاب کا عمل دیکھا جاوے گا۔ صحابہ بھی مختلف ہیں لیکن اکثر کا قول یہی ہے کہ نماز کسی شے کے سامنے جانے سے نہیں ٹوٹتی۔ تمام ہوا پارہ چوتھا سنن ابی داود کی تیس پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ پانچواں ان شاء اللہ جل جلالہ کے فضل اور انعام پر توکل کر کے بعونہ تعالی

تم الجزء الرابع ويتلوه الجزء الخامس ان شاء الله تعالى

فہرست ابواب پارہ چہارم سنن ابوداؤد

تم الفہرس الجزء الرابع

بعون اللہ تعالی

الجزء الخامس

پارہ پانچوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب استفتاح الصلوٰة نماز شروع کرنیکا بیان **باب** رفع الیدین دونو ہاتھ اوٹھانی کا بیان **ف** احادیث صحیحہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اوٹھانا کئی مقاموں پر ثابت ہے پہلے تکبیر تحریمہ کیوقت دوسری رکوع کرتی وقت تیسرے رکوع سے کھڑی ہوتی وقت چوتھے تیسری رکعت کو ہاتھ باندھنے سے پہلے اور جو روایتیں اسکی خلاف میں آئی ہیں وہ ضعیف ہیں دوسرے یہ کہ اون روایات سے رفع یدین کا نہ کرنا بعض اوقات میں ثابت ہوتا ہے یہ نہیں نکلتا کہ رفع یدین درست نہیں ہے یا کبھی نہ کرنا چاہیے البتہ جو روایات وقت نماز خلاف ہیں جب ہم رفع یدین کو واجب یا فرض جانتے ہم تو اوسکو مستحب کہتے ہیں پھر استحباب کا ثبوت بہت عیان ہے جب احادیث صحیحہ کرنا اوس کا رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور تابعین سے بخوبی ثابت ہے **عن** ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰة رفع یدیه حتی یحاذی منکبیه واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسه من الرکوع وقال سفیان مرة واذا رفع راسه واکثر ما کان یقول وبعد ما یرفع راسه من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے دونو ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک اسی طرح جب رکوع کرتے اور جب اوٹھاتے سر رکوع سے اور نہیں اوٹھاتے دونو سجدوں کے بیچ میں **عن** عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰة رفع یدیه حتی تکونا حذو منکبیه ثم کبر وهما کذلک فیرکع ثم اذا اراد ان یرفع صلبه رفعهما حتی تکونا حذو منکبیه ثم قال سمع اللہ لمن حمده ولا یرفع یدیه فی السجود ویرفعهما فی کل تکبیرة یکبرها قبل الرکوع حتی تنقضی صلاته **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک پھر تکبیر کہتے اور ہاتھ ویسے ہی رہتے پھر رکوع کرتے پھر جب سر اوٹھاتے رکوع سے ہاتھوں کو اوٹھاتے مونڈھوں تک پھر فرماتے سمع اللہ لمن حمده اور نہیں ہاتھ اوٹھاتے تھے دونوں سجدوں میں بلکہ اوٹھاتے تھے ہر رکعت میں جب تکبیر کہتے رکوع کرنیکے لیے یہانتک کہ پوری ہو جاتی نماز آپکی **عن** وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا کبر رفع یدیه قال ثم التحف ثم اخذ شماله بیمینه وادخل یدیه فی ثوبه قال فاذا اراد ان یرکع اخرج یدیه ثم رفعهما واذا اراد ان یرفع راسه من الرکوع رفع یدیه ثم سجد ووضع وجهه بین کفیه واذا رفع راسه من السجود ایضا رفع یدیه حتی فرغ من صلاته قال محمد فذکرت ذلک للحسن بن ابی الحسن فقال هی صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعله من فعله وترکه من ترکه **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے جب تکبیر کہی دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر دونوں ہاتھ اندر کر لیے کپڑے کے **ف** یعنی ہاتھ اوٹھاتی وقت دونو ہاتھوں کو باہر نکالا کپڑے سے پھر باندھتی وقت اندر کر لیے سردی کے سبب سے **ت** پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا اور دونوں ہاتھ کپڑے کی اندر کر لیے جب رکوع کرنا چاہا تو دونوں ہاتھ باہر نکال کر اونکو اوٹھایا اسی طرح جب سجدے کو

سر اوٹھاتی لگے دونون ہاتھون کو اوٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی پیشانی کو دونون ہونچون کے بیچمین کیا اور جب سجدہ سے سر اوٹھایا دونو ہاتھون کو اوٹھایا **ف** صحیح روایت مین سجدون کے بیچ مین ہاتھ اوٹھانا نہین ہی اکثر علما کے نزدیک منسوخ ہے **ف** محمد نے کہا مین نے پھر حسن بن ابی الحسن سے کہا انہون نے کہا یہ نماز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرنیوالون نی ایسا ہی کیا اور چھوڑنیوالون نے چھوڑ دیا **عن** وائل بن حجر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ مع التکبیر **ترجمہ** وائل بن حجر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے دیکھا تکبیر کیوقت **عن** وائل بن حجر انہ ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قام الی الصلوۃ رفع یدیہ حتی کانتا بحیال منکبیہ وحاذی بابہامیہ اذنیہ ثم کبر **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہی انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کو لیے کھڑے ہوے دونو ہاتھ اپنی اٹھائی مونڈہون تک اور انگھوٹے کانون کے برابر کیے پھر تکبیر کہی **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فکبر فرفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ ثم اخذ شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذلک ثم وضع یدیہ علی رکبتیہ فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل ذلک فلما سجد وضع راسہ بذلک المنزل من بین یدیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الایمن علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ورایتہ یقول ہکذا وحلق بشر الابہام والوسطی واشار بالسبابۃ **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قصداً دیکھا آپ کیونکر پڑہتے ہین تو پہلے آپ کھڑے ہوے اور قبلہ کیطرف مونھہ کیا اور اللہ اکبر کہا دونو ہاتھ اوٹھائی کانون تک پھر بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑا جب رکوع کا قصد کیا اسیطرح دونو ہاتھون کو اوٹھایا جب سجدہ کیا تو اپنے سر کو دونو ہاتھون کے بیچ مین رکہا پھر بیٹھے تو بائین پیر کو بچھایا اور بایان ہاتھ اپنی بائین ران پر رکہا اور داہنی ہاتھ کی کہنی داہنی ران سے جدا رکھی اور دو انگلیون کو بند کر لیا اور ایک حلقہ بنا لیا (بیچ کی انگلی اور انگھوٹے سے) اور دیکھا مین نے انکو اسطرح کہتے تھے اور بشر نے بتایا انگھوٹے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ کیا اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے ثم وضع یدہ الیمنی علی ظہر کفہ الیسری والرسغ والساعد قال فیہ ثم جئت بعد ذلک فی زمان فیہ برد شدید فرایت الناس علیہم جل الثیاب تحرک ایدیہم تحت الثیاب **ترجمہ** پھر داہنا ہاتھ بائین کف پر رکہا یا بائین پہونچے پر یا بائین بانہہ پر اس روایت مین یہ بھی ہے پھر مین آیا سخت جاڑے مین تو مین نے لوگون کو دیکھا بہت کپڑے پہنے ہوے اوسکے اندر اونکے ہاتھ ہلتے تھے (رفع یدین کیوقت) **عن** وائل بن حجر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حیال اذنیہ قال ثم اتیتہم فرایتہم یرفعون ایدیہم الی صدورہم فی افتتاح الصلوۃ وعلیہم برانس واکسیۃ **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے جب نماز شروع کی دونو ہاتھ اوٹھائی کانون تک وائل نے کہا پھر جو مین آیا تو مین نے لوگون کو دیکھا اپنی ہاتھ اوٹھاتے تھے سینے تک نماز شروع کرنیکے وقت اور وہ جبے اور کمل اوڑہے تھے

باب افتتاح الصلوۃ نماز کے شروع کرنیکا بیان

عن وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشتاء فرایت اصحابہ یرفعون ایدیہم فی ثیابہم فی الصلوۃ **ترجمہ** وائل ابن حجر سی روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاڑے مین آیا مین نے دیکھا آپکے اصحاب کو اوٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کپڑون کے اندر **ف** سردی

کی وجہ سے باہر نہ نکالتے تھے کیونکہ ہاتھوں کا باہر نکالنا واجب نہیں ہے مستحب ہے **عن ابی حمید الساعدی** فی عشرۃ من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو قتادۃ قال ابو حمید انا اعلمکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فلم فواللہ
ما کنت باکثرنا لہ تبعۃ ولا اقدمنا لہ صحبۃ قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی
الصلوۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یکبر حتی یقر کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم یقرأ ثم یکبر فیرفع یدیہ
حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل فلا یصب رأسہ ولا یقنع ثم یرفع رأسہ
فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یہوی الی الارض فیجافی یدیہ عن
جنبیہ ثم یرفع رأسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ویفتح اصابع رجلیہ اذا سجد ویسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع
ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین
کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوۃ ثم یصنع ذلک فی بقیۃ صلاتہ حتی اذا
کانت السجدۃ التی فیہا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متورکا علی شقہ الایسر قالوا صدقت ہکذا کان یصلی
صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیوں میں بیٹھے ہوئے تھے اون میں ابو قتادہ بھی تھے ابو حمید نے کہا
میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں اون لوگوں نے کہا کیونکر قسم خدا کی تم ہم سے زیادہ پیروی نہیں
کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ہم سے پہلے آپ کی صحبت میں آئے تھے ابو حمید نے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے **ف** مگر یہہ ضرور نہیں
کہ تم مجھ سے زیادہ صحبت رکھتے تھے تو نماز کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو اسلیے ہو سکتا ہے میں نے خوب غور کیا ہو اور اچھی طرح یاد رکھا ہو اور تمکو
خیال نہ رہا ہو **ت** اون لوگوں نے کہا اچھا بیان کرو ابو حمید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے
اپنے مونڈھوں تک پھر تکبیر کہتے جب ہر ایک ہڈی اپنے مقام پر آجاتی اعتدال سے تو آپ قرات شروع کرتے پھر تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے
مونڈھوں تک پھر رکوع کرتے اور دونوں ہتھیلیاں اپنی گھٹنوں پر رکھتے اور پیٹھ سیدھی کرتے اور سر کو پیٹھ کے برابر رکھتے نہ جھکاتے
نہ اونچا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے اپنے مونڈھوں تک سیدھے کھڑے ہو کر پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین
کی طرف جھکتے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے پھر اٹھاتے اپنا سر سجدے سے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اوسپر بیٹھتے اور سجدہ کے وقت اپنی
انگلیوں کو کھلا رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے اللہ اکبر کہہ کر پھر سر اٹھاتے سجدے سے اور بائیں پیر کو بچھا کر اوسپر بیٹھتے اتنی دیر تک کہ ہر ایک ہڈی
اپنے ٹھکانے آجاتی (بعد اوسکے کھڑے ہوتے) اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے پھر جب دو رکعتوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے اللہ اکبر
کہتے اور دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک جیسا شروع نماز کے وقت اٹھاتے تھے پھر باقی نماز میں ایسا ہی کرتے یہانتک کہ جب اخیر سجدے سے
فارغ ہوتے جسکے بعد سلام ہوتا ہے نکالتے بایاں پاؤں اپنا اور بیٹھتے بائیں کولے پر۔ اون صحابہ نے یہہ سنکر کہا سچ کہا تونے اسیطرح رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے **عن محمد بن عمرو العامری** قال کنت فی مجلس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذاکروا
صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید فذکر بعض ہذا الحدیث وقال فاذا رکع امکن کفیہ من رکبتیہ

وفرج بین اصابعه هصر ظهره غیر مقنع راسه ولا صافح بخده وقال فاذا قعد فی الرکعتین قعد علی بطن قدمه الیسری

ونصب الیمنی فاذا کان فی الرابعة افضی بورکه الیسری الی الارض واخرج قدمیه من ناحیة واحدة **ترجمہ** محمد بن

عمرو عامری سے روایت ہی مین ایک مجلس مین تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب کے انہون نے انکی نماز کا ذکر کیا ابو حمید نے

کہا پھر بھی حدیث بیان کی اور کہا جب آپ نے رکوع کیا تو اپنے ہتھیلیون کو گھٹنون پر جمایا اور انگلیان کشادہ کہین پھر پیٹ کو

خم کیا اور سر کو اونچا نہ رکہا نہ کسی طرف داہنی بائین منہ کو موڑا (بلکہ سیدھا قبلہ کیطرف رکھا) جب دو رکعتون کی بعد بیٹھی تو بائین

پانون کی تلوی پر بیٹھی اور داہنی پانون کو کہڑا کیا جب چوتھی رکعت کی بعد بیٹھی تو بائین سرین کو زمین پر رکھدیا اور دونون پانون کو

ایکطرف نکالدیا **عن** محمد بن عمرو بن عطاء نحو هذا قال فاذا سجد وضع یدیه غیر مفترش ولا قابضهما واستقبل

باطراف اصابعه القبلة **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطا سے ایسا ہی مروی ہی اور اس مین یہ ہی جب آپ نے سجدہ کیا تو نہ اپنے ہاتھون کو بچھایا

زمین پر نہ سمیٹ لیا اور اپنی انگلیونکا منہہ قبلہ کیطرف کیا **عن** عباس او عیاش بن سهل الساعدی انه کان فی مجلس فیه ابوه

وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی المجلس ابو هریرة وابو حمید الساعدی وابو اسید بهذا الخبر یزید او ینقص

قال فیه ثم رفع راسه یعنی من الرکوع فقال سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ورفع یدیه قال اللہ اکبر فسجد فانتصب

علی کفیه ورکبتیه وصدور قدمیه وهو ساجد ثم کبر فجلس فتورك ونصب قدمه الاخری ثم کبر فسجد ثم کبر فقام ولم

یتورك ثم ساق الحدیث ثم قال جلس بعد الرکعتین حتی اذا هو اراد ان ینهض للقیام قام بتکبیرة ثم رکع الرکعتین

الاخریین ولم یذکر التورك فی التشهد **ترجمہ** عباس یا عیاش بن سهل ساعدی سے روایت ہی کہ وہ ایک مجلس مین تھے جس مین

انکی باپ جو صحابی تھے اور ابو ہریرہ اور ابو حمید ساعدی اور ابو اسید موجود تہی۔ پھر یہی حدیث بیان کی کچہ کم و بیش کہا پھر آپ نے

سر اوٹہایا رکوع سے اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللهم ربنا لك الحمد اور دونو ہاتھ اوٹھائی پھر فرمایا اللہ اکبر اور سجدہ کیا تو جمایا زمین

پر اپنی ہتھیلیون کو اور گھٹنونکو اور انگلیون کی سرونکو سجدہ مین پھر تکبیر کہی جب بیٹھی تو سرین پر بیٹھی اور ایک قدم کو کہڑا کیا پھر تکبیر کہی

اور دوسرا سجدہ کیا پھر سرین پر نہ بیٹھی اور کھڑی ہوگئی پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک یہان تک کہ بیٹھی دو رکعتین پڑہ کر جب اوٹھنے

کا ارادہ کیا تکبیر کہی اور کھڑی ہوئی پھر پچھلی دو رکعتین پڑہین اور نہین ذکر کیا تورک کا تشہد مین (تورک کہتی ہین سرین پر بیٹھنی کو اور

دونو پانون ایکطرف نکالدینی کو) **عن** عباس بن سهل قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة

فذکروا صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر

بعض هذا قال ثم رکع فوضع یدیه علی رکبتیه کانه قابض علیهما ووتر یدیه فتجافی عن جنبیه قال ثم سجد

فامکن انفه وجبهته ونحی یدیه عن جنبیه ووضع کفیه حذو منکبیه ثم رفع راسه حتی رجع کل عظم فی

موضعه حتی فرغ ثم جلس فافترش رجله الیسری واقبل بصدر الیمنی علی قبلته ووضع کفه الیمنی علی رکبته الیمنی

وکفه الیسری علی رکبته الیسری واشار باصبعه **ترجمہ** عباس بن سهل سے روایت ہی جمع ہوئی ابو حمید اور ابو اسید اور سهل بن سعد اور

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ابو حمید نے کہا میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں آپ کی نماز
کو پھر کہی حدیث بیان کی بعد اوسکے کہا پھر آپ نے رکوع کیا اور دونو ہاتھوں کو دونو گھٹنیوں پر رکہا گویا انکو پکڑ لیا اور دونو ہاتھوں کو
سیدھا کیا گویا کمان کا چلّہ ہو گئی اور جدا رکھا پہلوؤں سے پھر سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگایا اور دونو ہاتھوں کو
جدا رکہا پہلوؤں سے اور دونو ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر رکہا پھر سر اوٹھایا یہاں تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی ٹھکانے سے جا لگی
پھر دوسرا سجدہ کیا اور اوس سے فارغ ہوئے پھر بیٹھے بایاں پاؤں بچھا کر اور داہنی پاؤں کو کھڑا کیا اور اوسکی اونگلیوں کو قبلہ کی
طرف کیا اور اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنی گھٹنے پر رکہا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنے پر رکہا اور اونگلی سے اشارہ کیا **عن** ابی
حمید بهذا الحدیث قال واذا سجد فرج بین فخذیه غیر حامل بطنه علی شیء من فخذیه **ترجمہ** دوسری روایت
میں ہے جب سجدہ کیا تو دونو رانوں کو کشادہ رکہا اور پیٹ کو رانوں سے نہ لگایا **عن** وائل بن حجر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی
هذا الحدیث قال فلما سجد وقعتا رکبتاه الی الارض قبل ان تقع کفاه قال فلما سجد وضع جبهته بین کفیه
وجافی عن ابطیه قال حجاج وقال همام وحدثنا شقیق حدثنی عاصم بن کلیب عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم
بمثل هذا وفی حدیث احدهما واکبر علمی انه حدیث محمد بن جحادة واذا نهض نهض علی رکبتیه واعتمد علی فخذه **ترجمہ**
وائل بن حجر سے روایت ہے اسی حدیث میں جب آپ سجدہ کرتے تو گھٹنے آپکے زمین پر ہاتھوں سے پہلے لگتے جب سجدے میں جاتے تو پیشانی دونو
ہاتھوں کے بیچ میں رکھتے اور اپنی بغلیں کھلی رکھتے دوسری روایت میں ہے جب آپ اوٹھتے تو اپنی گھٹنوں پر اوٹھتے اور بوجھ ڈالتے رانوں پر **عن**
وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یرفع ابهامیه فی الصلوة الی شحمة اذنیه **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت
ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹھاتے تھے اپنی دونو انگھوٹوں کو (ہاتھ کے) کانو کے لو تک **ف** نماز شروع کرتے وقت ابو حنیفہ
کا بھی قول ہے **عن** ابی هریرة انه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا کبر للصلوة جعل یدیه حذو منکبیه
واذا رکع فعل مثل ذلك واذا رفع للسجود فعل مثل ذلك واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلك **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونو ہاتھ مونڈھوں تک اوٹھاتے جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے جب رکوع سے
فارغ ہو کر سیدھے کھڑے ہوتے سجدے کیواسطے تو ایسا ہی کرتے جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو ایسا ہی کرتے **عن** میمون المکی
انه رأی عبد اللہ بن الزبیر وصلی بهم یشیر بکفیه حین یقوم وحین یرکع وحین یسجد وحین ینهض للقیام فیقوم
فیشیر بیدیه فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رأیت ابن الزبیر صلی صلاة لم ار احدا یصلیها فوصفت له هذه
الاشارة فقال ان احببت ان تنظر الی صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاقتد بصلاة عبد اللہ بن الزبیر **ترجمہ**
میمون مکی سے روایت ہے انہوں نے عبد اللہ بن الزبیر کو دیکھا نماز پڑھائی اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے (رفع یدین کیا) کھڑے
ہوتے وقت اور رکوع کے وقت اور سجدے کے وقت اور پھر کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہوئے اور اشارہ کیا ہاتھوں سے وہ گئے عبد اللہ بن عباس کے پاس
اور اون سے کہا میں نے عبد اللہ بن الزبیر کو اسطرح نماز پڑھتے دیکھا کہ کسیکو اسطرح پڑھتے نہ دیکھا اور میں نے بیان کیا ہاتھوں سے اشارہ

کرنیکا عبد اللہ بن عباس نے کہا اگر تو چاہتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنا تو پیروی کر عبد اللہ بن الزبیر کی نماز کی

عن النضر بن کثیر یعنی السعدی قال صلی الی جنبی عبد اللہ بن طاؤس فی مسجد الخیف فکان اذا سجد السجدۃ الاولی فرفع رأسہ منہا رفع یدیہ تلقاء وجہہ فانکرت ذلک فقلت لوھیب بن خالد فقال لہ وھیب بن خالد تصنع شیئا لم ار احدا یصنعہ فقال ابن طاؤس رأیت ابی یصنعہ وقال ابی رأیت ابن عباس یصنعہ ولا اعلم الا انہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنعہ **ترجمہ** نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہی میرے پہلو مین نماز پڑہی عبد اللہ بن طاؤس نے مسجد خیف مین جب انہون نے سجدہ کیا پہلا اور اپنا سر اوٹہایا تو دونو ہاتہہ اٹہائے اپنے منہ کے سامنے مین نے اسکا انکار کیا اور وہب بن خالد سے ذکر کیا وہب بن خالد نے عبد اللہ سے کہا تم ایسی بات کرتے ہو جو مین نے کسیکو کرتے نہین دیکہا عبد اللہ بن طاؤس نے کہا مین نے اپنے باپ طاؤس کو یہ کرتے دیکہا اور طاؤس نے کہا مین نے ابن عباس کو ایسا کرتے دیکہا اور مین نہین جانتا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے تھے **ف** اول عمل مین پھر آپ نے دونو سجدون کے بیچ مین ہاتہہ اوٹہانا چہوڑ دیا

عن ابن عمر انہ کان اذا دخل فی الصلوۃ کبر ورفع یدیہ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ویرفع ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونو ہاتہہ اٹہاتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور جب دو رکعتین پڑہ کر کہڑے ہوتے دونو ہاتھ اوٹہاتے اور بیان کرتے تہے یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث موقوفاً صحیح ہے مرفوع نہین ہے۔ دوسری روایت مین یون ہی واذا قام من الرکعتین یرفعہما الی ثدییہ جب دو رکعتین پڑہ کر کہڑے ہوتے دونو ہاتھ اٹہاتے چہاتیون تک تیسری روایت مین ہی ابن جریج نے کہا مین نے نافع سے پوچہا کیا ابن عمر پہلی بار مین ہاتہہ اونچے اٹہاتے تہے مین نے کہا مجھکو بتاؤ انہون نے اشارہ کیا چہاتیون تک یا اس سے بھی نیچے

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا ابتدأ الصلوۃ یرفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعہما دون ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر جب نماز شروع کرتے تہے اپنے دونو ہاتہون کو اوٹہاتے تہے مونڈہون تک اور جب رکوع سے سر اوٹہاتے تہے تو اس سے کم ہاتہون کو اٹہاتے تہے۔ کہا ابو داؤد نے یہ سوا مالک کے کسی نے روایت نہین کیا کہ رکوع سے سر اٹہاتے وقت اس سے کم اوٹہاتے تھے **ف** بلکہ اور لوگون نے یہ بیان روایت کیا ہی جتنا شروع مین اٹہاتے تھے اوتنا ہی بیچ مین

عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الرکعتین کبر ورفع یدیہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتین پڑہ کر اوٹھتے تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ اوٹھاتے

عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلوتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک وکبر **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کو کہڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ اٹہاتے مونڈہون تک اور جب قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسے ہی ہاتہون کو اوٹہاتے اور . . . .

جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو اسیطرح ہاتھونکو اوٹھاتے اور بیٹھنے کی حالت مین ہاتھونکو نہ اوٹھاتے اور جب دو رکعتین پڑھ کر اوٹھتے تو دونو ہاتھ اسی
طرح اوٹھاتے اور تکبیر کہتے ۔ کہا ابو داؤد نے ابو حمید ساعدی کی حدیث مین ہی جب دو رکعتین پڑھ کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ
اوٹھاتے مونڈہون تک جیسے تکبیر کہی تھی شروع نماز مین - اسکو بیان کرنیسے یہ غرض ہے کہ حضرت علی کے روایت مین واذا قام من السجدتین
کے معنی واذا قام من الرکعتین ہین چنانچہ ہم نے اوسی طرح ترجمہ کیا ہے **عن** مالك بن الحويرث قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم
يرفع يديه اذا كبر واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع حتى يبلغ بهما فروع اذنيه **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت
ہی دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکبیر کہتے آپ دونون ہاتھ اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے
یہانتک کہ پہونچتے دونو ہاتھ کانون کی لو تک **عن** بشير بن نهيك قال قال ابو هريرة لو كنت قدام النبي صلى الله عليه وسلم لرأيت
ابطيه زاد ابن معاذ قال يقول لاحق الا ترى انه في الصلوة لا يستطيع ان يكون قدام رسول الله صلى الله عليه وسلم
وزاد موسى يعني اذا كبر رفع يديه **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتا تو اونکی بغل دیکھتا (یعنی اتنا
ہاتھ اپنا الگ رکہتے تھے) لاحق نے کہا بہلا نماز مین ابو ہریرہ کیونکر رسول اللہ صلعم سے آگے ہوسکتے تہے موسی نے زیادہ کیا جب آپ تکبیر کہتے
تو دونو ہاتھ اوٹھاتے **عن** علقمة قال قال عبد الله علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة فكبر ورفع يديه فلما
ركع طبق يديه بين ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي قد كنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا يعني الامساك
على الركبتين **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز سکھائی تو تکبیر کہی اور دونو
ہاتھ اوٹھائے جب رکوع کیا تو دونو ہاتھون کو جوڑ کر دونو گھٹنون کے بیچمین رکھ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہین اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم
تہا پہر منسوخ ہوگیا) جب یہ خبر سعد بن ابی وقاص کو پہونچی اونہون نے کہا سچ کہا میرے بہائی (عبد اللہ بن مسعود) نے پہلے ہم ایسا ہی کیا
کرتے تہے پہر ہمکو حکم ہوا دونو ہاتھ گھٹنون پر رکھنے کا

باب من لم يذكر الرفع عند الركوع

رکوع کیوقت ہاتھ نہ اوٹھانیکا بیان **عن** علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلي بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى فلم
يرفع يديه الا مرة **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا کیا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ بتاؤن پہر اونہون نے
نماز پڑہی تو ہاتھ نہین اوٹھائے مگر ایکبار **ف** یعنی شروع نماز مین امام احمد اور بخاری نے اس حدیث کو ضعیف کیا بوجہ عاصم
بن کلیب کے لیکن توثیق کی ابن معین نے اور حسن کہا اس حدیث کو ترمذی نے لیکن یہ حدیث معارض نہین ہوسکتی اون احادیث صحیحہ
کثیرہ کی جن سے رفع ثابت ہی اسواسطے کہ رفع یدین مستحب ہے واجب یا فرض نہین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ترک بہی کیا ہوگا
عبد اللہ بن مسعود کو وہی یاد رہا دوسری یہ کہ عبد اللہ بن مسعود کی یاد نہ رکھنے سے لازم نہین آتا کہ اورون کی روایت غلط ہوجاوے
کیونکہ جملہ صحابہ نے رفع یدین نقل کیا ہی اون مین سے ہین حضرت عمر اور علی رض اور ابن عباس اور عبد اللہ بن الزبیر وغیرہم بعضون نے
کہا کہ عشرہ مبشرہ نے اسکو روایت کیا ہی بخاری نے کتاب رفع الیدین مین بیان کیا ہی کہ اونیس صحابہ نے رفع یدین کی حدیثون کو
نقل کیا ہی اور عبد اللہ بن مسعود پر بعض مسائل مخفی رہ گئے ہین شاید یہ بہی اون مین سے ہو جیسے تیمم جنب کے واسطے اور تطبیق الخ

ہونا وغیر ذلک باوجود اسکی شک نہین ہی کسیکو عبد اللہ بن مسعودؓ کے کثرت اور وسعت علم مین اور افقہ ہونی مین رضی ہو اللہ ان سے
اور تمام صحابہ سے۔ دوسری روایت مین ہی فرفع یدیہ فی اول مرۃ وقال بعضھم مرۃ واحدۃ یعنی ایک ہی بار ہاتھہ اوٹہایا یا
پہلی بار مین ہاتھ اوٹہایا **عن** البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ الی قریب اذنیہ ثم
لا یعود **ترجمہ** براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اوٹہاتی دونو ہاتھ اپنی کانون کی قریب تک پہر نہ اٹہاتے
ف اس حدیث کو ضعیف کیا ابن مدینی ا۔ امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کہا اوسکو بخاری نی اور اسکی اسناد مین شریک ہی جو
اکثر غلطی کیا کرتا ہے اوسی نی غلطی سی ثم لا یعود کا لفظ کہدیا سفیان نی روایت کیا یزید سی اوس مین نہین ہی ثم لا یعود لیکن سفیان
نی کہا بعد کو یزید نی کہا کوفے مین ثم لا یعود کہا ابو داؤد نی روایت کیا اس حدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سی اور ثم
لا یعود نہین کہا بخاری نی کتاب رفع الیدین مین کہا کہ وہم کیا اس حدیث مین سفیان نے ثم لا یعود کے نقل کرنی مین اور ابن القطان
نی بہی ایسے کہا اور محمد بن نصر مروزی اور دارقطنی نے کہا ثم لا یعود کی زیادت منکر ہی۔ مگر سفیان ثوری ثقہ ہین اور زیادتے
ثقہ کی مقبول ہوتی ہی **عن** البراء بن عازب قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین افتتح الصلوۃ ثم
لم یرفعھما حتی انصرف **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہی کہا دیکھا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے ہاتھ اٹہائی
جب نماز شروع کی پھر نہین اوٹہائے نماز سی فارغ ہونی تک **ف** ابوداؤد نی کہا یہ حدیث صحیح نہین ہے مگر اسکی صحیح نہونی کے
کوئی وجہ بیان نہین کی **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل فی الصلوۃ رفع یدیہ مدا **ترجمہ** ابوہریرہ
سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی تو دونو ہاتھ اوٹھاتے لنبے کرکے

باب وضع الیمنی علی الیسرے فی الصلوۃ

داہنا بائین ہاتھہ پر رکہنا نماز مین **عن** زرعۃ بن عبد الرحمن سمعت ابن الزبیر یقول صف القدمین ووضع
الید علی الید من السنۃ **ترجمہ** زرعہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی مین نے عبد اللہ بن الزبیر سی سنا کہتی تھی برابر رکہنا قدمونکا اور ہاتھ کو
ہاتھ پر رکہنا سنت ہی **عن** ابن مسعود انہ کان یصلی فوضع یدہ الیسری علی الیمنی فراہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی
علی الیسری **ترجمہ** ابن مسعودؓ سی روایت ہی وہ نماز پڑہتی تھی انہون نی اپنا بایان ہاتھ داہنے کے اوپر رکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکہا تو اونکا داہنا ہاتھ بائین ہاتھہ کے اوپر رکھدیا **عن** ابی جحیفۃ ان علیا رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف علی
الکف فی الصلوۃ تحت السرۃ **ترجمہ** ابی جحیفہ سی روایت ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہا سنت ہی رکہنا پہونچی کا دوسری
پہونچی پر نماز مین ناف کے نیچے **ف** روایت کیا اس اثر کو احمد اور دارقطنی اور بیہقی نے بھی لیکن اسکی اسناد مین عبد الرحمن بن اسحاق
کوفی ہی اور وہ ضعیف ہے امام الائمہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین روایت کیا وائل بن حجر سے کہ نماز پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھہ آپنے اپنا داہنا ہاتھہ بائین ہاتھ پر رکہا سینے پر اور معارض ہے اوسکی وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے
کہ مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے داہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکہا ناف کے نیچے۔ بہرحال سینے پر ہاتھہ باندہنا حدیث
صحیح سی ثابت ہی مگر کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ پورا داہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکہی اسطرح سی کہ داہنی ہاتھہ کی بیچ کی انگلی بائین ہاتھہ کے کہنی

اور بایان ہاتھ بغل کے تلے اور یہہ کیفیت ظاہر حدیث سہل بن سعد سے نکلتے ہی جسکو بخاری نے روایت کیا **عن** جریر الضبی قال رأیت
علیا رضی اللہ عنہ یمسک شمالہ بیمینہ علی الرسغ فوق السرۃ **ترجمہ** جریر ضبی سے روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ
بائین ہاتھ کو داہنی ہاتھہ سے پکڑتے تھے پہونچی کو ناف کے اوپر **ف** یعنی ناف کے اوپر اور سینہ کے نیچے شافعی کا یہی مذہب ہی۔ کہا ابو داؤد
نے سعید بن جبیر سے ناف کے اوپر مروی ہی اور ابو مجلز نے ناف کے نیچے کہا ہی اور ابو ہریرہ سے بھی اس باب مین مروی ہی مگر وہ قوی نہین ہے
عن ابی وائل قال قال ابو ہریرۃ اخذ الاکف علی الاکف فی الصلوۃ تحت السرۃ **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہی ابو ہریرہ نے
کہا ہاتھ پہونچی پر ہاتھ پکڑ رکھنا نماز مین ناف کے نیچے چاہیے **ف** اسکی اسناد مین بھی عبد الرحمن بن اسحاق ہی۔ کہا ابو داؤد نے مین نے احمد
بن حنبل سے سنا وہ ضعیف کہتے تھے عبد الرحمن بن اسحاق کوفی کو **باب** ما یستفتح بہ الصلوۃ من الدعاء نماز کو شروع مین کون
سی دعا پڑھی جاوے **عن** علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ کبر ثم قال وجہت وجہی
للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک
لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللہم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی
فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واہدنی لاحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت واصرف عنی سیئہا
لا یصرف سیئہا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک
واذا رکع قال اللہم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظامی وعصبی واذا رفع
قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملأ السموت والارض وما بینہما وملأ ما شئت من شیء بعد واذا سجد قال
اللہم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت سجد وجہی للذی خلقہ وصورہ فاحسن صورتہ وشق سمعہ وبصرہ
تبارک اللہ احسن الخالقین واذا سلم من الصلوۃ قال اللہم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت
وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم والمؤخر لا الہ الا انت **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر فرماتے وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض اخیر تک - مین نے اپنا منہ کیا اوسکی
طرف جس نے بنائے آسمان اور زمین ایکطرف کا ہوکر اور نہین ہون مین ساجھا رکھنیوالون مین سے **ف** یعنی سوا خدا کے
کسیکی طرف مین توجہ نہین کرتا نہ مین اوسکا شریک ساجھی کسیکو سمجھتا ہون **ت** میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا اللہ ہی
کے لیے ہے جو مالک ہی ساری جہان کا کوئی اوسکا شریک نہین مجھے اسی کا حکم ہوا اور مین سب سے پہلے تابعدار ہون اے خدا تو ہی بادشاہ
ہی کوئی معبود نہین سچا سوا تیرے تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون مین نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہ کا بخشدے تو
میرے سب گناہون کو تیرے سوا کوئی نہین بخشتا اور مجھے بتا تو نیک خصلتین کوئی نہین بتاتا نیک خصلتین سوا تیرے اور دور کر مجھ سے بری عادتون
کو کوئی دور نہین کرتا بری عادتون کو سوا تیرے مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور بجا لاتا ہون تیرا حکم جتنی بھلائی ہی سب تیرے
اختیار مین ہی مین تیرا ہون اور میرا ٹھکانا تیری ہی پاس ہے تو بڑی برکت والا ہی اور بہت اونچے درجے والا ہی بخشش چاہتا ہون تجھ سے

اور توبہ کرتا ہون تجھہ پاس آور جب رکوع کرتی تو فرماتے اللھم لک رکعت اخیر تک - ای خدا مین تیری لیی جھکا اور تجھہ پر یقین لایا اور تابعدار تیرا ہوا
عاجزی مین ہی تیری واسطی کان میرا اور آنکھہ میری اور دماغ میرا اور ہڈی میری اور پٹھی میری اور جب سر اوٹھاتی تو فرماتی سمع اللہ لمن حمدہ
اخیر تک سنتا ہی اللہ اوس شخص کی جو اوسکی تعریف کری ای پروردگار ہمارے تیری لیی ہے سب تعریف بہر آسمانون بہر اور زمین بہر اور آسمان و زمین کے
بیچ جو کچھہ ہی اوس بہر اور بہر جس بہر تو چاہی بعد اسکی آور جب سجدہ کرتی فرماتی اللھم لک سجدت اخیر تک ای پروردگار مین نے تیری واسطے
ماتہا زمین پر رکھدیا تجھہ پر یقین لایا اور تیرا تابعدار ہوا میرا منہ زمین سی لگ گیا اوس شخص کی واسطی جس نے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی بہت اچھی صورت بنائی اور کان آنکھہ کھولی بڑی برکت والا ہی اللہ بہت اچھا بنانی والا آور جب سلام پھیرتے تہی فرماتی
اللھم اغفرلی ما قدمت اخیر تک ای خدا بخش میری اگلی اور پچھلی اور چھپی اور کھلی گناہ اور جو زیادتی کے مین نے اور جسکو تو مجھہ سی زیادہ جانتا ہی
تو ہی آگے کرنیوالا ہی تو ہی پیچھی کرنیوالا ہی کوئی سچا معبود نہین سوا تیری **عن** علی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام
الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واذا اراد ان یرکع
ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلاتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک
وکبر ویدعو نحو حدیث عبد العزیز فی الدعاء یزید وینقص الشیء ولم یذکر والخیر فی یدیک والشر لیس الیک
وزاد فیہ ویقول عند انصرافہ من الصلاۃ اللھم اغفرلی ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الھی لا الہ
الا انت **ترجمہ** حضرت علی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑی ہوتی تکبیر کہتی اور دونو ہاتہہ اوٹھاتی مونڈھون
تک اور ایسا ہی کرتے جب قراءت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتی اور ایسا ہی کرتی جب رکوع سی سر اوٹھاتے اور قعدہ کی حالت مین
ہاتہہ نہ اوٹھاتے اور جب دو رکعتین پڑھکر کھڑی ہوتے دونو ہاتہہ اسی طرح اوٹھاتی اور تکبیر کہتی اور دعا مانگتی جیسی اوپر گذری کچھہ کم
بیش اسمین یہ نہین ہے والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک اور اسمین اتنا زیادہ ہی کہ جب نماز سے فارغ ہوتی تو کہتی اللھم اغفرلی ما قدمت
واخرت واسررت واعلنت انت الھی لا الہ الا انت **عن** شعیب بن ابی حمزۃ قال قال لی ابن المنکدر وابن ابی فروۃ وغیرھما
من فقھاء اھل المدینۃ فاذا قلت انت ذاک فقل وانا من المسلمین یعنی قولہ وانا اول المسلمین **ترجمہ** شعیب
بن ابی حمزہ سی روایت ہی مجھسی ابن منکدر اور ابن ابی فروہ اور سوا انکی اور مدینہ کے فقیہون نے کہا جب تو اس دعا کو پڑھی تو بجای وانا اول
المسلمین کے وانا من المسلمین پڑھہ **ف** اسلیی کہ اول المسلمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے نہ ہر شخص **عن** انس بن مالک ان رجلا
جاء الی الصلوۃ وقد حفزہ النفس فقال اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوتہ قال ایکم المتکلم بالکلمات فانہ لم یقل باسا فقال الرجل انا یا رسول اللہ جئت وقد حفزنی النفس فقلتھا
فقال لقد رأیت اثنی عشر ملکا یبتدرونھا ایھم یرفعھا زاد حمید فیہ واذا جاء احدکم فلیمش نحو ما کان یمشی
فلیصل ما ادرکہ ولیقض ما سبقہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص آیا نماز کو اوسکی سانس پھول گئی تہی دوڑتا
ہوا آیا تہا وہ بولا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب رسول اللہ صلعم نماز پڑھہ چکی آپنے فرمایا کس نے یہ کہا تہا اوسنے کچھہ برا

نہین کہا (یعنی اسواسطے آپ نے فرمایا کہ کہنیوالا اقرار کرلی اور ڈری نہین) وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے کہا تھا مین آیا اور مجھے سانس
پھول گئی تھی تو مین نے اسکو کہا آپ نے فرمایا مین نے بارہ فرشتونکو دیکھا سب جلدی کرتے تھے کون ان کلمونکو اوٹھا لیجاوے ف
پاس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نیک عمل سے فرشتے خوش ہوتے ہین اور ہر ایک یہ چاہتا ہی مین اسکو اوٹھا کر اللہ کے پاس لیجاؤن ف
حمید نے اتنا زیادہ کیا پھر آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین سی نماز کو آوے تو معمولی چال سے چلے جو ملے اوسکو پڑھ لیوے اور جو نہ ملے اوسکو بعد ادا
کر لیوے عن جبیر بن مطعم انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی صلاة قال عمرو لا ادری ای صلاة هی فقال الله اکبر
کبیرا الله اکبر کبیرا الله اکبر کبیرا الحمد لله کثیرا الحمد لله کثیرا سبحان الله بکرة واصیلا ثلاثا اعوذ بالله من الشیطان
من نفخه ونفثه وهمزه قال نفثه الشعر ونفخه الکبر وهمزه الموتة ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہی انہون نی دیکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھنے لگے عمرو نے کہا مین نہین جانتا کون سی نماز تھی آپ نے فرمایا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا والحمد
کثیرا الحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرة واصیلا تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخه ونفثه وهمزه (یعنی پناہ مانگتا ہون مین شیطان
کی غرور اور اشعار اور وسوسی سی۔ دوسری روایت مین ہی کہ آپ نفل نماز مین یہہ کہتے تھے عن عاصم بن حمید قال سالت عائشة بای
شیء کان یفتتح رسول الله صلی الله علیه وسلم قیام اللیل فقالت لقد سالتنی عن شیء ما سالنی عنه احد قبلک کان اذا
قام کبر عشرا وحمد الله عشرا وسبح عشرا وهلل عشرا واستغفر عشرا وقال اللهم اغفر لی واهدنی وارزقنی وعافنی و
یتعوذ من ضیق المقام یوم القیامة ترجمہ عاصم بن حمید سے روایت ہی مین نی پوچھا حضرت عائشہ سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کس دعا سی شروع کرتی تھی رات کے نفلونکو انہون نی کہا تم نی مجھ سے ایسی بات پوچھی جو کسی نے نہین پوچھی تم سی پہلی آپ جب کھڑی
ہوتی تو دس بار تکبیر کہتی اور دس بار الحمد للہ کہتی اور دس بار سبحان اللہ کہتی اور دس بار لا الہ الا اللہ کہتی اور دس بار استغفار پڑھتی اور
فرماتی اللهم اغفر لی واهدنی وارزقنی وعافنی اور پناہ مانگتی تھے قیامت کے دن کھڑے ہونیکی تنگی سے عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن
عوف قال سالت عائشة بای شیء کان نبی الله صلی الله علیه وسلم یفتتح صلاته اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل
یفتتح صلاته اللهم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة انت تحکم بین
عبادک فیما کانوا فیه یختلفون اهدنی لما اختلف فیه من الحق باذنک انک تهدی من تشاء الی صراط مستقیم
ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سی روایت ہی مین نی حضرت عائشہ سی پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے کھڑے
ہوتی تو پہلی کیا دعا پڑھتی انہون نے کہا یہ پڑھتی اللهم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة انت
تحکم بین عبادک فیما کانوا فیه یختلفون اهدنی لما اختلف فیه من الحق باذنک انک انت تهدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ ابوداود نے
کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا امام مالک نے کہا کچھ قباحت نہین ہے نماز مین دعا کرنے مین خواہ شروع مین کرے یا
بیچ مین یا آخر مین فرض مین ہو یا نفل مین عن رفاعة بن رافع الزرقی قال کنا نصلی وراء رسول الله صلی الله علیه وسلم
فلما رفع رسول الله صلی الله علیه وسلم من الرکوع قال سمع الله لمن حمده قال رجل وراء رسول الله صلی الله علیه وسلم

ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من المتكلم بها آنفا فقال
الرجل انا يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رأيت بضعة وثلاثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتبها اول
ترجمہ رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے ہم نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب آپ نے سر اٹھایا رکوع سے فرمایا سمع اللہ
لمن حمدہ ایک شخص نے جو آپ کے پیچھے تھا کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کس شخص نے یہ کہا تھا
وہ شخص بولا میں نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے فرمایا میں نے تیس پر کئی فرشتوں کو دیکھا جلدی کر رہے تھے کون اسکو پہلے لکھے عن ابن عباس ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوة من جوف الليل يقول اللهم لك الحمد انت نور السموت والارض ولك الحمد
انت قيام السموت والارض ولك الحمد انت رب السموت والارض ومن فيهن انت الحق وقولك الحق ووعدك الحق ولقاءك
حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك
حاكمت فاغفر لي ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الهي لا اله الا انت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب اٹھتے رات کو نماز پڑھنے کے لیے تو فرماتے اللهم لك الحمد اخیر تک دوسری روایت میں ہے جب تہجد کے لیے اٹھتے تو اللہ اکبر کہہ کر یہی
دعا پڑھتے عن رفاعة بن رافع قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فعطست فاعة لم يقل قتيبة رفاعة فقلت
الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف
فقال من المتكلم في الصلوة ثم ذكر نحو حديث مالك واتم منه ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مجھکو چھینک آئی میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز سے فارغ
ہوئے آپ نے کہا کس نے یہ کہا تھا پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسی گزری اور اس سے بھی زیادہ عن عامر بن ربيعة قال عطس
شاب من الانصار خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في الصلاة فقال الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه حتى يرضى
ربنا وبعد ما يرضى من امر الدنيا والاخرة فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من القائل الكلمة قال فسكت الشاب
ثم قال من القائل الكلمة فانه لم يقل باسا فقال يا رسول الله انا قلتها لم ارد بها الا خيرا قال ما تناهت دون عرش
الرحمن تبارك وتعالى ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے ایک جوان انصار میں سے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں تو اس
نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والآخرۃ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے
فارغ ہوئے پوچھا کس نے یہ کہا تھا اور کچھ برا نہیں کہا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں نے کہا تھا نیک نیتی سے آپ نے فرمایا یہ
کلمہ چلا گیا اور کہیں نہ ٹھہرا عرش کے تلے بلکہ عرش سے لگ گیا اور رحمن پاس پہونچ گیا

باب من رأى الاستفتاح

بسبحانك جن لوگوں کے نزدیک بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللهم پڑھنا چاہیے انکی دلیل عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل كبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك
ثم يقول لا اله الا الله ثلاثا ثم يقول الله اكبر كبيرا ثلاثا اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه

ونفث ثم یقرأ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو واسطے نماز کی اوسطے تکبیر کہتے پھر فرماتے
سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پھر لا الہ الا اللہ تین بار کہتے پھر اللہ اکبر کبیرا تین بار کہتے اعوذ باللہ
السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ بعد اوس کے قرات کرتے۔ کہا ابوداود نے یہہ حدیث علی بن علی کے حسن سے
مرسلا صحیح ہے وہم کیا اسمین جعفر نے **ف** ترمذی نے کہا کلام کیا گیا ہے اس حدیث کی اسناد مین یحیی بن سعید کلام کرتے
تھے علی بن علی وفاعی مین اور کہا احمد نے نہین صحیح ہے یہہ حدیث انتہی مگر توثیق کی علی بن علی کے وکیع اور ابن معین اور
ابوزرعہ نے اور روایت کیا بیہقی نے اس دعا کو انس اور عائشہ اور جابر اور عمر بن مسعود سے **عن** عائشۃ قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوۃ قال سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک
ولا الہ غیرک **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے فرماتے سبحانک اللہم
وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ۔ کہا ابوداود نے اس حدیث کو عبد السلام بن حرب سے کسی نے روایت نہین
کیا سو طلق بن غنام کے اور بدیل سے سو عبد السلام کے اور لوگون نے نماز کا حال نقل کیا اوسمین یہہ دعا نہین ہے **ف** عبد السلام
بن حرب کو تقریب مین لکھا ہے ثقہ حافظ منا کیر عبد السلام ثقہ ہے حافظ ہے مگر چند حدیثین خلاف ثقات کی روایت کی نقل کرتا ہے
شاید یہہ حدیث بھی ون مین سے ہو اور شاید نہ ہو سیوطی صحیح کہا اس حدیث کو محدث فیروزآبادی نے **باب** السکتۃ عند
الافتتاح نماز کی شروع کرتے وقت سکتہ کرنیکا بیان **ف** سفر السعادت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین دو جگہ
چپ ہوتے ایک درمیان تکبیر اور فاتحہ کے دوسری درمیان فاتحہ اور سورہ کے۔ پہلے سکتے سے یہہ غرض ہے کہ مقتدی نیت
کرلین اور تکبیر کہہ لین اور اونکو فراغت ہو جاوے پوری فاتحہ کے سننے کیواسطے دوسرے سکتے سے یہہ غرض ہے کہ مقتدی اس
سکتے مین سورہ فاتحہ پڑھ لین بعضون نے کہا کہ دوسرا سکتہ بعد قرات کے ہوتا رکوع کرنے سے پہلے بھی یہ مذہب ہے امام احمد اور اسحاق
اور اہل حدیث کا اور ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک صرف ایک سکتہ چاہیے بعد تکبیر تحریمہ کے ثنا پڑھنے کیواسطے **عن** الحسن قال قال
سمرۃ حفظت سکتتین فی الصلوۃ سکتۃ اذا کبر الامام حتی یقرأ وسکتۃ اذا فرغ من فاتحۃ الکتاب وسورۃ
عند الرکوع قال فانکر علیہ عمران بن حصین قال فکتبوا فی ذلک الی المدینۃ الی ابی فصدق سمرۃ **ترجمہ**
حسن سے روایت ہے کہا سمرہ نے مین نے دو سکتے یاد رکھے۔ یعنی دو جاے چپ رہنا نماز مین ایک چپ رہنا تکبیر تحریمہ کے بعد قرات
تک دوسری جب فاتحہ اور سورت سے فراغت ہو رکوع کیوقت عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اسباب مین لکھا مدینہ
مین ابی بن کعب کو انہون نے تصدیق کی سمرہ کی **عن** سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسکت
سکتتین اذا استفتح واذا فرغ من القراءۃ کلہا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے
کرتے ایک شروع نماز مین دوسری جب قرات سے بالکل فارغ ہوتے **عن** الحسن ان سمرۃ بن جندب وعمران بن حصین
تذاکرا فحدث سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا کبر وسکتۃ

اذا فرغ من قرأة غير المغضوب عليهم ولا الضالين فحفظ ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتبا
في ذلك الى ابي بن كعب فكان في كتابه اليهما او في رده عليهما ان سمرة قد حفظ **ترجمہ** حسن سے روایت
ہی کہ سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین نے ذکر کیا تو سمرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کیے ہیں
ایک سکتہ تحریمہ تکبیر کے بعد دوسرا سکتہ ولا الضالین کے بعد عمران بن حصین نے اسکو نہ مانا دونوں نے ابی بن کعب کو لکھا انہوں
نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک یاد رکھا **عن** سمرة قال سكتتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
فيه قال سعيد قلنا لقتادة ما هاتان السكتتان قال اذا دخل في صلاته واذا فرغ من القراءة ثم قال
بعد واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی مجھ کو دو سکتے یاد ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی سعید نے کہا قتادہ سے وہ دو سکتے کونسے ہیں انہوں نے کہا ایک جب نماز شروع کری دوسرے جب قرات سے فارغ
ہو پھر یہ بھی کہا جب ولا الضالین کہہ چکے یعنے قرات سے فارغ ہونے سے بھی مقصود ہی کہ فاتحہ کی قرات سے فارغ ہو یا یہ اور تیسرا
سکتہ ہی **عن** ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كبر في الصلوة سكت بين التكبير والقراءة
فقلت له بابي انت وامي ارأيت سكوتك بين التكبير والقراءة اخبرني ما تقول قال اللهم باعد بيني وبين
خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من خطاياي كالثوب الابيض من الدنس اللهم اغسلني
بالثلج والماء البرد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے چپ ہو رہتے تھوڑی دیر
پھر قرات کرتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر میری ماں باپ آپ کیا کہا کرتے ہیں اس سکتے میں آپ نے فرمایا اللهم
باعد بيني آه **ف** روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اوسمیں بجای نقني کے نقتے ہی یوں اللهم نقني من الخطايا
كما ينقى الثوب الابيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد - یہ حدیث استفتاح کی دعاؤں میں سب سے زیادہ صحیح
ہی اور ہمارے شافعی نے اس دعا کو اختیار کیا ہی **باب** من لم یر الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم بسم الله الرحمن الرحيم کو پکار
کر نہ پڑھنا بیان **ف** یہی قول ہے ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل حدیث کا اور یہی صحیح ہے باعتبار قوت دلائل اور کثرت
روایت کی اور احادیث جہر کی اکثر ضعیف ہیں **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر وعثمان كانوا يفتتحون
القراءة بالحمد لله رب العلمين **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان قراۃ شروع
کرتے تھے الحمد للہ رب العلمین کے ساتھ **ف** یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہیں پڑھتے تھے **عن** عائشة قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يفتتح الصلوة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العلمين وكان اذا ركع لم يشخص راسه ولم يصوبه
ولكن بين ذلك وكان اذا رفع راسه من الركوع لم يسجد حتى يستوي قائما وكان اذا رفع راسه من السجدة لم يسجد حتى يستوي
قاعدا وكان يقول في كل ركعتين التحيات وكان اذا جلس يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان ينهى
عن عقب الشيطان وعن فرشة السبع وكان يختم الصلوة بالتسليم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شروع کرتے تہے نماز کو تکبیر تحریمہ سے اور شروع کرتی تہی قرارت کو الحمد لله رب العلمین سے اور جب رکوع کرتی تہی تو نہ سر اونچا
رکہتی نہ نیچا - بلکہ درمیان مین اور جب رکوع سے سر اٹہاتی تہی تو سجدہ نہ کرتی تہی جبتک سیدہی نہ کہڑی ہو جاتی اسی طرح جب ایک
سجدہ کرکے سر اوٹہاتی تہے تو پہر سجدہ نہ کرتے تہی جبتک سیدہی بیٹہ جاتے تہے اور ہر دو رکعتون کے بعد التحیات پڑہتے جب
بیٹہتے تو بایان پاؤن بچہاتے اور دہنا پاؤن کہڑا کرتے اور منع کرتی تہی شیطان کی نشست سے **ف** وہ یہ ہی دونون
پاؤن کہڑی کردی اور چوتڑ زمین پر لگادی جیسے کتا بیٹہتا ہی بعضون نے کہا مراد یہ ہی دونون پاؤن کی ایڑیون پر سرین رکہے
اور پاؤن کو کہڑا رکہی جلدی کے مارے اور اطمینان سے نہ بیٹہ **ت** اور جانور کیطرح ہاتہہ بچہا دینے سے **ف** سجدی کی اندر
یعنی ہاتہون کو زمین پر لگا دی اور کتے کیطرح زمین پر پڑ جاوی **ت** اور ختم کرتی تہی نماز کو سلام سے **عن** انس بن مالک یقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انزلت علي آنفا سورة فقرأ بسم الله الرحمن الرحيم انا اعطيناك الكوثر حتى
ختمها قال هل تدرون ما الكوثر قالوا الله ورسوله اعلم قال فانه نهر وعدنيه ربي في الجنة **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہی فرمایا رسول الله ﷺ نے ابہی اوتری ہی میری اوپر ایک سورت پہر پڑہا اوسکو فرمایا بسم الله الرحمن الرحیم انا اعطینک
الکوثر اخیر تک پہر لوگون سی پوچہا تم جانتی ہو کوثر کیا چیز ہے اونہون نے کہا الله اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کوثر ایک
نہر ہے جسکے دینی کا وعدہ کیا ہی میری پروردگار نے جنت مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم الله الرحمن الرحیم سورت کا
جزو ہی تو اوسکو پکار کر پڑہنا چاہیے مگر یہہ استدلال جب صحیح ہوسکتا ہی کہ آپ نے تبرک اور استحباب کے طور پر نہ پڑہا ہو اور جو اسوجہ سے پڑہا
ہو کہ بسم الله کلام الله شروع کرتے وقت پڑہنا مسنون ہی تو پہر اس استدلال کو گنجایش نہین اسیواسطی اسکو بعد کی حدیث لایا
کہ وہان رسول الله صلعم نے کلام الله پڑہا اور بسم الله نہ پڑہی جواب یہہ ہے کہ بسم الله شروع سورت مین آپ پڑہا کرتے تہی فصل
کیواسطی تاکہ معلوم ہو کہ یہہ دوسری سورت شروع ہوئی **عن** عروة عن عائشة وذكر الافك قالت جلس رسول الله صلى الله
عليه وسلم وكشف عن وجهه وقال اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم ان الذين جاءوا بالافك عصبة
منكم الاية **ترجمہ** عروہ سے روایت ہی اونہون نے نقل کیا حضرت عائشہ سے اور بیان کیا قصہ اونکے تہمت کا اونہون نے کہا
رسول الله بیٹہی اور اپنا منہہ کہولا اور فرمایا اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاءوا بالافک عصبة منکم الآیة **ف**
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سورہ کو قرآن مین بسم الله جزو ہی سورہ کا ورنہ اگر تبرک کے طور پر پڑہتے تو یہان بہی پڑہتے - کہا ابو داؤد نی
یہہ حدیث منکر ہی اسکو ایکجماعت نے زہری سے روایت کیا اونہون نی اسطرح نقل کیا اور مین ڈرتا ہون کہ اعوذ بالله شاید حمید کا قول ہو

باب من جہر بہا — بسم الله کو پکار کر پڑہنا **عن** یزید الفارسی قال سمعت ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان
ما حملكم ان عمدتم الى براءة وهي من المئين والى الانفال وهي من المثاني فجعلتموها في السبع الطوال ولم تكتبوا
بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم قال عثمان كان النبي صلى الله عليه وسلم مما ينزل عليه الآيات فيدعو بعض من
كان يكتب له ويقول له ضع هذه الآية في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وتنزل عليه الآية والآيتان فيقول

مثل ذلك وكانت الانفال من اول ما انزل عليه بالمدينة وكانت براءة من اخر ما نزل من القرآن وكانت قصتها

شبيهة بقصتها فظننت انها منها فمن هناك وضعتها في السبع الطول ولم اكتب بينهما سطر بسم الله
الرحمن الرحيم **ترجمہ** یزید فارسی سے روایت ہے میں نے سنا ابن عباس سے کہتے تھے میں نے حضرت عثمان سے کہا تم نے سورۂ
برات کو جو مئین میں سے ہے **ف** مئین اور سورتوں کو کہتے ہیں جنکی آیتیں دو سو سے زیادہ ہیں **ت** انفال سے ملا دیا حالانکہ
وہ مثانی میں سے ہے **ف** مثانی وہ سورتیں جو مئین سے چھوٹی ہیں **ت** اور تم نے انفال کو سات لمبی سورتوں میں کر دیا **ف**
جنکو ہم طوال کہتے ہیں بقرہ - آل عمران - نساء - مائدہ - انعام - اعراف - توبہ - یا - یونس مطلب یہ ہے
کہ سورۂ انفال چھوٹی سورت تھی اوسکو بڑی سورتوں کے بیچ میں کیوں کہہ دیا **ت** اور انفال اور برات کے بیچ میں بسم اللہ کیوں
نہ لکھی حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلعم پر آیتیں اترا کرتیں آپ کاتب کو بلاتے اور اوس سے فرماتے اس آیت کو فلانی سورت میں
رکھ جسمیں فلان قصہ مذکور ہے اور آپ پر ایک ایک دو دو آیتیں اترا کرتیں آپ ایسا ہی فرمایا کرتے اور انفال مدینے کو آنیکے بعد پہلے اتری
اور برات آخر میں اتری اور برات کا قصہ انفال کے مشابہ ہے (دونوں سورتوں میں جہاد اور متعلقات جہاد کا ذکر ہے)
اسوجہ سے گمان ہوا کہ برات شاید انفال میں داخل ہے اسوسطے میں نے انفال کو سبع طوال میں کہا اور دونو کے بیچ میں بسم اللہ الرحمن
الرحیم نہیں لکھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ ہر صورت کی جز ہے ورنہ ابن عباس اعتراض کیوں کرتے اوسکے
چھوڑ دینے پر جواب یہ ہے کہ اسسے جز ہونا نہیں نکلتا بلکہ بسم اللہ فصل کے لیے مقرر ہوئی ہے جیسا آگے آتا ہے - دوسرے روایت میں ہے
قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يبين لنا انها منها رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا اور آپ نے بیان نہیں
کیا کہ سورۂ برات انفال میں سے ہے - کہا ابو داؤد نے کہا شعبی اور ابو مالک اور قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ نہیں لکھی یہاں تک کہ سورۂ نحل اتری **ف** کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ نمل کے جز سے ہے

نہ اور سورتوں کے **عن** ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يعرف فصل السورة حتى تنزل عليه بسم الله
الرحمن الرحيم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو سورت کا جدا شروع ہونا نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمن
الرحیم آپ پر اترتی

باب تخفيف الصلوة للامر يحدث کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے تو جلدی پڑھ لینا درست ہے

عن ابي قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني لاقوم الى الصلوة وانا اريد ان اطول فيها فاسمع
بكاء الصبي فاتجوز كراهية ان اشق على امه **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں کھڑا ہوتا
ہوں نماز میں اور قصد کرتا ہوں قرات زیادہ کرنیکا (یعنی طول صلوۃ کا) پھر بچہ کا رونا سنکر نماز کو تمام کر دیتا ہوں تاکہ شاق
نہ گزرے اوسکی ماں پر

باب ما جاء في نقصان الصلوة نماز میں کمی ہونیکا بیان **عن** عمار بن ياسر قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول ان الرجل لينصرف وما كتب له الا عشر صلاته تسعها ثمنها سبعها سدسها خمسها ربعها
ثلثها نصفها **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے حالانکہ دسواں حصہ

کبھی نواں حصہ کبھی آٹھواں حصہ یا ساتواں حصہ یا چھٹا یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا یا نصف اوسکو واسطے لکھا جاتا ہے **ف** یعنی جب نماز مین
کسیطرح کا قصور اوسکی شرائط اور ارکان یا خضوع یا خشوع مین ہوتا ہے تو پوری نماز کا ثواب نہین لکھا جاتا بلکہ ثواب کم ہوجاتا ہے
کبھی نماز بالکل اولٹ کر منھہ پر پھینک دیجاتی ہے نعوذ باللہ منہ **باب تخفیف الصلوٰۃ نماز کو ہلکا کرنے کا بیان** **عن**
جابر کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤمنا قال مرۃ ثم یرجع فیصلی بقومه فاخر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیلۃ الصلوٰۃ وقال مرۃ العشاء فصلی معاذ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء یؤم قومه فقرأ البقرة
فاعتزل رجل من القوم فصلی فقیل نافقت یا فلان فقال ما نافقت فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان معاذ یصلی
معك ثم یرجع فیؤمنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نحن اصحاب نواضح ونعمل بایدینا وانه جاء یؤمنا فقرأ بسورة
البقرة فقال یا معاذ افتان انت افتان انت اقرأ بكذا اقرأ بكذا قال ابو الزبیر بسبح اسم ربك الاعلى والليل اذا يغشى
فذکرنا لعمرو فقال اراه قد ذکره **ترجمہ** روایت ہے جابر سے معاذ بن جبل رسول اللہ صلعم کی ساتھہ نماز پڑھا کرتے تھے پھر لوٹ
کر ہماری امامت کیا کرتے یا لوٹ کر اپنی قوم کے امامت کیا کرتے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنیوالی کی اقتدا نفل پڑھنیوالے
کی پیچھے درست ہے **ت** ایکبار رسول اللہ صلعم نے رات کو نماز مین دیر کی ایک روایت مین ہے عشا کی نماز مین دیر کی معاذ نے رسول اللہ
کی ساتھہ نماز پڑھی پھر اپنی قوم کے امامت کرنی آئے تو سورہ بقرہ کو شروع کیا ایک شخص جماعت سے الگ ہوگیا (اور سلام پھیر کر
اپنے) نماز پڑھ لی (اکیلی) لوگون نے کہا تو منافق ہوگیا اوسنے کہا مین کبھی منافق نہین ہوا وہ شخص رسول اللہ صلعم پاس
آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپکے ساتھہ نماز پڑھ کے یہان ہی جاتی ہین اور ہماری امامت کرتے ہیں اور ہم لوگ دن بھر اونٹون
سے پانی سینچتے ہین اور ہاتھون سے محنت کرتے ہین (تھکے ماندہ ہوتے ہین) اونہون نے آج سورہ بقرہ شروع کی رسول اللہ صلعم نے معاذ
سے فرمایا اے معاذ تو لوگون کو فتنے مین ڈالیگا تو لوگون کو فتنے مین ڈالیگا پڑھ فلان فلان سورت ابو الزبیر نے کہا سبح اسم ربک
الاعلی اور واللیل اذا یغشی **ف** صحیحین مین ہے والشمس وضحیھا اور دوسری روایت مین ہے اذا السماء انفطرت اور اذا السماء
انشقت اور بروج والطارق **عن** حزم بن ابی بن کعب انه اتی معاذ بن جبل وهو یصلی بقوم صلوٰۃ المغرب فی هذا
الخبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ لا تکن فتانا فانه یصلی وراءك الكبير والضعيف وذو الحاجة والمسافر
ترجمہ حزم بن ابی بن کعب سے روایت ہے وہ معاذ بن جبل پاس آئے اور وہ نماز پڑھا رہے تھے مغرب کی اسے حدیث مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا
اے معاذ تو فتنے مین مت ڈال لوگون کو تیری پیچھے بوڑھے بھی اور ضعیف اور کام کاج والی اور مسافر نماز پڑھتے ہین **عن** بعض اصحاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل کیف تقول فی الصلوٰۃ قال اتشہد ثم اقول اللہم انی اسئلك الجنة
واعوذ بك من النار اما انی لا احسن دندنتك ولا دندنة معاذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حولها ندندن
ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک شخص سے تو نماز مین کیا کہتا ہے وہ بولا مین تشہد پڑھتا ہون پھر کہتا ہون
یا اللہ مانگتا ہون مین تجھسے جنت کو اور پناہ مانگتا ہون تیری جہنم سے لیکن مین نہین سمجھتا آپکے آواز کو نہ معاذ کی آواز کو ۔

یعنی معلوم نہین آپ اور معاذ کون سی دُعا مانگتی مین صرف آواز آتی ہی لیکن الفاظ سمجھ مین نہین آتے) آپ نی فرمایا ہم بھی جنت
اور جہنم کے گرد پہرتی مین **ف** یعنی اسی قسم کی دُعا مانگتی مین جسکا حاصل یہ ہی جنت کا طلب کرنا اور دوزخ سی پناہ مانگنا **عن**
جابر ذکر قصۃ معاذ قال فقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف تصنع یا ابن اخی اذا صلیت قال اقرأ بفاتحۃ الکتاب واسأل
اللہ الجنۃ واعوذ بہ من النار وانی لا ادری ما دندنتک ولا دندنۃ معاذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی ومعاذ حول ھاتین او نحو ھذا **ترجمہ** جابر سی روایت ہی انہون نے معاذ کا قصہ بیان کیا کہا کہ رسول اللہ صلعم نی فرمایا اے
بیٹے میرے بہائی کے تو کیا کرتا ہی جب نماز پڑہتا ہی وہ بولا مین سورۂ فاتحہ پڑہتا ہون اور اللہ سے جنت مانگتا ہون اور جہنم سے
پناہ مانگتا ہون لیکن مین نہین سمجہتا آپکے آواز کو اور معاذ کی آواز کو آپ نے فرمایا مین اور معاذ دونو اسی کی گرد مین یا اسکی مانند
کچھ کہا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیھم السقیم والشیخ الکبیر
وذا الحاجۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑہاوی تو ہلکی نماز پڑہے
اسواسطے کہ مقتدیون مین بعضی بیمار ہوتی مین بعضی بڈہی ہوئنس بعضی ضرورت والی **باب** القراءۃ فی الظہر ظہر کی قرات کا
بیان **عن** عطاء بن ابی رباح ان ابا ھریرۃ رض قال فی کل صلوۃ یقرأ فما اسمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسمعناکم وما اخفی علینا اخفینا علیکم **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سے روایت ہی ابو ہریرہ نی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز
مین قرات کرتی تھی جس مین آپ نے پکار کر پڑہا اور ہمکو سنایا ہم نی بھی تمکو سنایا اور جسمین آپنے آہستہ پڑہا ہم نی بھی آہستہ پڑہا **عن**
ابی قتادۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا فیقرأ فی الظہر والعصر فی الرکعتین الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورتین
ویسمعنا الآیۃ احیانا وکان یطول الرکعۃ الاولی من الظہر ویقصر الثانیۃ وکذالک فی الصبح **ترجمہ** ابو قتادہ سی روایت
ہی رسول اللہ صلعم نماز پڑہاتی تھی تو ظہر اور عصر مین پہلی دو رکعتون مین فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑہتی تھی کبھی ہمکو ایک آدہ آیت سنا دیتی تھی **ف**
جو بلا اختیاری مین پکار کر نکلجاتی قصدًا آپ جہر نہ کرتی تھی ظہر اور عصر مین **ف** اور پہلی رکعت ظہر کی لنبی ہوتی دوسری رکعت سی اور ایسا ہی
آپ صبح کی نماز مین کرتے **ف** تاکہ لوگون کو جماعت ملجاوی اسواسطے پہلے رکعت مین قرات زیادہ کرتی تھی اور دوسری رکعت مین کم دوسری روایت
مین نماز زیادہ ہی وفی الاخریین بفاتحۃ الکتاب یعنی پچہلی دو رکعتون مین سورۂ فاتحہ پڑہتے تہے ۔ اس روایت مین یہ بھی ہی کہ آپ پہلی رکعت
مین طول کرتے تھی اور اتنا دوسری رکعت مین نہین کرتے تھے اور ایسا ہی عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین کرتے تہے **عن** ابی قتادۃ
قال فظننا انہ یرید بذلک ان یدرک الناس الرکعۃ الاولی **ترجمہ** ابو قتادہ نی کہا پہلی رکعت مین طول کرنیسے یہ غرض تھی کہ لوگ
پہلی رکعت پالیوین **عن** ابی معمر قال قلنا لخباب ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر والعصر قال نعم قلنا بم کنتم
تعرفون قال باضطراب لحیتہ **ترجمہ** ابی معمر سے روایت ہی مین نی خباب سے کہا رسول اللہ صلعم ظہر اور عصر مین قرات کرتی تھی انہون
نی کہا ہان مین نی کہا تمہین کیونکر معلوم ہوا انہون نے کہا آپکے ریش مبارک ہلتی تہی **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقوم فی الرکعۃ الاولی من صلوۃ الظہر حتی لا یسمع وقع قدم **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی رسول اللہ

کہڑی ہوتی تہی پہلی رکعت مین ظہر کے اتنی دیر تک کہ کسی قدم کی آواز نہ آتی ف یعنی جماعت مین آنیوالی سب آ جاتے کوئی باقی نہ رہتا

باب تخفیف الاخریین پچہلی دو رکعتون مین ہلکا کرنا **عن** جابر بن سمرة قال قال عمر لسعد قد شكاك الناس في كل شيء حتى في الصلاة قال اما انا فامد في الاوليين واحذف في الاخريين ولا آلو ما اقتديت به من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذاك الظن بك **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا سعد بن ابی وقاص سے لوگ تمہاری شکایت کرتی ہین سب باتون مین یہانتک کہ نماز مین بہی اونہون نے کہا مین تو پہلے دو رکعتون کو لنبا پڑہتا ہون اور پچہلی رکعتون کو چہوٹا اور مین کوتاہی نہین کرتا رسول اللہ کی پیروی مین حضرت عمر نے کہا تمہاری ساتہ مجہکو بہی گمان ہی

عن ابي سعيد الخدري قال حزرنا قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الظهر والعصر فحزرنا قيامه في الركعتين الاوليين من الظهر قدر ثلاثين اية قدر الم تنزيل السجدة وحزرنا قيامه في الاخريين على النصف من ذلك وحزرنا قيامه في الاوليين من العصر على قدر الاخريين من الظهر وحزرنا قيامه في الاخريين من العصر على النصف من ذلك **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی ہم نے اندازہ کیا رسول اللہ کتنی دیر تک کہڑی ہوتی تہے ظہر اور عصر مین تو معلوم ہوا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتون مین اتنی دیر تک قیام کرتے تہے جتنی دیر مین کوئی تیس آیتین پڑہے جیسی سورہ الم تنزیل السجدہ پڑہی اور پچہلی دو رکعتون مین اسکی نصف اور عصر کی پہلی دو رکعتون مین ظہر کے پچہلی رکعتون کی برابر اور پچہلی رکعتون مین اسکی نصف

باب القراءة في الظهر والعصر ظہر اور عصر مین کون سی سورتین پڑہے

عن جابر بن سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج ونحوهما من السور **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین والسماء والطارق والسماء ذات البروج اور انکے برابر سورتین پڑہتے تہے

عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دحضت الشمس صلى الظهر وقرأ بنحو من والليل اذا يغشى والعصر كذلك والصلوات الا الصبح فانه كان يطيلها **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی جب آفتاب ڈہل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑہتے تہے اور پڑہتے واللیل اذا یغشی سے ایسی سورتین پڑہتے سوا فجر کے اوس مین طول کرتے

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في صلوة الظهر ثم قام فركع فرأينا انه قرأ تنزيل السجدة قال ابو عبد الرحمن لم يذكر امية احد الا معتمر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظہر کی نماز مین پہر کہڑے ہوئے اور رکوع کیا ہم نے جانا آپ نے الم تنزیل السجدہ پڑہی ہے

عن عبد الله بن عبيد الله قال دخلت على ابن عباس في شباب من بني هاشم فقلنا لشاب منا سل ابن عباس اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر والعصر فقال لا لا فقيل له فلعله كان يقرأ في نفسه فقال خمشا هذه شر من الاولى كان عبدا مامورا بلغ ما ارسل به وما اختصنا دون الناس بشيء الا بثلاث خصال امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناكل الصدقة ولا ننزي الحمار على الفرس **ترجمہ** عبد اللہ بن عبید اللہ سے روایت ہی عبد اللہ بن عباس پاس بنی ہاشم کی کئی جوانون کے ساتہ گیا ہم نے ایک جوان سے کہا تم ابن عباس سے پوچہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین قراءت کرتے تہے ابن عباس نے کہا نہین نہین لوگون نے کہا شاید چپکے چپکے پڑہتے ہون گے انہون نے کہا تیرا منہ خدا کرے گہرا ہو ارے یہ بد دعا ہی / یہ تو پہلی

بھی بُرا ہے آپ ایک بندی تھی خدا کی جو حکم ہوا وہ لوگوں کو پہونچا دیا اور خاص بنی ہاشم کو کوئی حکم نہیں دیا سوا تین باتوں کے ایک تو وضو
کامل کرنیکا دوسری زکوة نہ لینے کا تیسری گدہی کو گھوڑے سے جفت نہ کرنیکا **ف** ابن عباس بوجہ کم سنی کے پیچھے دور کھڑے ہوتے تھے اونکو معلوم
نہ ہوا کہ رسول اللہ صلعم آہستہ قرات کرتے ہیں ظہر اور عصر میں **عن** ابن عباس قال لا ادری اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
فی الظہر والعصر ام لا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مجھے نہیں معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں کچھ پڑھتے تھے یا نہیں **ف**
یعنی اسقدر آہستہ پڑھتے تھے بالکل آواز نہیں آتی تھی یہ حدیث مؤید ہے اوس تاویل کو جو ابھی مذکور ہوئی **باب** قدر القراءة فی المغرب
مغرب میں کون سی سورتیں پڑھے **عن** ابن عباس ان ام الفضل بنت الحارث سمعته وهو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت
یا بنی لقد ذکرتنی بقراءتک هذه السورة انها لآخر ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ بها فی المغرب **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے ام الفضل نے اونکو سورہ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا اے بیٹے میرے تم نے مجھے یاد دلا دیا اس سورت کو پڑھ کر میں نے
یہ سورت سب سے آخر میں سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اوسکو مغرب میں پڑھتے تھے **ف** ابن ماجہ نے روایت کیا ابن عمر
سے کہ رسول اللہ صلعم جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑھتے **عن** جبیر بن مطعم انه قال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ بالطور فی المغرب **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
سورہ طور پڑھتے تھے مغرب میں **عن** مروان بن الحکم قال قال لی زید بن ثابت ما لک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد
رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی المغرب بطولی الطولیین قال قلت ما طولی الطولیین قال الاعراف والاخر
الانعام وسألت انا ابن ابی ملیکة فقال لی من قبل نفسه المائدة والاعراف **ترجمہ** مروان بن الحکم سے زید بن ثابت
نے کہا تم مغرب میں چھوٹی سورتیں کیوں پڑھتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں دو لمبی چوڑی سورتیں پڑھتے دیکھا مروان نے
کہا وہ کون سی سورتیں ہیں انہوں نے کہا اعراف اور انعام ابن جریج نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا وہ سورتیں کون سی ہیں انہوں نے اپنے
دل سے کہا مائدہ اور اعراف **باب** من رأی التخفیف فیها مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنے کا بیان **عن** هشام بن عروة ان اباه
کان یقرأ فی صلاة المغرب بنحو ما تقرؤن والعادیات ونحوها من السور **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے اونکے باپ عروہ بن الزبیر
مغرب کی نماز میں ایسی ہی سورتیں پڑھتے تھے جیسے تم پڑھتے ہو والعادیات یا مانند اوسکی۔ کہا ابو داؤد نے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیثیں سورہ
مائدہ اور اعراف یا انعام پڑھنے کی منسوخ ہیں اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے اوس سے **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص انه قال ما من المفصل
سورة صغیرة ولا کبیرة الا وقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤم الناس بها فی المکتوبة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
کہا مفصل میں (یعنی سورہ حجرات سے آخر قرآن تک) جتنی سورتیں ہیں چھوٹی یا بڑی میں نے ایک ایک اون میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا پڑھتے فرض نماز میں **عن** ابی عثمان النهدی انه صلی خلف ابن مسعود المغرب فقرأ بقل هو الله احد **ترجمہ** ابی عثمان
نہدی سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے مغرب کی نماز پڑھائی اوس میں قل ہو اللہ پڑھی **باب** الرجل یعید سورة واحدة
فی الرکعتین پہلی رکعت میں جو سورہ پڑھی اوسکو دوسری رکعت میں پڑھنیکا بیان **عن** معاذ بن عبد الله الجهنی ان رجلا

من جهينة اخبره انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصبح اذا زلزلت الارض في الركعتين كلتيهما فلا ادري
انسي رسول الله صلى الله عليه وسلم ام قرأ ذلك عمداً **ترجمہ** معاذ بن عبداللہ جہنی سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے سنا جو
جہینہ میں سے تھا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فجر کی نماز میں اذا زلزلت الارض پڑھا دونوں رکعتوں میں یہی سورت
پڑھی لیکن معلوم نہیں آپ نے بھول کر ایسا کیا یا قصداً کیا **باب القراءة في الصبح** فجر میں کون سے سورتیں پڑھے **عن** عمرو بن
حريث قال كاني اسمع صوت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلاة الغداة فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس **ترجمہ** عمرو بن حریث
سے روایت ہے گویا میں سن رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو آپ فجر کی نماز پڑھتے تھے فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس **ف** یعنی یہی
آیت پڑھتے تھے یا پوری سورہ اذا الشمس کورت پڑھتے تھے **باب** من ترك القراءة في صلاته جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے
یا قرأت نہ کرے اوسکا حکم **عن** ابي سعيد قال امرنا ان نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے ہمکو حکم ہوا سورہ
فاتحہ اور جو آسان ہو قرآن میں سے پڑھنے کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ضرور ہے بعضوں کے
نزدیک مستحب ہے **عن** ابي هريرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج فناد في المدينة انه لا صلاة الا بقرآن
ولو بفاتحة الكتاب فما زاد ولو بفاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او
پکار آدمی میں نماز درست نہیں ہوتی بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے **عن** ابي هريرة قال امرني
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان انادي انه لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے مجھکو حکم کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکاروں کہ یہ بات نماز درست نہیں بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کی **عن** ابي هريرة يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج فهي خداج فهي خداج غير تمام قال فقلت يا
ابا هريرة اني اكون وراء الامام قال فغمز ذراعي وقال اقرأ بها يا فارسي في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين فنصفها لي ونصفها لعبدي ولعبدي
ما سأل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرؤا يقول العبد الحمد لله رب العالمين يقول الله عز وجل حمدني عبدي
يقول الرحمن الرحيم يقول الله عز وجل اثنى علي عبدي يقول العبد مالك يوم الدين يقول الله عز وجل مجدني
عبدي يقول العبد اياك نعبد واياك نستعين يقول الله هذه بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل يقول العبد
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين يقول الله فهؤلاء
لعبدي ولعبدي ما سأل **ترجمہ** ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے بغیر سورہ فاتحہ کے
اوسکی نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے پوری نہیں ہے راوی نے کہا میں نے ابوہریرہ سے کہا کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں انہوں نے
میرا بازو دبایا اور کہا پڑھ دل میں پڑھ لے ای فارسی **ف** یعنی جب امام کے پیچھے ہو تو آہستہ پڑھ لے - اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ
فاتحہ پڑھے امام کے پیچھے سری اور جہری نماز میں دوسری یہ کہ سری میں پڑھے جہری میں نہ پڑھے - تیسری یہ کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں نہ پڑھے [illegible] کا

پہلا مذہب ہے اور وہی اسوط ہی **ف** کیونکہ مین نے سُنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتی تھی اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہی ہم نے بانٹ دی ہی یا مین نے اوسکو بانٹ دیا ہی اپنی اور بندہ کی درمیان مین آدہون آدہ آدہی میری ہی اور آدہی بندی کیو اسطی ہی اور میری بندی کو جو مانگیگا ملیگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو بندہ کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین ۔ سب تعریف اللہ کو ہی جو پالنیوالا ہی ساری جہان کا ۔ اللہ جل جلالہ کہتا ہی میری بندی نی تعریف کی پھر بندہ کہتا ہی الرحمن الرحیم رحم کرنیوالا نہایت مہربان اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مجھکو سراہا میری بندی نی ۔ پہر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین مالک ہے بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے بڑائی کی میری میری بندی نے پھر بندہ کہتا ہی ایاک نعبد و ایاک نستعین ہم تجہی کو پوجتی ہیں اور تجہی سی مدد چاہتی ہین ۔ یہ آیت میری اور بندی میری کے درمیان ہی اور میرا بندہ جو مانگیگا مین دونگا پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم بتلا ہمکو سیدہی سچی راہ صراط الذین انعمت علیہم اون لوگونکی راہ جن پر تو نی احسان کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ اون لوگون کی راہ جن پر تو نی غصہ کیا اور نہ اون لوگونکی راہ جو گمراہ ہوگئی یہ تینون باتین میری بندی کے لیی ہین اور میری بندی کو جو مانگیگا ملیگا

عن عبادة بن الصامت یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلاة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب فصاعدا قال سفیان لمن یصلی وحدہ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز نہ ہوگی اوس شخص کے جو سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑہی ۔ سفیان نی کہا یہ حدیث اوسکے واسطی ہی جو تنہا نماز پڑہے **عن** عبادة بن الصامت قال کنا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوة الفجر فقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فثقلت علیہ القرأة فلما فرغ قال لعلکم تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم ھذا یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بفاتحة الکتاب فانه لا صلوة لمن لم یقرأ بها **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہ رہی تھی فجر کی آپ نی قرارت کی لیکن آپ پر شاق ہوا پڑہنا قرآن کا جب نماز سی فارغ ہوئی تو آپ نی فرمایا شاید تم پڑہا کرتی ہو اپنی امام کے پیچھے ہم نی کہا ہان یا رسول اللہ ایسا ہی ہے آپ نی فرمایا مت پڑہا کرو سوا سورہ فاتحہ کے کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کی نماز نہین ہوتی **عن** نافع بن محمود بن الربیع الانصاری قال نافع ابطأ عبادة بن الصامت عن صلاة الصبح فاقام ابو نعیم المؤذن الصلاة فصلی ابو نعیم بالناس واقبل عبادة وانا معه حتی صففنا خلف ابی نعیم وابو نعیم یجهر بالقرأة فجعل عبادة یقرأ بام القرآن فلما انصرف قلت لعبادة سمعتك تقرأ بام القرآن وابو نعیم یجهر قال اجل صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات التی یجهر فیها القراءة قال فالتبست علیه القراءة فلما انصرف اقبل علینا بوجهه وقال هل تقرؤن اذا جهرت بالقراءة فقال بعضنا انا نصنع ذلك قال فلا وانا اقول ما لی ینازعنی القرآن فلا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جهرت الا بام القرآن **ترجمہ** نافع محمد بن ربیع الانصاری سے روایت ہی کہ عبادہ بن الصامت نی دیر کی فجر کی نماز کی واسطی نکلنی مین تو ابو نعیم مؤذن نی تکبیر کہہ کر نماز پڑہانا شروع کی اتنی مین عبادہ آئی اور مین بہی اون کے ساتھ تہا ہم نے صف باندہی ابو نعیم کی پیچھے اور ابو نعیم پکار کر قرارت کرتی تھی عبادہ سورہ فاتحہ پڑہنی لگی جب نماز سے فارغ ہوئی مین نے عبادہ سے کہا مین نے تمکو سورہ فاتحہ پڑہتے سنا حالانکہ ابو نعیم پکار کر قرارت کرتی تہی عبادہ نی کہا ہان البتہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑہائی جہری آپ قرات سے رکنے لگی (لوگون کی قرات کی سبب سے) جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری
طرف مخاطب ہوئے اور پوچہا کیا تم پڑہا کرتی ہو جب مین پکارکر پڑہتا ہون بعض لوگون نے ہم مین سے کہا ہان ہم تو ایسا ہی کرتے
ہین آپنے فرمایا مت پڑہا کرو جب ہی مین کہتا تہا کیا ہوا ہے مجہکو کوئی چہینے لیتا ہے قرآن مجہہ سے تو مت پڑہا کرو قرآن کو جب مین
جہر کیا کرون سوا سورہ فاتحہ کے عن عبادة نحو حديث الربيع بن سليمان قال فكان مكحول يقرأ في المغرب والعشاء
والصبح بفاتحة الكتاب في كل ركعة سرا قال مكحول اقرأ فيما جهر به الامام اذا قرأ بفاتحة الكتاب وسكت
سرا فان لم يسكت اقرأ بها قبله ومعه وبعده لا تتركها على حال ترجمہ عبادہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے
راوی نے کہا مکحول سورہ فاتحہ پڑہتے تہے مغرب اور عشا اور فجر مین ہر رکعت مین آہستہ سے کہا مکحول نے اگر امام سورہ فاتحہ پڑہ کر سکتہ کرے
جہری نماز مین تو اوسوقت سورہ فاتحہ پڑہ لے آہستہ سے اور جو سکتہ نکرے تو امام سے پہلے یا اوسکے ساتہہ یا اوسکے بعد سورہ فاتحہ پڑہ نے
چہوڑ وے **باب** من رأى القراءة اذا لم يجهر جہری نماز مین قرات نہ کرنیکا بیان عن ابي هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلاة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي احد منكم انفا فقال
رجل نعم يا رسول الله قال اني اقول ما لي انازع القران قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيما جهر به النبي صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلوات حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے فارغ ہوئی آپ نے فرمایا کسی نے تم مین سے میری ساتہہ
قرات کی تہی ابہی ایک شخص بولا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب ہی مین کہتا تہا کیا ہے جو مجہکو کوئی قرآن مجہسے چہینے لیتا ہے
راوی نے کہا پہر لوگ باز آئی قرات سے جہری نماز مین جب سے یہہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یعنی سوا سورہ فاتحہ
کی اور سورتون کے پڑہنے سے تو موافق ہوئے یہہ حدیث عبادہ کی حدیث سے اور حجت نہین ہے اس مین اس شخص کی جو فاتحہ
پڑہنے کو منع کرتا ہے امام کے پیچہے عن ابي هريرة يقول صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة نظن انها الصبح
بمعناه الى قوله ما لي انازع القران ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نماز پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید فجر کے
پہر روایت کیا حدیث کو اوسی طرح جیسی اوپر گزری یہانتک کہ فرمایا کیا ہوا مجہکو مین چہینا جاتا ہون قرآن سے مسدد کے روایت مین
ہے فانتهى الناس عن القراءة فيما جهر به رسول الله صلى الله عليه وسلم لوگون نے قرات چہوڑ دی جہری نماز مین ابن سرح نے
معمر سے انہون نے زہری سے روایت کیا یہہ قول ابوہریرہ کا اور اوزاعی کے روایت مین یہہ قول زہری کا ہے فاتعظ المسلمون
بذلك فلم يكونوا يقرؤن معه فيما يجهر به صلى الله عليه وسلم یعنی اوس روز سے مسلمانون کو نصیحت ہوئی وہ جہری نماز مین
قرات نہ کرتے تہے۔ کہا ابوداؤد نے مین نے محمد بن یحیی بن فارس سے سنا کہتے تہے فانتهى الناس زہری کا کلام ہے **باب** من
رأى القراءة اذا لم يجهر جب جہر نہ ہو تو قرات کرنا چاہیے عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر
فجاء رجل فقرأ خلفه بسبح اسم ربك الاعلى فلما فرغ قال ايكم قرأ قالوا رجل قال قد عرفت ان بعضكم خالجنيها

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی ایک شخص نے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑہا
جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کس نے پڑہا تہا لوگون نے کہا ایک شخص نے آپ نے فرمایا مین یہ سمجہا — تم مین سے کسی نے قرآن مجہ سے
چہین لیا ابو الولید کی روایت مین ہے شعبہ نے کہا مین نے قتادہ سے کہا کیا سعید نے نہین کہا جب قرآن پڑہا جاوے تو چپ رہو انہون
نے کہا یہ جب ہے کہ پکار کر پڑہا جاوے ابن کثیر کی روایت مین ہے شعبہ نے کہا قتادہ سے شاید آنحضرت صلعم نے قرأت کو برا جانا قتادہ
نے کہا اگر برا جانتے تو اوس سے منع کرتے **عن** عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم الظہر فلما انفتل
قال ایکم قرأ سبح اسم ربک الاعلی فقال رجل انا فقال علمت ان بعضکم خالجنیہا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی جب فراغت پائی تو پوچہا سبح اسم ربک الاعلی کس نے پڑہا ایک شخص بولا مین نے
پڑہا آپ نے فرمایا مین سمجہا گویا مجہ سے کلام اللہ چہینا جاتا ہے **باب** ما یجزئ الامی والاعجمی من القرأۃ امی اور عجمی کو
کتنی قرأت کافی ہے **ف** امی وہ شخص جو ان پڑہ ہے اور عجمی وہ جو عرب کا رہنے والا نہین ہے اور ملکون کا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ
قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرأ القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرؤا فکل حسن و
سیجیء اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یتعجلونہ ولا یتاجلونہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر نکلے اور ہم کلام اللہ پڑہ رہے تہے اور ہم مین اعرابی (جنگلی) لوگ بہی تہے اور پردیسی بہی تہے آپ نے فرمایا پڑہو سب
اچہا ہے قریب ہے ایسی قومین پیدا ہونگی جو قرآن کو تیر کی طرح درست کرینگی (یعنی تجوید مین مبالغہ کرینگی) جلدی پڑہین گے اور ٹہہر
کر نہ پڑہینگے دنیا مین اوسکا بدلا پا وینگے اور آخرت مین اونکو ثواب نہ ملیگا **عن** سہل بن سعد الساعدی قال خرج علینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما ونحن نقترئ فقال الحمد للہ کتاب اللہ واحد وفیکم الاحمر وفیکم الابیض وفیکم
الاسود اقرؤہ قبل ان یقرأہ اقوام یقیمونہ کما یقوم السہم یتعجل اجرہ ولا یتاجلہ **ترجمہ** سہل بن سعد الساعدی سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم ہمارے اوپر نکلے ایک دن اور ہم کلام اللہ پڑہ رہے تہے آپ نے فرمایا الحمد للہ اللہ کی کتاب ایک ہے اور پڑہنے والے سرخ اور سفید
اور سیاہ سب طرح کے تم مین ہین پڑہو اوسکو اوس سے پہلے کہ کتنی قومین آوینگی اور قرآن کو مضبوط کرین گے جیسے تیر درست کیا جاتا ہے پر دنیا مین
اوسکا بدلا لینگے عقبے کو نہ رکہینگے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا
استطیع ان اخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی منہ فقال قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا للہ فما لی قال قل اللہم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی
فلما قام قال ہکذا بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ہذا فقد ملأ یدہ من الخیر **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی
سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلعم پاس بولا یا رسول اللہ مین قرآن یاد نہین کر سکتا کچہہ بہی تو مجہے کوئی چیز ایسی بتلائیے جو قرآن
سے کافی ہو آپ نے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وہ شخص بولا یہ تو اللہ کی تعریف
ہوئی میرے فائدہ کی کیا بتلاتے ہین آپ نے فرمایا کہہ اللہم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی اے پروردگار مجہ پر رحم کر اور مجہے روزی دے اور تندرستی

اور ہدایت کر مجھکو جب وہ اوٹھا تو اوس نے ہاتھہ سے اشارہ کیا (یعنی مین نے بڑی دولت کمائی) رسول اللہ صلعم نے اشارہ کیا (اسکو تھام رکھنا) پھر فرمایا آپ نے اس شخص نے اپنا ہاتھہ بھر لیا خیر سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا جسکو کوئی سورت قرآن کی یاد نہ ہو سکے وہ نماز مین یہی پڑھ لیا کرے نماز درست ہو جاویگی بعضون نے کہا یہہ ورد وظیفہ کیواسطے ہے نماز مین قرآن تھوڑا بہت پڑھنا ضرور ہے

عن جابر بن عبد اللہ قال کنا نصلی التطوع ندعو قیاما و قعودا و نسبح رکوعا و سجودا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا ہم نفل نماز مین کھڑے اور بیٹھے دعا کرتے تھے اور رکوع سجدے مین تسبیح پڑھتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفل نماز مین قرارت فرض نہین ہے دوسری روایت مین ہے قال کان الحسن یقرأ فی الظهر والعصر اماما او خلف امام بفاتحة الکتاب و یسبح و یکبر و یهلل قدر قاف والذاریات **ترجمہ** حسن قرارت کرتے تھے ظہر اور عصر مین امام ہونے کی صورت مین یا امام کے پیچھے ہونیکی صورت مین سورہ فاتحہ کی اور تسبیح کہتے تھے اور تکبیر اور تہلیل سورہ قاف اور والذاریات کی مقدار تک

باب اتمام التکبیر تکبیر کون کون سے مقام پر بھی نماز مین

عن مطرف قال صلیت انا و عمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنه فکان اذا سجد کبر و اذا رکع کبر و اذا نهض من الرکعتین کبر فلما انصرفنا اخذ عمران بیدی و قال لقد صلی هذا او قال لقد ذکرنی هذا صلوة محمد صلی اللہ علیه وسلم **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے مین نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت امیر المومنین مرتضی علی کے پیچھے آپ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین پڑھ کر اوٹھتے تکبیر کہتے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمران نے میرا ہاتھہ پکڑا اور کہا انہون نے ایسی نماز پڑھی جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے

عن ابی بکر بن عبد الرحمن و ابی سلمة ان ابا هریرة کان یکبر فی کل صلاة من المکتوبة و غیرها یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمده ثم یقول ربنا و لک الحمد قبل ان یسجد ثم یقول اللہ اکبر حین یهوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع راسه ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسه ثم یکبر حین یقوم من الجلوس فی اثنتین فیفعل ذلک فی کل رکعة حتی یفرغ من الصلوة ثم یقول حین ینصرف والذی نفسی بیده انی لاقربکم شبها بصلاة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان کانت لصلاته حتی فارق الدنیا **ترجمہ** ابے بکر بن عبد الرحمن اور ابی سلمہ سے روایت ہے کہ ابا ہریرہ تکبیر کہتے تھے ہر نماز مین فرض ہین اور غیر فرض مین پہلے تکبیر کہتے تھے جب نماز کو کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کیوقت تکبیر کہتے تھے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے بعد اوسکے ربنا و لک الحمد سجدے سے پہلے جب سجدے کو جھکتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے اللہ اکبر کہتے پہر جب سجدے مین جانے لگتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعت پڑھ کر قعدہ کرکے اوٹھتے تو اللہ اکبر کہتے ایسا ہی ہر رکعت مین کرتے نماز سے فارغ ہونے تک بعد اوسکے کہتے قسم خدا کی مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون نماز مین رسول اللہ صلعم سے بھی آپ کی نماز تھی یہانتک کہ آپ نے دنیا کو رخصت کیا

عن عبد الرحمن بن ابزی انه صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و کان لا یتم التکبیر **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ وہ تمام نہین کرتے تھے تکبیر کو ۔ کہا ابو داؤد نے اسکا مطلب یہی ہے کہ جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو تکبیر نہین کہتے تھے (بلکہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے) اسی طرح جب سجدہ کا ارادہ کرتے تو تکبیر نہین کہتے تھے جب سجدے سے کھڑے ہوتے

ف پر اس روایت پر عمل نہین ہے سوار کو سے سر اوٹھانی کے وقت اور سب حرکات مین اللہ اکبر کہنا ثابت ہے **باب** کیف یضع
رکبتیہ قبل یدیہ سجدہ کرنی وقت پہلے گھٹنون کو زمین پر رکھے یا ہاتھون کو **ف** مالک اور اوزاعی اور بعض ائمہ حدیث کا مذہب
ہے کہ پہلے ہاتھونکو زمین پر رکھے پیچھے گھٹنونکو اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا قول یہ ہے کہ پہلے گھٹنون کو
زمین پر رکھے پھر ہاتھونکو سجدہ کرنی وقت **عن** وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل
یدیہ واذا نهض رفع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ
سجدہ کرتے تو دونو گھٹنے ہاتھون سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اوٹھتے تو ہاتھ پہلے اٹھاتے گھٹنون سے دوسری روایت مین ہے فلما
سجد وقعت رکبتاہ الی الارض قبل ان یقع کفاہ جب سجدہ کرتے تو آپکے گھٹنے زمین پر پہلے پڑتے ہاتھون سے ایک روایت مین ہے واذا
نهض نهض علی رکبتیہ واعتمد علی فخذیہ یعنی جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو ٹیکا کرتے اپنے دونو رانون پر اور گھٹنونکے بل اوٹھتے **عن** ابی هریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرك کما یبرك البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی تم مین سے سجدہ کرے تو اونٹ کیطرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھ گھٹنونکے پہلے رکھے **ف** یہہ حدیث مالک اور اوزاعی
کی دلیل ہے کرمانی نے اسکو ضعیف کیا مگر یہہ ضعیف نہین ہوسکتی رجال اسکے ثقات مین خطابی نے کہا کہ حدیث وائل بن حجر کی اس سے
زیادہ صحیح ہے۔ اگر کوئی کہے وائل کی حدیث کے اسناد مین شریک قاضی ہے جو ضعیف ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ شریک سے روایت کیا مسلم نے
اور توثیق کی اوسکی ائمہ حدیث نے پر یہ کہا وہ کثیر الغلط ہے اور اس حدیث کے دوسری اور تیسری طریق مین شریک نہین ہے **سفر السعادت**
مین ہے کہ ابوہریرہ کی حدیث مخالف ہے آخر اوسکا اوسکے اول سے اسلیے کہ جب ہاتھونکو گھٹنے سے پہلے رکھیگا تو اونٹ کا سا بیٹھنا ہوگا اسلیے کہ
اونٹ پہلے ہاتھ ہی رکھتا ہے جواب یہہ ہے کہ چارپایون مین اونکے چارون پانون گنے جاتے مین عرف کے اعتبار سے تو جب گھٹنے پہلے رکھے
اونٹ سے مشابہت ہوئی اسباب مین کہ وہ بھی زمین پر پہلے اپنے پانون رکھتا ہے جنکو تم نے ہاتھ سمجھا ہے۔ بعضون نے ابوہریرہ کی حدیث
کو منسوخ کہا ہے ابن خزیمہ نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا پہلے ہم ہاتھ گھٹنون کے پہلے رکھتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنے پہلے رکھنے کا واللہ
اعلم **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم فی صلاته فیبرك کما یبرك الجمل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی شخص نماز مین سطرح بیٹھتا ہے جسطرح اونٹ بیٹھتا ہے **باب** النهوض فی
الفرد پہلی اور تیسری رکعت پڑھ کر کسطرح اوٹھے **ف** جب پہلے اور تیسری رکعت کے اخیر سجدے سے سر اٹھاوے تو تھوڑی دیر بیٹھ جاوے پھر
کھڑا ہو اس جلسے کو جلسہ استراحت کہتے مین شافعی اور ائمہ حدیث کا یہی قول ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سجدہ سے اوٹھکر بیٹھنا نہ چاہیے
بلکہ سیدھے کھڑے ہوجانا چاہیے اگرچہ آثار صحابہ کے اسباب مین موجود ہین پر کوئی حدیث مرفوع صحیح سے ائمہ ثلاثہ کے قول کو تائید نہین پہنچتی
ایک ابوہریرہ کی حدیث ہے جسکو ترمذی نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین قدمون کے کنارے پر اوٹھتے تھے کہا ترمذی
نے اسیر عمل ہے اہل علم کا مگر یہہ حدیث ضعیف ہے بسبب خالد بن ایاس کے **عن** ابی قلابة قال جاءنا ابو سلیمان مالك بن الحویرث
الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما ارید الصلاة ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال قلت

لابی قلابة کیف صلی قال مثل صلوة شیخنا هذا یعنی عمرو بن سلمة امامهم وذکر انه کان اذا رفع رأسه من السجدة الاخرة

فی الرکعة الاولی قعد ثم قام ترجمہ ابی قلابہ سے روایت ہے ابوسلیمان مالک بن الحویرث ہماری مسجد میں آئے انہون نے کہا قسم خدا کی میں

نماز پڑھونگا اور میں نہیں پڑھتا ہون مگر اس ارادہ سے کہ تمکو دکھلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے ایوب نے کہا میں نے

ابوقلابہ سے پوچھا پھر کیونکر نماز پڑھے مالک بن الحویرث نے انہون نے کہا جیسے ہمارے امام عمرو بن سلمہ پڑھتے ہیں انہون نے یہ بھی بیان کیا

کہ جب وہ اپنا سر اٹھاتے تھے دوسرے سجدہ سے پہلی رکعت کے تو بیٹھ کر کھڑے ہوتے عن ابی قلابة قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث

الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما ارید الصلوة ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصلی قال فقعد

فی الرکعة الاولی حین رفع رأسه من السجدة الاخرة ترجمہ ابوقلابہ سے روایت ہے ہماری مسجد میں مالک بن الحویرث آئے اور کہا میں نماز

پڑھونگا اس نیت سے کہ تمکو بتلاؤن کس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا راوی نے کہا وہ ایک رکعت پڑھ کر بیٹھے جب اٹھایا

اخیر سجدہ سے عن مالک بن الحویرث اللیثی انه رأی النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا کان فی وتر من صلوته لم ینهض حتی یستوی قاعدا

ترجمہ مالک بن الحویرث نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب پہلی یا تیسری رکعت سے اٹھتے تو کھڑے نہ ہوتے جبتک سیدھے بیٹھ نہ

لیتے **باب** الاقعاء بین السجدتین دونو سجدون کے بیچ میں اقعا کرنیکا بیان **ف** خطابی نے کہا یہان اقعا سے مراد یہ ہے

کہ سجدے سے اوٹھکر اطمینان سے نہ بیٹھے بلکہ دونو سرین کو ایڑیون پر رکھے اور پنجون کو کھڑا کرلے۔ مشہور معنی اقعا کے یہ ہیں دونو پنڈلیان

اور رانیں کھڑی کردے اور سرین زمین سے لگادے۔ بہرحال اکثر علما نے اس فعل کو نماز میں مکروہ رکھا ہے اور تاویل کی ہے اس حدیث

کی جو آگے آتی ہے اسطرح پر کہ زمانہ پیری اور ضعف میں یہ فعل مجبوری سے ہوا ہوگا دلیل اوسکی یہ بھی جو روایت کیا ترمذی نے حضرت علی

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں جو اپنے لیے پسند کرتا ہون تیرے واسطے پسند کرتا ہون اور جو اپنے لیے برا جانتا ہون

تیرے واسطے برا جانتا ہون تو اقعا نہ کیا کر دونو سجدون کے بیچ میں عن طاؤس یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین

فی السجود فقال هی السنة قال قلنا انا لنراه جفاء بالرجل فقال ابن عباس هی سنة نبیک صلی اللہ علیه وسلم ترجمہ

طاؤس سے روایت ہے ہم نے ابن عباس سے ذکر کیا اقعا کا سجدے میں انہون نے کہا یہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو اوسکو ظلم جانتے تھے پاؤن

پر **ف** کیونکہ پاؤن پر سارا زور پڑتا ہے اور پنجے کھڑے رہنے کے سبب سے پاؤن کو تکلیف ہوتی ہے **ف** ابن عباس نے کہا یہ سنت

ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** ما یقول اذا رفع رأسه من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے عن عبد اللہ

بن ابی اوفی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا رفع رأسه من الرکوع یقول سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد

ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے فرماتے سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد عن

ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یقول حین یقول سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد ملء السماء وفی

ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع

لما اعطيت زاد محمود ولا معطي لما منعت ثم اتفقوا ولا ينفع ذا الجد منك الجد وقال بشر ربنا لك الحمد لم يقل اللهم لم يقل
محمود وقال اللهم قال ربنا لك الحمد ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہتے تھے اللہم ربنا لک الحمد
یا ربنا لک الحمد ملأ السماء یا ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت الخ عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال
الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکة غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللہم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا قول فرشتوں کے
قول سے لڑ جاویگا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے عن عامر قال لا یقول القوم خلف الامام سمع اللہ لمن حمدہ ولکن یقولون
ربنا لک الحمد ترجمہ عامر نے کہا مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہیں بلکہ ربنا لک الحمد کہیں **باب** الدعاء بین السجدتین
دونو سجدون کے درمیان کونسی دعا مانگے عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللہم اغفر لی وارحمنی
وعافنی واهدنی وارزقنی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو سجدون کے بیچ مین فرماتے تھے
اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی واهدنی وارزقنی **باب** رفع النساء اذا کن مع الامام رؤسهن من السجدة عورتین جب جماعت مین
ہون تو مردون کے بعد سر اوٹھاوین سجدے سے عن اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان
منکن یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا ترفع رأسها حتی یرفع الرجال رؤسهم کراهیة ان یرین من عورات الرجال ترجمہ اسماء بنت ابی بکر
سے روایت ہے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو عورت تم مین سے ایمان لائی ہو اللہ اور پچھلے دن پر تو اپنا سر نہ اوٹھاوے جبتک مرد اپنا
سر اوٹھا وین تاکہ نظر نہ پڑے کسی مرد کے ستر پر **ف** اوسوقت مین تہ بند باندھتے تھے اور تہ بند مین سجدے کی حالت مین کبھی کبھی ستر کھلجاتا ہے
اسواسطے عورتونکو مردون سے پہلے سر اوٹھانیکو منع فرمایا **باب** طول القیام من الرکوع وبین السجدتین رکوع سے اوٹھکر کتنی
دیر تک کھڑا رہے اور دونون سجدون کے بیچ مین کسقدر بیٹھے عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان سجودہ ورکوعہ و
قعودہ ما بین السجدتین قریبا من السواء ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دونو سجدون کے
بیچ مین بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے ہوتا **ف** یعنی جتنی دیر مین آپ سجدہ کرتے اوتنا ہی یا اوس سے کچھ کم سجدے سے اوٹھکر بیٹھتے پھر دوسرا
سجدہ کرتے عن انس بن مالک قال ما صلیت خلف رجل اوجز صلوة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تمام وکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوهم ثم یکبر ویسجد وکان یقعد بین السجدتین حتی نقول
قد اوهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مینے کسیکے پیچھے نمازین پڑہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور پھر پوری
نماز پڑھتا ہو **ف** آپ کی نماز مختصر ہوتی اسلیے کہ آپ فرضون مین چھوٹی چھوٹی سورتین پڑہتے اور پوری ہوتی یعنی ارکان کو اچھی
طرح سے ادا کرتے رکوع سے سیدھے کھڑے ہوتے اور ٹھہرتے تھوڑی دیر تک پھر سجدہ کرتے دونو سجدون کے بیچ مین بھی اچھی طرح بیٹھتے دم لیتے
دعا کرتے بعضون نے کہا ہے کہ صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز مین ایسا استغراق حاصل ہوتا کہ وہ اوسکو مختصر سمجھتے حالانکہ
وہ نماز ایسی مختصر نہ ہوتی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے کھڑے رہتے یہانتک کہ ہم سمجھتے آپ بھول گئے

ف یعنی رکوع بھول گئے پھر قیام مین مصروف ہوئے ف پھر آپ تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور دونو سجدون کے درمیان آپ اتنا ٹھہرتے ہم سمجھتے آپ بھول گئے عن البراء بن عازب قال رمقت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ فوجدت قیامہ کرکعتہ وسجدتہ واعتدالہ فی الرکعۃ کسجدتہ وجلستہ بین السجدتین وسجدتہ ما بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء قال ابو داؤد قال مسدد فرکعتہ واعتدالہ بین الرکعتین فسجدتہ فجلستہ بین السجدتین فسجدتہ فجلستہ بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قصد کرکے دیکھا تو مین نے آپکے قیام کو رکوع اور سجود کے مانند اسیطرح رکوع کو سجدے کے مانند اور دونو سجدون کے درمیان مین بیٹھنا پھر سجدہ کرنا پھر سلام تک بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے پایا ف یعنی کچھ بہت فرق نہ تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے اور خوب فاصلہ کرتے تھے درمیان رکوع اور سجدے کے اسی طرح دونو سجدون کے بیچ شافعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہے بغیر اسکے نماز درست نہین ہوتی اور اور ائمہ کے نزدیک واجب ہے واجب بھی مثل فرض کے ہے عمل مین

باب صلوۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود

جو شخص نماز مین پیٹھ برابر نہ کرے رکوع اور سجدہ نہ کرے اوسکی نماز نہین ہوتی عن ابی مسعود البدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزئ الرجل حتی یقیم ظہرہ فی الرکوع والسجود ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ... نہین ہوتی جبتک اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے رکوع اور سجود مین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ارجع فصل فانک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل حتی فعل ذلک ثلاث مرار فقال الرجل والذی بعثک بالحق ما احسن غیر ھذا فعلمنی قال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر ثم اقرأ ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم اجلس حتی تطمئن جالسا ثم افعل ذلک فی صلاتک کلها قال القعنبی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ وقال فی آخرہ فاذا فعلت ھذا فقد تمت صلاتک وما انتقصت من ھذا فانما انتقصتہ من صلاتک وقال فیہ اذا قمت الی الصلوۃ فاسبغ الوضوء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تھے اوس شخص نے نماز پڑہی پھر نماز پڑہ کر آیا اور آپکو سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی ہے وہ شخص گیا اور پھر پڑہ کر آیا جیسے پہلی پڑہی تھی اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی یہانتک کہ تین بار ایسا ہوا تب وہ شخص بولا قسم اوس شخص کی جس نے آپکو بھیجا ہے سچا نبی کرکے مین تو دوسری طرح نماز پڑہنا نہین جانتا مجھے سکھا دیجیے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے اوٹھے تکبیر کہہ پھر جو کچھ ہو سکے قرآن مین سے پڑہ پھر رکوع کر اطمینان سے پھر اوٹھ سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر بیٹھ اطمینان

سے پہر ایسا ہی کر ساری نماز مین قعنبی کی روایت مین ہی جب تو ایسا کر چکا تو تیری نماز تمام ہوگئی اور جو تو نے اس مین سے کم کیا تو اپنی
نماز مین سے کم کیا اور اوس مین یہہ بہی ہے کہ آپ نے فرمایا جب نماز کو کھڑا ہو تو پورا کر وضو کو **ف** اس حدیث سے تعدیل ارکان کا فرض ہونا
ثابت ہوتا ہے ۔ دوسری روایت مین ہی ان رجلا دخل المسجد فذکر نحوہ قال فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا
تتم صلوۃ لاحد من الناس حتی یتوضأ فیضع الوضوء یعنی مواضعہ ثم یکبر ویحمد اللہ عز وجل ویثنی علیہ و
یقرأ بما شاء من القرآن ثم یقول اللہ اکبر ثم یرکع حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حتی یستوی
قائما ثم یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول اللہ اکبر ویرفع رأسہ حتی یستوی قاعدا ثم
یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یرفع رأسہ فیکبر فاذا فعل ذلک فقد تمت صلوتہ **ترجمہ**
ایک شخص مسجد مین آیا پہر ویسا ہی بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی کے نماز تمام نہین ہوتی جبتک وضو کرے پورا وضو پہر تکبیر کہے
اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کرے اور اوسکو سراہے اور پڑہے جتنا چاہے قرآن مین سے پہر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے اطمینان سے
اسطرح کہ سب جوڑ اپنی جگہہ پر آجاوین پہر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدہا کھڑا ہوجاوے پہر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اطمینان سے
جوڑون کے پہر اللہ اکبر کہے اور سر اوٹہاوے یہانتک کہ سیدہا بیٹہہ جاوے پہر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ کرے اطمینان سے
پہر سر اوٹہاوے اور تکبیر کہے جب ایسا کر چکا تو اوسکی نماز پوری ہوگئی **عن رفاعۃ بن رافع** بمعناہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہا لا تتم صلوۃ لاحدکم حتی یسبغ الوضوء کما امرہ اللہ تعالی فیغسل وجہہ ویدیہ الی المرفقین ویمسح برأسہ
ورجلیہ الی الکعبین ثم یکبر اللہ عز وجل ویحمدہ ثم یقرأ من القرآن ما اذن لہ فیہ وتیسر فذکر نحو حماد قال ثم
یکبر فیسجد فیمکن وجہہ قال ہمام وربما قال جبہتہ من الارض حتی تطمئن مفاصلہ وتسترخی ثم یکبر
فیستوی قاعدا علی مقعدہ ویقیم صلبہ فوصف الصلوۃ ہکذا اربع رکعات حتی فرغ لا تتم صلوۃ احدکم حتی
یفعل ذلک **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے ایسا ہی روایت ہی اوس مین یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے تم مین سے نماز پوری
نہین ہوتی جبتک وضو پورا نہ کرے جیسا اللہ جل جلالہ نے اوسکو حکم کیا پہر دہووے منہہ اپنا اور ہاتہون کو کہنیون تک اور مسح کرے سر کو
اور دہووے دونو پانون کو ٹخنون تک پہر تکبیر کہے اللہ جل جلالہ کی اور تعریف کرے اوسکی پہر جہانتک ہوسکے قرآن پڑہے
پہر ویسا ہی بیان کیا بعد اوسکے کہا پہر تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو اپنا منہہ زمین پر یا پیشانی زمین پر لگادے اطمینان سے یہانتک کہ جوڑ
آرام پاوین اور ڈہیلے ہوجاوین پہر تکبیر کہے اور سیدہا بیٹہے اپنی بیٹہک پر اور پیٹ کو سیدہا کرے اسی طرح نماز کو بیان کیا چارون
رکعتون کو فارغ ہونے تک نہین تمام ہوتی نماز کسی کے تم مین سے جبتک ایسا نہ کرے دوسری روایت مین ہی **عن رفاعۃ بن رافع**
بہذہ القصۃ قال اذا قمت فتوجہت الی القبلۃ فکبر ثم اقرأ بام القرآن وبما شاء اللہ ان تقرأ واذا رکعت
فضع راحتیک علی رکبتیک وامدد ظہرک وقال اذا سجدت فمکن لسجودک فاذا رفعت فاقعد علی فخذک الیسری
ترجمہ رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس مین یہہ ہی جب تو کھڑا ہو اور منہہ کرے قبلے کیطرف تکبیر کہہ اور سورۂ فاتحہ پڑہ اور جو اللہ چاہے قرآن

مین سے پڑھ جب رکوع کرے تو اپنے دونو ہتھیلیون کو اپنے گھٹنون پر رکھ اور اپنی پیٹھ کو پھیلا اور برابر رکھ اور جب سجدہ کرے تو ٹھہرا جا اپنے
سجدہ مین جب سر اوٹھا تو بیٹھ اپنی بائین ران پر۔ تیسری روایت مین ہے عن رفاعة بن رافع عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذه
القصة قال اذا انت قمت في صلاتك فكبر الله عز وجل ثم اقرأ ما تيسر عليك من القرآن وقال فيه فاذا جلست
في وسط الصلوة فاطمئن وافترش فخذك اليسرى ثم تشهد ثم اذا قمت فمثل ذلك حتى تفرغ من صلوتك **ترجمه**
رفاعه بن رافع سے بھی قصہ اوس مین یہ ہے جب تو نماز کو کھڑا ہو تو تکبیر کہہ اللہ عز وجل کے پھر جو کچھ آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ کہا اوس
نے جب بیٹھے تو پہلے قعدے مین تو اطمینان سے بیٹھ اور بائین ران کو بچھا دے پھر تشہد پڑھ پھر جب کھڑا ہو تو ایسا ہی کر یہان تک
کہ فارغ ہو نماز سے۔ چوتھی روایت مین ہے عن رفاعة بن رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقص هذا الحديث
قال فيه فتوضأ كما امرك الله ثم تشهد فاقم ثم كبر فان كان معك قرآن فاقرأ به والا فاحمد الله عز وجل وكبره
وهلله وقال فيه وان انتقصت منه شيئا انتقصت من صلوتك **ترجمه** رفاعه بن رافع سے یہی قصہ اوس مین یہ ہے
آپ نے فرمایا وضو کر جس طرح اللہ جل جلالہ نے تجھکو حکم دیا پھر تشہد پڑھ بعد اوسکے تکبیر کہہ اور اللہ اکبر کہہ اگر تجھے قرآن یاد ہو تو پڑھ
نہین تو الحمد للہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ اگر تو نے اسمین کچھ کم کیا تو اپنی نماز مین سے کم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
جسکو سورۂ فاتحہ اور اور کوئی سورت یاد نہ ہو یا یاد نہین ہو سکتی ہو تو اوسکو یہ سکھا دینا چاہیے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر یہ قائم مقام قرآن کے ہے عن عبد الرحمن بن شبل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب
وافتراش السبع وان يوطن الرجل المكان في المسجد كما يوطن البعير **ترجمه** عبد الرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے **ف** یعنی جلدی سے سجدہ کرنا پھر جلدی سے دوسرے سجدہ مین جانا
ف اور درندے کی طرح بازو بچھانے سے **ف** یعنی سجدے مین دونو ہاتھ زمین سے لگا دینا اور پیٹ بھی رانون سے ملا لینا **ف**
اور مسجد مین ایک جگہ مقرر کر لینے سے جیسے اونٹ مقرر کر لیتا ہے **ف** ہر روز اوسی جگہ نماز پڑھے دوسری جگہ نہ پڑھے یہ مکروہ ہے
بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ اونٹ کی طرح سجدے مین پہلے دونو گھٹنے بچھا دے پیچھے ہاتھ اور اوسکا بیان تفصیل سے اوپر گزر چکا عن
سالم البراد قال اتينا عقبة بن عمرو الانصاري ابا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقام بين ايدينا في المسجد فكبر فلما ركع وضع يديه على ركبتيه وجعل اصابعه اسفل من ذلك وجافى بين مرفقيه
حتى استقر كل شيء منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتى استقر كل شيء منه ثم كبر وسجد ووضع كفيه
على الارض ثم جافى بين مرفقيه حتى استقر كل شيء منه ثم رفع رأسه فجلس حتى استقر كل شيء منه ففعل
مثل ذلك ايضا ثم صلى اربع ركعات مثل هذه الركعة فصلى صلاته ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله
عليه وسلم **ترجمه** سالم سے روایت ہے ہم ابی مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری پاس آئے اور اون سے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز بتاؤ وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے مسجد مین اور تکبیر کہی جب رکوع کیا دونو ہاتھون کو دونو گھٹنون پر رکھا اور انگلیون کو

اون سی نیچا رکہا اور کہینیونکو جدا رکہا یہانتک کہ ہر ایک عضو اپنی مقام پر جم گیا پہر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کہڑے ہوئی یہانتک کہ ہر عضو
تہم گیا پہر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا اور دونوں ہاتہونکو زمین پر رکہا اور کہنیان جدا رکہین یہانتک کہ ہر عضو تہم گیا پہر سر اوٹہایا اور بیٹہے
یہانتک کہ ہر عضو اپنی مقام پر تہم گیا پہر دوبارہ ایسا ہی کیا پہر چارون رکعتین اسیطرح پڑہین بعد نماز کہا ہم نی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسیطرح نماز پڑہتے دیکہا **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوۃ لا یتمہا صاحبہا تتم من تطوعہ
جسکی فرض ناقص ہو گئے تو وہ نقصان نفلون مین سی پورا کیا جاویگا **عن** انس بن حکیم الضبی قال خاف من زیاد او ابن
زیاد فاتی المدینۃ فلقی ابا ہریرۃ قال فنسبنی فانتسبت لہ فقال یا فتی الا احدثک حدیثا قال قلت بلی رحمک اللہ
قال یونس واحسبہ ذکرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول ما یحاسب بہ الناس یوم القیمۃ من اعمالہم
الصلوۃ قال یقول ربنا عز وجل للملائکۃ وہو اعلم انظروا فی صلوۃ عبدی اتمہا ام نقصہا فان کانت تامۃ
کتبت لہ تامۃ وان کان انتقص منہا شیئا قال انظروا ہل لعبدی من تطوع فان کان لہ تطوع قال اتموا لعبدی
فریضتہ من تطوعہ ثم تؤخذ الاعمال علی ذاک **ترجمہ** انس بن حکیم ضبی ابن زیاد یا زیاد کا خوف کرکی مدینی مین آئے
وہان ابوہریرہ سے ملے اونہون نے اپنا نسب اونسی لگایا وہ اون سے ملگئے ایکدن ابوہریرہ نے اون سی کہا ای جوان مین تجہہ سی ایک
حدیث بیان نہ کرون اونہون نے کہا کیون نہین بیان کرو اللہ تمپر رحم کری یونس نے کہا مین بہی سمجہتا ہون کہ انہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہا آپنے فرمایا اول سب عملون مین قیامت کے دن نماز کا سوال ہوگا تو ہمارا پروردگار
جل جلالہ فرشتون سی فرماویگا حالانکہ وہ خوب جانتا ہی دیکہو میری بندی کی نماز کامل ہی یا ناقص اگر کامل ہوگی تو پورا ثواب لکہا جاویگا
اور جو ناقص ہو گئے تو اللہ جل جلالہ فرشتون سی فرماوی گا دیکہو میری بندی پاس نفل ہین اگر نفل ہون تو وہ فرض نفلون مین سے
پورا کرو پہر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا **ف** مثلا زکوۃ اگر ناقص ہوگی تو نفل صدقات سی اور روزہ اگر ناقص ہوگا نفل روزون سے
اوسکی تکمیل ہو گئے **عن** تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا المعنی قال ثم الزکوۃ مثل ذلک ثم تؤخذ
الاعمال علی حسب ذلک **ترجمہ** تمیم داری سی بہی ایسا ہی روایت ہی اوس مین اتنا زیادہ ہی کہ پہر زکوۃ کا بہی حال ہوگا پہر
تمام اعمال کا حساب اسی طور سی ہوگا **باب** وضع الیدین علی الرکبتین دونو گہٹنون پہ ہاتہہ رکہنا رکوع مین **عن** مصعب
بن سعد قال صلیت الی جنب ابی فجعلت یدی بین رکبتی فضرب یدی فقال لا تصنع ہذا فانا کنا نفعلہ
فنہینا عن ذلک وامرنا ان نضع ایدینا علی الرکب **ترجمہ** مصعب بن سعد سی روایت ہی مین نی نماز پڑہی اپنی باپ کے پہلو مین
تو مین نے دونو ہاتہونکو دونو گہٹنون کے بیچ مین رکہہ لیا (اسکو تطبیق کہتی ہین) میری باپ (سعد بن وقاص) نے مجہی منع کیا اس سے
پہر مین نی ویسا ہی کیا انہون نے کہا اسطرح ایسا پہلی ہم بہی ایسا ہی کرتے تہے بعد اوسکی ہمکو ممانعت ہوئی اسکی اور حکم ہوا گہٹنون
پر ہاتہہ رکہنے کا **عن** عبد اللہ قال اذا رکع احدکم فلیفرش ذراعیہ الی فخذیہ ولیطبق بین کفیہ فکانی انظر الی
اختلاف اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نی کہا جب کوئی تم مین سی رکوع کری تو دونو ہاتہ رانون سے

لگالیوی اور دونو ہتھیلیان ملا کر جوڑ لیوی گویا مین اسوقت دیکہہ رہا ہون رسول اللہ صلعم کے انگلیونکے اختلاف کو **ف** اسی کو تطبیق کہتی ہین اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم تہا پہر یہہ منسوخ ہو گیا اور گہٹنون پر ہاتہہ رکہنیکا حکم ہوا اگر عبداللہ بن مسعود کو پہلا ہی حکم یاد رہا

باب ما یقول الرجل فی رکوعہ و سجودہ آدمی رکوع اور سجدی مین کیا کہے **عن** عقبۃ بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربک العظیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوھا فی رکوعکم فلما نزلت سبح اسم ربک الاعلی قال اجعلوھا فی سجودکم **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی جب یہہ آیت اتری فسبح باسم ربک العظیم یعنی سبحان ربی العظیم کہہ آپنے فرمایا اسکو رکوع مین کہا کرو جب یہہ آیت اتری سبح اسم ربک الاعلی یعنی سبحان ربی الاعلی کہہ آپنے فرمایا اسکو سجدی مین کہا کرو **عن** عقبۃ بن عامر بمعناہ زاد قال فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع قال سبحان ربی العظیم وبحمدہ ثلاثا واذا سجد قال سبحان ربی الاعلی وبحمدہ ثلاثا قال ابو داؤد وھذہ الزیادۃ نخاف ان لا تکون محفوظۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے ایسا ہی روایت ہی اور اسمین یہہ ہی کہ رسول اللہ صلعم جب رکوع کرتی تین بار سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہتی اور جب سجدہ کرتے تین بار سبحان ربی الاعلی وبحمدہ کہتے ۔ ابو داؤد نی کہا ہمکو خوف ہی کہ بحمدہ کی زیادت محفوظ نہو

عن حذیفۃ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی وما مر بآیۃ رحمۃ الا وقف عندھا فسال ولا بآیۃ عذاب الا وقف عندھا فتعوذ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہی انہون نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ رکوع مین کہتی سبحان ربی العظیم اور سجدی مین کہتی سبحان ربی الاعلی اور جس آیت مین عذاب کا ذکر ہوتا وہان ٹھہرتے اور عذاب سے پناہ مانگتی

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ ورکوعہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدی اور رکوع مین سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتی تہی

عن عوف بن مالک الاشجعی قال قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فقام فقرأ سورۃ البقرۃ لا یمر بآیۃ رحمۃ الا وقف فسال ولا یمر بآیۃ عذاب الا وقف فتعوذ قال ثم رکع بقدر قیامہ یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ ثم سجد بقدر قیامہ ثم قال فی سجودہ مثل ذلک ثم قام فقرأ بآل عمران ثم قرأ سورۃ سورۃ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سی روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ایک رات کو کہڑا ہوا آپ نی سورہ بقرہ پڑہی جب کسی رحمت کی آیت پر گزرتی تو وہان ٹہرتے اور دعا کرتے اور جب عذاب کی آیت پر گزرتے وہان ٹہرتی اور پناہ مانگتی پہر آپنے رکوع کیا جتنی دیر تک قیام کیا تہا آپ رکوع مین کہتی تہے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پہر سجدہ کیا جتنی دیر تک قیام کیا تہا پہر سجدی مین ایسا ہی کہا بعد اسکی کہڑی ہوئی اور سورہ آل عمران پڑہی پہر ایک ایک سورت پڑہی

عن حذیفۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل فکان یقول اللہ اکبر ثلاثا ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ ثم استفتح فقرأ البقرۃ ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثم رفع راسہ من الرکوع فکان قیامہ نحوا من رکوعہ یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ

فكان يقول في سجوده سبحان ربي الاعلى ثم رفع راسه من سجوده وكان يقعد فيما بين السجدتين نحوا من سجوده وكان يقول

رب اغفر لي رب اغفر لي فصلى اربع ركعات فقرأ فيهن البقرة وآل عمران والنساء والمائدة او الانعام شك شعبة

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے آپ نے اللہ اکبر تین بار کہا ذوالملکوت والجبروت والکبریاء
والعظمۃ پھر آپ نے سورہ بقرہ شروع کی بعد اوسکی رکوع کیا قریب قریب قیام کے رکوع میں آپ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہتے رہے
پھر آپ نے رکوع سے سر اوٹھایا تو قریب قریب اوتنی ہی دیر تک کھڑے رہے لربی الحمد کہا کئے پھر سجدہ کیا قریب قریب قیام کے اور
سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہا کئے پھر سجدے سے سر اوٹھایا اور اتنی دیر تک بیٹھے رہے قریب قریب اوسکے جتنی دیر تک سجدے میں رہے
تھے اور رب اغفر لی رب اغفر لی کہتے رہے اسطرح آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ان میں سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا
انعام پڑھی یہ شک ہے شعبہ کو

باب الدعاء في الركوع والسجود رکوع اور سجدے میں دعا کرنیکا بیان

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے سجدے میں تو دعا زیادہ کیا کرو اوس میں ف سجدہ بڑی عبادت
ہے اور اوسمیں انتہا درجے کا تواضع اور انکسار ہے اسوسطے کہ خدا کو بہت پسند ہے اور ہرگز اوسکو روا نہیں کہ سجدہ سوا اوسکے کسی دوسرے کا ایسا کیا
جاوے جب کوئی شخص اپنے پروردگار کو سجدہ کرتا ہے تو اوسکو پروردگار سے نہایت قرب اور نزدیکی حاصل ہوتی ہے چاہیے اوسوقت ضرور دعا
کرے کہ قبول ہووے

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كشف الستارة والناس صفوف خلف ابي بكر فقال ايها الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له الا واني نهيت ان اقرأ راكعا او ساجدا فاما الركوع فعظموا فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم ترجمہ عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اوٹھایا (اپنی بیماری میں حضرت عائشہ کے حجرے کا جس میں آپ تشریف رکھتے تھے) دیکھا
تو لوگ صف باندھے ہوئے ہیں ابوبکرؓ کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں سے اب کوئی چیز نہ رہی (کیونکہ
نبوت ہی ختم ہوگئی) سوا نیک خواب کے جسکو مسلمان آدمی دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا دیکھے اور مجھکو ممانعت ہوئی کلام اللہ پڑھنے کے رکوع
یا سجدے میں رکوع میں پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں کوشش سے دعا کرو امید ہے کہ قبول ہو جاوے

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول القرآن ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت وقت رکوع اور سجدے میں سبحانک اللہم ربنا وبحمدک
اللہم اغفر لی فرماتے اور قرآن کے یہی معنی کرتے ف یعنی قرآن میں جو آیا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ پاکی کر اپنے رب کی تعریف سے اور
مغفرت مانگ اوس سے اوسکی یہی معنی ہیں

عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في سجوده اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه وجله واوله وآخره زاد ابن السرح وعلانيته وسره ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سجدے میں یہ دعا مانگتے اللہم اغفر لی الخ یا خدا بخش تو میرے گناہ چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے اور کھلے اور چھپے

عن عائشة قالت

فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فلمست المسجد فاذا هو ساجد وقدماه منصوبتان وهو يقول اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا مسجد میں ڈھونڈھا تو آپ سجدے میں تھے اور کھڑے ہوئے تھے آپ فرماتے تھے اعوذ برضاک من سخطک الخ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے تیری رضامندی کی اور پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے تیری عفو کی پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری میں تیری تعریف کر نہیں سکتا تو ایسا ہی جیسی تو نے آپ اپنی تعریف کی ہے

باب الدعاء فی الصلوٰۃ نماز میں دعا مانگنے کا بیان

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو في صلوته اللهم انى اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا والممات اللهم انى اعوذ بك من المأثم والمغرم فقال قائل ما اكثر ما تستعيذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فكذب ووعد فاخلف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اعوذبک الخ اے پروردگار میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فساد سے اے پروردگار پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا آپ اکثر قرض سے پناہ کیوں مانگتے ہیں آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے باتیں بناتا ہے جھوٹ بولتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے

عن ابی لیلی قال صلیت الی جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم فی صلوة تطوع فسمعته یقول اعوذ بالله من النار ویل لاهل النار ترجمہ ابو لیلی (ان کا نام بلال یا بلیل یا داؤد یا یسار یا اوس ہے) سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نفل نماز تو میں نے سنا آپ سے فرماتے تھے اعوذ باللہ من النار ویل لاہل النار پناہ مانگتا ہوں میں جہنم سے خرابی ہے جہنم والوں کی

عن ابی هريرة قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الصلوة وقمنا معه فقال اعرابي في الصلوة اللهم ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فلما سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للاعرابي لقد تحجرت واسعا يريد رحمة الله عز وجل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک اعرابی نے نماز میں دعا مانگی اے پروردگار رحم کر مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کسی پر ہمارے ساتھ رحم نہ کر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اوس اعرابی سے کہا تو نے اللہ کی رحمت کو جو وسیع تھی تنگ کر دیا

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا قرأ سبح اسم ربك الاعلى قال سبحان ربي الاعلى ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے فرماتے سبحان ربی الاعلی

عن موسى بن ابي عائشة قال كان رجل يصلي فوق بيته وكان اذا قرأ اليس ذلك بقادر على ان يحيي الموتى قال سبحانك فبلى فسألوه عن ذلك فقال سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ موسی بن ابی عائشہ سے روایت ہے ایک شخص چھت پر نماز پڑھا کرتا جب اس آیت پر پہنچتا الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تو سبحانک فبلی کہتا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی اوس نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے یہ سنا ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہا امام احمد رح نے مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے فرض میں دعا پڑھنا جو قرآن میں ہے

مین کی ہی **باب** مقدار الرکوع والسجود رکوع اور سجدی مین کتنی دیر کرنا چاہیے **عن** السعدی عن ابیہ او عن عمہ قال رمقت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاتہ فکان یتمکن فی رکوعہ وسجودہ قدر ما یقول سبحان اللہ وبحمدہ ثلاثا **ترجمہ** سعدی سے روایت ہے
اونہی باپ یا چچا سے سنا (اوسکی باپ یا چچا کا نام معلوم نہین ہوا نہ سعدی کا نام معلوم ہوا) کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپ رکوع اور سجدی
مین اتنا ٹہرتے جتنی دیر مین تین بار سبحان اللہ وبحمدہ کہا جاوی **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع
احدکم فلیقل ثلاث مرات سبحان ربی العظیم وذلک ادناہ واذا سجد فلیقل سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناہ **ترجمہ** عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی رکوع کرے تو چاہیے کہ سبحان ربی العظیم تین بار کہے یہ ادنا اوسکا
ہے اور جب سجدہ کرے تو چاہیے سبحان ربی الاعلی تین بار کہے اور یہہ ادنا اوسکا ہے **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قرأ منکم والتین والزیتون فانتھی الی اٰخرھا الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاھدین
ومن قرأ لا اقسم بیوم القیٰمۃ فانتھی الی الیس ذالک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبای حدیث
بعدہ یؤمنون فلیقل اٰمنا باللہ قال اسمعیل ذھبت اعید علی الرجل الاعرابی وانظر لعلہ فقال یا ابن اخی اتظن انی
لم احفظہ لقد حججت ستین حجۃ ما منھا حجۃ الا وانا اعرف البعیر الذی حججت علیہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص تم مین سے والتین والزیتون پڑہے پہر اوسکی آخر کی آیت تک یعنی الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پہونچے تو اوسکی بعد بلی وانا
علی ذلک من الشاہدین کہے اور جو شخص لا اقسم بیوم القیمہ پڑہے پہر الیس بقادر علی ان یحیی الموتی تک پہونچے تو اوسکی بعد بلی کہے اور جو والمرسلات
پڑہے پہر اس آیت پر پہونچے فبای حدیث بعدہ یؤمنون اوسکی بعد کہے امنا باللہ۔ اسمعیل بن امیہ نے کہا یہ حدیث مین نے ایک اعرابی سے سنی
(اوسکا نام معلوم نہین تو اسناد مجہول ہے) تو پہر مین دوبارہ اوسکی پاس گیا تاکہ پہر اس حدیث کو سنون اور اوسکی غلطی کو آزماؤن وہ
اعرابی بولا ای میری بہائی کی بیٹے تو سمجہتا ہے مین بہول گیا حالانکہ مین نے ساٹہہ حج کیے ہین اور ہر ایک حج مین جس اونٹ پر مین چڑہا تہا
اوسکو پہچانتا ہون **عن** انس بن مالک رض یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبہ صلاۃ برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال فحزرنا فی رکوعہ عشر تسبیحات وفی سجودہ عشر تسبیحات **ترجمہ** انس بن
مالک سے روایت ہے مینے کسی جوان کی پیچہے ایسی نماز نہین پڑہی جو رسول اللہ صلعم کی نماز سے مشابہ ہو زیادہ عمر بن عبد العزیز رح سے انہون نے
کہا ہم نے رکوع کا اونکی اندازہ کیا دس تسبیحون کا اور سجدہ کا دس تسبیحون کا **باب** الرجل یدرک الامام ساجدا کیف یصنع جب امام کو سجدہ مین پاوی
تو کیا کری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئتم الی الصلٰوۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوھا شیئا
ومن ادرک الرکعۃ فقد ادرک الصلاۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب نماز کیواسطے آؤ اور ہم سجدے مین ہون
تو سجدہ کرلو مگر وہ شمار مین نہوگا (یعنی اوس رکعت کو پہر پورا پڑہنا پڑیگا وہ سجدہ حساب مین نہ آویگا) اور جس شخص نے رکوع پایا اوس نے
نماز پالی **ف** یعنی وہ رکعت پالی یہی مذہب ہے جمہور کا اور قرارت فاتحہ اوسکی ذمے سے ساقط ہوجاوی گی اور بعضون کے نزدیک رکوع پانے
سے وہ رکعت نہین ملتی جبتک سورۂ فاتحہ نہ پڑہے اور یہی راجح ہے محدثین کے ایک جماعت کی نزدیک اور تفصیل اس مسئلے کی قاضی محمد

بن علی شوکانی نے نیل الاوطار میں کی ہے من شاء فلیرجع الیہ اور حدیث باب سے جو جمہور نے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ مدرک
رکوع مدرک رکعت ہے یہہ استدلال ضعیف ہے کیونکہ اس تقدیر سے عدول حقیقت سے بلا قرینہ صارفہ دو طرح پر لازم آتا ہے اول لفظ رکعت میں کہ اس
سے مراد رکوع لینا پڑتا ہے دوسری لفظ صلوۃ میں کہ اوس سے مراد رکعت لینا پڑتی ہے **باب اعضاء السجود** سجدے میں کون کون سے عضو زمین
سے لگانا چاہیے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت قال حماد امر نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعة ولا
یکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ کرنے کو سات اعضا پر منہ اور دونو
ہاتھ اور دونو گھٹنے اور دونو پانوں پر اور منع کیا بالوں کے اٹھانے سے اور کپڑوں کو جو سمیٹنے نماز میں **عن** ابن عباس عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال امرت وربما قال امر نبیکم ان یسجد علی سبعة اراب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا سات اعضا پر سجدہ کرنے کا **ف** مگر منہہ میں پیشانی اور ناک دونو داخل ہیں لیکن اگر ناک زمین پر نہ لگی تو سجدہ درست ہوگا
اگر پیشانی لگنا ضروری ہے کیونکہ سجدے کے معنی بغیر پیشانی کے متحقق نہیں ہوتے۔ بالوں کا اکٹھا کرنا دستار وغیرہ میں یا جوڑا باندھ لینا
نماز میں مکروہ ہے اسی طرح کپڑوں کو جوڑنا سمیٹنا خاک سے بچانے کیواسطے **عن** العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعة آراب وجہہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ **ترجمہ** حضرت عباس سے روایت ہے
انہوں نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے اوسکے ساتھہ سات اعضا اوسکے سجدہ کرتے ہیں منہ اور دونو ہتھیلیاں اور
دونو گھٹنے اور دونو پانوں **عن** ابن عمر رفعہ قال ان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ واذا وضع احدکم وجہہ فلیضع
یدیہ واذا رفع فلیرفعہما **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا دونو ہاتھہ سجدہ کرتے ہیں جیسے منہ سجدہ کرتا ہے جب کوئی
تم میں سے اپنا منہہ زمین پر رکھے تو دونوں ہاتھہ بھی رکھے اور جب منہ اٹھاوے دونو ہاتھوں کو بھی اٹھاوے **ف** یہہ حدیث موقوفا صحیح ہے
ابن عمر پر مالک نے اوسکو ابن عمر کا قول روایت کیا **باب السجود علی الانف والجبہة** ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنیکا بیان **عن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلوة صلاہا بالناس
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کے ماتھے اور ناک پر مٹی کا نشان تھا نماز پڑھانے سے **باب صفة السجود** سجدہ کیونکر کرے
عن ابی اسحاق قال وصف لنا البراء بن عازب فوضع یدیہ واعتمد علی رکبتیہ ورفع عجیزتہ وقال ہکذا کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے براء بن عازب نے ہمکو سجدہ بتلایا تو اپنے دونو ہاتھہ زمین پر رکھے اور
گھٹنوں پر تکیہ لگایا اور سرین کو بلند کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلعم اسیطرح سجدہ کرتے تھے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اعتدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیہ افتراش الکلب **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اعتدال کرو سجدے میں **ف** یعنی پیٹ کو ہموار رکھو اور دونو ہاتھوں کو زمین پر لگاؤ اور کہنیاں پہلوؤں سے جدا رکھو
اسیطرح پیٹ کو رانوں سے الگ رکھو بعضوں نے اعتدلوا کے یہہ معنے کہے ہیں اطمینان سے ٹہر کر سجدہ کرو **ف** اور نہ بچھاوے کوئی تم میں
سے ہاتھہ اپنے کتے کے طرح یعنی زمین سے نہ لگاوے **عن** میمونة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی بین یدیہ حتی

لو ان بهمة ارادت ان تمر تحت يديه مرت ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے دونو ہاتھون
کو بغلون سے جدا رکھتے اتنا کہ اگر بکری کا بچہ چاہے تو ہاتھون کے نیچے سے چلا جاوے عن ابن عباس قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم
من خلفه فرأيت بياض ابطيه وهو مجخ قد فرج بين يديه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
(آپ سجدے مین تھے) مین نے آپکی بغلونکی سفیدی کو دیکھا آپ اپنے دونو بازون کو جدا کیے ہوئے تھے پسلیون سے اور اپنے پیٹ کو اٹھائے ہوئے
تھے زمین سے (خطابی) نے مجخ کے معنی یہ لکھے ہین کہ سرین کو اٹھائے ہوئے تھے اور ایکطرف کو ذرا سا جھکے ہوئے تھے) عن احمر بن جزء
صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سجد جافى عضديه عن جنبيه حتى ناوي له
ترجمہ احمر بن جزء سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو دونو بازون کو اپنے پہلوون سے جدا رکھتے یہانتک کہ ہمکو رحم آجاتا (آپ کی
تکلیف و مشقت پر) عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا سجد احدكم فلا يفترش يديه افتراش الكلب
وليضم فخذيه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ کتے کیطرح نہ بچھا دے اور دونون
رانون کو ملا رکھے باب الرخصة في ذلك سجدون مین کہنیون کو زمین پر لگانے کی اجازت عن ابي هريرة قال اشتكى اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم مشقة السجود عليهم اذا انفرجوا فقال استعينوا بالركب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے صحابہ
نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سجدے مین ہمکو تکلیف ہوتی ہے جب ہم پھیلکر سجدہ کرتے ہین آپ نے فرمایا کہنیون پر ٹیکا دیا
کرو باب التخصر والاقعاء کمر پر ہاتھ رکھنا نماز مین منع ہے عن زياد بن صبيح الحنفي قال صليت الى جنب ابن عمر فوضعت
يدي على خاصرتي فلما صلى قال هذا الصلب في الصلاة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عنه ترجمہ زیاد
بن صبیح سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر کی پہلو مین نماز پڑہی تو مین نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا عبد اللہ بن عمر نے کہا یہ صلب ہے نماز
مین رسول اللہ صلعم اس سے منع کرتے تھے (صلب یعنی سولی کی شکل ہے جو سولی پر چڑہتا ہے اوسکے ہاتھ اسی طرح سے رکھے جاتے ہین) باب
البكاء في الصلوة نماز مین رونے کا بیان عن عبد الله بن الشخير قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وفي
صدره ازيز كازيز الرحى من البكاء ترجمہ عبد اللہ بن الشخیر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑہتے
تھے اور آپ کے سینے مین سے ایسی آواز آتی تھی جیسے چکی کی آواز رونے سے ف احمد کی روایت مین ہے کہ آپ نماز پڑہتے تھے اور آپ
کے اندر سے آواز آتی جیسے دیگ جوش مارتی ہے یعنی روتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز نہین جاتی باب
كراهية الوسوسة وحديث النفس في الصلوة دل مین وسوسہ اور خیال آنے کی کراہت نماز مین عن زيد بن خالد الجهني
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ فاحسن وضوءه ثم صلى ركعتين لا يسهو فيهما غفر له ما تقدم من
ذنبه ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعتین پڑہے اون
مین بھولے نہین تو اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاتے ہین عن عقبة بن عامر الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من
احد يتوضأ فيحسن الوضوء ويصلي ركعتين يقبل بقلبه ووجهه عليهما الا وجبت له الجنة ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے دل اور منھ کو متوجہ کر کے مگر اوسکیواسطے جنت واجب
ہو جاویگی **باب** الفتح علی الامام فی الصلوٰۃ نماز میں امام کو بتانے کا بیان **عن** المسور بن یزید المالکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحیی
وربما قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصلوة فترك شيئا لم يقرأه فقال له رجل يا رسول الله تركت آية كذا وكذا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا اذكرتنيها قال سليمان في حديثه قال كنت اراها نسخت **ترجمہ** مسور بن یزید مالکی سے روایت ہے میں نے
نماز پڑھی رسول اللہ صلعم کے ساتھ آپ نے پڑھنے میں کچھ آیتیں چھوڑ دیں (بھول سے) ایک شخص (بعد نماز کے) بولا یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں آیت
چھوڑ دی آپ نے فرمایا تو نے مجھے یاد کیوں نہ دلا دی وہ شخص بولا میں یہ سمجھا شاید اونکا پڑھنا منسوخ ہو گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا امام کو
بتانا درست ہے **عن** عبد الله بن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلاة فقرأ فيها فلبس عليه فلما انصرف قال لأبي اصليت معنا
قال نعم قال فما منعك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک نماز پڑھی آپ کلام اللہ پڑھتے تھے بھول گئے جب نماز سے فارغ ہوئے
ابی بن کعب سے کہا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا پھر تم نے کیوں نہیں بتلایا **باب** امام کو بتانے کی ممانعت **عن**
ابي اسحاق عن الحارث عن علي رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي لا تفتح على الامام في الصلوة **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے
انہوں نے سنا حارث سے انہوں نے حضرت امیر المومنین علی سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی مت بتا امام کو نماز میں۔ کہا ابو داؤد نے ابو اسحاق نے
حارث سے نہیں سنیں مگر چار حدیثیں یہ حدیث اون میں سے نہیں ہے تو یہ حدیث منقطع ٹھہری دوسرے یہ کہ حارث ضعیف ہے شعبی نے کہا وہ
جھوٹا ہے بعضوں نے کہا رافضی تھا **باب** الالتفات في الصلوٰۃ نماز میں گردن موڑ کر دیکھنا ادھر ادھر مکروہ ہے **عن** ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا يزال الله عز وجل مقبلا على العبد وهو في صلاته ما لم يلتفت فاذا التفت انصرف عنه **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ منھ کیے رہتا ہے بندے کی طرف نماز میں جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے جب ادھر ادھر دیکھتا ہے اوسکی طرف سے منھ پھیر لیتا ہے **ف**
ایک حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلعم نماز میں داہنے بائیں دیکھتے تھے لیکن گردن اپنی نہ موڑتے تھے پیٹھ کی طرف روایت کیا اوسکو ترمذی اور نسائی نے
ایسا التفات درست ہے اور جو منع ہے وہ یہ ہے کہ گردن موڑ کر دیکھے بعضوں نے بے گردن موڑے بھی ادھر ادھر دیکھنا مکروہ کہا ہے بعضوں نے فرض
میں مکروہ کہا ہے نفل میں درست رکھا ہے **عن** عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التفات الرجل في الصلوة فقال
هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلوة العبد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے پوچھا رسول اللہ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کو انہوں نے کہا یہ شیطان
کا اوچک لیجانا ہے بندے کی نماز میں سے یعنی اوسکی ثواب میں سے ایک حصہ اوڑا لیتا ہے **باب** السجود على الانف ناک پر سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابي
سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رئي على جبهته وعلى ارنبته اثر طين من صلاة صلاها بالناس **ترجمہ** ابی سعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کی پیشانی اور ناک پر مٹی کا داغ دیکھا گیا آپ نے نماز پڑہائی تھی لوگوں کو **ف** یہ حدیث اوپر گزر چکی۔ ابو علی لولوی نے
کہا ابو داؤد نے جب اس کتاب کو چوتھی مرتبہ پڑھا تو اس حدیث کو نہیں پڑھا **باب** النظر في الصلاة نماز میں کسی طرف دیکھنے کا بیان **عن**
جابر بن سمرة قال عثمان قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فرأى فيه ناسا يصلون رافعي ايديهم الى السماء ثم اتفقا فقال
لينتهين رجال يشخصون ابصارهم الى السماء قال مسدد في الصلاة او لا ترجع اليهم ابصارهم **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ

مسجد مین تشریف لائی دیکہا تو لوگ نماز مین اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹہا کر دعا کر رہی ہین آپنے فرمایا جو لوگ اپنی آنکھون سے آسمان
کیطرف دیکھتے ہین چاہیے اس سے باز آوین شاید اونکی بینائی جاتی رہے **عن انس بن مالک** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما بال اقوام یرفعون ابصارہم فی صلاتہم فاشتد قولہ فی ذلک فقال لینتہین عن ذلک او لتخطفن ابصارہم **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگونکا اپنی نگاہین نماز مین آسمان کیطرف اٹہاتی
ہین پہر آپنے سختی سے فرمایا اس سے باز آوین ورنہ اوچک لیجاوینگی نگاہین اونکی (یعنی اندہے ہو جاوینگے) **عن عائشۃ** قالت
صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لہا اعلام فقال شغلتنی اعلام ہذہ اذہبوا بہا الی ابی جہم واتونی بانبجانیتہ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر مین نماز پڑہی اوسمین نقش بنے ہوئی تہے آپ نے فرمایا مجہے ان نقشون
نے نماز بہلا دی لیجاؤ اسکو ابوجہم پس (ابوجہم نے وہ چادر آپ کو تحفہ دی تہی) اور لے آؤ اوس سے کمل اوسکا دوسری روایت مین ہے کہ خلل
کر دیا کان ابی جہم فقیل یا رسول اللہ الخمیصۃ کانت خیرا من الکردی آپنے ایک چادر ابوجہم کی کردی بنی ہوئی لے لی
لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ چادر اس سے اچہی تہی **باب** الرخصۃ فی ذلک ادہر اودہر دیکہنا بے گردن موڑے نماز مین درست ہے
عن سہل بن الحنظلیۃ قال ثوب بالصلوۃ یعنی صلاۃ الصبح فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وہو یلتفت الی الشعب
قال ابو داؤد وکان ارسل فارسا الی الشعب من اللیل یحرس **ترجمہ** سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی رسول
اللہ صلعم نماز پڑہتے جاتے تہے اور گہاٹی کیطرف دیکہتے جاتے تہے ابو داؤد نے کہا آپ نے اودہر ایک سوار بہیجا تہا رات کو نگہبانی کے
واسطے **ف** کیونکہ اودہر سے خوف تہا کفار کا اونکا **باب** العمل فی الصلوۃ نماز مین کونسا کام درست ہے **عن ابی قتادۃ** ان
رسول اللہ صلعم کان یصلی وہو حامل امامۃ بنت زینب ابنۃ رسول اللہ فاذا سجد وضعہا واذا قام حملہا **ترجمہ** ابو قتادہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نماز پڑہتے تہے اور امامہ بنت زینب کو (جو نواسی تہی رسول اللہ صلعم کی) اوٹہائے ہوئے تہے جب آپ سجدہ کرتے
اوسکو بٹہا دیتے اور جب کہڑے ہوتے پہر اوسکو اٹہا لیتے **ف** زینب صاحبزادی تہین رسول اللہ صلعم کی اور امامہ اون کی بیٹی تہین
ابو العاص سے - اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر لڑکا یا لڑکی تنگ کرے اور نماز نہ پڑہنے دے تو اوسکو گود مین اٹہا کر یا کندہے
پر بٹہا کر نماز پڑہنا درست ہے **عن ابی قتادۃ** یقول بینا نحن فی المسجد جلوسا خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یحمل امامۃ بنت ابی العاص بن الربیع وامہا زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی صبیۃ یحملہا علی عاتقہ فصلی
رسول اللہ صلعم وہی علی عاتقہ یضعہا اذا رکع ویعیدہا اذا قام حتی قضی صلوتہ یفعل بہا **ترجمہ** ابو قتادہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو جو آپکی صاحبزادی زینب کی بیٹی تہین اپنے کندہے پر اوٹہائے ہوئے
تہے رسول اللہ نے نماز پڑہی اور وہ آپکے کاندہے پر تہین جب آپ رکوع کرتے اونکو بٹہا دیتے پہر جب کہڑے ہوتے اوسکو اٹہا لیتے
اسی طرح اخیر نماز تک کرتے رہے **عن ابی قتادۃ الانصاری** یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی للناس وامامۃ
بنت ابی العاص علی عنقہ فاذا سجد وضعہا **ترجمہ** ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھا آپ نماز پڑھاتی اور امامہ بنت ابی العاص انکی گردن پر سوار تھین جب آپ سجدہ کرتے انکو بیٹھا دیتے۔ کہا ابو داؤد نے مخرمہ نے
اپنے باپ سے صرف ایک حدیث سنی (تو یہہ حدیث مرسل ہے) عن ابی قتادة صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بینما
نحن ننتظر رسول الله صلی الله علیه وسلم للصلوة فی الظهر او العصر وقد دعاه بلال للصلاة اذ خرج الینا و امامة
بنت ابی العاص بنت بنته علی عنقه فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مصلاه وقمنا خلفه وهی فی مکانها
الذی هی فیه قال فکبر فکبرنا قال حتی اذا اراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یرکع اخذها فوضعها ثم رکع وسجد
حتی اذا فرغ من سجوده ثم قام اخذها فردها فی مکانها فما زال رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع بها ذلک فی
کل رکعة حتی فرغ من صلاته صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے ہم انتظار کر رہے تھے رسول اللہ صلعم کا ظہر یا عصر کے
واسطے اور بلال آپ کو بلا چکے تھے نماز کے لیے اتنے مین آپ نکلے امامہ اپنی نواسی کو گردن پر سوار کیے ہوئے رسول اللہ اپنی جگہہ مین
کھڑے ہوئے اور ہم آپکے پیچھے کھڑے ہوئے لیکن امامہ ویسے جگہہ پر رہین بعد اوسکے آپ نے تکبیر کہی جب آپ نے رکوع کا ارادہ کیا تو امامہ
کو اوتار کر نیچے بٹھا دیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا جب سجدے سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہوئے تو امامہ کو پھر وہین سوار کر لیا ایسا ہی کرتے
رہے آپ ہر رکعت مین یہانتک کہ فارغ ہوئے نماز سے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقتلوا الاسودین
فی الصلاة الحیة والعقرب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مار ڈالو دو کالون کو سانپ اور بچھو کو نماز
مین **ف** دو کالونکو ہوسطے فرمایا کہ کالا سانپ اور کالا بچھو زیادہ زہردار ہوتا ہے اونکا مارنا بہت ضروری ہے۔ معلوم ہوا کہ سانپ
اور بچھو کی مارنے سے نماز نہین ٹوٹتی بشرطیکہ اور کوئی فعل منافی نماز نہ کرے عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یصلی والباب علیه مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاه وذکر ان الباب کان فی
القبلة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا مین آئی دروازہ کھولنے کو
کہا آپنے چلکر دروازہ کھولا پھر اپنے مصلے مین آکر نماز پڑھنے لگے اور دروازہ قبلے کیطرف تھا **ف** ان حدیثون سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ ضرورت کیواسطے چلا جانا یا دروازہ کھولنا یا لاٹھی اٹھا کر سانپ بچھو مارنا یا لڑکے کو گود مین اٹھا لینا پھر بٹھا دینا یہہ سب
افعال نماز کو نہین توڑتے جن لوگون نے انپر حدیثون کی یہہ تاویل کی ہے کہ شاید یہہ فعل کثیر ہو اونسے پوچھنا چاہیے کہ پہلے اسکو تو
ثابت کرو کہ فعل کثیر نماز کو فاسد کرتا ہے پھر یہہ ثابت کرو کہ فعل کثیر کے معنے اور مصداق کیا ہے خود تم لوگ فعل کثیر کے معنے مین اختلاف
کثیر رکھتے ہو اور بڑے تعجب کی یہہ بات ہے کہ فعل کثیر سے نماز ٹوٹ جانیکے جو قائل ہین وہی اسبات کے قائل ہین کہ جب نماز مین حدث
ہو جاوے تو وضو کر آوے اور پھر بنا کرے نماز پر اب اون سے کہنا چاہیے کیا وضو کو جانا اور پانی لینا اور وضو کرنا اور پھر وہان سے
لوٹ کر آنا نماز کو فاسد نہین کرتا یا یہہ فعل کثیر نہین ہے **باب رد السلام فی الصلاة** نماز مین سلام کا جواب دینا عن عبد الله
قال کنا نسلم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی الصلاة فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا
علیه فلم یرد علینا وقال ان فی الصلاة لشغلا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلعم کو سلام کیا کرتے تھے

جب حضرت نماز پڑھتے ہوتے آپ جواب ہمکو دیا کرتے جب ہم نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ
کو سلام کیا (معمول کے موافق آپ نماز مین تھے) آپ نے جواب نہ دیا (بعد نماز کے) فرمایا نماز مین ایک شغل ہوتا ہے عن
عبد اللہ قال کنا نسلم فی الصلاۃ ونامر بحاجتنا فقدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو
یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی السلام فاخذنی ما قدم وما حدث فلما قضی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ قال ان اللہ عز وجل یحدث من امرہ ما یشاء وان اللہ تعالی قد احدث
ان لا تکلموا فی الصلاۃ فرد علی السلام ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے پہلے ہم نماز مین سلام کیا کرتے
تھے اور اپنے کام کاج کے باتین کرلیتے تھے مین آیا (حبشے سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نماز پڑھ رہے تھے
مین نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا مجھے فکر پیدا ہوئی پرانے اور نئی باتون کی (یعنی کیا قصور کیا) جو آپ نے جواب نہ دیا
جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے نیا حکم اوتارتا ہے اب اوس نے نیا حکم کیا ہے نماز مین
باتین نہ کرو پھر میرے سلام کا جواب دیا عن صہیب انہ قال مررت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی
فسلمت علیہ فرد اشارۃ قال لا اعلمہ الا قال اشارۃ باصبعہ ترجمہ صہیب سے روایت ہے مین گزرا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے سلام کیا آپ نے اونگلی کے اشارے سے جواب دیا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا درست ہے اور اشارے سے سلام کا جواب دینا بھی درست ہے عن جابر قال ارسلنی نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی المصطلق فاتیتہ وھو یصلی علی بعیرہ فکلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا ثم
کلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا وانا اسمعہ یقرأ ویومی برأسہ قال فلما فرغ قال ما فعلت فی الذی ارسلتک
فانہ لم یمنعنی ان اکلمک الا انی کنت اصلی ترجمہ جابر سے روایت ہے مجھکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی
المصطلق پاس جب مین لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اپنے اونٹ پر مین نے آپ سے بات کی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا
پھر مین نے بات کی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور مین سن رہا تھا آپ کلام اللہ پڑھتے تھے اور سر سے اشارہ کرتے تھے (رکوع
اور سجدے کی یعنی) جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا اوس کام کو جسکے لیے مین نے تمکو بھیجا تھا اور مین نے
تم سے اسواسطے بات نہین کی کہ مین نماز پڑھ رہا تھا عن عبد اللہ بن عمر یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی قباء یصلی فیہ قال فجاءتہ الانصار فسلموا علیہ وھو یصلی قال فقلت لبلال کیف رأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیھم حین کانوا یسلمون علیہ وھو یصلی قال یقول ھکذا وبسط جعفر بن عون
کفہ وجعل بطنہ اسفل وجعل ظھرہ الی فوق ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد قبا مین نماز پڑھنے کو گئے انصار آئے اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے بلال سے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا جب انہون نے سلام کیا اور آپ نماز مین تھے انہون نے کہا اسطرح جعفر بن عون نے

اوسکو بتلایا ہتھلی کو نیچے کیا اور اوسکی پشت کو اوپر عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا غرار فی صلاۃ ولا تسلیم قال احمد یعنی فیما اری ان لا تسلم ولا یسلم علیک ویغرر الرجل بصلاتہ فینصرف وھو فیھا شاک **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین نقصان ہے نماز مین اور سلام مین **ف** امام احمد نے اسکی تفسیر یہہ کی ہے سلام مین نقصان یہہ ہے کہ تو کسیکو سلام کرے وہ جواب دے نماز مین نقصان یہہ ہے کہ آدمی کو شک ہو مین نے تین رکعتین پڑہین ہین یا چار پہر وہ اکثر ٹوٹی اور نماز سے لوٹ آوے حالانکہ اوسکو شک رہے ۔ بعضون نے کہا سلام مین نقصان یہہ ہے تجہکو کوئی کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ تو اوسکو جواب مین اتنا ہے کہدے وعلیک السلام یہہ نقصان ہے چاہیے اوتنا ہی کہنا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ یا زیادہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعضون نے کہا نماز مین غرار یہ ہے کہ سو جاوے اوسکے ارکان سے غفلت کرے واللہ اعلم ۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت مین یون ہے لا غرار فی تسلیم ولا صلوۃ مگر ابن فضیل نے روایت کیا

عبد الرحمن بن مھدی کیطرح موقوفا ابو ہریرہ پر ۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ پانچوان ابو داؤد کے تیئیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ چھٹا اوسکے فضل اور احسان کے بھروسے پر مجکو طاقت کچھ نہین ہے بغیر اوسکی مدد کے فقط

تم الجزء الخامس ویتلوہ الجزء السادس انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ پنجم تمام شد بعونہ

الجزء السادس

پارہ چھٹا

بسم الله الرحمن الرحيم

باب تشميت العاطس في الصلوة نماز مين چھينک کا جواب دينا چاہيے **عن** معاوية بن الحكم السلمي قال صليت
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فعطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله فرماني القوم بابصارهم فقلت
واثكل امياه ما شانكم تنظرون الي فجعلوا يضربون بايديهم على افخاذهم فعرفت انهم يصمتوني فقال عثمان
فلما رأيتهم يسكتوني لكني سكت قال فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بابي وامي ما ضربني ولا كهرني
ولا سبني ثم قال ان هذه الصلاة لا يحل فيها شيء من كلام الناس هذا انما هو التسبيح والتكبير وقراءة
القران او كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله انا قوم حديث عهد بجاهلية و
قد جاءنا الله بالاسلام ومنا رجال ياتون الكهان قال فلا تاتهم قال قلت ومنا رجال يتطيرون
قال ذاك شيء يجدونه في صدورهم فلا يصدهم قلت ومنا رجال يخطون قال كان نبي من الانبياء
يخط فمن وافق خطه فذاك قال قلت جارية لي كانت ترعى غنيمات قبل احد والجوانية اذ ا
طلعت عليها اطلاعة فاذا الذئب قد ذهب بشاة منها وانا من بني ادم اسف كما ياسفون لكني
صككتها صكة فعظم ذاك على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت افلا اعتقها قال ائتني بها قال
فجئته بها فقال اين الله قالت في السماء قال من انا قالت انت رسول الله قال اعتقها فانها
مؤمنة **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمیؓ سے روایت ہی کہ مین نماز پڑھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ دفعتہً
ایک شخص نے چھینکا قوم مین سے تو مین نے کہا یرحمک اللہ تو اسپر مجھے لوگ گھورنے لگے۔ یعنی نماز مین چھینک کا جواب
دینے کے سبب تو مین نے کہا۔ یعنی اپنے دل مین گم کیجیو تجھکو مان تیری (یہ بددعا ہی اہل عرب کی یعنی تو مرجاوے اور تیری
مان تجھکو رووے) تمہارا کیا حال ہی کہ میری طرف دیکھتے ہو لوگون نے اپنی رانون پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو مین نے جانا
کہ یہ لوگ مجھے چپ رہنے کو کہتے ہین تو مین چپ ہوگیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فدا ہون میری باپ و مان
نہ آپنے مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا اتنا فرمایا یہ نماز ہی اس مین بات کرنا درست نہین ہی تسبیح یا تکبیر قرآن پڑھنے کے یا کچھ ایسا ہی
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نیا مسلمان ہوا ہون اللہ جل جلالہ نے ہمکو جاہلیت اور کفر سے نجات دیکر
دین اسلام عطا فرمایا لیکن ہم مین سے بعض لوگ نجومیون کے پاس جاتے ہین آپنے فرمایا تو مت جا اونکے پاس مینے کہا بعض لوگ ہم مین سے
شگون بدلیتے ہین آپنے فرمایا یہ اونکے دلونکا وہم ہے (اور یہ بالکل غلط ہے) تو اونکو کام سے باز نہ رکھے (یعنی جو ارادہ ہو اوسکو
کرین شگون بد کے ڈر سے اوس کام سے رک نہ جاوین) مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیر کھینچتے ہین **ف** یعنی خطوط کھینچکر آیندہ

کا احوال دریافت کرتے ہین مراد علم جفر ہی یا رمل **ف** آپنے فرمایا یہہ معجزہ تہا ایک پیغمبر کا (ادریس یا دانیال علیہما السلام کا)
اب جس کسیکا خط اوسکی موافق ہو تو وہ سچا ہو سکتا ہی **ف** اور موافق ہونا ہر بار ممکن نہین اسواسطی کہ وہ معجزہ تہا کسیکو اوسکا
قاعدہ اچہی طرح معلوم نہین ہے اگر کبھی اتفاق سی موافق ہو جاتا ہے تو صحیح پڑتا ہی اکثر غلط نکلتا ہے مین نے بہت سی رمالون
کو دیکھا اور اونکو امتحان لیا کچھہ اصل نہ پائی۔ بعضون نی کہا خط کہینچنی سی مراد یہہ ہی کہ عرب مین یہہ دستور تہا کوئی شخص فال
نکالنیکو واسطی عراف پاس جاتا وہ ایک لڑکے کو حکم کرتا ریت پر لکیرین کرتا پھر دو دو کو مٹانا شروع کرتا اگر دو بچتین تو فال نیک سمجہتی
مطلب برآری کا یقین کرتے جو ایک لکیر بچے تو نامرادی کا یقین ہو جاتا۔ اس خیال کو آپنے غلط کر دیا اور بیان فرمایا کہ یہہ معجزہ
تہا ایک پیغمبر کا دوسری کو حاصل نہین ہو سکتا **ف** مین نے کہا میری ایک لونڈی بکریان چراتی تھی احد اور جوانیہ (احد
ایک پہاڑ ہی مشہور اور جوانیہ ایک مقام کا نام ہی) پاس ایکبار مین جو وہان پہونچا تو دیکھا ایک بکری کو بہیڑیا لی گیا ہے آخر مین آدمی
تہا مجھی رنج ہوتا ہے جیسی آدمیونکو ہوا کرتا ہے مین نی اوسکو ایکہی دفعہ کوٹ دیا پس گران گزرا یہہ حضرت پر پس کہا مینے کیا مین
اسکو آزاد کرون آپنے فرمایا اوس لونڈی کو میری پاس لیکر آ مین اوسکو آپکے پاس لی گیا آپنے پوچھا خدا کہان ہی **ف**
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہہ سوال درست ہی خدا کہان ہی اور کسجگہہ ہے **ف** وہ بولی آسمان پر ہی **ف** یعنی آسمان
کے اوپر عرش پر اس حدیث سی ذات الٰہی کا اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے **ف** پھر آپنے پوچھا مین کون ہون بولی آپ رسول
ہین اللہ کے آپنے فرمایا اسکو آزاد کر دی یہہ مومن ہے **ف** یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نی اور
ذہبی نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کو متعدد طریقون سی نقل کیا ہے **عن معاویة** بن الحکم السلمی قال لما قدمت

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت امورا من امور الاسلام فکان فیما علمت ان قال لی اذا عطست فاحمد اللہ
واذا عطس العاطس فحمد اللہ فقل یرحمک اللہ قال فبینما انا قائم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
الصلوٰۃ اذا عطس رجل فحمد اللہ فقلت یرحمک اللہ رافعا بہا صوتی فرمانی الناس بابصارہم حتی احتملنی
ذلک فقلت ما لکم تنظرون الی باعین شزر قال فسبحوا فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ
قال من المتکلم قیل ہذا الاعرابی فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی انما الصلوٰۃ لقراءۃ
القرآن وذکر اللہ جل وعز فاذا کنت فیہا فلیکن ذلک شانک فما رایت معلما قط ارفق من رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو مین نے چند باتین اسلام کی
سیکہین ایک اون مین یہہ تہا جب تجہے چہینک آوی الحمد للہ کہہ اور جب دوسرا چہینکی تو یرحمک اللہ کہہ ایکبار مین رسول اللہ
کے ساتہہ نماز پڑہ رہا تہا اتنی مین ایک شخص چہینکا اوسنی الحمد للہ کہا مین نے یرحمک اللہ بلند آواز سی کہا لوگون نے
میری طرف دیکہنا شروع کیا مجھے برا معلوم ہوا مین نے کہا تمکو کیا ہوا میری طرف کنکیون سے دیکہتے ہو انہون نی سبحان اللہ
کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئی آپنے فرمایا کس نے نماز مین بات کہی تھی لوگون نے کہا اس اعرابی نے

آپ نے مجکو بلایا اور فرمایا نماز کلام اللہ پڑھنے کیواسطے ہے اور اللہ کی یاد کے واسطے پہر جب تو نماز مین ہو تو تیرا یہی کام ہو (یعنے اللہ کی یاد کیا کر اور کلام اللہ پڑہا کر دنیا کے باتین نہ کر) تو مین نے کوئی معلم (سکہانیوالا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہتر نہ دیکہا نرمی اور ملائمت سے سکہانی مین۔

باب التامین وراء الامام امام کے پیچہے آمین کہنے کا بیان **ف** شافعی اور احمد بن حنبل اور اکثر ائمہ حدیث اور اہل علم کا مذہب یہہ ہو کہ امام جب ولا الضالین کہے تو پکار کر آمین کہو اور مقتدی بہی پکار کر آمین کہین یا رب اغفر لی آمین کہین اسباب مین احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہین جو آگے آتی ہین بیہقی اور ابن حبان نے عطا سے روایت کیا مین نے دو سو صحابہ کو پایا آمین پکار کر کہتی ہوئی۔ اور ابو حنیفہ اور بعض اہل علم کے نزدیک آمین آہستہ سے کہنا چاہیے دلائل ابو حنیفہ کے اسباب مین قوی نہین مین صحیح اور راجح باعتبار قوت اور کثرت دلائل کے یہی ہو کہ آمین پکار کر کہی جاوے **عن** وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین ورفع بہا صوتہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑہتے اوسکے بعد آمین کہتے بلند آواز سے **ف** شعبہ نے اسے سنا دیکر وائل سے روایت کیا اسی اسنادسے کہ آپ نے آہستہ سے آمین کہی محدثین نے کہا کہ شعبہ نے اس مین خطا کی صحیح یہہ ہو کہ آپنے بلند آواز سے آمین کہی مترجم کہتا ہی کہ اگر یہہ روایت ثابت بہی ہو تب بہی حنفیہ کی دلیل نہین ہو سکتے اس لیے کہ آہستہ کہنے سے یہہ مراد نہین ہی کہ کسی نے نہین سنا ورنہ وائل بن حجر کیونکر سنتے بلکہ آہستہ کہنے سے یہہ مقصود ہے کہ آپ نے بہت چلا کر نہ کہا کہ سب صفون مین آواز جائے بلکہ پاس والوں نے سنا چنانچہ دوسری روایت مین آتا ہی کہ آپ آمین اسطرح سے فرمائی کہ پہلے صف والے نزدیک کے لوگ سن لیتے تو اسقدر آواز بہی جہر مین داخل ہو غرض یہہ کہ حنفیہ کا دعوی کیونکر ثابت ہو سکتا ہے اب رہی اونکے پاس کے آثار صحابہ اور وہ کیونکر مقابل ہو سکتی ہین۔ احادیث صحیحہ مشہورہ کے علی الخصوص اوس صورت مین جب بہت سے صحابہ جہر کے قائل ہون

عن وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بآمین وسلم عن یمینہ وعن شمالہ حتی رأیت بیاض خدہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے انہونے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچہے آپنے پکار کر آمین کہی اور سلام پہیرا داہنے اور بائین یہانتک کہ مین نے آپکے رخسارے کی سفیدی کو دیکہا

عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑہتے آمین کہتے یہانتک کہ صف اول کے لوگ جو نزدیک ہوتے سن لیتے

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو جسکا قول فرشتونکے قول سے مل جاویگا یعنے اونکے ساتہہ برابر ہو ویگا اوسکے اگلے اور پچہلے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** دوسری حدیث مین ہے جب تم آمین کہو فرشتے بہی آمین کہتے ہین

صحیحین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

آمین **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہی تم بھی آمین کہو کیونکہ
جسکی آمین فرشتون سی آمین سی لڑجاوی گی اوسکی اگلی گناہ معاف ہوجاوینگی ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بہی آمین کہا کرتے تھی **عن** بلال انہ قال یا رسول اللہ لا تسبقنی بآمین **ترجمہ** بلال سی روایت ہی انہون
نی کہا یا رسول اللہ مجھہ سی آگے آپ آمین نکہا کیجیے **ف** یعنی اتنی مہلت دیا کیجیے کہ مین سورہ فاتحہ سی فارغ ہوجاؤن تو
آپ کی اور میری آمین ساتھہ ہوا کری **عن** ابی مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زهیر النمیری وکان من الصحابة
فیحدثنا احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمه بآمین فان آمین مثل الطابع علی الصحیفة قال
ابو زهیر اخبرکم عن ذلک خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلة
فوقف النبی صلی الله علیه وسلم یستمع منه فقال النبی صلی الله علیه وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شیء
یختم قال بآمین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی سال النبی صلی الله علیه وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بآمین
وابشر وهذا لفظ محمود **ترجمہ** ابی مصبح المقرائی سے روایت ہی ہم بیٹھا کرتی تھی ابو زہیر نمیری پاس جو صحابی تھی اور اچھی
اچھی حدیثین سنا کرتی تھی ایکبار ہم مین سی کسی شخص نے دعا کی انہون نی کہا ختم کر اوسکو آمین پر کیونکہ آمین مثل مہر کی ہی کتاب
پر ابو زہیر نے کہا مین تمکو اسکا حال سناتا ہون ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ نکلی ایکشخص کی پاس پہونچی جو نہایت
عاجزی سی دعا کر رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی ہو کر سننے لگی آپنے فرمایا اوسکی دعا قبول ہوگی اگر ختم کریگا ایکشخص نے
پوچھا یا رسول اللہ کس چیز سی ختم کریگا آپنے فرمایا آمین سی اگر وہ آمین پر ختم کریگا تو اوسکی دعا قبول ہوگی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی یہہ سنکر اوس شخص پاس آیا جو دعا کر رہا تہا اور اوس سی بولا ختم کر تو اپنی دعا کو آمین پر اور خوش ہوجا۔ کہا ابو داود
نی مقرائی ایک قبیلہ ہی حمیر مین سی **باب** التصفیق فی الصلوة نماز مین دستک مارنیکا بیان **عن** ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء **ترجمہ** ابوہریرہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا
مردونکیواسطی تسبیح ہے اور عورتون کیواسطی دستک مارنا ہی **ف** جب نماز مین کوئی واقعہ پیش آوی مثلاً کوئی پکاری یا کچھہ آگاہ
کرنا ہو تو مرد سبحان اللہ کہدین اور عورت ایک ہتیلی کو دوسری ہاتھہ کی پشت پر ماردی **عن** سهل بن سعد ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم ذهب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینهم وحانت الصلوة فجاء المؤذن الی ابی بکر رضی الله عنه فقال اتصلی
بالناس فاقیم قال نعم فصلی ابو بکر فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس فی الصلوة فتخلص حتی وقف فی الصف
فصفق الناس وکان ابو بکر لا یلتفت فی الصلوة فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرای رسول الله صلی الله علیه
وسلم فاشار الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان امکث مکانک فرفع ابو بکر یدیه فحمد الله علی ما امره به رسول
الله صلی الله علیه وسلم من ذلک ثم استاخر ابو بکر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی
فلما انصرف قال یا ابا بکر ما منعک ان تثبت اذ امرتک قال ابو بکر ما کان لابن ابی قحافة ان یصلی بین

بدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالی رأیتکم اکثرتم من التصفیح من نابہ شیء فی صلاتہ فلیسبح فانہ

اذا سبح التفت الیہ وانما التصفیح للنساء **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو

بن عوف (جو ایک بطن ہے قبیلہ اوس میں سے) کے پاس گئے اونکے درمیان صلح کرانیکو (اونکی آپس میں کچھ لڑائی ہوئی تھی)

اتنے میں نماز کا وقت آگیا اور مؤذن (بلال) ابوبکر صدیق پاس آئے کہنے لگے تم نماز پڑھاتے ہو میں تکبیر کہوں ابوبکر

نے کہا ہاں پھر ابوبکر نماز پڑھانے لگے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے

آپ صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں آکر کھڑے ہوئے لوگوں نے دستک مارنا شروع کیا **ف** اسلیے کہ ابوبکر مطلع ہو

جاویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے **ف** مگر ابوبکر نماز میں کسیطرف خیال نکرتے تھے جب لوگوں نے بہت تالیاں

بجائیں انہوں نے مڑکر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اشارہ کیا اپنی جگہہ پر کھڑے ہو **ف** یعنی نماز پڑھاؤ اس

حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت تمام صحابہ پر ثابت ہوتی ہے **ف** ابوبکر نے دونوں ہاتھ اوٹھاکر خدا کا شکر کیا

اس بات پر کہ رسول اللہ صلعم نے اونکو نماز پڑھانے کا حکم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں دونوں ہاتھ اوٹھاکر دعا

مانگنا درست ہے (زرقانی) **ف** پھر پیچھے ہٹ آئے اور صف میں شریک ہوگئے رسول اللہ صلعم آگے بڑھ گئے اور آپنے نماز پڑھائی

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا اے ابوبکر تم کیوں اپنی جگہہ پر قایم نرہے جب میں نے تمکو اشارہ کیا ابوبکر نے کہا ابو قحافہ

کے بیٹے کا درجہ یہہ نہیں ہوسکتا کہ رسول اللہ صلعم کے آگے کھڑے ہوکر نماز پڑھاوے **ف** ابو قحافہ ابوبکر کے باپ کا نام تھا۔

ہرچند ابوبکر کو جب انحضرت صلعم نے اشارہ کیا کھڑے رہنے کا تو اونکو امامت درست ہوگئی مگر تواضع اور انکسار علی الخصوص جناب

رسالت مآب کے سامنے اسی کو مقتضی تھا جو ابوبکر نے کیا اور الامر فوق الادب صحیح ہے مگر یہاں قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ امر اختیاری

تھا جب تو رسول اللہ صلعم صفوں کو چیر کر صف اول میں آئے اور آپ کا جی امامت کو چاہتا تھا ابوبکر نے جو آپ کی دل میں تھا اوسی

پر عمل کیا **ف** پھر آپنے لوگوں سے فرمایا کیا ہوا تم کو میں نے دیکھا بہت تالیاں بجاتے تھے اگر کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے

تو تسبیح کہو جب تسبیح کہوگے اوسے خیال ہوگا اور تالی بجانا عورتوں کیواسطے ہے **عن** سہل بن سعد قال کان قتال بین

بنی عمرو بن عوف فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہم لیصلح بینہم بعد الظہر فقال لبلال ان حضرت

صلاۃ العصر ولم اٰتک فمر ابابکر فلیصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابابکر فتقدم قال

فی اٰخرہ واذا نابکم شیء فی الصلاۃ فلیسبح الرجال ولیصفح النساء **ترجمہ** سہل بن سعد روایت ہے عمرو بن عوف کے

آپس میں کچھ لڑائی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خبر پہونچی آپ ظہر پڑھ کر صلح کرانیکو گئے بعد ظہر کے اور بلال کو

فرما گئے اگر نماز کا وقت آجاوے تو ابوبکر سے کہنا نماز پڑھاویں جب عصر کا وقت ہوا بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ابوبکر کو حکم

کیا نماز پڑھانے کا وہ آگے بڑھے۔ پھر ویسی ہی حدیث بیان کی مگر اس میں یہہ ہے آپ نے یوں فرمایا جب کوئی حادثہ پیش آوے

نماز میں تو مرد تسبیح کہیں اور عورتیں دستک دیں **عن** عیسی بن ایوب قال قولہ التصفیح للنساء تضرب باصبعین

من يمينه على كفه اليسرى ترجمہ عیسی بن ایوب نے کہا دستک سے یہہ مراد ہے کہ داہنی ہاتھ کی دو انگلیان بائین
ہاتھ کے ہتھیلی پر ماری **باب** الاشارة في الصلوة نماز مین اشارہ کرنیکا بیان **عن** انس بن مالك ان النبي
صلعم كان يشير في الصلوة **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے نماز مین **عن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال يعني في الصلوة والتصفيق للنساء من اشار
في صلاته اشارة تفهم عنه فليعدلها يعني الصلوة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سبحان اللہ کہنا مردون کیواسطے ہے اور دستک مارنا عورتون کیواسطے ہے نماز مین جو کوئی اشارہ کرے ایسا جس
سے کوئی مضمون سمجھا جاوے تو وہ اپنی نماز لوٹاوے۔ کہا ابوداود نے یہہ حدیث وہم ہے **ف** اسکا اعتبار نہین ہے
مخالف ہے حدیث صحیح کے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین اشارہ کرتے تھے اور مخالف ہے ان احادیث صحیحہ
کی جو وارد ہوئی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین سلام کا جواب اشارہ سے دیتے تھے **باب** مسح الحصى في
الصلوة نماز کے اندر کنکریان ہٹانیکا بیان **عن** ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم
الى الصلوة فان الرحمة تواجهه فلا يمسح الحصاء **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز کو کھڑا ہو تو رحمت خدا کی اوسکے سامنے ہوتی ہے چاہیے کہ کنکریان نہ ہٹاوے **عن**
معيقيب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمسح وانت تصلي فان كنت لابد فاعلا فواحدة تسوية
الحصا **ترجمہ** معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کنکریان نہ ہٹا نماز پڑھتے مین اگر ضرورت
ہو تو ایکبار ہٹالے **باب** الرجل مختصرا کمر پر ہاتھ رکھکے نماز پڑھنے کا بیان **عن** ابي هريرة قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن الاختصار في الصلوة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کمر پر ہاتھ رکھکے نماز پڑھنے سے **باب** الرجل يعتمد في الصلوة على عصا نماز مین لکڑی پر ٹیکا لگانے کا بیان
عن هلال بن يساف قال قدمت الرقة فقال لي بعض اصحابي هل لك في رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم قال قلت غنيمة فدفعنا الى وابصة قلت لصاحبي نبدأ فننظر الى دله فاذا عليه قلنسوة لاطئة
ذات اذنين وبرنس خز اغبر واذا هو معتمد على عصا في صلاته فقلنا بعد ان سلمنا فسألناه فقال حدثتني ام
قيس بنت محصن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اسن وحمل اللحم اتخذ عمودا في مصلاه يعتمد عليه
ترجمہ ہلال بن یساف سے روایت ہے مین رقہ مین آیا (رقہ ایک بستی ہے شام مین) میرے ایک یار نے کہا تمکو کسی صحابی
سے ملنے کی آرزو ہے مین نے کہا کیون نہین غنیمت ہے پھر ہم گئے وابصہ پاس مین نے اپنے ساتھی سے کہا پہلے ہم اوسکی
وضع دیکھین تو دیکھا ایک ٹوپی سر سے چپکی ہوئی دو کان والے پہنے ہے اور ایک بارانی پوش خز کا خاکی رنگ کا اوڑھے
تھے اور نماز مین ٹیکا لگائے ہوئے تھے ایک لکڑی پر جب ہم نے سلام پھیرا تو اوسکی وجہ پوچھی اونھون نے کہا ام قیس بنت

محصن نے مجھ سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ کا جب سن زیادہ ہو گیا اور آپ کا گوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک ستون اپنے
مصلے میں کھڑا کر لیا اوس پہ ٹیکا لگا کے نماز پڑھتے تھے **باب** النهي عن الكلام في الصلاة نماز میں بات
کرنیکی ممانعت **عن** زيد بن ارقم قال كان احدنا يكلم الرجل الى جنبه في الصلاة فنزلت وقوموا لله
قانتين فامرنا بالسكوت ونهينا عن الكلام **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے
برابر والے سے بات کیا کرتا اوسوقت یہ آیت اوتری وقوموا لله قانتين - کھڑے ہو واسطے اللہ کے چپ چاپ پہر ہمکو سکوت
کا حکم ہوا اور ممانعت ہوئی بات کرنی کی **باب** في صلاة القاعد بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان **عن** عبد الله
بن عمرو قال حدثت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلاة الرجل قاعدا نصف الصلاة فاتيته فوجدته
يصلي جالسا فوضعت يدي على راسي فقال ما لك يا عبد الله بن عمرو قلت حدثت يا رسول الله انك قلت
صلاة الرجل قاعدا نصف الصلاة وانت تصلي قاعدا قال اجل ولكني لست كاحد منكم **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمرو سے روایت ہے میں نے یہ حدیث سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھا ثواب رکھتا ہے تو میں آپ پاس آیا
آپکو بیٹھے نماز پڑھتے دیکھا میں نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا (تعجب سے) آپ نے پوچھا کیا ہے اے عبد اللہ بن عمرو میں نے
کہا مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے حالانکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں
سچ ہے لیکن میں تمہاری کسی کے مثل نہیں ہوں **ف** مجھ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھی پورا ثواب ہے یہ آپ کی خصوصیات
میں سے تھا **عن** عمران بن حصين انه سال النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعدا فقال صلاته قائما
افضل من صلاته قاعدا وصلاته قاعدا على النصف من صلاته قائما وصلاته نائما على النصف من
صلاته قاعدا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز
پڑھنی کو آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بیٹھ کر پڑھنے سے افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں کھڑے ہونیکا آدھا ثواب ملتا ہے
اور لیٹ کر پڑھنے میں بیٹھ کر پڑھنے کا آدھا ثواب ملتا ہے **ف** خطابی نے کہا میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جس نے
نفل نماز لیٹ کر پڑھنے کی اجازت دی ہو تو اگر یہ حدیث صحیح ہو مراد اس سے بیمار کی نماز ہے جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے انتہی میں کہتا
ہوں یہ روایت صحیح بھی مگر مراد اس سے نفل نماز ہے وہ کھڑے اور بیٹھ اور لیٹے سب طرح درست ہے لیکن ثواب میں کمی و بیشی ہے
عن عمران بن حصين قال كان بي الناصور فسالت النبي صلى الله عليه وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فعلى
جنب **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے مجھے ناصور ہو گیا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر
نماز پڑھ اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر کروٹ پر پڑھ **عن** عائشة قالت ما رايت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقرا في شيء من صلاة الليل جالسا قط حتى دخل في السن فكان يجلس فيقرا حتى اذا بقي
اربعين او ثلاثين آية قام فقراها ثم سجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

م نماز میں

کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑہتے نہ دیکھا یہانتک کہ آپ ضعیف ہوگئی تو بیٹھ کر کلام اللہ پڑہا کرتے جب تیس یا چالیس آیتین رہ
جاتین کھڑی ہوتی پھر اونکو پڑہ کر رکوع کرتی **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي جالسا فيقرأ
وهو جالس واذا بقي من قرأته قدر ما يكون ثلاثين او اربعين اية قام فقرأها وهو قائم ثم ركع
ثم سجد ثم يفعل في الركعة الثانية مثل ذلك **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بیٹھ کر نماز پڑہتے تو بیٹھے ہی کلام اللہ پڑہا کرتی جب تیس یا چالیس آیتین رہ جاتین کھڑی ہو جاتے پھر اون آیتونکو
پڑہ کر رکوع کرتی پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت مین اسی طرح کرتے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا فاذا صلى قائما ركع قائما واذا صلى قاعدا ركع قاعدا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ص بڑی رات تک کہڑی ہو کر نماز پڑہتی اور بڑی رات تک بیٹھ کر نماز پڑہتے جب
کہڑی ہو کر نماز پڑہتے تو رکوع بھی کھڑی ہو کر کرتی اور جب بیٹھ کر پڑہتی تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عبد الله بن شقيق
قال سألت عائشة اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ السورة في ركعة قالت المفصل قال قلت فكان يصلي
قاعدا قالت حين حطمه الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک سورت پڑہتی تھی ایک رکعت مین انہون نے کہا ہان مفصل مین سے پھر مین نے کہا آپ بیٹھ کر نماز پڑہتی تھی
انہون نے کہا جب لوگون نے اونکو بڈہا کر دیا تو بیٹھ کر پڑہنے لگے

باب كيف الجلوس في التشهد

تشہد کے لیے کسطرح بیٹھے **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي فقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستقبل القبلة فكبر فرفع يديه حتى حاذتا باذنيه ثم اخذ شماله
بيمينه فلما اراد ان يركع رفعهما مثل ذلك قال ثم جلس فافترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى
على فخذه اليسرى وحد مرفقه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض ثنتين وحلق حلقة ورايته يقول
هكذا وحلق بشر الابهام والوسطى واشار بالسبابة **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے کہا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا آپ کیونکر پڑہتے ہین تو آپ کہڑی ہوئے اور آپ نے منہہ کیا قبلہ کیطرف اور تکبیر
کہی اور دونو ہاتھ اوٹہائی کانون تک پھر بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا دونو ہاتھون
کو اوٹہایا کانون تک یہانتک کہ آپ بیٹھے تو آپنے بایان پانو بچھایا اور بایان ہاتھ بائین ران پر رکہا اور داہنی کہنی کو داہنی
ران سے اوٹہا ہوا رکہا اور دو انگلیون کو بند کر لیا (یعنی چھنگلیا اور اوسکی پاس کی انگلی) اور حلقہ کیا (بیچ کی انگلی اور
انگوٹھے سے) اور مین نے دیکھا اونکو اسطرح کرتی ہوئی پھر بشر نے اوسکو بتایا بیچ کی انگلی اور انگوٹھی سے حلقہ کیا اور کلمے کی
انگلی سے اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے اور جتنی حدیثین اشارہ کی باب مین آئین ہین اون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ شروع
سے آپ اسی طرح بیٹھتے تھے اشارہ کی شکل یہ ہے کہ اشہد ان لا اله الا الله پر انگلی اٹھاتے تھے

باب من ذكر التورك في

الرابعة چوتھی رکعت کی بعد سرین پر بیٹھنے کا بیان عن ابی حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب رسول الله صلی
الله علیه وسلم وقال احمد قال اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم منهم ابو قتادة قال ابو حمید انا اعلمکم بصلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا
فاعرض فذکر الحدیث قال ویفتح اصابع رجلیه اذا سجد ثم یقول الله اکبر ویرفع ویثنی رجله الیسری فیقعد
علیها ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک فذکر الحدیث قال حتی اذا کانت السجدة التی فیها التسلیم اخر رجله
الیسری وقعد متورکا علی شقه الایسر زاد احمد قالوا صدقت هکذا کان یصلی ولم یذکرا فی حدیثهما
الجلوس فی الثنتین کیف جلس ترجمہ ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیوں میں بیٹھے ہوئے تھے اون میں سے ایک
ابو قتادہ ابو حمید نے کہا میں تم سب میں رسول اللہ صلعم کی نماز خوب جانتا ہوں انہوں نے کہا بیان کرو پھر بیان کیا حدیث
کو یہانتک کہ کہا آپ جب سجدہ کرتے تو پانوں کی اونگلیوں کو کھلا رکھتے پھر اللہ اکبر کہتے اور سر اوٹھاتے اور بائیں پانوں
کو ٹیڑھا کر کے اوس پر بیٹھتے پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے اخیر حدیث تک جب اس سجدے سے فارغ ہوتے جسکے بعد سلام
ہے تو بایاں پانوں ایکطرف نکال دیتے اور بائیں سرین پر ٹیکا دیکر بیٹھتے احمد بن حنبل کے روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر اون صحابیوں
نے کہا تم نے سچ کہا آپ اسی طرح نماز پڑہتے تھے لیکن احمد بن حنبل اور مسدد بن مسرہد دونوں نے یہ نہیں بیان کیا کہ دو رکعت
پڑہ کر کسطرح بیٹھتے تھے عن محمد بن عمرو بن عطاء انه کان جالسا مع نفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیه و
سلم بهذا الحدیث ولم یذکر ابا قتادة قال فاذا جلس فی الرکعتین جلس علی رجله الیسری فاذا جلس فی الرکعة الاخیرة
قدم رجله الیسری وجلس علی مقعدته ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا چند صحابیوں کے پاس بیٹھے تھے پھر حدیث بیان
کی مگر ابو قتادہ کا ذکر نہیں کیا کہا جب آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پانوں پر بیٹھتے اور جب اخیر رکعت کے بعد بیٹھتے تو
بائیں پانو کو باہر نکال دیا اور سرین پر بیٹھے عن محمد بن عمرو العامری قال کنت فی مجلس بهذا الحدیث قال
فیه فاذا قعد فی الرکعتین قعد علی بطن قدمه الیسری ونصب الیمنی فاذا کانت الرابعة افضی بورکه
الیسری الی الارض واخرج قدمیه من ناحیة واحدة ترجمہ اس روایت میں یہ ہے جب آپ دو رکعتیں پڑہ کر
بیٹھتے تو بائیں قدم کے تلوے پر بیٹھے اور داہنے پانو کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت پڑہ کر بیٹھتے تو اپنی بائیں سرین زمین
سے لگا دی اور دونو پانوں کو ایکطرف نکال دیا عن عباس او عیاش بن سهل الساعدی انه کان فی مجلس فیه
ابوه فذکر فیه قال فسجد فانتصب علی کفیه ورکبتیه وصدور قدمیه وهو جالس فتورک ونصب قدمه
الاخری ثم کبر فقام ولم یتورک ثم عاد فرکع الرکعة الاخری فکبر کذلک ثم جلس بعد الرکعتین حتی
اذا هو اراد ان ینهض للقیام قام بتکبیر ثم رکع الرکعتین الاخریین فلما سلم سلم عن یمینه وعن شماله
ترجمہ عباس یا عیاش بن سهل ساعدی سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں تھے اوس میں انکے باپ بھی تھے پھر حدیث بیان کی

اور کہا کہ آپ نے سجدہ کیا تو آپ نے اعتماد کیا دونو ہتھیلیوں پر اور گھٹنوں پر اور پاؤن کی سرون پر جب آپ بیٹھے تو سرین پر بیٹھے
اور دوسری قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہین پھر دوسری رکعت مین اسی طرح
دوبارہ کیا ایسا ہی تکبیر کہتے پھر دو رکعتین پڑھکر بیٹھے جب اوٹھنے لگے تکبیر کہکر اوٹھے پھر پچھلی دو رکعتین پڑھکر سلام پھیرا
داہنی اور بائین طرف - کہا ابو داؤد نے اس مین سرین پر بیٹھنے کا اور پھر ہاتھ اوٹھانیکا جب دو رکعت پڑھکر اوٹھے ذکر
نہین ہے **عن** عباس بن سہل قال اجتمع ابو حمید و ابو اسید و سہل بن سعد و محمد بن مسلمة فذکروا الحدیث

لم یذکر الرفع اذا قام من ثنتین ولا الجلوس قال حتی فرغ ثم جلس فافترش رجله الیسری واقبل
بصدر الیمنی علی قبلته **ترجمہ** عباس بن سہل سے روایت ہے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع
ہوئے پھر بھی حدیث بیان کی نہ اس مین ہاتھ اوٹھانیکا ذکر ہے کھڑے ہوتے وقت نہ بیٹھنے کا بلکہ یہ ہے جب آپ نماز سے فارغ
ہوئے تو بایان پاؤن بچھایا اور داہنی پاؤن کے اونگلیان قبلے کیطرف کین پھر بیٹھے **ف** ابو حنیفہ کا بھی قول ہے -

باب التشہد التحیات کا بیان **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کنا اذا جلسنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی الصلوٰة قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی فلان و فلان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تقولوا السلام علی اللہ فان اللہ ھو السلام ولکن اذا جلس احدکم فلیقل التحیات للہ والصلوات
والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
فانکم اذا قلتم ذلک اصاب کل عبد صالح فی السماء والارض او بین السماء والارض اشھد ان لا الہ
الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم لیتخیر احدکم من الدعاء اعجبہ الیہ فیدعو **ترجمہ**
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز کیواسطے بیٹھتے تو کہتے السلام علی اللہ قبل عبادہ
یعنی سلام ہے اللہ پر بندون سے پہلے یا بندون کیطرف سے السلام علی فلان و فلان سلام ہے فلانی پر رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہ کہو
سلام ہے اللہ پر اسواسطے کہ اللہ وہی سلام ہے **ف** یعنی سلام اللہ کا نام بھی ہے جب یہ کہا کہ سلام ہے اللہ پر تو معلوم ہوا سلام
اور کوئی چیز ہے یا یہہ مقصود ہے کہ سلامتی دینے والا اور سب آفتون سے بچانیوالا اللہ ہی ہے اور وہ خود تو سب عیبون سے پاک ہے اوسکو
نقصان نہین پہونچ سکتا پھر اوسکے لیے سلامتی کے دعا بیکار ہے **ت** لیکن جب تم مین سے کوئی نماز مین بیٹھے تو کہے التحیات للہ
والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب یہہ تم کہوگے تو ہر
نیک بندے کو آسمان مین ہو یا زمین مین ہو یا دونوکے بیچ مین ہو اسکا ثواب پہونچیگا پھر یہہ کہو اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد
ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگو **ف** یہہ تشہد عبد اللہ بن مسعود کا سب تشہدون سے زیادہ صحیح ہے
اتفاق کیا ہے اسپر ائمہ ستہ نے لفظا و معنی یہ السلام علیک ایھا النبی - آنحضرت کیحالت حیات مین کہا جاتا تہا اب یون کہنا
چاہیے السلام علی النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ روایت کیا اسکو بخاری نے ابن مسعود سے عینی نے کہا ظاہر اس حدیث سے بھی ہے کہ صحابہ

آپ کی حیات مین السلام علیک ایہا النبی کہتے تہے پھر آپ کی وفات کے بعد السلام علی النبی کہنے لگے ابن حجر نے
کہا السلام علی النبی کہنا صحیح ہوا بغیر شک کے **عن** عبد اللہ قال کنا لا ندری ما نقول اذا جلسنا
فی الصلوٰۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد علم فذکر نحوہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
پہلے ہم کو معلوم نہ تہا ہم کیا کہین جب بیٹہین ہم نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہایا پہر ویسی ہی حدیث
بیان کی **عن** عبد اللہ بمثلہ قال وکان یعلمنا کلمات ولم یکن یعلمناہن کما یعلمنا التشہد
اللہم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا واہدنا سبل السلام ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا
الفواحش ما ظہر منہا وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا
وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بہا قابلیہا واتمہا علینا
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اوس مین یہہ ہے اور بہی چند کلمے آپ نے ہمکو سکہائے لیکن اس طرح نہین سکہائے
جیسے تشہد سکہایا وہ یہہ ہین اللہم الف بین قلوبنا اخیر تک **عن** القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان
عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید عبد اللہ فعلمہ التشہد فی
الصلوٰۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش اذا قلت ہذا او قضیت ہذا فقد قضیت صلوٰتک ان شئت
ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد **ترجمہ** قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے علقمہ نے میرا ہاتہ پکڑا اور کہا
عبد اللہ بن مسعود نے میرا ہاتہ پکڑا اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود کا ہاتہ پکڑا اور اونکو تشہد
پڑہنا سکہایا جیسے اوپر گزرا بعد اوسکے فرمایا جب تو یہہ پڑہ چکا تو تیری نماز پوری ہوگئی - اب چاہے اوٹہ کہڑا ہو اور چاہے
بیٹہا رہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لفظ سلام فرض نہین ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے **عن** ابن عمر عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد التحیات للہ الصلوٰت الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
قال قال ابن عمر زدت فیہا وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ قال ابن
عمر زدت فیہا وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکہایا التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ برکاتہ (ابن عمر نے
کہا برکاتہ مین نے بڑہا دیا) السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ (ابن عمر نے کہا مین نے بڑہا دیا
وحدہ لا شریک لہ) واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **عن** حطان بن عبد اللہ الرقاشی قال صلی بنا ابو موسی الاشعری
فلما جلس فی آخر صلوتہ قال رجل من القوم اقرت الصلوٰۃ بالبر والزکوٰۃ فلما انفتل ابو موسی اقبل علی القوم
فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم قال فلعلک
یا حطان قلتہا قال ما قلتہا ولقد رہبت ان تبکعنی بہا قال فقال رجل من القوم انا قلتہا وما اردت بہا

الا الخير فقال ابو موسى اما تعلمون كيف تقولون في صلاتكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبنا فعلمنا
وبين لنا سنتنا وعلمنا صلاتنا فقال اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قرأ
غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله واذا كبر وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع
قبلكم ويرفع قبلكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا
لك الحمد يسمع الله لكم فان الله تعالى قال على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده واذا كبر وسجد فكبروا
واسجدوا فان الامام يسجد قبلكم ويرفع قبلكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك فاذا كان عند
القعدة فليكن من اول قول احدكم ان يقول التحيات الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله لم
يقل احمد وبركاته ولا قال واشهد قال وان محمدا **ترجمہ** حطان بن عبداللہ رقاشی سے روایت ہے ابو موسی اشعری
نے نماز پڑہائی جب اخیر نماز میں بیٹھے ایک شخص بول اوٹھا نماز مقرر کی گئی ہے نیکی اور پاکی کے ساتھ جب ابو موسی نماز سے لوٹے تو
لوگوں سے پوچھا یہ کلام کس نے کیا تہا سب لوگ چپ ہو رہے پھر اونہوں نے پوچھا سب لوگ چپ ہو رہے ابو موسی نے کہا اے حطان
شاید تونے کہا حطان نے کہا میں نے نہیں کہا میں تو ڈرتا ہوں کہیں تم مجھ کو سزا نہ دو ایک شخص بول اوٹھا میں نے کہا اور
میری نیت بہتر تھی ابو موسی نے کہا تم نہیں جانتے کیا کہتے ہو نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بتایا اور سکھایا اور طریقہ
دکھلایا اور نماز سکھلائی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو پہلے صفوں کو درست کرو پھر کوئی تم میں سے امامت کرے جب وہ
تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی
تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھاویگا رسول اللہ نے فرمایا پھر اسکا عوض ادہر آجاویگا **ف**
یعنی تم رکوع میں امام کے بعد جاؤگے تو سر اوٹھانے میں امام سے دیر کروگے اوتنا ہی رکوع تم کو ملیگا اور جتنا امام نے پڑہا ہے رکوع میں تم
بھی پڑھ سکوگے **ف** اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو اللہ سن لیویگا کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کے زبان
پر ارشاد فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہ سنتا ہے اوسکی جو کوئی اوسکی تعریف کرے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی
تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھاویگا آپنے فرمایا یہ اوسکا عوض ہو جاویگا
اور جب امام بیٹھے تو تم میں سے ہر ایک پہلے یہی کہے التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ امام احمد کی روایت میں یون ہے السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے
مگر اتنا زیادہ ہے فاذا قرأ فانصتوا جب امام قرأت کرے تو تم چپ رہو اور تشہد میں اتنا زیادہ ہے بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ کے
وحدہ لا شریک لہ ۔ کہا ابو داؤد نے فانصتوا کا لفظ محفوظ نہیں ہے صرف اوسکو سلیمان تیمی نے نقل کیا ہے اس حدیث میں **ع**

ابن عباس انه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمنا التشهد کما یعلمنا القرآن وکان یقول التحیات المبارکات
الصلوات الطیبات لله السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد
ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ہمکو تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس
طرح قرآن کی سورت سکھاتے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات لله السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته
السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله **ف** عبد اللہ بن مسعود کی تشہد کے بعد
یہ تشہد صحیح ہے روایت کیا اسکو مسلم نے **عن** سمرة بن جندب اما بعد امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان فی وسط
الصلوة او حین انقضائها فابدؤا قبل التسلیم فقولوا التحیات الطیبات والصلوات والملك لله ثم سلموا
عن الیمین ثم سلموا علی قارئکم وعلی انفسکم **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے ہمکو حکم کیا رسول اللہ نے جب ہم بیچ نماز
میں بیٹھیں یا اخیر میں بیٹھیں تو قبل سلام کے یہ کہیں التحیات الطیبات والصلوات والملک لله پھر سلام پھیرو داہنی طرف پھر سلام
کرو اپنے امام پر اور اپنی اوپر

باب الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد التشهد

بعد تشہد کے درود پڑھنے کا بیان

عن کعب بن عجرة قال قلنا او قالوا یا رسول الله امرتنا ان نصلی علیك وان نسلم علیك فاما السلام فقد
عرفناه فکیف نصلی علیك قال قولوا **اللهم** صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراهیم وبارك علی محمد وآل
محمد کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے
حکم کیا ہے کہ تجھپر درود اور سلام بھیجا کریں تو سلام کا طریقہ ہمکو معلوم ہو گیا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپنے فرمایا کہو اللهم صل علی محمد
وآل محمد کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراهیم انک حمید مجید - دوسری روایت میں ہے - اللهم
صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراهیم - تیسری روایت میں ہے - اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم
انک حمید مجید - اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید - زہیر بن عدی کی روایت میں ہے - کما
صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید وبارک علی محمد الخ **عن** ابی حمید الساعدی انهم قالوا یا رسول الله کیف نصلی
علیك قال قولوا اللهم صل علی محمد وازواجه وذریته کما صلیت علی ابراهیم وبارك علی محمد وازواجه
وذریته کما بارکت علی آل ابراهیم انك حمید مجید **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
ہم کیونکر درود بھیجیں آپنے فرمایا کہو اللهم صل علی محمد وازواجه وذریته کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی محمد وازواجه وذریته کما بارکت
علی ابراهیم انک حمید مجید **عن** ابی مسعود الانصاری انه قال اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مجلس سعد بن عبادة
فقال بشیر بن سعد امرنا الله ان نصلی علیك یا رسول الله فکیف نصلی علیك فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم
حتی تمنینا انه لم یسأله ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قولوا فذکر بمعنی حدیث کعب بن عجرة زاد فی اخره
فی العالمین انك حمید مجید **ترجمہ** ابی مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد

بن عبادہ کی مجلس مین تو بشیر بن سعد نے کہا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ نے ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجین ہم آپ پر
آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ ہم نے خیال کیا کاش نہ پوچھتے پھر رسول اللہ نے فرمایا کہو ویسا ہی بیان کیا جیسا اوپر گزرا کعب بن
عجرہ کے روایت مین اتنا فرق ہی نہ دہ فی العالمین انک حمید مجید **عن** عقبة بن عمرو بهذا الخبر قال قولوا اللهم صل
علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد **ترجمہ** عقبہ بن عمرو سے روایت ہے اسی حدیث مین یون کہو۔ اللهم صل علی
محمد النبی الامی وعلی آل محمد **عن** ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من سره ان یکتال بالمکیال
الاوفی اذا صلی علینا اهل البیت فلیقل اللهم صل علی محمد النبی وازواجه امهات المؤمنین وذریته واهل
بیته کما صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص کو بھلا معلوم ہو پورا پورا ثواب ملنا درود بھیجنے کا ہم اہل بیت پر تو یون کہے۔ اللهم صل علی النبی وازواجه امهات
المؤمنین وذریته واهل بیته کما صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید **عن** ابی هريرة يقول قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا فرغ احدکم من التشهد الآخر فلیتعوذ بالله من اربع من عذاب جهنم ومن عذاب القبر و
من فتنة المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص تم مین سے اخیر تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزون سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسرے قبر کے عذاب سے تیسرے زندگی
اور موت کے فتنے سے چوتھے مسیح دجال کے فتنے سے **عن** ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول بعد التشهد اللهم
انی اعوذ بک من عذاب جهنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة الدجال واعوذ بک من فتنة المحیا
والممات **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ فرماتے تھے تشہد کے بعد اللهم انی اعوذ بک اخیر تک **عن** محجن بن الادرع
قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم المسجد فاذا هو برجل قد قضی صلاته وهو یتشهد وهو یقول اللهم انی
اسئلک یا الله الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت
الغفور الرحیم قال فقال قد غفر له قد غفر له ثلاثا **ترجمہ** محجن بن الادرع سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین تشریف لائے دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ چکا ہے تشہد پڑھ رہا ہے اور کہتا ہے اللهم انی اسالک یا الله الاحد الصمد الذی لم
یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپ نے فرمایا یہ بخشدیا گیا یہ بخشدیا گیا تین بار

باب اخفاء التشهد تشہد آہستہ پڑھنا **عن** عبد الله قال من السنة ان یخفی التشهد **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا سنت
ہے تشہد کا آہستہ پڑھنا

باب الاشارة فی التشهد انگلی سے اشارہ کرنیکا بیان **عن** علی بن عبد الرحمن المعاوی
قال رانی عبد الله بن عمر وانا اعبث بالحصی فی الصلوة فلما انصرف نهانی وقال اصنع کما کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یصنع فقلت وکیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع قال کان اذا جلس فی الصلوة وضع
کفه الیمنی علی فخذه الیمنی وقبض اصابعه کلها واشار باصبعه التی تلی الابهام ووضع کفه الیسری علی فخذه الیسری

ترجمہ علی بن عبدالرحمن المعاوی سے روایت ہے مجھکو عبداللہ بن عمر نے دیکھا کنکریون سے کھیلتے ہوئی نماز مین جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُس
سے منع کیا اور کہا وہ کیا کر جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے مین نے کہا آپ کیا کرتی تھی او نہون نے کہا آپ جب بیٹھتے تھے نماز مین تو رکھتے داہنا
ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیون کو بند کر لیتے لیکن کلمے کے اونگلی سے اشارہ کرتے اور بایان ہاتھ بائین ران پر رکھتے **عن عبداللہ**
بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قعد فی الصلاۃ جعل قدمہ الیسری تحت فخذہ الیمنی وساقہ وفرش قدمہ
الیمنی ووضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی واشار باصبعہ وارانا عبدالواحد اشار بالسبابۃ
ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز مین بیٹھتے تو اپنا بایان پانون داہنی ران اور داہنی پنڈلی کے نیچے کر لیتے اور
داہنا پانون بچھا دیتے اور بایان ہاتھ بائین گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے عبدالواحد نے اسکو بتایا کلمے کی اونگلی سے
اشارہ کیا **عن عبداللہ** بن الزبیر انہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکہا قال ابن جریج وزاد عمرو بن
دینار قال اخبرنی عامر عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدعو کذلک ویتحامل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ
الیسری علی فخذہ الیسری ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کرتے تھے اپنی انگلی سے جب تشہد پڑہتے تھے اور اسکو
حرکت نہین دیتے تھے **ف** اکثر علما کا یہی مذہب ہے اسی کو اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہ رح نے اور مالک رح کی نزدیک ہلانا مسنون ہے بدلیل حدیث وائل
بن حجر کے۔ دوسری روایت مین ہے عبداللہ بن الزبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسطرح دعا مانگتے دیکھا اور آپ بایان ہاتھ اپنا بائین ران
پر ٹیکتے تھے۔ ایک روایت مین ہے کہ نگاہ اپنی اشارہ سے تجاوز نہ کرتے یعنی انگشت شہادت کے مقام پر رکھتے اور اسطرف دیکھتے **عن نمیر الخزاعی** قال رایت النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضعا ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی رافعا اصبعہ السبابۃ قد احناہا شیئا **ترجمہ** نمیر خزاعی سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنا داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھے تھے اور کلمے کی انگلی کو اوٹہائی ہوئی تھی تھوڑا سا جھکائی ہوئی **باب کراہیۃ**
الاعتماد علی الید فی الصلوۃ نماز مین ہاتھ ٹیکنے کی ممانعت **ف** یعنی بیٹھے ہوئے ایکطرف زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا کھڑے ہوتے وقت دونو ہاتھ زمین پر
ٹیک کر اٹھے مگر یہ امر ثابت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعضون نے کہا یہ فعل آپکا ضعیفی مین تہا **عن ابن عمر** قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال احمد بن حنبل ان یجلس الرجل فی الصلوۃ وہو معتمد علی یدہ وقال ابن شبویہ نہی ان یعتمد الرجل علی یدہ فی الصلوۃ
وقال ابن رافع نہی ان یصلی الرجل وہو معتمد علی یدہ وذکرہ فی باب الرفع من السجود وقال ابن عبدالملک نہی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نہض فی
الصلوۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام احمد کی روایت مین بیٹھنے سے نماز مین ہاتھ پر ٹیکا دیکر ابن شبویہ کی روایت مین منع کیا ہاتھ پر ٹیکا دینے سے نماز
مین ابن رافع کی روایت مین منع کیا نماز پڑہنے سے ہاتھون پر ٹیکا دیکر اور بیان کیا اسکو سجدہ سے اوٹھتے وقت ابن عبدالملک نے کہا منع کیا ہاتھون پر ٹیکا دینے سے
کھڑے ہوتے وقت نماز مین **ف** ابن شبویہ کی روایت مطلق ہے اور ابن رافع اور ابن عبدالملک کی روایت سے اسی قول کو تائید ہوتی ہے کہ سجدہ سے ہاتھ ٹیک کر نہ
اوٹہنا چاہیے اور اس مین گنجایش نہین ہے اس تاویل کی کہ مراد ہاتھ ٹیکنا ہے قعود کی حالت مین۔ جو لوگ سجدہ سے دونون ہاتھ ٹیک کر
اوٹھنا بہتر جانتے ہین وہ دلیل لاتے ہین مالک بن الحویرث کی حدیث سے و اذا رفع راسہ من السجدۃ الثانیۃ جلس واعتمد علی الارض ثم قام
ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دوسرے سجدے سے اوٹھتے تو بیٹھتے اور زمین پر ٹیکا لگا کر کھڑے ہوتے یعنی ہاتھ زمین پر ٹیکتے اور روایت کیا اسکو بخاری نے **عن اسمعیل** بن